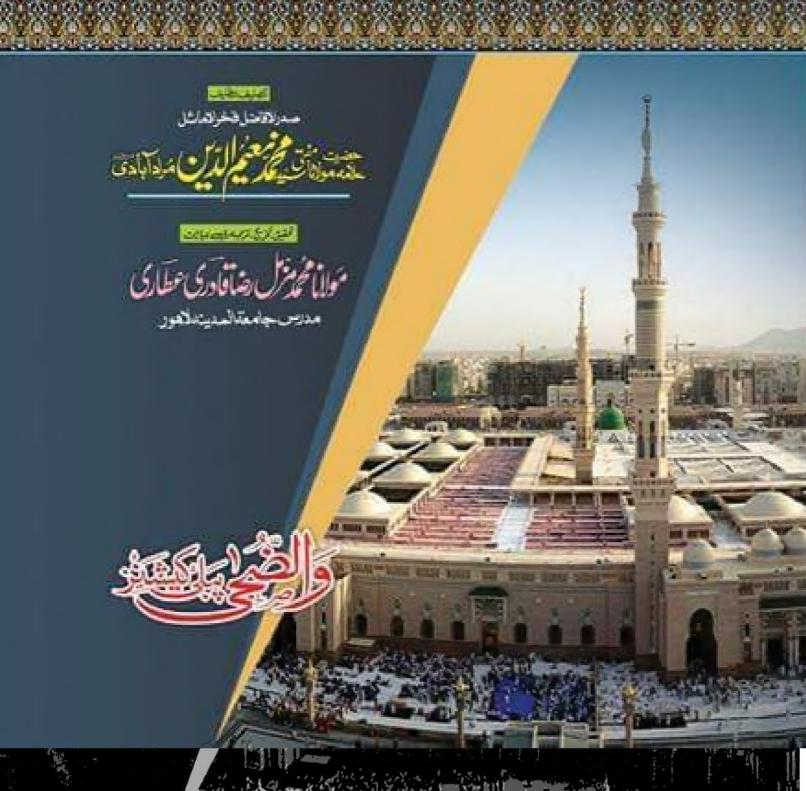
الكلينة المالية المال



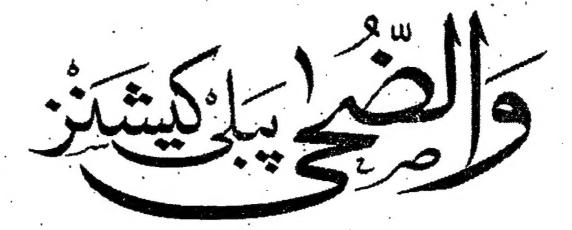
علاء المسنت كى كتب Pdf فاتكل على فرى ماس کرنے کے لیے ليكرام ليكل لك https://t.me/tehqiqat آرکاریو لئک https://archive.org/details / @zohaibhasanattari

بلوكسيوك لنك

https://ataunnabi.blogspot .com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

جليمقون بمن اشر محفوظ بيل المكالمة المحاليات المكالمة الم



عنينطن : عنيانية

التالم المالية المالية

ليكل اليدوائزر : جرمد بن الحتات ذوكر ماليدووك بال كصف لا مور

الن الثامة : جوري 201 مري 1438 م

يّت : =/380

سل بواعث ممكنه فیضال مربینه نزدفیضان مدینه، مدینه ناون فیصل آباد 0311-3161574

والضايرين

اد مِلمِينْ شرطرن شريب أردو بازار لا بوز باكتنان 0300-7259263.0315-4959263

<u>اجمالی فیرست</u>

یادداشت فهرست مضامین کتاب عرض گفتی 29-30 تریم نخوں کے مرورق کا ککس (۲) قدیم نخوں کے مرورق کا ککس الکلمة العلیا لاعلا، علم المصطفا مصادرومراجع

فهرست مضامین کتاب مستطاب الکلمة العلیا لاعلاء علم المحصطفا صلی الله تعالی علیه وسلم

صفعه	مضبون
16	عرض گفتنی
29	عکسِ سرورق مطبع نعیمی مرادآ باد
30	عکسِ سرورق: جمال پریس دہلی
31	الكلمة العليا لاعلاء علم المصطفا
33	ويباچه
36	مخالفین کے وہ رسالے اور فتو ہے جن کا اس کتاب میں رد ہے۔
37	تقرير مسئله علم ني صلي الله تعالى عليه وسلم
37	حضور کے لئے جمیع اشیا کے علم کا اثبات قرآن پاک سے
38	ابل سنت كاعقيده متعلق علم حضور صلى الله تعالى عليه وسلم
39	تقوية الايمان ك لغويات كارد
40	حضور کے علم ظلیم کا ثبوت آیات ہے
41	حضور کے لئے جمیع اشیا کے علم کا ثبوت احادیث ہے
43	مولوی محمد سعید بناری کی لبیافت و دیانت
44	مخالفین کے 'ابل حق'' کے کرشمے
13	بخاری ومسلم کی حدیث که حضور نے قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی سب کا بیان
45	فرماديا
	حدیث حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کوسمیٹ کرمثل کف وَسَت کرویا
46	میں نے اس کے مشارق ومغارب کودیکھا۔
46	حدیث حضور نے فرمایا مجھے آسانوں اور زمینوں کی تمام کا کنات کاعلم حاصل ہو گیا۔

47	ملائكه واشجار وغيره جميع كائنات كاعلم حضوركومرحمت موا
48	
	حضور پرغیبوں کے درواز ہے گھولدیئے گئے
49	تما معلوم جزوی وکلی کاعلم وا حاطه
49	آسان وزمین کے جملہ ذوات وصفات ،ظوہروبواطن سب کامعائنہ فرمایا۔
50	حضور پرجمیع اشیا کامنکشف ہونا
51	درندوں کا حضور صلی الله تعالی علیه وسلم کے عالم ما کان و مایکون ہونے کی گواہی دینا۔
	حضورنے قیامت تک ہونے والا ہرامر بیان فر مایا یہاں تک کہ کوئی پرندہ ایسانہیں جو پر ہلائے
53	اور حضور نے اس کا ذکر نہ فر مایا ہو۔
53	حضورنے ایک دن میں دنیا کے تمام حالات کیسے بیان فرمادیے؟
	"ابتدا ہے انتہا تک مخلوقات کے جمیع احوال کی ایک مجلس میں خبر دینا" حضور صلی اللہ تعالی علیہ
54	وسلم کامعجزہ ہے۔
	حضرت داؤ دعلیه السلام کا سواری پرزین کسنے کا حکم دینا اور زبور شروع کرنا اور زین کس چکنے
54	ا قبل ن دختم في الن ا
,	عظی را بور م مرما میره در میران میران میران میران میران میرا قرآن پاک ختم حضرت علی مرتضی کا ایک رکاب میں قدم رکھ کر دوسری میں قدم رکھنے تک پورا قرآن پاک ختم
54	
	بعض مثائخ كالمجراسودے باب الكعبة مك پہنچتے بہنچتے تمام قرآن شريف ختم كرلينااورابن شخ
55	شهاب الدین سهرور دی کااز اول تا آخر حرف بحرف سننا۔
56	حضور صلى التد تعالى عليه وسلم پر عالم كى كوئى شے خفى وتجب نہيں -
	حضور عليه الصلوة والسلام كعلم برصاحب كتاب الابريز كي نفيس تقرير: انبيا كوايك اليي
56	صفت وطافر مائی جاتی ہے جس ہے وہ غیب پر مطلع ہوتے ہیں۔
59	نصیحة اسلمین کے اس قول کارد که 'غیب کی بات پیغمبر خدا کوبھی معلوم نتھی''
59	محبوبان خدا کے سینوال کی نورانیت ہے لوحِ محفوظ کے نقوش اُن میں منعکس ہوجاتے ہیں۔
61	ماحب برابین کی تقریر پر شیطان عین کا الله تعالی کے احباب میں سے ہونالازم ہے۔
64	نو تا قلم کے علوم آپ کے علوم کے سمندروں کی ایک نہر ہیں۔ او تا قلم کے علوم آپ کے علوم
65	حضور سلی الله تعالی ملیه وسلم کے اعلم وافضل خلق ہونے پراجماع

66	تضورصلی الله تعالی علیه وسلم کا وُ نیاو دین کے تمام امور ومصالح کا عالم ہونا
66	لتدتعالى كاحضورصلى التدتعالى عليه وسلم كوعلم اولين وآخرين عطافر مانا
66	حضور کو تین طرح کے علم عطا ہوئے۔
66	انسان وجن وفرشتے سب حضور کے اُمتی ہیں۔
67	حضورکونتمام ؤنیاو مافیبها کاعلم ہے۔
69	حضور کاعلم انسانوں، جنوں اور فرشتوں سب سے وسیع ہے۔
70	و- عت علوم اولیاء کا ذکر
70	اولیاء کے لئے تمام عالم کےعلوم
	مولوی استعیاں دہلوی کا بینے مریدوں تک کے لیے جمیع اشیا کاعلم ثابت کرنا اور حضور کے لئے
72	شرک بتانا
73	مولوی اسمعیل دہلوی کا صاحب شغل دورہ کی وسعت علمی کا اقر اراورحضور کے کیے انکار۔
75	بزرگوں کے علم بالغیب کی نسبت صاحب نصیحة اسلمین کا اقرار
76.	مولوی کوچینی کا قرار
76	مخالفین سے قول ہے تھوڑی دیر کے لیے شرک کا جائز ہونالازم آتا ہے۔
77	حضوراقدس مايدالسلام كيجسم پرگھي نه بيھتي تھي۔
78	حضور صلی الله تعالی علیه وسلم کا سامیه زمین برنه برخ تا تھا۔
79	مولوی واحد نو رمناحب کے رسالہ ' اعلاء کلمۃ الحق'' کارو
80	هوا لاول و الآخرو الظاهر والباطن ثناءالبي ونعت رسالت ينابي دونون كوشامل هــــــــــــــــــــــــــــــــــــ
82	علم غیب سے متعلق فریقین کے اعتقاد۔
92	'' برامین قاطعه'' میں شیطان و ملک الموت کی وسعت علم کا اقر اراور فخر عالم کی وسعت علمی کا انکاریہ
83	معادب برامبین کاشرک کونص سے نابت ماننا۔ صاحب برامبین کاشرک کونص سے نابت ماننا۔
83	جانب خانف كاقراركة تضور أعلم النحلق "مين ـ

	صاحب تقویة الایمان کے نزدیک حضور سے لئے علم ثابت کرنا خواہ ذاتی ہو یا عطائی ہرطرت
84	شرک ہے اوراُس کا جواب
84	مخالفین کے قول سے لازم آتا ہے کہ علام الغیوب عزوجل تعلیم پرقادر نہیں۔
85	صاحب تقوية الايمان كے نز ديك علم الهي بھي ذاتي نہيں۔
85	صاحب تقوية الايمان كيز ديك الله تعالى كوجمي تمام چيزول كابروفت علم نبيل-
86	علم نبی کی نسبت اہل سُنت کا اعتقاد۔
86	جانب مخالف كاغيب كي تعريف ميں نلطى كرنا۔
	فتوی مولوی غلام محمد اور کشف الغطا اور نصیحة السلمین اور ردالسیف کے اس قول کار د که 'جو بتا دیا
87	جائے وہ غیب نہیں کہلاتا۔''
87	غیب کے معنی کی تحقیق میں تفسیروں کی عبارتیں۔
88	بتائے ہوئے کوغیب کہتے ہیں۔
88	آيت ﴿ وَعِنْدَه مَفَاتِحُ الْغَيْبِ ﴾ عِ الفين كاتمسك اور إس كاجواب
88	جس غیب پردلیل ہووہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں۔
89	غیب کاعلم منعلیم الی انبیاء و اولیاء کوحاصل ہے۔
	جتنی آیتوں میں بیندکور ہے کہ کوئی غیب نہیں جانتا سب میں یہی مراد ہے کہ بے تعلیم الہی نہیں
90	جانتا۔
92	شرح فقه اکبری عبارت میں جانب مخالف ودیگرو ہابیہ کی غلط بھی اوراُس کا جواب۔
92	ملاعلی قاری کی''شرح شفا'' ہے۔حضور کے لئے علم ما کان وما یکون کا اثبات۔
93	حضرت کا ایک مجلس میں جمیع احوال مخلوقات وُ نیاوآ خرت کی خبر دینا بر امعجز ہے۔
94	شرح فقدا کبری عبارت میں علم ذاتی کے اعتقاد پر تکفیری ہے نہ عطائی کے۔
	جانب مخالف کے کلام میں تناقض: بیمھی کہتا ہے کہ غیب وہ ہے جو بتایا نہ جائے اور یہ بھی کہ
94	بغض غيب بنائے مسلمے۔
95	کل اشیا کاعلم علم الہی کے حضور قلبل ہے۔
97	حضور کا علم ملکوت سموات وارض ہے افضل ہے۔

98	براہین قاطعہ کا اتہام کہ حضرت کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم ہیں اور اِس کار د
98	حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم پرمحیط کا اطلاق درست ہے۔
99	حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کاعلم کا ئنات وغیرہ کے کلیات وجزئیات پرمحیط ہے۔
100	ایک شیے کا جواب (حاشیہ)
102	آية ﴿ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ ﴾ عجانب خالف كى غلط نبى اوراس كاجواب
103	آ سانوں اور زمینوں کے تمام غیوب دریائے علم الہی کا ایک قطرہ ہیں۔
104	مخالفین نے علم باری تعالیٰ کوبھی تھوڑا ہی سمجھ لیا ہے۔
104	علم باری تعالیٰ کے سامنے تمام مخلوقات کے علم قلیل ہیں۔
104	علم شعر کی نفیس بحث
	علم بمعنی ملکہ علوم میں شائع و ذائع ہے قرآن وحدیث و کتب علوم سے اس کے شواہداور تفاسیر
106	ے بڑوت
109	ہر بشری کمال حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم جامع کے تحت میں ہے۔
110	حضور کا شعر کے جیدور دی موزوں وغیر موزوں میں امتیاز فرمانا۔
111	شعر کے معنی عرفی ومنطقی
111	قرآن پاک میں شعر کے معنی عرفی مراذ ہیں ہوسکتے۔
112	منفی شعر بعلیم قرآن ہے۔
113	بحث شعر میں حضرت شیخ اکبر کی نفیس جلیل تفسیر
115	ملم سحر کی بحث اور مخالفین کار د
115	كونى علم في نفسه مذموم نهيس -
	شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر سے ثابت ہے کہ انبیاء سلی اللہ تعالی علیہ وسلم ریاضیات و
117	طبیعات وغیره علوم فاسفه کوجھی جانتے ہیں۔
119	عالم غير مجتهد كوصريح آينوں اور حديثوں ہے استدلال كرنا جائز ہے۔
120	آية ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ مَكُنْ تَعْلَمُ ﴾ برمخالفين كااعتراض اورأس كاجواب
120	آية ﴿ وَعَلَّمُ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿ مِن انسان عصصور مرادبين ـ

121	آية ﴿ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴾ برمخالفين كاشبه اورأس كاجواب
124	حضور صلی الله تعالی علیه وسلم کاعلم تمام معلومات غیبیه ملکوتیه پرمحیط ہے۔
125	مخالفین کا پیمذر که آیت ہے علوم دیدیہ مردا ہیں اوراس کا جواب
127	حضور صلی الله تعالی علیه وسلم کا وُنیاوآ خرت کے جملہ احوال کی ایک مجلس میں خبر دینا۔
128	علم بالغيب حضور كامعجز ه ہے۔
129	تمام مخلوقات كاعلم علم الهي كے حضور قليل ہے۔
130	جملہ اشیا کے علوم آسانوں زمینوں کے غیوب بحورعلم الہی کا ایک قطرہ ہیں۔
·	تمام مخلوقات کے علم کا بمقابلہ سیدالا نبیاء سلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور سب کے علم کا بمقابلہ علم اللی
131	قليل ہونا۔
ı	حضور كاعلم إكر چيم الهي كے سامنے ليل بے مرتمام ما كان و مايكون الى يوم القيامة كو
132	حاوی ہے۔
	تفسيرآية ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَهُ مَكُنْ مَعْلَمُ ﴾ ي حضور صلى الله تعالى عليه وسلم كے لئے علم ما كان
133	وما يكون كاثبوت
134	آية ﴿ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ﴾ برومابيكااعتراض اوراس كاجواب
135	آية ﴿ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴾ كى بحث
139	اجماع امت خطا پمکن نبیس۔
140	جسیا پنیمبر معصوم کا حکم واجب القبول ہے ایسا ہی اس امت کے اجماع کا
	غوث اعظم کاارشاد کہ' لوح محفوظ میرے سامنے ہے اور میں علم الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن
141	ہوں۔''
142	اولیا، کے سامنے زمین مثل روئے ناخن ہے۔
	امام اعظم کی روایت که حضرت زید نے فر مایا که میں عرش الہی کوصاف و یکھتا ہوں اورجنتی
142	دوزخی میری نظر کے سامنے ہیں۔
145	اولیاء کاعلم: جواصلاب آباء میں مریدوں کے انقالات ملاحظہ فرماتے ہیں۔
146	آية ﴿ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِطَنِيْنَ ﴾ كى بحث
147	آية ﴿ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ ﴾ كل بحث

-	
149	صاحب روح البیان کے نز دیک حضور کاسم جمیع معلومات غیبیہ ملکوتیہ پرمحیط ہے۔
149	حضورکوا بنی امت کے ہرمومن کا فرکی اطلاع ہے۔
	حضور صلی الله تعالی علیه وسلم کا دعوی سے فرمانا که "اب سے قیامت تک کا ہم سے سوال کرلواس
150	پر حضور ہے سوال کیا جانا اور حضور کا جواب دینا۔''
151	آية ﴿ قُلْ لاَ أَفُولُ لَكُمْ ﴾ برخالفين كااعتراض اوراس كاجواب
	جانب مخالف كاحضور كے لئے بدء الخلق ہے لے كر قيامت تك كے ما كان و ما يكون كے علم كا
154	اقرار_
155	لطیفه: ما کان و ما یکون کی بحث
155	"کان" کے معنی کی نفیس بحث
156	''کان''محد ثین کے نز دیک مفید دوام واستمرار ہے۔
157	جانب مخالف کی خوش فہمی اور "سیکو ن" کے قرب پر دلالت کرنے کی بحث
157	صیغه مضارع پرسین کیامعنی ویتا ہے۔
159	آية ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ مَكُنْ مَعْلَمُ ﴾ برمخالفين كااعتراض اورأس كاجواب
160	نزول وحی کے لئے ضرور نہیں کہ اس سے قبل اس کاعلم نہیں۔
162	مسئله ظهار کے متعلق جانب مخالف کا شبه اوراً سی کے قول سے اُس کا جواب
163	مخالفین کا بیقول که ' ہرعام مخصوص البعض ہے 'اوراس کا جواب
163	شخقیق انیق که عام افاده عموم میں قطعی ہے۔
173	قاعده مامن عام النع نه حنفید کے نزو یک درست نه شافعید کے نزو یک مجیح
	جانب مخالف کے اس قاعدے ہے لازم آتا ہے کہ بعض چیزیں خدا کی ہوں بعض غیر کی اور اس میر بعد بریا
175	الله كوبهى بعض كاعلم نه بور (معاذالله)
175	حدیث سیمی پرمخالفین کا شبه اوراس کا جواب
177	حضور کود نیاودین کاعلم مرحمت ہوا
179	جانب مخالف کی ذہانت
179	ما كيعموم برجانب مخالف كااعتراض اوراس كاجواب

180	آية ﴿ قُل لَا يَعْلَمُ ﴾ بِرِ خالف كاشبه اوراس كاجواب
181	ایہ طریق و بعدم ۱۳۰۸) ہو ہو۔ جتنی آیتوں میں غیب کی فعی ہے سب میں بیمراد ہے کہ بے تعلیم الہی کوئی نہیں جانتا۔ ،
183	امورخميه كاعلم اورآية ﴿ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَه عِلْمُ السَّاعَة ﴾ كى بحث
183	قامت كاعلم
186	مینه کابیان
187	اس کاعلم کہ پبیٹ میں کیا ہے
189	کل کی بات
189	حضرت نے منبر پر قیام فرما کر قیامت تک ہونے والی ہر بات بتائی۔
190	حضرت کاکل کی بات بتا نا
	اس کا جواب کہ جب حضرت نے سنا کہ لڑکیاں میگاتی ہیں کہ ہم میں ایسے نبی ہیں جوکل کی
190	بات جانتے ہیں تو حضور نے انھیں کیول منع فرمادیا۔
191	اس کاعلم کہ کہاں مرے گا
193	آية ﴿ وَعِندَه مَفَاتِحُ الْغَيْبِ ﴾ منفالم عطائى كى ثابت كرناظلم ب-
	باب دوم: آية ﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ ﴾ اورآية ﴿ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْعَيْبِ ﴾ پ
195	و ما بید کا اعتر اض اور اس کا جواب
197	آية ﴿ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ ﴾ برمخالفين كاعتراض اوراس كاجواب
198	آية ﴿ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ﴾ پرومابيكااعتراض اوراس كاجواب
199	﴿ وَيَسْتُلُونَكَ عَنِ الرُّورِ مِن ﴾ يرومابيكا اعتراض اوراس كاجواب
201	حضرت عائشه صديقه پر كفار كي تهمت سے و مابيكا استدلال اوراس كا جواب
202	انبیاء کی بیبیاں بدکار نہیں ہوسکتیں۔
204	حضرت صدیقه کی پاکی پرحضور کی شم
205	و با بیدی حضور پر دو بد گمانیا ب
205	انبیا پر بدگمانی گفر ہے۔
206	حضرت صديقه كي حديث من اخبركالخ عدوما بيكا استدلال اوراس كاجواب

206	سرارالہ پیکاعلم جوحضرت کومرحمت ہوااس کا اِفشاحرام ہے۔
	ئب معراج میں حضور علیہ السلام کو تین طرح کے علوم عطا ہوئے ایک وہ جس کے چھپانے کا حکم
207	ہوا، دوسرے وہ کے چھپانے اور ظاہر فرمانے کا اختیار، تیسرے ہرخاص وعام کو پہنچانے کا ارشاد
208	ملم قيامت
210	اں کاعلم کہ پیٹ میں کیا ہے
210	حضرت صدیق رضی الله عنه کاحمل میں صاحبز ادی کی خبر دینا۔
	ایک اعرابی کاحضورے دریافت کرنا کہ میری اوٹنی کے پیٹ میں کیا ہے اور ایک نوعمر صحابی کا
211	حيرت انگيز جواب
212	کل کی بات کا جواب
	گانے والی لڑکیوں کوحضور نے بیا کہنے سے کیوں منع فرمادیا کہ "ہم میں ایسے نی ہیں جوکل کی
212	بات جانتے ہیں۔''
213	اس کاعلم کہ کہاں مرے گا۔
214	حضرت صدیق اکبرکاحضورے عرض کرنا کہ 'میں حضور کے بعد ڈھائی برس زندہ رہوں گا۔''
	آیت کے ایسے معنی بیان کرنا جائز نہیں جوشاہد ومحسوس کے خلاف ہوں بلکہ در حقیقت طعن و
215	تحریف ہے، نہ نسیر
	مولوی استعمال دہلوی اور مولوی رشید احمر گنگوہی کے فتو سے مولوی اشر فعلی ومرتضی حسن وغیرہ
216	سب شرک
217	ہارگم ہونے پروہا ہیکا اعتراض اوراس کا جواب
221	قاضی خان کی عبارت متعلق تزوج بشها دت خداورسول پرومابید کا اعتر اض اوراس کا جواب فقها لفظ قالو اکا استعال کس موقع پرفر ماتے ہیں۔
222	علم بالغیب کے اثبات میں فقهی عبارات علم بالغیب کے اثبات میں فقهی عبارات
223	و ما به یکا اعتراض که جمیع اشیاغیرمتنا بی جی اوراس کا جواب
226	د بابیده مرس می می این دو می باد ب
229	قیامت میں حضور بعض لوگوں کوحوض کوژکی طرف بلائیں گے اس پر و ہا بید کااعتر اض اور اس کا جواب
231	قرآن شریف یاد ہونے کے بعد بھولنا گناہ عظیم ہے۔

234	کفار کے احوال بیت المقدس دریافت کرنے پروہا بید کا اعتراض اوراس کا جواب
	آية ﴿ قُلْ مَا كُنْتُ بِدُعًا مِّنَ الرُّسُلِ ﴾ إورحديث واقعهُ ما ادرى الخروم بيكا
238	اعتراض كهمعاذ الله حضّوركوابيخ خاتمه كي بهي خبرنه هي اوراس كاجواب
244	آية ﴿ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلِ ﴾ پروہابیکااعتراضاوراس کاجواب
245	نماز میں پاپوش مبارک اتار نے کے داقعہ پر وہابیکا اعتراض اوراُس کا جواب
247	واقعه بیرمعو نه پروم ابیدکااعتراض اوراُس کاجواب
255	بخاری شریف کی ایک صدیث ہے وہا ہی کا اعتر اض اور اُس کا جواب
258	شان نزول سورهٔ تحریم پروما به یکااعتراض اوراُس کا جواب
262	حضرت علی مرتضٰی کالشکر کوفیه اوراُس کی تعداد کی خبر دینا۔
263	حضرت علی مرتضلی کا واقعه کربلا کی خبر دینا۔
263	حضرت على مرتضى كاايك عجيب وغريب فيصلها ومخفى رازوں كى اطلاع
265	حضرت امام حسن رضی الله عنه کالژ کاپیدا ہونے کی خبر دینا۔
266	حضرت امام باقر کا اندهیری رات میں بند دروازے پر آنے والے کی خبر دینا۔
267	حضرت امام باقر کاارشاد که دیواری هارے لئے حجاب نہیں۔
268	حضرت امام با قر کاچوروں کی خبر دینا۔
268	حضرت امام باقر کاایک چور کے وقت موت کی خبر دینا اور عجیب وغریب حالات بیان فرمانا۔
269	امام رضارضی الله عنه کا بغیربیان کے سائل کے تمام سوالوں کے جواب دینا۔
270	حضرت بایزید بسطامی کاحضرت شیخ ابوالحن کی ولا دت و دیگر حالات کی خبر وینا۔
274	آ ٹاروضو سے حضرت کے امت کو پہچاننے پروہا بید کا اعتراض اور اس کا جواب
276	درود وسلام پیش کیے جانے پروم ابیکا اعتراض اوراً س کا جواب
277	مصادرومراجع

عرضٍ گفتنی

مصنف كتاب حضرت صدرالا فاضل فخرالا ماثل سيدمحد نعيم الدين مرادآ دي عليه الرحمة ا یک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے، درس و تدریس ،تصنیف و تالیف ،وعظ وتبلیغ ، بحث و مناظره، شعروض اور صحافت وسیاست ہرمیدان میں آپ نے طبع آ زمائی کی اور خوب رنگ جمایا، تحریر وتقریر اورتحریک وتنظیم سے جہاں مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کا تحفظ کیا و ہیں آل انڈیا سن کانفرنس اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے پلیٹ فارم سے اسلامیان ہند کی سیاسی قیادت بھی فرمائی اور' سواد اعظم''کے نام سے ایک ماہوار رسالہ جاری کر کے مسلمانوں کو ہرموڑ پیسیدھا راستہ دکھانے کا اہتمام بھی کیا الغرض عمر بھرخودکورین ولمی خدمات کے لیے وقف رکھالیکن آپ کا سب سے برد اکارنامہ بیرے کہ آپ نے اپنے وابستگان کی سیحے تعلیم وتربیت کر کے علما کی ایک ایس جماعت تیار کی جس نے قرطاس وقلم سے رشتہ جوڑا ، خدمتِ دین کوحر نے جاں کیا اور تاحیات اسلام دسنیت کے فروغ کے لئے کوشال رہی ،علامہ ابوالحسنات سیدمحمہ قادری ، تاج العلم امفتی محمہ عمرنعيمي ، حكيم الامت مفتى احمد يارخان تعيمي مفتى نورالله تعيمي بصير يورى اورمولا ناغلام عين الدين نعیمی جیسے ریگانہ روز گارعلما حضرت صدرالا فاصل ہی کے فیضان کرم سے فیض یاب تھے۔ مزید برآں نوع بنوع مشاغل کے باوجود حضرت نے خود بھی مختلف موضوعات پر ڈیر صور جن سے زائدتصانف یا دگار چھوڑیں ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

تفسيرخزائن العرفان (ترجمة رآن كنزالا يمان پرگران قدرتفيري حاشيه)، فيم البيان (سورة فاتحه اورسورة البقرة كابتدائى حصه كي تغيير)، ابتدائى قاعده، كياب العقائد، زاد الحرمين (مائل جج و زيارت)، سوائح كربلا، مجموعة في اوى، رياض فيم بلبن غريب نواز، پراچين كال، احقاق حق، المكلمة العليا لا علاء علم المصطفا، اطبيب البيان (ردّتقوية الا يمان)، التحقيقات لدفع التلبيسات (المبند كالعليا لا علاء علم المصطفا، اطبيب البيان (ردّتفوية الا يمان)، التحقيقات لدفع التلبيسات (المبند كالمد بر رساله موالات، آداب الا خيار في تعظيم الآثار، فرائد النور في جرائد القبور، بدايت كامله برقون تنوت نازله تسكين الذاكرين و تنبيه المنكرين، القول السديد، كشف الحجاب عن مسائل ايصال

الثواب، اسواط العذ اب على قوامع القباب، فيضان رحمت [1]

زرينظر كتاب "الكلمة العليا لاعلاء علم المصطفا" وعفرت صدر الافاضل كي سب سے پہلی تصنیف ہے جوآپ نے صرف ہیں برس کی عمر میں بڑی محنت سے تحریر فر مائی بھی مولا ناغلام معین الدین تعیمی نے اس بارے میں لکھا ہے کہ'' اُس وقت چونکہ آپ کے پاس ایسا جامع كتب خاندند تقاكه جس ميں ہرايك قسم كتابيں موجود ہوتيں ، لامحاله آپ نے رامپوراسيث کے کتب خانہ کی طرف رجوع کیا (جوآپ کے سکن یعنی مرادآ بادے کوئی تمیں، چالیس کلومیٹر کے فاصلے پرتھا۔)مسلسل جا جا کررامپور کے کتب خانہ ہے حوالہ جات دیکھے کرآتے اور مرادآباد میں کتاب لكصتے " (حيات صدرالا فاضل بس 46 فريد بك عال الا دور) كتاب كا موضوع " وحضور انور صلى الله تعالى عليه وآله وسلم کے لئے علم غیب کا اثبات اور اس بابت منکرین کے شبہات کا از الہ ' ہے، سبب تصنیف بیان كرتے ہوئے خودارشادفرماتے ہيں: " آج كل مستلملم ني كريم عليه وَعَلى آلِه وَاصْحَابه أَفُضَلُ الصَّلوةِ وَالتَّسُلِيم علاء مين اليازير بحث م كه برطرف أسى كا ذكر سناجا تا ع - چنال چہاس بحث میں جناب مولانا مولوی شاہ محرسلامت الله صاحب رامپوری _دام فيضه _ نے جواجلہ فضلا ہا السنت میں سے ہیں ایک رسالہ می بہ اعکام الاذرکیاء " تالیف فرمایا جس کی حالت مصنف علام کی جلالت علمی کی شہرت کے باعث مختاج بیان نہیں۔ اِس رسالہ میں مولانا صاحب موصوف نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے علم مَا کانَ وَمَا يَكُو نُ كا اثبات كيا ہے اور کافی ثبوت دیے ہیں۔ بایں ہمہرامپور کے ایک عالم مؤلوی حافظ واحدنور صاحب نے اس رساله کے جواب میں ایک رسالہ کھاجس کا نام 'اعلاء کلمة الحق' ہے۔ حافظ صاحب موصوف نے اس رسالہ میں جناب مولانا شاہ سلامت الله صاحب دام فیصفہ کی نسبت ایسی الیں سخت کلامیاں اور زیادہ گوئیاں کیں جوعلاء کی شان سے بعید ہیں ۔مسکلہ کے متعلق وہ وہ رکیک ناحق خلاف صواب تقریریں کیں جو عاقل ونہیم سے غیر متوقع ہیں اس لئے بیچ میرزنے باستدعائے احباب بالخصوص میال محمد اشرف صاحب شاذلی کے اصرار سے

حافظ صاحب مذكور كے رساله كا جواب لكھا اور اس كا نام ' أَلْكِلِمَةُ الْعُلْيَا لِأَعْلَاءِ عِلْمِ الْمُصْطَفَا ''ركھا۔'' (الكلمة العليا، ص1,2)

سبب تصنیف اگر چر 'اعلاء کلمة الحق '' کی قلعی کھولنا ہے کیکن صدر الافاضل نے فقط اسی پراکتفانہیں کیا بلکہ اپنے موقف کوقر آن وسنت سے ثابت کرنے کے بعد 'انکارعلم غیب نبوی'' کے عنوان پر کھی گئی چھوٹی بری تمام کتابوں کو جمع کرکے ان سب کا جواب سپر دقر طاس فرمایا ہے اور یوں اپنے موضوع سے کمل انصاف برتے ہوئے تحقیق کاحق کا اداکر دیا ہے۔

مخافین نے اپنی کتابوں میں علما ہے حق کی نسبت جو بدکلامیاں کیں اس بارے میں صدرالا فاضل کا نظریہ اوراس کے جواب میں جواب آن غزل کی بجائے آپ کے اختیار کردہ اسلوب نگارش کی تفصیل بھی خود آپ ہی کی زبانی سنیے، لکھتے ہیں: ''اگر چہ حافظ صاحب نے اپ رسالہ میں بہت بخت کلامیاں کی تھیں مگر میں نے اُن کے جواب میں کوئی بخت کلامی نہ کی اورائس کام کوائنی کی ہمت اور حوصلہ پر چھوڑا کیونکہ زبان درازی بجز کی نشانی ہے۔ حافظ صاحب اورائن کے ہم فد ہوں کے رسالہ میں مذہ ہوں کے رسالہ عیں منابیا یہ حضرات فرصت کے می فد ہوں کے رسالے اکثر بدزبانیوں سے چرے ہوتے ہیں۔ غالبًا یہ حضرات فرصت کے اوقات اس کام کی مہارت حاصل کرنے میں صرف کرتے رہتے ہیں۔ جس طرح میں نے حافظ صاحب موصوف کے ساتھ کوئی سخت کلامی نیادہ گوئی فضول اوقات اس کام کی مہارت حاصل کرنے میں میں اس طرح اُن کی سخت کلامی زیادہ گوئی فضول بات کے جواب کی طرف بھی اُن خینیں کیا البتہ مسئلہ کے متعلق علمی بحثیں کیں اور حافظ صاحب بات کے جواب کی طرف کیا، اعتراضوں کے جواب دینے اور جوابات میں شخص کوئی بن نہ آنے دیا۔'

برصغیر میں 'انکارِ علم غیب نبوی'' کا فتنه غالبًا تیرہویں صدی ہجری میں شاہ اساعیل دہلوی کی تقویۃ الا بمان ہی نے بپا کیا تھا اوراسی زمانے میں اس کار دوابطال بھی شروع ہو گیا تھا بلا مبالغہ در جنوں کتا ہیں اس فتنه کا سر کچلنے کے لیے کھی گئیں مگر اختصار و جامعیت کا جونمونہ 'الکلمہ مبالغہ در جنوں کتا ہیں اس فتنہ کا سر کچلنے کے لیے کھی گئیں مگر اختصار و جامعیت کا جونمونہ 'الکلمہ العلیا'' میں نظر آتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے علاوہ بریں اس کتاب کی زبان ایسی ساڈہ اور شستہ ہے کہ عوام وخواص دونوں طبقوں کے لیے قابل مطالعہ ہے۔

مزیداس کتاب کی خوبی اور عمر گی کا ندازه علاے ذیشان کے ان کلمات سے لگایے:

(1) محترم محمد اشرف شافر لی جب بید کتاب کے کرمجد دوین وطت سیدی اعلی حضرت علیہ رحمۃ رب العزق کی خدمت اقدی میں حاضر ہوئے تو آپ نے بید کتاب طاحظہ کر کے فرمایا:

'' ماشاء اللہ بوی عمدہ اورنفیس کتاب ہے بینوعمری اور اسنے احسن دلائل کے ساتھ آئی بلند کتاب مصنف کے ہونہار ہونے پردال ہے۔' (حیاے مدرالا فاضل برجہ بفی غام میں الدین بی بس ۴۸ فرید بک حال ۱۱۶۹۰)

مصنف کے ہونہار ہونے پردال ہے۔' (حیاے مدرالا فاضل برجہ بفی غام میں الدین بی بس مسئلہ علم غیب پر مفصل بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں'' فقیر نے میخضری بقر برعلم غیب کے متعلق کردی ،اس کی مفصل بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں'' فقیر نے میخضری بقر برعلم غیب کے متعلق کردی ،اس کی زیادہ تحقیق کرنا ہوتو رسالہ مبارکہ' الکلمة العلیا'' کا مطالعہ کرو، جو بچھ میں نے کہا ہے بیال برہے۔' (جاء الحق میں 139 میں 139 میں کے کہا ہے بیال برہے۔' (جاء الحق میں 139 میں 14 میں 14 میں 15 میں 15 میں 15 میں 16 میں 16 میں 17 میں 18 میں 1

(3) مفتی غلام عین الدین تعیمی رحمة الله علیه لکھتے ہیں ' جب آپ (حضرت صدر الا فاضل قدس مره) کی عمر شریف میں سال کی ہوئی تو وہ کتاب بھی مکمل ہوگئی جوعلم غیب رسول الله صلی الله علیہ سلم پرسب سے بہلی اور جامع کتاب ہے۔[1]'' (حیات صدر الا فاضل میں 46 فرید بک سال الا اور جامع کتاب ہے۔

انبی خوبیوں (اوراپے اکابر کی تصانیف سے خاص لگاؤ) کی بناپر راقم السطور نے بیٹر م کیا کہ موقع ملتے ہی اس کتاب کوعصری کے تقاضوں کے مطابق جدید رنگ ڈھنگ سے آ راستہ کر کے پیش کیا جائے ، تا کہ '' شحفظ اثاثہ علاے اہل سنت' کا کام بھی ہو اوراس ناچیز کے لئے آخرت کا سامان بھی ، سواسی جذبہ کے تحت تقریباً چارسال قبل اس کتاب پر تحقیق وتخ تاج کا عمل شروع کیا، دو تین ماہ میں تحقیق متن وتخ تاج عبارات کا کام کسی حد تک ممل بھی ہوگیا مگر پھر تعلیمی مصروفیت کے باعث ترجمہ عبارات اور پروف ریڈنگ ونظر ثانی کا کام کم وبیش ڈیڑھ سال تک ملتوی رہا اب پچھ فراغت ملی تو بعض احباب کے اصرار پر دوبارہ ہمت با ندھی اور آج الحمد لللہ یہ کام یا یہ تحیل کو پہنچا۔

නග් නග් නග් නග් නග් නම් ම ම ම ම ම නග් නග් නග් නග් නග්

[1]... خیال رہے کہ علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمة کی" الدولة المکیة"اور" انباء الحی" جیسی متنداور جامع کتب بھی" النکمة العلیا" کے بعد ہی تحریر کی گئی ہیں۔ [2].... مئی 2015ء میں اس کیاب پر تحقیق وتخ تج اور ترجمہ عبارات کا سب کام کممل ہو چکا تھا، حضرت صدر الا فاضل

ے عرس شریف کے موقع پر ہندوستان میں اس کتاب کے دو نے ایڈیشن شائع کرنے کا پر وگر ام تھارا قم ___

کسی کتاب کو تحقیق و تخریج ہے مزین کرنا کتنا کھن اور مشکل کام ہے، اہل علم پر تخی ہیں مگریہ بھی حقیقت ہے کہ جب منزل ہاتھ آجائے تو سفر کی سب" مشقت" راحت و آسودگی میں بدل جاتی ہے اس لئے اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات سے قطع نظر، اس کتاب کو قدیم سے جدید پیرائین میں لانے تک جو کاوشیں کی گئیں ان کی پچھ تفصیل عرض کرتا ہوں:

(۱) متنِ كتاب كي تحقيق وضيح

اس سلسلہ میں راقم نے اس کتاب کے متعدد مطبوعہ قدیم نسخے حاصل کرنے کی کوشش کی ،جو نسخے میری معلومات یا دسترس میں آسکے ان کے کوائف درج ذیل ہیں:

الف:نسخەمطبوعەطبعنعیمى،مرادآباد

یفخصدرالافاصل کے شاگر و خاص حضرت مولا نامفتی مجموع رفیمی کا شائع کردہ ہے، کن طباعت درج نہیں، البتہ سرورق پراس کا باریج م ہونا فدکور ہے۔ سرورق کے بعد صفح نمبر(۱) سے (۱۳۲) تک الکلمۃ العلیا کے مضامین ہیں جن کے بغلی حاشیہ پر لفظ ''ف' کے عنوان سے فوائیہ مضامین مسطور ہیں، فیلی حاشیہ پر اور بعض جگہ بغلی حاشیہ پر بھی منہیات، کچھ عبارات کے تراجم اور چند حواثی درج ہیں چرصنی نبر (۱۳۷) سے (۱۵۳) تک فیرست اور اس کے بعد مولوی اشر فعلی اور چند حواثی درج ہیں چرصنی نبر (۱۳۷) سے (۱۵۳) تک فیرست اور اس کے بعد مولوی اشر فعلی اور چند حواثی درج ہیں چرصنی نبیر (۱۳۷) سے ورقی خط ہے جسے ایک خاص مقصد سے شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ ہرصفی تئیس (۲۳) سطروں پر مشمل ہے اور کا تب کا نام درج نہیں ہے۔ اشاعت کیا گیا ہے۔ ہرصفی تئیس (۲۳) سطروں پر مشمل ہے اور کا تب کا نام درج نہیں ہے۔ اس نے کی زیارت راقم نے مولا نافعیم اختر نقشبندی (کاموکی) کے ذاتی کتب خانے میں کتھی جس کا تعس کر بی کردیا، حال ہی میں اس نے کا کیا ہے۔ میں کتب خانہ (گرات، لاہور) نے بھی شائع کیا ہے۔

स्रात्र स्रात्त स्रात्त स्रात्त स्रात्र स्रात्त स्रात स्रात्त स्रात्त स्रात स्रात स्रात्त स्रात्त स्रात्त स्रात्त स्रात्त स्रात्त स्रात्त स्रा

۔۔۔ نے جناب میٹم عباس رضوی صاحب کے ذریعے کتاب ناشرصاحب کوارسال بھی کر دی تھی لیکن پوکسی وجہ سے بدا فیریش عباس رضوی صاحب کے ذریعے کتاب ناشرصاحب کوارسال بھی کر دی تھی لیکن پوکسی وجہ سے بدا فیریشن نہ تو ہندوستان میں شائع ہو سکا اور نہ پاکستان میں ، خیراب ہمارے دوست جناب محمد زاہد عطاری صاحب اپنے ادارے واضحی پہلیکیشنز ہے اس کی اشاعت کر دہے ہیں اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو تبول فر ما کر جزائے خیرعطا فر مائے۔

ب:نىخەمطبوعە جمال پريس، دېلى

یہ نیخ حضرت مصنف کے بیخلے فرزند جناب محمداختصاص الدین نعیمی نے شائع فر مایا تھا،
سن و بار طباعت درج نہیں، سر ورق کے بعد صفحہ نمبر (۱) سے (۱۳۲۱) تک الحکمۃ العلیا کے مضامین ہیں جن کے بغلی و ذیلی حاشیہ پرنسخہ الف کے مطابق فوائدِ مضامین ،منہیات، تراہم عبارات اور چند حواثی درج ہیں ہرصفحہ نیس (۲۳) سطروں پرمشمل ہے اور پھرصفحہ (۱۳۷) سے عبارات اور چند حواثی درج ہیں ہرصفحہ نیس (۲۳) سطروں پرمشمل ہے اور پھرصفحہ (۱۳۷) سے درج نہیں۔

بینند جامعہ خوتیہ ، بھائی گیٹ ، لا ہور کی لا بریری میں موجود مولا نامحمد سعید نقشبندی صاحب کے ذخیرہ کتب میں نظر نواز ہوا، جس کے بعض صفحات کاعکس جامعہ مذکور کے ناظم و مدرس اور امام وخطیب مولا نامحم عدنان قادری صاحب کی وساطت سے حاصل ہوا، اس نسخہ کاعکس قادری کتب خانہ بخصیل بازار، سیالکوٹ نے شائع کیا ہے دورانِ تحقیق یہی عکس ہمار سے پیش نظر رہا ہے۔

ج:نسخەمطبوعەمكتبەمشرق، بريلى شريف

اس نسخہ پر نہ تو س و بار طباعت درج ہے اور نہ مکتبہ مشرق کے مالک وہتم کا اسم گرامی ہمرورق کے بعد (۲) صفحات کی فہرست ہے پھرایک سفحہ پر تعارف مصنف اوراس کے بعد ایک صفحہ پر مکتبہ کی مطبوعات کا اشتہار ہے، بعد از ال صفحہ نمبر (۱) سے کتاب ''الکامۃ العلیا''کا آغاذ ہوتا ہے اور (۱۲۹) پر اختتام ، منہیات ، تراجم اور جواشی ذیلی حاشیہ میں درج ہیں جبکہ بغلی حاشیہ پر مرقوم فوائد مضامین بالکل غائب ہیں ، ہر صفحہ تیس (۲۳) سطرول پر شتمل ہے اور آخری صفحہ کے ایک کونے میں یہ عبارت کھی ہے '' حررہ : محمد صالحین (باب الکتابت) نزد ریڈیو بیاکستان ایم اے جناح روڈ''جس ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس نسخہ کی کتابت کراچی میں ہوئی ہے اور یہ طباعت قیام یا کتان کے بعد کی ہے۔

سندر شریف میں قائم ایک نجی لائبر رہی میں اس سے ملتا جلتا کرا چی سے چھپا ہوانسخ بھی راقم کی نظر سے گزرا ہے جوحضرت علامہ تر اب الحق شاہ صاحب مد ظلہ نے '' دار الکتب حنفیہ، کرا چی' سے شائع کیا تھا اُس وقت اس نے کو تفصیل سے دیجھنے ادر تکس لینے کا موقع نہیں ملا ادر فی الحال بھی اس نسخہ تک رسائی نہیں ، یہ بر ملی شریف والانسخہ شایداسی کراچی والے نسخے کاعکس ہے۔ بہر حال مکتبہ مشرق ، بر ملی کا بیسخہ سہ ماہی مجلّہ ' کلمہ من ' کے مدیر جناب میٹم عباس رضوی صاحب سے دستیاب ہوا۔

د: نسخه مطبوعداز هربك ديو، آرام باغ كراجي

ین خرمولانا محد عرفیمی کے صاحبز ادے جناب محمد از ہر نعبی صاحب کا شاکع کردہ ہے،
سن و بارطباعت درج نہیں ، سرورق کے بعد صفح نمبر (۱) سے (۱۹۱) تک الکامۃ العلیا کے مضامین
ہیں ، نسخہ ج کی مانند منہیات ، تراجم اور حواشی ذیلی حاشیہ میں درج ہیں جبکہ بغلی حاشیہ پر مسطور
فوائد مضامین بالکل غائب ہیں ، اس کے بعد صفح نمبر (۱۹۲) سے (۲۰۰) تک فہرست ہے ، ہر صفحہ
اکیس (۲۱) سطروں پر مشتمل ہے اور صفح نمبر (۱۹۱) کی ایک جانب کا تب کا نام یوں درج ہے:
"حامد حسن کا تب سہار نپوری مقیم کراچی ۔ یا کتان"

ینسخههی عزیزم محمدابراراحمدعطاری صاحب سے ملا۔ د:نسخه مطبوعه طبع شمس المطابع ،مرادآ باد

بین خرمتم محمد انترف شاذلی صاحب نے مطبع شمل المطابع ، مراد آباد سے چھوا کرشائع
کیا تھا، سرور ق پر س طباعت کے اس الصور ق ہے اور بارطباعت کا کچھذ کرنہیں ، سرور ق کے بعد
صفہ نمبر (۲) سے (۲) تک فہرست ہے پھر صفحہ نمبر (۱) سے (۱۳۱) تک الکامۃ العلیا کے
مضامین ہیں بعد از ال صفحہ نمبر (۱۳۷) سے (۱۳۸) تک سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کا رسالہ
انباؤ المصطفی مطبوع ہے۔ کتاب کے بغلی حاشیہ پر لفظ ''ف' کے عنوان سے فوائدِ مضامین ،
منہیات ، تراجم عبارات اور حواثی درج ہیں، ہرصفی تیس (۲۳) سطروں پر مشتل ہے اور کا تب کا امر درج نہیں۔

غالبًا یہی نسخه اس کتاب کی اولین طباعت ہے کیونکہ فہرست کے آخر میں صفحہ نمبر (ہم)

پر ''معذرت' کے عنوان سے بی عبارت کھی ہے: ''باوجود بڑی کوششوں کے اس مرتبہ کی طبع میں

بہت می خلطیاں رہ گئیں ،ان شاءاللہ طبع ٹانی میں کامل تھے ہوگی ۔ خاکسار شاذ کی' بعنی بی طباعت سے

دطبع اول' ہے اور طبع ٹانی میں خلطیوں کی تھیج کر دی جائے گی۔' جواس اشاعت کے بار اول

ہونے کا پتادیتی ہے۔^[1]

بينخ بهي بميں جناب ميثم عباس رضوي صاحب عدستياب موا۔

جب اس نسخه کا تقابل ہم نے دیگر نسخوں سے کیا تو ظاہر ہوا کہ'' بینسخه دیگر نسخوں سے قدر ہے مختلف ہے مضامین میں تقدیم و تاخیر اور ابحاث میں معمولی کی بیشی کے علاوہ الفاظ و عبارات میں بھی فرق ہے۔' اب بیسوال پیدا ہوا کہ تحقیق متن کے لئے مطبع شمس المطالع کی اشاعت کو بنیاد بنایا جائے یا اس کے بعد شاکع ہونے والے (تاج العلما و خلف صدر الا فاضل وغیرہ کے) نسخوں کو ؟ تو اس سلسلہ میں راقم نے استاذ العلما حضرت علامہ مولا ناجمیل احمد نعیمی مظلہ (ناظم تعلیمات و شخ الحدیث وار العلوم نعیمیہ ، کراچی) سے رابطہ کر کے انھیں ساری صورت حال مدخلہ (ناظم تعلیمات و شخ الحدیث وار العلوم نعیمیہ ، کراچی) سے رابطہ کر کے انھیں ساری صورت حال میارت کو آسان اور عام فہم بنانے کی غرض سے کتاب میں پھی ترمیم و اضافات فرماد ہے ہوں عبارت کو آسان اور عام فہم بنانے کی غرض سے کتاب میں پھی ترمیم و اضافات فرماد ہے ہوں کے کیونکہ بعد کے شخوں کی اشاعت کرنے والوں میں حضرت مصنف کے صاحبز اوے جناب

مفتی غلام معین الدین نعیمی صاحب نے اپنے ایک مضمون ' حیات صدر الا فاصل کے چند تاریخی ' اوراق میں اکھا ہے کہ ' جب یہ کتاب (الکامۃ العلیا) شائع ہوئی تؤمراد آباد میں ایک بزرگ ان پڑھ تھے لیکن ذہبی ہلنج میں گنجینہ معلومات تھے ان کا نام حاتی ملا محمد اشرف صاحب شاؤلی تھا حاجی صاحب موصوف حضرت (صدرا الا فاصل) قدس مرہ سے غایت محبت وشفقت فرماتے تھے جب حاجی صاحب نے اس کتاب کو ساتو جمد خوش ہوئے اور انعا کے طریقہ پر اپنے ہاتھ سے بنا کر ایک پاندان اور دوا گالدان خورد و کلال حضرت صدر الا فاصل کو عطافر مائے۔' (حیات صدرالا فاصل میں 46 فرید بک سٹال ، لا ہور)

اس اقتباس سے بظاہر میم فہوم ہوتا ہے کہ 'الکلمة العلیا' کے پہلے ناشر حاجی محمد اشرف شاؤلی صاحب نہیں بلکہ کوئی دوسر سے صاحب تھے کیونکہ شاؤلی ضاحب نے توبیہ کتاب اشاعت کے بعد بی تھی۔' کیکن بیضروری نہیں ، کیونکہ آئ کل بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر ناشرین (اکر پڑھیں تو) اشاعت کے بعد بی کتاب کو پڑھتے یا سنتے ہیں تو بچھ بعید نہیں کہ کتاب کی اشاعت تو شاؤلی صاحب نے ہی کی ہوگرخود بھی اشاعت کے بعد بی سی ہو۔

خیرا مطبع شمس المطابع کار نیخ اولین انهاعت ہویانہ ہوکم از کم انی بات یقی ہے کہ یہ نیختامیز صدرالا فاضل تاج العلمامفتی محمد عمر نعیمی اور خلف صدرالا فاضل جناب محمد اختصاص الدین نعیمی صاحب کے شائع کردہ شخوں سے پہلے کا ہے کیونکہ اس نیخ کے مرور قی پرین طباعت ہے سے اور ۱۳۲۲ ہجری کے زمانے میں حضور تاج العلما ابھی اپنے تعلمی مراحل طے کررہے نتے جبکہ خلف صدر الا فاضل جناب محمد اختصاص الدین نعیمی صاحب یا تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے یا بالک کم عمر تھے۔

محمد اختصاص الدین تعیمی اور شاگرد خاص تاج العلما مفتی محمد عربی صاحبان جیسے حضرات بھی موجود ہیں جوحفرت کے وصال تک سالہا سال آپ کی صحبت سے مشرف رہے، یقینا مطبع عمر المطابع کا پینخ بھی ان کی نظروں سے اوجھل نہیں تھااس کے باوجود ان حضرات کا اس سے مختلف نسخہ کی اشاعت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت کصدر الا فاصل نے اس عبارت میں خودہ بی ترمیم فرمائی تھی ، بنا ہر میں بعد والے نیخوں کو بنیاد بنا ناہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔' نیز مطبع عمس المطابع کا پینے خیر متداول ہے اس ایک اشاعت کے علاوہ اس کے موافق کسی بھی اشاعت کا کوئی سراغ نہیں ملتا جبکہ تاج العلم اور خلف صدر الا فاصل جناب محمد اختصاص الدین فیمی صاحب کا شائع کردہ نسخہ متداول ہے ان حضرات کی اشاعت سے لے کرا اب تک پاک و ہند کے متعدد مکا تب کردہ نسخہ متداول ہے ان حضرات کی اشاعت سے لے کرا اب تک پاک و ہند کے متعدد مکا تب سے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں (جن میں سے چندا شاعت کا ذکر ابھی گزرا ہے۔) اس لئے بھی انہی کے نسخوں کو ترجے دینی جا ہے۔

البتہ بھیل حواثی کے سلسلے میں مذکورہ بالا دونوں سخوں کے علاوہ مطبع مشس المطابع مراد آباد، مکتبہ مشرق بریلی اوراز ہر بک ڈیوکرا چی کی اشاعت سے بھی استفادہ کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

सरी सर्थ सार्थ सार्थ

[1]... کتاب میں مذکوراشعار مثنوی میں جہال کہیں اختلاف تفائل کی تفتی بغیر کی نشاندی کے کر دی ہے۔ نیزنسخ ''م' میں بعض مجکہ نام اقدس کے ساتھ''من' اور خلاکے اساء کے ساتھ''رج'' لکھا تھا ایسے تمام مقامات پر بھی باانشاندی نسخ'' ڈ' کی روشن میں مکمل درود پاک اور کلمات ترحم لکھ دیئے ہیں۔ ﴿ مطبع ملم المطابع مراد آبادی اشاعت میں خالفین کے شبہات کی تخر تنج وغیرہ پر مشتل بعض حواثی ایسے متھے جود گیر شخوں میں شامل نہیں متھے راقم نے ان حواثی کو شامل کتاب کر کے ہر مقام پر نشاند ہی کردی ہے۔

ہے حضرت تاج العلما وخلف صدر الا فاضل کے شائع کردہ نسخوں کے حاشیہ میں بعض روایات کا ترجمہ فدکورتھا مگر ترجمہ نگار کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ مطبع شمس المطابع کے نسخہ میں جا بجا تراجم وحواثی کے آخر میں'' تلمیذ حضرت مصنف محمد شفقت حسین'' اور'' غلام احمد سنجعلی'' درج تھا، راقم نے اس نسخہ کی روشنی میں ایسے سب تراجم وحواثی کے آخر میں کشی ومترجم کا نام ذکر کر دیا ہے۔ خاس نسخہ کی روشنی وتر اجم جو صرف مکتبہ مشرق بریلی اور از ہر بک ڈیوکرا چی کے نسخوں میں فدکور سے انہیں بھی شامل کتاب کر کے ہرمقام پرنشاندہی کردی ہے۔

(۲) کتاب میں مذکور آیات واحادیث اور دیگر محولہ عبارات کی تخ تج تخ میں میراطریقہ کاربیر ہاہے کہ

مصنف علیہ الرحمۃ نے اگریسی عبارت پرایک سے زائد کتب کا حوالہ دیا ہے تو محولہ تمام کتب سے تخریج کی ہے، ہاں مصنف کے ذکر کردہ حوالہ جات پراضا فہ صرف دوہی صور توں میں کیا ہے:

اول: مصنف کے ذکر کردہ الفاظ اگر محولہ کتب کی بجائے کسی اور ماخذ میں ملے تو ضرور تا اس ماخذ کا حوالہ بھی درج کردیا ہے۔

دوم:مصنف نے اگر کہیں ثانوی ماخذ کے حوالہ پراکتفا کیا ہے تو ثانوی ماخذ کے علاوہ اصل مصدر سے بھی تخریج کردی ہے۔

کہ متعدد حوالہ جات میں پہلاحوالہ اس کتاب کا ہے جس میں مصنف کے ذکر کردہ الفاظ بعینہ موجود ہیں اور اس کے بعدد گرکت سے حوالہ جات درج کیے ہیں (اس لئے بعض مقامات پر ثانوی ماخذ کا حوالہ اصل مصدر پر مقدم ہے۔) نیز محولہ کتاب میں اگر الفاظ کی پچھ کی بیشی تھی تو تخ تابے بعد اس کی نشاند ہی بھی کردی ہے۔

ا حادیث مبارکہ کی تخریج میں سب سے پہلے ماخذ کا نام، پھرعنوانِ کتاب، پھر ہاب کا بیان، پھر فصل کی وضاحت، پھر تم الحدیث، پھر جلد وصفحہ نبراور پھرکل وس طباعت درج کیا ہے۔ پھرفصل کی وضاحت، پھر قم الحدیث کی تخریخ کے میں میں اُس آیت وحدیث کی تخریخ کا بھی اہتمام عبارات تفسیر ونشرح حدیث کی تخریخ کے میں میں اُس آیت وحدیث کی تخریخ کا بھی اہتمام کیا ہے جس کی تفسیر ونشر سے میں رہے بارت مذکور ہے۔

اس کے علاوہ بھی جس کسی فن کی کتاب سے تخریج کی ہے جلد وصفحہ نمبر درج کرنے کے ساتھ باب وفصل وغیرہ کے ذکر کا بھی اہتمام رکھا ہے تا کہ سی کے پاس کوئی اور نسخہ ہوتو وہ بھی باب و فصل وغیرہ کے ذکر کا بھی اہتمام رکھا ہے تا کہ سی کے پاس کوئی اور نسخہ ہوتو وہ بھی باب و فصل کی رہنمائی سے اصل حوالہ تک پہنچ سکے۔

ان کی تخ تا میں اسل میں اورج کردی ہے۔ ان کی تخ تا مجے ساتھ اصل عبارت بھی درج کردی ہے۔

کے چار پانچ جزئیات کے سواحضرت کی مشدل تمام عبارتوں کی تخری اس ایڈیشن میں سفامل ہے (اور جن مصادر تک عدم رسائی کے باعث تخری خاشیہ میں ان کا نام لکھ کر جگہ چھوڑ دی گئی ہے تا کہ کسی کوحوالہ ملے توا ہے نسخہ میں بھی نوٹ کر لے اور جمیں بھی مطلع کرے۔) البعتہ حضرت نے بغرض تر دید مخالفین کے جوشبہات ان کی کتابوں کے حوالے سے لکھے جیں ان میں سے بہت کم کی تخری کہ کو تک ہوسکی ہے کیونکہ تلاش بسیار کے باوجو دبھی وہ قدیم و نایاب رسالے میسر نہیں آسکے لیکن پیشبہات ہوسکی ہے کیونکہ تلاش بسیار کے باوجو دبھی وہ قدیم و نایاب رسالے میسر نہیں آسکے لیکن پیشبہات چونکہ مخالفین میں زباں زدعام جیں اس لئے ان کی تخریخ تن نہ ہونے میں بھی شاید کچھ مضا کھنہیں۔ جونکہ مخالفین میں زباں زدعام جیں اس لئے ان کی تخریخ تن نہ ہونے میں بھی شاید کچھ مضا کھنہیں۔

جن عربی و فارس عبارتوں کا ترجمہ قدیم اشاعتوں میں شامل نہیں تھا اس ایڈیشن میں ان سب عبارتوں کا ترجمہ بھی کردیا ہے عربی عبارات کا ترجمہ خود راقم الحروف نے کیا ہے جبکہ فارس عبارتوں کا ترجمہ معروف اردوتراجم سے باحوالہ قل کردیا ہے، تاہم فارس کے بعض اشعار اور مثنوی شریف کے منظوم واقعات کا ترجمہ عزیزم مولا نامحہ مدثر رضا المدنی نے کیا ہے جن کی نشاند ہی ترجمہ کے ساتھ کردی گئی ہے۔[1]

جرجن آیات کا ترجمہ کتاب میں فرکورہیں تھا ان کا ترجمہ بالا ہتمام سیدی اعلی حضرت علی الرحمة كتاب ميں فرکورہیں تھا ان كا ترجمہ قرآن كنز الا يمان سے قال كيا كيا ہے۔

(٤)اس اشاعت میں پیرابنڈی اورسر خیوں کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

الكلمة العلیا کے قدیم ننوں کے تعارف میں گزرا کہ طبع نعیم مرادآ باد، جمال پریس دہلی اور مطبع عمس المطابع مرادآ باد کے ننوں میں بغلی حاشیہ پرفوائیر مضامین درج ہیں، فی زمانہ یوں فوائد کھنے کارواج نہیں اور قدیم کتب کی اشاعت جدید کے وقت بھی ان کو غائب کر دیا جاتا ہے ہم نے ان فوائد کو شامل کتا کرنے کی میصورت نکالی ہے کہ انہی فوائد کو مضامین کتاب کی سرخیال بنا دیا ہے ای لئے الکلمة العلیا کے قدیم ننوں کے برعکس اس اشاعت میں آپ کو بکثرت بنا دیا ہے ای لئے الکلمة العلیا کے قدیم ننوں کے برعکس اس اشاعت میں آپ کو بکثرت مرخیال نظر آئیں گی لیکن بھی فوائد کی سرخیال بنا ناممکن نہیں تھا کہ اس سے مضامین کتاب کی روانی متاثر ہوتی تھی سوہم نے بہت سے فوائد کی سرخیال بنا کر بقیہ سب کو 'ف' کے عنوان سے حاشیہ میں ذکر کردیا ہے۔

(۵) فہرست مضامین جو پرانے نسخوں میں درج تھی معمولی اضافے کے ساتھ کمل شامل کرلی ہے۔

(٦) اردو، عربی اور فاری عبارات کوایک دوسرے سے نمایاں کرنے کے لئے سب کوجدا جدافونٹ میں ذکر کیا ہے۔ جدافونٹ میں ذکر کیا ہے۔

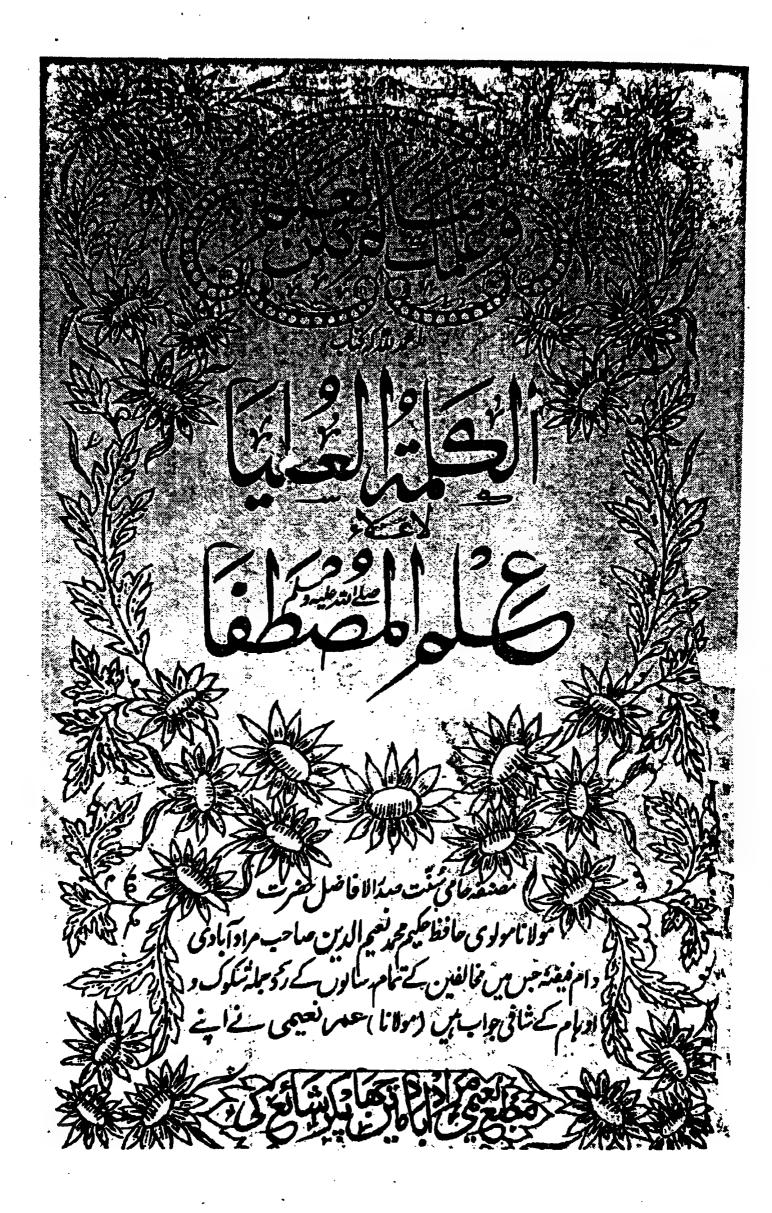
(۷) آیات کونم بایاں کرنے کے لئے پھولدار بریکٹ ﴿۔۔۔﴾ احادیث طیبہ کومکرر ہلالین ((۔۔۔)) اورودیگر عربی و فاری عبارات کوانورٹڈ کوموں '' کے مابین لکھا ہے۔ ہلالین ((۔۔۔)) آخر میں ماخذ ومراجع کی وقع فہرست بھی درج کردی ہے جس میں فنون وموضوعات کی ترتیب سے اولا کتاب کا نام پھر صاحب کتاب کا نام ان کا سن و فات اور اس کے بعد محل و وقت طبع درج ہے۔

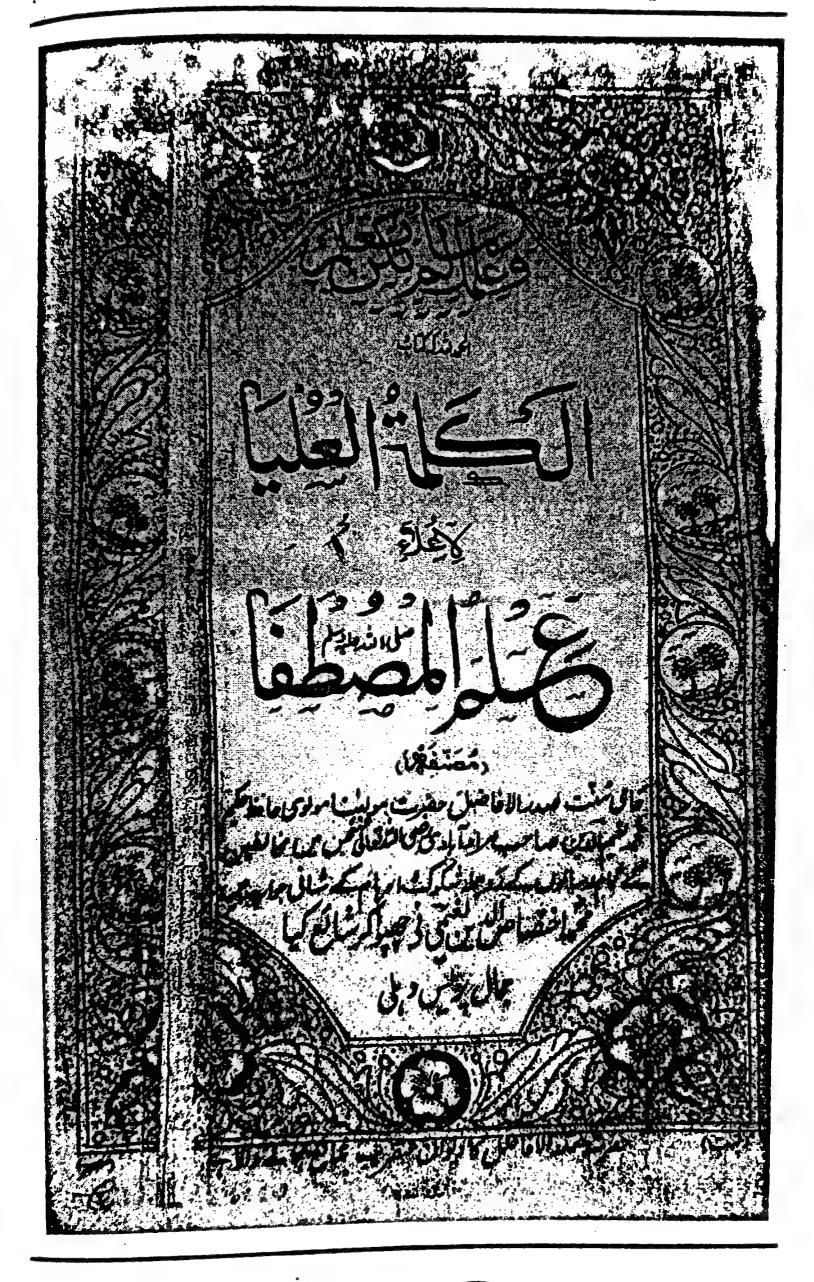
آخر میں میں بالعموم اپنے تمام کرم فر ماؤوں اور بالخصوص محمد ابرار احمد عطاری ، جناب میثم

عباس رضوی اور محمد مدثر رضا المدنی کا ته دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کا رخیر کو میر ب لئے سہل بنا دیا نیز جامعہ نظامیہ رضویہ، جامعہ ہجوریہ، جامعہ غوثیہ، پنجاب یو نیورٹی نیو کیمیس، پنجاب پیلک لائبر ریں اور دیگر متعدد ادارہ جاتی ونجی لائبر ریریوں کے عملے کا بھی ممنون ہوں کہ ان حضرات کے محلے کا بھی ان تعالی ان سب حضرات کے مخلصانہ تعالی کی بدولت بہت سے مصادر کی دستیا بی ممکن ہوئی ۔ اللہ تعالی ان سب حضرات کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ آمین۔

مزیداس حقیقت کا ظہار بھی ضروری تبجھتا ہوں کہ لاکھ کوشش کے باو جود بھی انسان کا کیا ہوا ہ منرور معطی و کمی بیشی کا اختال رکھتا ہے میں بھی اس حقیقت کے سامنے اپنی کوتا ہیوں سے منزہ بیس ہوں اس لئے اہل علم سے ملتجی ہوں کہ میری اس کاوش میں کسی بھی طرح کی کوئی لغزش دیاصیں تو تفتیک کی بجائے بغرض اصلاح راقم کومطلع فرما نمیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تھیجے ہوسکے۔

خیراندیش محدمزمل بن محدایرا بیم القادری العطاری ه ربیع الآخر ۱۲۰۸ ۵/۵۹ منوری 2017. muzzammilraza 12@gmail.com





على فيضطف كالثباك كوك فيهت كارن سے الالے برخل نها بيت منخصرا مل آب



تصنيف اطنيف مدرالاقاصل فخرالاماثل حضرت مفت مراحد مراسر علامه مولانات بيعار مراد آبادي

> محقیق بخرج ، ترجیه مرجی عبارات ریدو سیما

مُولِاً مُحُمِّرُ الصَّافادري عَطَّاري مدرس جامعة المدينه لاهور

والضاع يبادين أن

ماديطير ينشر غزن شرب أرذو بازار لابور بإكشاك

Ph:042-37361363

بسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْمِ

දැවසුවසුවසුවසුවසුව 😵 🏵 🏵 🏵 සට සුව සුව සුව සුව දැව

[1].... الله كنام عضروع جونها يت مبر بان ، رهم والا ب-

سب خوبیاں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو پیدا کیااور بیان سکھایااور درود وسلام ہول رسولول کے سر دار محمد (صلی اللہ تعلی کے اللہ برجو ما کان مردار محمد (صلی اللہ تعلیہ وسلم) برجنھیں اللہ تعالی نے اگلوں پچھلوں کاعلم عطا فر مایااور آپ کی آل پرجو ما کان وما یکون (جو پچھ ہو چکااور جو پچھ ہوگا) کے عالم ہیںاور آپ کے اسحاب پرجنہیں اللہ تعالی نے علوم وفنون کے لئے منتخب فر مایا جمداور صلو قاوسلام کے بعد ...

[2]...الله تعالى كى مضبوط رسى كوتها منه والا

[3]...الله تعالى اسے زیادتی صدق ویقین کے ساتھ خاص فرمائے۔

[4]...الله تعالى ان كاسائة عالى درازفر مائة

[5]... ہادی برحق ان دونوں کودشمنوں کے مکرے محفوظ رکھے۔

[6]... سراج العلما حضرت علامه مولانا شاہ مجمد سلامت الله دام پوری دحمۃ الله علیہ العظم گڑھ کے ساکن تھا ہے آبائی
علاقہ میں قرآن کریم حفظ کیا اور پھر تھے یا کے لئے دام پورتشریف لے گئے یہاں استاذ الاساتذہ حضرت
علامہ مولانا مفتی مجمد ارشاد حسین صاحب رام پوری علیہ الرحمۃ (متونی 1311ھ) ہے فاہری و باطنی علوم کی تحیل
کی ، تھیں کے دست مبارک پرسلسلہ عالیہ تعشبندیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے نواز ب
صحیے بطویل عرصہ شیخ کی محبت سے فیض اٹھایا اور شیخ کے وصال کے بعدان کے قائم مقام ہوئے۔ آپ ایک شیخ
طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ نام ور مدرس ، مفسر قرآن اور صاحب قلم عالم وین تھے، حضرت مولانا خواجہ احمد
قاوری علیہ الرحمۃ کے مدرسہ میں مدرس رہے تلانہ میں مولانا عماد اللہ ین منبسلی اور مولانا غلیم الدین اسلام
آبادی علیہ الرحمۃ شامل ہیں۔ آپ نے بہت می تصانیف بھی یادگار چھوڑیں ، جن کے اساء ورج قبل ہیں:
آبادی علیہ الرحمۃ الراحمۃ فی عدم حواز العسلون فی حلف غیر العفلاین (2) التحفۃ المنصفیۃ والهدیة الاحمدیۃ فی ۔۔۔
(1) وضع البراحین علی عدم حواز العسلون فی حلف غیر العفلاین (2) التحفۃ المنصفیۃ والهدیة الاحمدیۃ فی ۔۔۔
(1) وضع البراحین علی عدم حواز العسلون فی حلف غیر العفلاین (2) التحفۃ المنصفیۃ والهدیۃ الاحمدیۃ فی ۔۔۔۔

الل سنت ہیں سے بیں ایک رسالہ سی بہ 'اِعْکُامُ اَلَا ذُرِیّاءُ ''اا تالیف فرمایا جس کی حالت مصنف علام کی جلالت علی کی شہرت کے باعث متاج بیان نہیں۔ اِس رسالہ میں مولا ناصاحب موصوف نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے علم ماکان وَ مَایَکُو نُکا اثبات کیا ہواور کافی شہوت دیے ہیں۔ بایں ہمہ رامپور کے ایک عالم مولوی حافظ واحد نور صاحب نے اس رسالہ کے جواب میں ایک رسالہ کھا جس کا نام'' اعلاء کلمۃ المحق'' ہے۔ حافظ صاحب موصوف نے اس رسالہ میں جناب مولا ناشاہ سلامت اللہ صاحب دَامَ فَیْصُهُ کی نسبت ایک الی خت کلامیاں اور زیادہ گوئیاں کیں جوعلاء کی شان سے بعید ہیں۔ مسئلہ کے متعلق وہ رکیک ناحی خلاف صواب تقریریں کیں جو عاقل و فہیم سے غیر متوقع ہیں اس لئے ہی میرز نے ناحی خلاف صواب تقریریں کیں جو عاقل و فہیم سے غیر متوقع ہیں اس لئے ہی میرز نے ناحی خلاف صواب تقریریں کیں جو عاقل و فہیم سے غیر متوقع ہیں اس لئے ہی میرز نے ناحی خلاف

සම්සම්සම්සම්සම්සම් 🏶 🏶 🏶 🏶 නම්සම්සම්සම්සම්සම්

__ادلة سماع الموتي وحياتهم السرمدية (3)احكام الحجي في احكام اللحي (4)تحقيق المرام(5)تلخيص الافادات (6) تبشير الورى بحضور المصطفى (7) عمدة الفائحه (8) براهين لائحه ضميمه عمدة الفائحه (9) حكام الملة الحقية في تفسيق قاطع اللحية(10)حقوق الوالدين والولد (11)اعلام الاذكياء باثبات علوم الغيب لحاتم الانساء... آب في الك تقير قرآن بحى ارقام فرمائي هي جو بنوز غير مطبوع باوراس كاللمي نسخداله آباد شهر من جامعه حبيبيد كم مهمم مولانا عاشق الرحمٰن كے ذخيرة كتب ميں محفوظ ب_تعليم ويدريس اور تحرير وتصنيف كے ساته ساته آپمل و کردار کے بھی دھنی تھے تقوی و پر ہیزگاری ، زید وورع ، تو کل علی الله ،استقامت فی الدین اور قناعت الی صفات میں یادگار اسلاف تھے، نہایت سادہ زندگی بسر کی ،غرباسے قریب اور امراہے بعید رے۔اعلی حضرت امام احمدرضا خان قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے آپ کے برے گہرے تعلقات تھے ملک العلمامفتی طفر الدین بیاری علیه الرحمة لکھتے ہیں: "علائے کرام کی تشریف آوری کے وقت اعلی حضرت کی مسرت کی جوحالت ہوتی احاط تحریر سے باہر ہے خصوصاً حضرت محدث سورتی مولانا شاہ وصی احمد صاحب پیلی تهميتي ،حضرت ابوالوقت شير بيشهٔ سنت مولا نا مدايت الرسول صاحب لكصنوى،حضرت مولا نا سراج الدين ابو الذكاء مولا ناسلامت الله صاحب اعظمي رام بوري .. الخ" (حيات اعلى معزت، ج1 م 282، مكتبه نويه، لا بور) سيدنا اعلى حضرت اور شاه سلامت الله صاحب نے ایک دوسرے کی کتب پر تقاریظ اور فراوی پر تقدیقات بھی ثبت فرمائيس بير _آپ كاوصال 8 جمادى الاولى 1338 هكورام پوريس موااوراييز استاذ ومرشد كراى حضرت مولا نامفتی محمد ارشاد حسین رام بوری علید الرحمة کی درگاه میں وقن موئے۔(ماخوذ از: پیش گفتار ومقدمه اعلام الاذکیاء م 18 و37 37 مطبوعا جمن ضيائي طيب، وهذ تقاريظ الم احدرضا م 86، اكبر بك يلرز ، لا بور)

[1]... اِعْلَامُ الْأَذْكِيَاءُ بِالْبَاتِ عُلُومِ الْعَيْبِ لِحَاتَمِ الْآنْبِيَاءُ [خاتم الانبياصلى الله عليه وسلم علوم غيبير ك اثبات من الل علم وذكاكى تنبيه]

بیدسالہ دراصل مالاے دیوبند کی بعض گتا خانہ عبارات سے متعلق ایک استفتاء کا جواب ہے جو حضرت نے اپنے شاگر د جناب مولوی عماد الدین سنجملی کی فرمائش پرتحریر فرمایا تھا، 1320 ھے/ 1902 موکو حافظ محمد۔۔۔ باسد عائے احباب ہالفوص میاں مجراشرف صاحب شاذی المصلا کے اصرار سے حافظ صاحب نہ کور کے رسالہ کا جواب لکھا اور اس کا نام ' الکھی کھی العُمْلیٰ اِلاعلاءِ عِلْمِ المُصطفَّا ' رکھا۔ اگر چہ حافظ صاحب نے اپنے رسالہ میں بہت بخت کلامیاں کی تقیں مگر میں نے اُن کے جواب میں کوئی سخت کلامی نہ کی اور اُس کام کو اُنہی کی ہمت اور حوصلہ پر چھوڑا۔ [2] کیونکہ زبان درازی عجز کی نشانی ہے۔ حافظ صاحب اور اُن کے ہم فہ ہوں کے رسالے اکثر بدز بانیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ غالبًا یہ حضرات فرصت کے اوقات اس کام کی مہارت حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں جس طرح میں نے حافظ صاحب موصوف کے ساتھ کوئی سخت کلامی نہیں کی اسی طرح آئن کی سخت کلامی نہیں کیا۔ البتہ مسئلہ کے متعلق علمی بحثیں کیں اور حافظ صاحب موصوف کے شبہات کو دفع کیا۔ اعتراضوں کے جواب متعلق علمی بحثیں کیں اور حافظ صاحب موصوف کے شبہات کو دفع کیا۔ اعتراضوں کے جواب دیے اور جوابات میں شخصی کو مذاخر رکھا۔ ناانصانی اور تعصب کو پاس نہ آنے دیا۔ حتی الوسع بہ کوشش بھی کی کہ مخافین کے رسالے جمع ہوں چناں چہ مسطور ہ ذبل رسالے دستیاب ہوئے۔

සත්සුවසටසටසට ම ම ම ම ම නවසටසටසටසටසට

___احمال خان شوق کے اہتمام سے پہلی بار دمطبع احمدی کوچہ لنگر خاندر یاست رامپور، ہند ' سے شاکع ہوا، برے سائز کے 32 صفحات پر مشمل اس اشاعت میں اعلی حضرت بلید الرحمة سمیت 16 علاے کرام کی تقاریظ بھی شامل تھیں اور حاشیہ برمصنف علام کے شاگر درشید مولوی محمد علیم الدین اسلام آبادی نے رسالے میں وارد آیات قرآنیاورد گیرعربی عبارات کے تراجم بھی تحریر فرمائے تھے۔اس اولین اشاعت کے بعد طویل عرصه تک بیرساله نتظر طباعت ر ما، با لآخر مفتی محد اکرام الحسن قیضی صاحب نے فارسی عبارات کا ترجمه اور محوله عبارات کی تخ یج کی خدمت سرانجام دی اور فروری 2013ء میں ادارہ ''انجمن ضیا ے طیب ' (کراچی) نے اس کی خوبصورت و دیده زیب اشاعت کا اجتمام کیا۔ الله تعالی ان سب حضرات کوجز اے خبر مرحمت فرمائے۔ [1]...میاں محمد اشرف صاحب شاذلی سیدی اعلی حضرت قدس سرہ کے بڑے عقیدت مند سے اور حضرت صدر الا فاضل سے غایت محبت وشفقت فرماتے تھے۔ جب''الکلمة العلیا''ممل ہوئی اورموصوف نے اس كتاب كوسنا توبے صدخوش بموئے اورانعام كے طريقه پراپنے ہاتھ ہے بنا كرايك يا ندان اور دواً كالدان خور دو كلاں حضرت صدر إلا فاصل كو عطا فروائے مولانا غلام معين الدين تعيى نے ان كے بارے لكما ہے كـ" يه بزرگ أن يرده تصليكن فرېمي تبليغ مين تخبينهُ معلومات تنے ـ' (حيات صدرالا فاضل بس 46 فريد بك ينال الا بور) اور بقول تاج العلمامفتی محر عربعین و حاجی صاحب کوان کے پیری دعاہے ایک قوت حافظ حاصل تھی کہ وہابیداور اہلسنت کی تمام کتابیں حفظ تھیں بے پڑھے لکھے آدمی تھے مگر مناظروں میں حاضر ہوتے ،مناظر کو بتاتے رہتے ك فلال مضمون فلال كتاب كے فلال صفحه برہے وہ صفحات نكالتے تؤمضمون موجود ہوتا، اس طرح تمام كتب (ديات صدراا فاضل بس 26 فريد بك سال الا بور) مناظر والمحين از برتعين، برئے مقدس بزرگ تھے۔'' [2]... أس كام كوأنبي كوبمت اور حوصله يرجيمور ا_ (م بس2)

سب پرنظر ڈالی گرتقریباسب کی تقریریں ملتی جلتی ہیں۔ شاذ و ناور کسی میں کوئی بات کم وہیں ہو۔ اللہ علی میں کوئی بات کم وہیں ہو۔ اللہ جل شانهٔ اِس کومیرے لئے ہو۔ اللہ جل شانهٔ اِس کومیرے لئے کفارہ سیئات فرمائے۔ ناظرین سے دعائے خیرِ خاتمہ مسئول اور نظر انصاف مامول ہے۔ "کفارہ سیئات فرمائے۔ ناظرین سے دعائے خیرِ خاتمہ مسئول اور نظر انصاف مامول ہے۔ "

<u>مخالفین کے دہ رسالے اور فتو ہے</u>

جن كاجم نے بعونہ تعالی جواب لکھاہے، ہے ہیں۔

(١) تقوية الايمان [از اساعيل د بلوى [(٢) نصيحة المسلمين [از مولوى خرم على بلبورى]

(٣) مسئله علم غیب ازمولوی محمد یکی مصدقه مولوی رشیداحد گنگوبی

(٤) غیبی رساله [از مولوی عبدالعزیز] (٥) فتوی مولوی غلام محدراندیری

(٦) فتوى علائے ديو بندوغيره (٧) مجموعه فقاوى مطبع صديقي لا مور

(٨) كشف الغطاء عن ازالة الحفا مولفي مولوي محرسعيد بنارى

(٩) سهم الغيب في كبد اهل الريب مؤلفه مولوى عبدالحميد بريلوى

(• 1) ردالسيف على من سله بالحيف^[2] [مولفه مولوى عبدالكريم كوچيني]

(۱۱) تنزیه التوحید متولفه مولوی محمد غلام نبوی

(۱۲) براهین قاطعه [از مولوی ظیل احمدانیشوی، مصدقه مولوی رشیداحمد گنگوبی]

(۱۳) حفظ الايمان مولفه مولوى الرفعلى تقانوى

(١٤) تحقيق حق تقرير مولوي محدادريس صاحب

(10)علم غيب كا فيصله مطبوعه طبع الل حديث، امرتسر

(١٦) اهل حديث كا مذهب مصنفه ابوالوفاء ثناء الله امرتسري

(۱۷) اعلاء كلمة الحق [از:مولوى مافظ واحدنورراميوري][3]

قبل اس کے کہ خالفین کی تحریروں کے جواب میں قلم اُٹھایا جائے مناسب معلوم ہوتا

अधिअधिअधिअधिअधि कि कि कि कि कि अधिअधिअधिअधिअधिअधि

[1]... تادر كى ين كوكى بات كم ويش مو-(دم 2)

[2]...ردالسيف على سله بالحيف (وم 2)

[2]...رمائل كماته بريكش من لكه بوئ نام الكلمة العليا كنفول مين درج نبيل تعين بياضا فدراقم كي طرف ف ف

ے کہ مسئلہ کو خضرطور پرلکھ دیا جائے۔

تقرم مسكله

حضرت حق سجان تعالی نے اپنے نبی مکرم نورجسم سیدنا و مولانا محم مصطف صلی الله تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جھے اشیاء جملہ کا نئات یعنی تمام ممکنات حاضرہ و عائبہ کاعلم عطافر مایا۔ بدائخلق بعنی ابتدائے آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک سب شل کف دست فلا ہر کر دکھایا۔ فس خودار شاوفر مایا ﴿ الکَوْحُمٰنُ عَلَّم الْقُوْلَانَ ﴾ [1] اس آیت شریف میں تمام اشیاء کا بیان ﴿ وَ سَانَة تَعَالَیٰ الْحُکْلُ شَیْءٍ ﴾ [2] پس جب کلام پاک ہر چیزکا بیان اور سروراکرم سلی الله تعالیٰ الله تعلیٰ الله الله تعلیٰ الله ت

වසරසරසරසරසරස 🕸 🏶 🏶 🏟 නවසටසරසර

[1]...القرآن الكريم ، پاره 27 ،سورة الرحس (55) ،أيت 1,2 ترجمه كنز الايمان: رخمن في اين مجوب كوتر آن سكمايا

[2]... القرآن الكريم ، باره 14 ، سورة النحل (16) ، آيت 89 ترجمه كنز الايمان: اورجم في تم يربيقر آن اتاراكه بر چيز كاروش بيان بـــ

[3]...الاتقان في علوم القرآن النوع الخامس والستون: في العلوم المستنبطة من القرآن، الجزء4. صفحه 30، الهيئة المصرية العامة للكتاب،الطبعة: 1394 هـ/ 1974 م إوفيه: فاين ذكر الخانات فيه؟]

[4] ... كوكى چيز جهال مين بس بحس كاذكر كلام الله شريف مين نه مور (دم 3)

[5]...القرآن الكريم ، ہاره 18 ،سورة النور (24) ،آیت29 ترجمہ کنز الایمان:اس میں تم پر کچھ گناہ بیں کہ ان گھروں میں جاؤجو خاص کسی کی سکونت کے نبیں اور ان کے برتے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جوتم ظاہر کرتے ہواور جوتم چھپاتے ہو۔ فـــــ حضور کے لئے جمیع اشیاء کے کم کا اثبات قرآن پاک ہے

اب ثابت ہوا کہ تمام اشیاء کا ذکر قرآن پاک میں ہے اور حضرت اُس کے عالم تو تمام اشیاء کے عالم موئة قول تعالى ﴿ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانِ ﴾ [1] (وَفِى مَعَالِمِ التَّنْزِيْلِ) "وَقَالَ ابْنُ كِيْسَانَ (خَلَقَ الْإِنْسَانَ) يَغْنِي مُحَمَّدًا صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَّمَهُ الْبَيَانَ) يَعْنِي بَيَانَ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُونُ ''[2] (وَفِي التَّفْسِيْرِ الْحُسَيْنِي) ''يا بوجود آورد محمد را ربیا مو زایند و را بیان آنجه بود رهست و باشد "[3] آیت شریفه کا مطلب ان دونوں تفسیروں کی بموجب بیہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانۂ نے محمصلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کےعلوم ما کان و ما یکون سے سرفراز وممتاز فر مایا۔ بعنی گذشتہ وآئندہ اور بیرواضح رہے کہ حضور سرورعالم عليه الصلوة والسلام كے لئے نہ ہم جميع غيوب غير متنا ہيه كاعلم ثابت كرتے ہيں نہ جملہ معلومات الهبيكا ،حضورا قدس عليه الصلوة كعلم كعلم الهي سے كوئى نسبت نهيس ، ذرة وكوآ فتاب سے اورقطرہ کوسمندر سے جونسبت ہے وہ بھی یہاں متصورنہیں ۔کہاں خالق اور کہاں مخلوق مما ثلت و مساوات کا تو ذکر ہی کیا علم الہی کے حضورتمام مخلوق کے علوم اقل قلیل ہیں ،کوئی ہستی نہیں رکھتے كيكن بايس جمه عطائے البي سے حضور انور عليه الصلوة والسّلام كوجميع كائنات تمام ماكان وما يكون کے علوم حاصل ہیں۔ الحمد للہ ہم نہ مماثلت ومساوات کے قائل نہ عطائے الہی اور فضائل احمدی (صلی الله علیه وسلم) کے منکر مخالفین کا الزام مما ثلت ومساوات ہم پرافتر اہے۔ حیرت بیہ ہے كەكذب جيسے تبيع عيب پرتو حضرت حق جل وعلاكى قدرت ثابت كرنے كے لئے ايرى چوتى كے

[1]...القرآن الكريم، پاره 27،سورة الرحمن (55) أيت 3,4

[2] ... معالم التنزيل (تفسير بغوی)، پاره 27، سورة الرحسن (55)، تحت الآية ﴿ جَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴾ [1] ... معالم التنزيل (تفسير بغوی)، پاره 27، سورة الرحسن (55)، تحت الآية ﴿ جَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴾ 1420 من المعزي على التراث العربي، بيروت، التلبعة الأولى: 1420 من ترجمه: تفيير معالم التزيل ميں ہے كہ ابن كيمان في مايا ﴿ حَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴾ سے مراويہ كه الله تعالى عليه وآله و ملم كوتليق فر مايا اور ﴿ عَلَّمَهُ الْبَيَانِ ﴾ كام عن يه به كه آپ كوماكان و ما يكون (جو يجه الله عليه و كا اور جو يجه آئنده موكا) كابيان تعليم فر مايا۔

[3]...قرآن معید مترجم (فارسی) مع تفسیر حسینی، پاره 27، سورة الرحمن (55)، تحت الآیة ﴿عَلَمُهُ الْبَیّان﴾ [آیت4]، صفحه 852، مطبع محمدی، بسبنی، هند، طبع 1312هـ ترجمه: یا (آیت کامطلب بیرے کہ) محمدی، بسبنی، هند، طبع کیا اور جو پچھ تھا اور ہے اور ہوگا سبان کو تعلیم کردیا۔ (آسے فرمایا: 'چنا نچہ 'علمت علم الاولین والآخرین' کامضمون اس کی فیردیتا ہے۔'') رتفسیر قادری ترجمه اردو تفسیر حسیم باردو معید میں دور 55، دور (55) دور الایق به علمه البیان اور ایست الدور 25، دور 1347هـ 1928م

زوراگائیں اور ناکام کوششیں کی جائیں اور حضور کو جمیع اشیاء کاعلم عطا فرمانے سے خدا دند عالم کو عاجز سمجھا جائے۔ تعجب، اللہ سبحانہ ہمارے بنی نوع کو ہدایت فرمائے۔''

تقوية الايمان كلغومات كارة

سرآ مرخالفین نے کس دلیری سے حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی نسبت الله یہ بیبودہ کلمات کھی ڈالے۔ "نزدیک دور کی خبرر کھنی اللہ ہی کی شان ہے۔ "انا خدا ہے اللہ کی جناب میں نزدیک اور دور کا لفظ کلصے شرم نہ آئی۔ افسوس۔ اس سے بڑھ کر اور ملاحظہ فر مایئے کلصے ہیں کہ "غیب کا دریافت کرنا اپنے افقیار میں ہو کہ جب چاہ دریافت کر لیجئے۔ بیاللہ ہی کی شان ہے۔ " وتقیۃ الا یمان صه ۲) ان ان سادہ لوحوں کے خیال میں ہر چیز کاعلم ہر وقت اللہ جل شانہ کو بھی حاصل نہیں بلکہ جب چاہتا ہے کی چیز کاعلم دریافت کر لیتا ہے۔ معاذاللہ العلی العظیم۔ علم نجی حاصل نہیں بلکہ جب چاہتا ہے کی چیز کاعلم دریافت کر لیتا ہے۔ معاذاللہ العلی العظیم۔ علم نجی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نسبت جو بیبودہ کلمات بعضے کوتاہ اندیش لوگوں نے اگرم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نسبت جو بیبودہ کلمات بعضے کوتاہ اندیش لوگوں نے یہ دعا کی ظرف آتا ہوں۔ حضرت سید کونین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم افاقہ کو اللہ جل شانہ نے جمیع اشیاء یعنی تمام مرحمت فر مایا۔ گونین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم افاقہ کو اللہ جل شانہ نے جمیع اشیاء یعنی تمام مرحمت فر مایا۔ مکر من یہ اللہ تعالی علیہ وی قدر اور عین آئیں گے آگا کھم مرحمت فر مایا۔ چنا نچہ نہ کورہ بالا آتیوں اور حدیث وں سے یہ امر ثابت ہو گیا۔ مگر مزید اظمینان کے لئے کئی قدر اور چنا نچہ نہ کورہ بالا آتیوں اور حدیثوں سے یہ امر ثابت ہو گیا۔ مگر مزید اظمینان کے لئے کئی قدر اور

[1]...مرآ مرخالفین نے کس دلیری سے فق سجاندتعالی کی نسبت (دہ س4)

[2]... تقوّیة الا بمان (مجموعة تقویة الا بمان مع تذکیرالاخوان وصیحة المسلمین) ، باب ببها: توحیدوشرک کے بیان میں صفحہ 22 میر محمد کتب خانہ کرا جی کی صفحہ 20 مکتبة السلام، وین بورہ، البوری صفحہ 22 ، دارالکتب السلفیہ شیش کل روڈ ، البور نوٹ فوٹ تقویة الا بمان کے مذکورہ نوٹ میں عبارت بول ہے ۔

"اور ہر چنز کی خبر ہروقت برابرر کھنی ، دور ہویا نزدیک ہو ، چپنی ، ویا کھلی ، اندھیرے میں ہویا اجالے میں ، آسانوں میں ہویا زمینوں میں ، پہاڑوں کی چوٹی پر ہویا سمندر کی تنبہ میں بیاللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی بیشان نہیں۔ "

[3]... تقوية الايمان (مجموعة تقوية الايمان مع قد كيراالانوان وتعينة المسلمين)، النسل الثاني في ردالا شراك في العلم بسفحه 29، مير محركت خانه، كراجي المعضمة 34، مكتبة السلام، ومن بوره، الانوريات نحد 39,40، دارالكتب السلفيه، ميش كل رود ، الا بور

[4]... جوبيبوده كلمات بعض كوتاه انديش اوكول في لكنت بين (وبس 4)

[5]... حضرت سيركونين صلى الله تعالى عليه وملى آله واحوابه وعلم (وبس4)

بھی تحریر میں لا یا جاتا ہے بیتو خوب داضح رہے کہ قرآن شریف اور احادیث رسول کریم صلی اللہ تعلیٰ تعلیٰ کریم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مسئلہ کے ثبوت میں اتن کثیر موجود ہیں کہ اُن سب کا اس مخضر میں نقل کر دینا ممکن نہیں ،اب جو یہاں نقل کیا جاتا ہے وہ'' مشتے نمونہ از خروارے'' ہے۔[1]

مسئلہ کا ثبوت آیتول سے

الله جل شانه فرما تا ہے۔﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَهُ تَكُنْ تَعْلَم ﴾ [2] اے محمصلی الله تعالی علیه وسلم الله جل شانه نے تمہیں تعلیم فرمایا جو جو کچھتم نہیں جانتے تھے۔

آیت (۱) ﴿ وَمَا كَانَ اللهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللهَ یَجْتَبی مِنْ رَسُلِهِ مَنْ یَشَآء وَ فَامِنُوا بِاللهِ وَرُسُلِهِ وَ إِنْ تَوْمِنُوا وَتَتَقُوا فَلَکُمْ اَجُوْ عَظِیم ﴾ [3] اور الله مَنْ یَشَآء وَ فَامِنُوا بِاللهِ وَرُسُلِهِ وَ إِنْ تَوْمِنُوا وَتَتَقُوا فَلَکُمْ اَجُوْ عَظِیم ﴾ [3] اول الله جل شانه چهان لیتا ہے اپ رسولوں میں ہے۔ می کوچا ہے۔ پی ایمان لاؤتم الله اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان پر رہوتم اور پر میزگاری پر قوم کو بر اثوادب ہے۔ 'الْفُتُو حَاتُ الْاللهِیّنَةُ بِتَوْضِیْتِ تَفْسِیْوِ الْجَلَالیْنِ الله قَائِقِ الْحَدُونِ فِی بِی الله قَائِقِ الْحَدُونِ بِالْجُمَل ''مطبوع مطبع مرتضوی ، جلداوً ل، ص ۸۰ میں ہے۔ 'الْفَدُونِ فَی مِنْ رُسُلِهِ مَنْ یَشَآء فَی طُلِعَهُ عَلٰی اللّٰهُ یَجْتَبِیْ اللّٰه یَجْتَبِیْ اَنْ یَصْطَفِی مِنْ رُسُلِهِ مَنْ یَشَآء فَی طُلِعه عَلٰی الله کُونِ اللّٰه یَجْتَبِیْ الله کُونِ الله کُله کُونُ الله کُونِ الله کُونُ الله کُونِ الله کُونُ الله کُونِ الله کُونُ الله کُونِ الله کُونِ

آیت (۲) ﴿غلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلَی غَیْبِهِ اَحَدًا ٥ إِلَّا مَنِ ارْتَضَی مِنْ رَسُولِ ﴾ [5] الله جل المالم الغیب ہے ہیں کی واپنے غیب برطا برہیں کرتا گرجس کو کہ مرتضی کر کے رسولوں میں سے ۔ اہل تہ قیق فرماتے ہیں کہ'' لا یَظْهَرُ غَیْبَهُ عَلَی اَحَدِ ''آفانه فرمایا میں سے ۔ اہل تہ قیق فرماتے ہیں کہ'' لا یَظْهَرُ غَیْبَهُ عَلَی اَحَدِ ''آفانه فرمایا میں سے ۔ اہل تہ قیق فرماتے ہیں کہ'' لا یَظْهَرُ غَیْبَهُ عَلَی اَحَدِ ''آفانه فرمایا

^{[1]...} المخفر كماب من نقل كردينا ممكن نبيل - اب جويبال أقل كياجا تاجود مشتة نمونداز خروار ب- (د، ص4) [2]... القرآن الكريم ، باره 5، سورة النساء (4) ، آيت 110

^{[3]...}القرآن الكريم ، بارد4،سورة آل عسران(3) اليت179

^{[4]...}الفتوحات الالهية بتوضيح تفسير الحالالين للدقائق الحنفية (حاشبة الحمل على الحلالين)، باره4.سورة آل عمران(3)،تحت الاية ﴿وَمَا كَانَ اللّهُ لَيُعْلَعْكُمْ... أَهُ [آيت179]، لحز،1.صفحه340. قديمي كتب حانه، كراچي

^{[5]...}القرآن الكريم ، باره 29 سورة الحن (72) أيت 26,27

^{[5]...}اللَّد تِنْ فرمات بن كه " لا يَظْهَر عَلَى عَنْبِهِ عَلَى آحَدٍ "(د.س5)

کراللہ تعالی اپناغیب کسی پرظا ہر نہیں فرما تا۔ کیونکہ اظہار غیب تو اولیائے کرام قدست اسرار ہم پر بھی ہوتا ہے۔ بلکہ بیفر مایا ﴿لَا اللّٰهِ عَلَی عَیْدِ اللّٰہِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰلّٰ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰلّٰ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ ا

تفسير روح البيان جلد رابع بم ٢٩١ مين اى آيت كى تفسير مين هم 'قَالَ ابْنُ الشَّيْخِ إِنَّهُ تَعَالَى لَا يُطْلِعُ عَلَى الْغَيْبِ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ عِلْمُهُ إِلَّا الْمُرْتَضَى الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ عِلْمُهُ إِلَّا الْمُرْتَضَى الَّذِي يَكُونُ رَسُولًا وَمَا لَا يَخْتَصُ بِهِ الْعَلِعُ عَلَيْهِ غَيْرً الرَّسُولُ "أَنَّا لِعَى ابن شَخْ فَ وَمَا يَا يَكُونُ وَمَا لَا يَخْتَصُ بِهِ أَلَا يُخْتَصُ بِهِ أَلَا يُخْتَصُ بِهِ أَلَا يُخْتَصُ بِهِ أَلَا يَكُونُ وَمُعْلَعَ نَهِ اللَّهُ تَعَالَى البِي غيب فاص برجواس كے ساتھ فقل ہے رسول مرتضی كے سواكس كومطلع نهيں فرما تا اور جوغيب كه أس كے ساتھ فاص نهيں أس برغير رسول كو بھى مطلع فرما تا ہے۔

آیت (۳) ﴿ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَنْبِ بِطَنِیْنَ ﴾ [1] یعن نہیں وہ غیب پر بخیل۔
''هو ''کا مرجع یا اللہ جل شانہ ہے یا حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم یا قرآن شریف، ہرصورت میں ہمارا معا حاصل ہے۔ کہا سیاتی [جیسا کہاس کا بیان آئےگا۔]

مرف ای مرف ای قدرآیات پر اکتفا کرتا ہوں اور اب احادیث شریفہ کا جلوہ دکھا تا ہوں۔

<u>مسکلہ کا ثبوت احادیث سے</u>

صديث (١)وعن عمر قَالَ ((قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْء الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ جَفِظَهُ وَنَسِيّهُ مَنْ نسيه))رَوَاهُ البُخَارِيّ (از مشكوة شريف، صفحه حَفِظ ذَلِكَ مَنْ حَفِظهُ وَنَسِيّهُ مَنْ نسيه))رَوَاهُ البُخَارِيّ (از مشكوة شريف، صفحه

[1]...القرآن الكريم ، پاره 29، سورة الحر (72) ، آيت 26,27

[2]...وكَمَا يَخْتَصُ بِهِ (دامر5)

[3]...روح البيان ، بار 29،سورة الحن (72)، تحت الآية الغلم الغلب فالا يُظْنِير ... الخ الم [آيت 26,27]، الحز ع 26، مفحه 573، دار الفكر -بيروت

[4]...القرآن الكريم ، پاره30،سورة التكوير(81)،آيت24

۵۰۸ سطو ۲ مطبوعه مجتبانی) الحضرت عمر رضی الله تعالی عنه سے مروی ہے کہ مرورا کرم صلی الله تعالی علیه وسلم نے ہماری مجلس میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں اور دوز خیوں کے اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی یا در کھااس کو، جس نے یا در کھااس کو، اور کھا دیا۔

西海西海西海西海西海 優 像 像 像 的名词名过多过多过多过多

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب بدء الحلق وذكر الإنبياء عليهم الصلاة والسلام، الفصل الاول، رقم المحديث 5452، صفحه 516، مكتبه رحمانيه، لإهور، الطبعة: 2005م

الصحيح البخارى، كتاب بدء الحلق، باب ما جاء في قول الله تعالى: (وَهُوَ الَّذِي يَبُدُأُ الْحَلُقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وهُو 'هُونُ عَلَيْهِ)، رقم الحديث 92 أ 3، صفحه 783، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1425, 1426هـ/2005م

[2] ... بیعبارت دونوں شخوں (مرادآ بادود بلی) میں یوں تھی:''اور کہاائی کو،جس نے یادر کھااس کو''ہم نے تھیج کردی ہے۔

[3] ... مشكوة المصابيح، كتاب الغتن، باب في المعجزات الفصل الثالث ، رقم الحديث 5681، صفحه 552، مشكوة مكتبه رحمانيه، لاهور ، الطبعة: 2005م

الصحيح المُسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب اخبار النبى صلى الله عليه وسلم فيما يكون الى قيام الساعة، الرقم المسلسل 1 6 1 7 دسفحه 1 4 1 دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 2004هـ/2004م

کے مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس اس میں بہت سے مجز ہوئے کہا عمرونے پس دانا ترین ہمارا یعنی اب، بہت یا در کھنے والا ہمارا ہے۔ یعنی اُس دن کو ذکرہ الطیبی [1] اور کہا سید جمال الدین نے اولی بیہ ہے کہ کہا جاوے بہت یا در کھنے والا ہمارا اب اُس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہے یعنی اب نقل کی مسلم نے (از مظاہر الحق مطبوعہ مطبع نولکھور ربع چہارم صد ۱۲۳)[2]

مولوي محرسعيد صاحب بناري كى لما قت ودمانت

مولوی محرسعید صاحب بناری کشف الغطاعن ازالة الخفاص ۲۸ میں لکھتے ہیں:

د حضرت مؤلف مجبول کی ذرااستعداد علمی کا ناظرین ملاحظ فرمائیں احفظنا اعلمناکا ترجمه

آپ نے بوے حافظ والا کیا ہے پس ایس مجھاوراس استعداد پراہل حق کا مقابلہ میاں استعداد

علمی نتھی تو مظاہر الحق د کھے لیا ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یا دکراد یا اور بتا دیا کہو پچھ تو شاگردی کا حسان مانو گے۔ انتہیٰ بلفظ'۔ [3]

ع جه دلاور ست دذدے که بکف جواغ دارد [4]
مولوی محرسعید صاحب بناری کا جوش اور زبان درازی توانبی چندالفاظ سے ظاہر ہے
گرید دیکھنا ہے کہ بیہ جوش اور اُستادی کا دعوی اور صاحب ازالۃ الخفا کے ترجمہ کی تغلیط کہاں تک
صحیح ہے۔ اوّ ل تو بیر قابل ملاحظہ صاحبان عقل ہے۔ مولوی بناری نے '' اُحفظنا اُعلمنا'' کا
ترجمہ جو بحوالہ مظاہر الحق ان الفاظ میں کیا ہے کہ (حضرت نے ہم کو یاد کرادیا اور بتادیا) مظاہر

- [1]...الكاشف عن حقائق السنن (شرح الطيبي)، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثالث ، تحت رقم الحديث 5936 الجزء 11، صفحه 161 ادارة القران والعلوم الاسلامية ، كراجي ، الثالث ، تحت رقم الحديث 5936 الجزء 11، صفحه 161 ادارة القران والعلوم الاسلامية ، كراجي ، الطبعة الأولى: 1413هـ [ولفظ الطيبي: "قوله ((فاعلمنا)) ان احفظنا ، اى اعلمنا الآن احفظنا يومئذ"]
- [2]...ترجمهٔ مشكوة شريف موسوم به مظاهرحق، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثالث ، تحت حديث عن عَمُرو بن أخطُب الأنصارِيّ قَالَ: (صَلَّى بِنا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوُمًا الفَحُر...) ، تتمهٔ حلد جهارم مع اسماء الرجال، صفحه 43، سطر 15تا 21، مطبع منشى نو لكشور، لكهنو، بار پنجم
 - [3] ... كشف الغطاعن ازالة الخفا، صفحه 28
 - [4] ... ترجمہ: چورکتنادلیرہے کہ چراغ ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ (مَلَّ: شرق، بریلی ہیں7) موت: پیتر جمد فی مذکورہ کے متن میں باالین (۔۔۔) کے مابین درن تھا۔

الحق میں کہیں بھی اس کا پچھ پتا ونشان ہے یا نہیں۔ اللہ میں نے مظاہر الحق کی عبارت جوای صدیدہ کا ترجمہ ہے جوصا حب از اللہ صدیدہ کا ترجمہ ہے جوصا حب از اللہ الحفانے کیا تھا اور جس پر بناری صاحب نے اعتراض کیا۔ بناری صاحب نے جوتر جمہ کیا مظاہر الحق میں اُس کا پینہ تک نہیں۔

تانیا بناری صاحب نے صرف اپنی زبان کے زور سے ترجمہ مذکورہ غلط بتادیا کوئی وجہ غلطی کی نہتی ۔ نہایت عجب تو یہ ہے کہ خود ہی مظاہر الحق کا حوالہ دیا اور مظاہر میں اُس کے برعکس موجود۔ بناری صاحب کا ترجمہ جو انھوں نے اپنے دل سے گھڑا غلط ہے۔ چنانچہ شخ عبد الحق محدث دہلوی کمعات شرح مشکوۃ شریف میں فرماتے ہیں۔ 'فَاعُلَمُنا اَحْفَظُنا یَوْمَئِدٍ لِتِلْكَ اللّٰ خَبَادِر لا شَیْمَالِهَا عَلَی عُلُومٍ وَ حُجّدٍ۔ '' [2]

مخالفین کے "اہل حق" کے کرشے

آپ نے اپنے فرقہ کواہل حق کہااور یہ دیانت کہ فضول مظاہر کانام بدنام کیا۔ کیا اہل حق کے بھی فعل ہوتے ہیں؟ کیوں جناب ای لیافت ودیانت پراُستاد بننے اور رسالے لکھنے کا شوق ہے؟ بیصاحب فریق مخالف کے تحدث سمجھے جاتے ہیں یہاں سے خالفین کے عالموں اور محدثوں کی خوش لیا فتیاں اندازہ کی جاعتی ہیں۔ وکا حول وکا فوق الا بالله الفیلی کے خوش لیا فتیاں اندازہ کی جاعتی ہیں۔ وکا حول وکا فوق الا بالله الفیلی الفیلی الفیلی الفیلی الفیلی الفیلی الفیلی الفیلی کے ایک کے وہ ہونیوالی محت تک کے اور حوادث اور عجائب وغرائب قیامت تک کے ''[قالملاحظ فرمانے کے قابل اور یادر کھنے کے لائق ہے۔

अधिस्थितिस्थित्रास्थित्रा 🕸 🕸 🕸 🕸 क्षाच्याच्या स्था स्था

[1]....اس كا يا ونشان بي ياليس - (د، ص7)

[2]...لمعات بحواله حاشيه مشكوة، كتاب الفضائل والشمائل باب في المعجزات، الفصل الثالث، حاشية 5. صفحه 543،قديمي كتب خانه ، كراچي

ترجمہ: جس نے اس روز ان خبروں کوزیادہ یا در کھاوہ ہم میں زیادہ علم والا ہے کیونکہ وہ خبریں بہت سے علوم اور حجتوں بہشتال میں۔ حجتوں بہشتل میں۔

[3]...ترجمه مشكوة شريف موسوم به مظاهر حق كتاب الفضائل والشمائل بباب في المعجزات الفصل الثالث ، تحت حديث عن عمرو بن أخطب الانصاري قال: (صلّى بنا رسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَوْمًا الْفَحْر....) ، تتمه جلد جهاره مع اسساه الرجال، صفح 43، عليع منشى نو لكشور الكهنو ، بار پنجم

حديث (٣) عَن حُذَيْفَة قَال ((قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَّا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مقامه ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ مَقِيمًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ مِنْهُ الشَّيْء وَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ نَسِيهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوُلًا ء وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْء وَقَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوُلًا ء وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْء وَقَدْ مَنْ نَسِيهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوُلًا وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْء وَاللَّه عَلَيْه وَسُرَيْ وَلَه الرَّجُلُ وَجُهَ الرَّجُلِ إِذَا خَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرِفَهُ) مَتَّفَق عَلَيْهِ (المَصَّلَة وَشُرِيف بُسُلام ، مَا اللَّه اللَّه اللَّهُ اللَّهُ اللَّه اللَّهُ اللَّه اللَّه اللَّه اللَّه اللَّه اللَّهُ اللَ

روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
کھڑے ہونا ایعنی خطبہ پڑھا اور وعظ کہا اور خبر دی اُن فتنوں کی کہ ظاہر ہوں گے۔ نہیں چھوڑی
کوئی چیز کہ واقع ہو نیوالی تھی اس مقام میں قیامت تک مگر کہ بیان فر مایا اس کو، یا در کھا اُس کوا س خض نے کہ یا در کھا اُس کو اور بھول گیا اُس کو جو تخص کہ بھول گیا۔ یعنی بعضوں نے یا در کھا اور اُ²¹
بعض نے فراموش کیا کہا حذیفہ نے کہ تحقیق جانا ہے اس قصہ کو میر نے اُن یاروں نے بعنی جو کہ
موجود ہیں صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم میں ہے کین بعض بیس جانے ہیں اُس کو مفصل اس لئے کہ
واقع ہوا ہے اُن کو پچھ نسیان کہ جو نواص انسان سے ہے ا¹³ اور میں بھی انہی میں ہے ہوں کہ جو
واقع ہوا ہے اُن کو پچھ نسیان کہ جو نواص انسان سے ہے ا¹³ اور میں بھی انہی میں سے ہول کہ جو
کچھ بھول گئے ہیں جیسے کہ بیان کیا اپنے حال کو اور تحقیق شان سے ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہے اُن
چیز وں میں سے کہ خبر دی تھی آئخضر ہے سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہوں
میں اُس کو پس دیکھا ہوں میں اُس چیز کو پس یا دلاتا ہوں میں اُس کو جیسے کہ یا دلاتا ہوں میں اُس چیز کہ قیق کھی چرہ میں اُس کو بیسے کہ یا دلاتا ہے تحض چہرہ میں اُس کو بیس دیکھر اُن اُس کو بیسے کہ یا دلاتا ہوں میں اُس کو بیسی کہ یا دلاتا ہوں میں اُس کو بیسی کہ یا دلاتا ہوں میں اُس کو جیسے کہ یا دلاتا ہوں میں اُس کو بیسی کہ یا دلاتا ہوں میں اُس کو بیسی کہ یا دلاتا ہوں میں اُس کو بیسی کہ یا دلاتا ہوں کو کہ کوئی کی بیا در فراموش کرتا ہے اس کو قبل کی بطر بین اجمال وابہا م کے جبکہ غائب ہوتا ہے اُس سے اور فراموش کرتا ہے اس کو

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، الفتن، الفتل الاول، رقم الحديث 5143، صفحه 473، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح البخارى، كتاب القدر، باب ﴿ وَكَانَ أَمْرُ اللّهِ عَلَهُ وَالْكَهُ الْمَالِ الْعَكْرِ الفَكْرِ للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1425, 1426هـ/2005م وبلفظ: عَنْ حُذَيْفَة رَضِى اللّهُ عَنْهُ، قَالَ القَدُ حَطَبْنَا النّبِي صَلّى اللهُ عَلَيه وَسَلّمَ خُفَلِة، مَا تَرَكَ فَيهَا شَيْنًا إِلَى قِيامِ السّاعة إِلّا ذَكَرَهُ ، عَلِمهُ مَنْ عَلِمهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَآرَى الشّيءَ قَدُ نَسِيتُ، فأغرتُ ما يَعُوثُ الرّجُلُ إِذَا عَابَ عَنْهُ فَرَاهُ فَعَرَفَهُ إِلَى قَيامِ السّاعة الرّفي عنه وسلم غيما يكون الى قيام الساعة ، الرقم المسلسل 7157 ، صفحه 1415 ، دار الفكر لنشر والتوزيع ، بيروت ، الطبعة : 1424هـ/ 2004م

[2]... مكتبه شرق بريلي كانته ميسان سے ماتبل كى ايك سطر چينے سے روگئى ہے۔

[3]...اس لئے كدواقع مواہان كو كھنسيان كدجو خواص انسان ت ب- (م ص 8)

حدیث (۲) مشکوة شریف، ص۱۲، سط۳، فضائل سیدالمرسلین صلی الله تعالی علیه وسلم عن فوبکان قال (قال رسول الله صلّی الله علیه و سلّم الله ذوی لی الارض افزائی مشارِقها و مغارِبها) [3] انتهی بقدر الحاجة روایت بوفربان سے کہا کہ فرمایارسول خداصلی الله تعالی علیه وسلم نے بیشک الله تعالی نے سیمی میرے لیے زمین یعن اس کو سیمی کردھایا۔ پس دیکا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو یعنی تمام زمین دیکھی (مظامرالحق بص ۵۰ سطر ۱۵)[4]

صديث (۵) مُثَالُوة شريف، ١٩٥ ، سطر ١٦٠ ، باب المساجد) وَعَن عبد الرَّحْمَن بن عائش قَالَ ((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرَأَيْتُ رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ فِي بن عائش قَالَ ((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرَأَيْتُ رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوضَعَ كَفَّهُ أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فَي مَ يَخْتَصِمُ الْمَلَّا الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ تَدَى فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَيْنَ تَدَى فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِلَّكُونَ مِنَ بَيْنَ مَلَكُونَ السَّمَاوِتِ وَ الْارْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ وَتَلَا بَهُو كَذَلِكَ نُوى إَبْرُهِيْمَ مَلَكُونَ السَّمَاوِتِ وَ الْارْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ وَتَلَا بَهُ وَكَذَلِكَ نُوى إِبْرُهِيْمَ مَلَكُونَ السَّمَاوِتِ وَ الْارْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ مِنَ

सम्बन्धि सम्बन्धि सम्बन्धि कि कि कि कि सम्बन्धि सम्बन्धि सम्बन्धि

المجمعة المسكوة شريف موسوم به مظاهر حق، كتاب الفتن، الفصل الاول، تحت حديث عن حذيفة قال [1].... ترجمة مشكوة شريف موسوم به مظاهر حق، كتاب الفتن، الفصل الاول، تحت حديث عن حذيفة قال (قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا)، حله چهارم، صفحه 288، سطر 13 تا 20 مطبع منشى نو لكشور الكهنو ، بارينجم التحريم ال

ر مسور مسور المراب الله المراب المرا

رعي....رود المصابيح، كتاب الفتن، باب فضائل سياد المرسين، الفتسل الأول، وقم الحديث 5501، صفحه [3]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب فضائل سياد المرسين، الفتسل الأول، وقم الحديث 5501، صفحه 522، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح المُسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض، الرقم المسلسل الصحيح المُسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض، الرقم المسلسل 7152 مسفحه 1424هـ/2004م

[4]....ترجمهٔ مشكواة شریف موسوم به مظاهر حق، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الفصل الاول، تحت حدیث عَنْ ثوبان قال رسول الله صلی الله علیه وسلم (إِنَّ اللَّهَ زَوَى لَیَ الفصل الاول، تحت حدیث عَنْ ثوبان قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم (إِنَّ اللَّهَ زَوَى لَیَ الفصل الاول، تحت حدیث عَنْ ثوبان قال رسول الله صلی الله علیه وسلم (إِنَّ اللَّهَ زَوَى لَیَ الفصل الاول، تحم الله علیه حدارم، صفحه 4.5 سطر 4.5 مطبع منشی نو لکشور، لکهنو، بار پنجم الارتسام، صفحه 4.5 سطر 4.5 سطر 5.4 مطبع منشی نو لکشور، لکهنو، بار پنجم

الموقِنِينَ ﴿ رَوَاهُ الدَّارِمِي مُوسَلاً اللهِ العبدالرحلٰ بن عائش سے مروى ہے كه أنهول نے كہا کے فرمایا پیغیبر خداصلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے اپنے ربعز وجل کواچھی صورت میں دیکھا فرمایا رب نے کہ ملائکہ کس بات میں جھڑا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ تو ہی خوب جانتا ہے۔ فرمایا سرورا کرم ملی اللہ تعالی عابہ وسلم نے کہ پھرمیرے ربعز وجل نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ میں نے اُس کے وصول قیض کی سردی اپنی دونوں جھاتیوں کے درمیان یائی ۔ پس جان لیامیں نے جو چھ کہ آسانوں اور زمینوں میں ہے [2] اور حضرت صلى الله تعالى عليه وسلم نے اس حال كے مناسب بيآيت تلاوت فرمائى ﴿وَكَذَٰلِكَ ﴾ الأية _[3] لين ايسي بي وكمائ بم في حضرت إبراتيم عليه السلام كو ملك آسانول اورزمينول ے [4] تا کہوہ ہوجا کمیں یقین کرنے والول میں سے۔[2] وضع کف کنایہ ہے مزید فضل اور غایة تخصیص اور ایسال قیض اورعنایت و کرم اور تکریم و تائید اور انعام سے اور سردی پانا کنایہ ہے وصول الرقيض اورحصول علوم سے للدالحدكماس حديث شريف سے آفاب كيطرح روشن ہوگيا كه جمارية قاصلى الله تعالى عليه وسلم كو برجيز كاعلم مرحمت بوا مرقاة شرح مفكوة جلدالاً ل. ص ٢١٣ مي ہے (فَعَلِمْتُ)،أَى بِسَبِ وُصُولِ ذَلِكَ الْفَيْضِ (مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) يَغْنِي مَا أَعْلَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّا فِيهِمَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَشْجَارِ وَغَيْرِهِمَا وَهُوَ عِبَارَةً عَنْ سَعَةٍ عِلْمِهِ [5] الَّذِي فَتَحَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِ، وَقَالَ ابْنُ حَجَرِ :أَى جَمِيعُ الْكَائِنَاتِ الَّتِي فِي السَّمَاوَاتِ بَلُّ وَمَا فَوْقَهَا، كَمَا يُسْتَفَادُ مِنْ قِصَّةِ الْمِعْرَّاجِ، "وَالْأَرْضِ "هِيَ بِمَعْنَى الْجِنْسِ، أَيْ :وَجَمِيعٌ مَا فِي الْأَرْضِينَ السَّبْع، بَلُ وَمَا تَحْتَهَا، كَمَا أَفَادُهُ إِخْبَارُهُ حَلَيْهِ اَلسَّلَامُ عَنِ النَّوْرِ وَالْحُوتِ اللَّذَيْنِ عَلَيْهِمَا الْأَرَضُونَ كُلُّهَا الْأَرْضُونَ كُلُّهَا اللَّهَا اللَّهَا اللَّهُ اللَّهَا اللَّهُ اللَّهَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهَا اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ

अविक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचेक्षाचे

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الصلوة، باب المساحد ومواضع الصلاة، الفصل الثاني، رقم الحديث 670، صفحه 70,71 مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

السنن الدارمي من كتاب الرؤيا، باب في روية الرب تعالى في النوم، رقم الحديث2195، الحزء2، صفحه 1365 مدار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى: 1412هـ/ 2000م [2] ... جو کھ کہ آ سانوں اور زمیوں ہے۔ (م،سو)

[3]...القرآن الكريم ، باره7، سورة الانعام (6) ، آيت 75

[4]... ہم نے معرت ایراہیم علیہ السلام کو ملک آن وں اور زمینوں سے (وہس9)

[5]...دولون فون من من المكرن كلة والأشجار وَغَيْرِهما عِبَارَةٌ عَنْ سَعَة عِلْمِهِ" اور "عَنِ النَّوْرِ وَالْحُوتِ اللَّذِينِ عَلَيْهِ " اور "عَنِ النَّوْرِ وَالْحُوتِ اللَّذِينِ عَلَيْهَ الْارْضُونَ كُلُهَا" ورج عا، بم نَ اللَّ النَّيْ كَروى --

يَعْنِى أَنَّ اللَّهَ أَرَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَكَشَفَ لَهُ ذَلِكَ وَفَتَحَ عَلِى أَبُوابَ الْغَيْبِ (الغيوب) ''[1][2]

اور شخ عبدالحق محدث داوی رحمة الشعلیدافعة الممعات مطبوعه کلکته مهر ۲۹۳ میل ای مدیث کی شرح میل کستے ہیں۔ ' فَعَلِمُت مَا فِی السّمَاوَاتِ وَالْاَرْض پس دانستمر هر چه در آسمانها و هر چه در زمین بود [3] عبارتست از حصول تمامهٔ علومر جزوی و کلی واحاطهٔ آن و تلا [3] و خواند آنحضرت مناسب این حال و بقصد استشهاد [3] بوامکان آن این آیت داکه ﴿وَگُلُوكُ نُرِی اِبْرَاهِیْم مَلَکُوتُ السّمُوٰتِ وَ الْاَرْضِ وهمچنین نمودیمر ابراهیمر خلیل الله علیه الصلواة والسلامر داملک عظیم تمامه آسمانها دا و زمین دا ﴿لِیکُونَ مِنَ الْمُوْقِیْنِ ﴾ تا آنکه گرد و ابراهیمر از یقین کنند گان بوجود ذات و صفات و توحید و اهل تحقیق گفته اند که تفاوت ست درمیان این دوردیت زیرا که خلیل علیه السلامر ملک آسمان و زمین دادیدو حبیب هر چه در آسمان و

වසරාසරාසරාසරාස ම ම ම ම ම වසරාසරාසරාසරාසරාස

[1]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب الصلوة، باب المساحد ومواضع الصلاة الفصل الثالث، تحت رقم الحديث 725، الحزء 2، صفحه 609 دار الفكر، بيروت البنان، الطبعة الأولى، 1422هـ 2002م

[2]...ف اس عبارت کا حاصل بیت که اس فیض کے حاصل ہونے کے سبب سے میں نے وہ سب پھی جان لیا جو

آسانوں اور زمینوں میں ہے لینی جو پھواللہ سجانہ نے تعلیم فر مایا اُن چیز ول میں سے جوآسان وز مین میں ہیں

ملائکہ اور اشجار وغیر ہا میں سے بیعبارت ہے حضرت کے وسعت علم سے جواللہ تعالیٰ نے حضرت پر کھول دیا۔

علامہ ابن حجر نے فر مایا کہ 'مافی السموت' سے آسانوں بلکہ اُن سے بھی او پر کی تمام کا نئات کا علم مراو ہے

علامہ ابن حجر نے فر مایا کہ 'مافی السموت' سے آسانوں بلکہ اُن سے بھی او پر کی تمام کا نئات کا علم مراو ہے

جیبا کہ قصہ معراج سے مستفاد ہے اور ارض بمنی جن ہے لین وہ تمام چیزیں جوساتوں زمینوں میں بلکہ جو اُن

سے بھی نیچ ہیں سب معلوم ہو گئیں جیبا کہ حضور کا تو روحوت کی خبر دینا جن پرسب زمینیں ہیں اُس کو مفید ہے۔

لیے کئی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابر انہم علیہ الصلوٰ قو والسلام کو آسانوں اور زمینوں کے ملک دکھائے اور اس کوان کے

لیے کشف فر ما دیا ف اور مجھ پر (آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) پرغیوں کے درواز سے کھول دیئے۔ تا۔

مجہ شفقت جسین سلم تاا

[3]...ومرجه و ذمين بود ... واحاطه آن و تلاع ... و بقصد استشهاو (م، م 100) ومرجه د ذمين بود (د، م 100)

فے ۔۔۔ حضور کوآ مانوں اور زمین کی تمام کا کنات بلکداس سے بھی مافوق و ماتحت کاعلم مرحمت فر مادیا گیا۔ فے ۔۔۔ اللہ تعالی نے حضور برغیوں کے درواز ہے کھول دیئے۔ زمین بود حالی از ذوات و صفات و ظواهر و بواطن همه دادید و خلیل حاصل شد. مراد دایتین بوجوب ذاتی و وحدت حق بعد ازدیدن ملکوت آسمان و زمین چنانکه حال اهل استدالا و ارباب سلوك و محبال و طالبال می باشد و حبیب حاصل شد مراد دایتین و وصول الی الله اول پس ازال و انست عالم دا و حقائق آنرا چنانکه شان مجزوبان و محبوبان و مطلوبان اوست اوّل موافق است بقول مارایت شنیا الارایت الله قبله و شتان ما بینهما _ "اآا علام طبی ای مدیث کی شرح می کنو نیم می کست بیل می دیش گرون و الله و

[1]... اشعة اللمعات، كتاب الصلوة، بَاب المُسَاحِد ومواضع الصَّلاة، الفصل الثاني، الجزء 1، صفحه 333، كتب خانه محيديه ، ملتان

[2] ... حاصل عبارت: پس جانا میں نے جو بھھ آ ابوں اور زمینوں میں ہے۔ بیعبارت ہے ف تمام علوم جزوی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کا احاطہ کرنے ہے اور حضور نے اس حال کے مناسب بقصد استشہاد یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿ وَ کَلْ لِلْکَ نُورِی ﴾ الآیۃ یعنی اور ایسے ہی ہم نے ابر اہیم علیہ السلام کوتمام آسانوں اور زمینوں کا ملک عظیم دکھایا تا کہ وہ وجود ذات وصفات و توحید کے ساتھ یقین کر نیوالوں میں سے ہوں۔ اہل تحقیق نے فرمایا کہ ان دونوں روایتوں کے درمیان فرق ہے۔ ف اس لئے کہ طیل علیہ السلام نے آسان وزمین کا ملک و یکھا اور حبیب علیہ السلام نے جو پھھ زمین و آسان میں تھا ذوات، صفات، ظواہر و بواطن سب و یکھا۔ اور خلیل کو وجوب ذاتی اور وحدت حق کا یقین ملکوت آسان و زمین دیکھنے کے بعد حاصل ہوا جیسا کہ اہل استدال اور ارباب سلوک اور محبوں اور طالبوں کی حالت ہے۔ اور حبیب کو وصول الی القد اور یقین او ل حاصل ہوا پھر عالم اور اُس کے حقائی کو جانا جیسا کہ وہوبوں، مطلوبوں اور مجزوبوں کی شان ہے ۱۱۔ محد شفقت حسین سلمہ کا اور اُس کے حقائی کو جانا جیسا کہ وہوبوں اور وہوں کی شان ہے ۱۱۔ محد شفقت حسین سلمہ کا اور اُس کے حقائی کو جانا جیسا کہ وہوبوں اور مجزوبوں کی شان ہے ۱۱۔ محد شفقت حسین سلمہ کا اور اُس کے حقائی کو جانا جیسا کہ وہوبوں اور مجزوبوں کی شان ہے ۱۱۔ محد شفقت حسین سلمہ کا اور اُس کے حقائی کو جانا جیسا کہ وہوبوں اور مجزوبوں کی شان ہے ۱۱۔ محد شفقت حسین سلمہ کا اور اُس کے حقائی کو جانا جیسا کہ وہوبوں کی شان ہے ۱۱۔ محد شفقت حسین سلمہ کا ا

فـــــ تمام علوم جزوی وکلی کاعلم وا حاطه۔

ف___ آ مان وزمین کے جملہ ذوات وصفات ،ظواهرو بواطن سب کامعات فر مایا۔

[4]... معنی (حدیث کے) یہ ہیں کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کوآسان وز مین کے ملک وکھائے گئے ایسے ہی مجھ پر (حضور پر)غیوں کے دروازے کھول دیئے گئے یہاں تک کہ میں نے جان لیا جو پھان (آسان و رمین) میں ہے ذوات صفات ظواہر مغیبات سب پھی ا۔ محمد شفقت حسین سلمہ ال

حدیث (۷) مواجب اللدنیة میں طبرانی سے بروایت ابن عمرض الله عندمروی ہے۔
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ رَفَعَ لِى الدُّنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ رَفَعَ لِى الدُّنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ رَفَعَ لِى الدُّنْ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ الللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ الللْمُ اللَ

නට නට නට නට නට මේ මේ මේ මේ මේ නට නට නට නට නට නට නට

[1]... مشكوة المصابيح، كتاب الصلوة، باب المساجد ومواضع الصلاة الفصل الثالث، رقم الحديث 691، صفحه 72,73، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

مسند الامام احمد بن حنبل، تتمة مسند الانصار،حديث معاذ بن جبل. رقم الحديث 22109، الجزء36:صفحه423،مؤسسة الرسالة،الطبعة الاولى: 1421هـ/2001م

سنن الترمذي، ابواب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص،رقم الحديث، الجزء 5، صفحه368،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي،مصر، الطبعة الثانية: 1375هـ/1995م

[2] ... پس ناگاہ میں اپنے پروردگار کے ساتھ ہوں اچھی صورت میں فر مایا پروردگار نے یا محموض کی میں نے حاضر ہوں اے پروردگار فر مایا اُس نے کہ ملاء اعلیٰ کس بات میں جھڑ تے ہیں میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا پروردگار نے بیتین مرتبہ دریافت فر مایا فر مایا حضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پھر دیکھا میں نے کہ پروردگار نے اپناوست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ مجھے اُس کے پورووں کی سردی اپنی دونوں چھا تیوں کے درمیان معلوم ہوئی ۔ پس مجھ پر ہر چیز ظاہر ہوگئی اور میں نے پیچان لیا ۔ ۱۲ ۔ نلام احمد مسلم دونوں چھا تیوں کے درمیان العساحد و مواضع الصلاة ، الفصل النالث ، الحزء 1، صفحه 342 .

کتب خانه محیدیه ، ملتان ترجمہ: پس ظاہروروش ہو گئے جھ پرتمام علوم اور میں نے تمام باتیں جان لیں۔ (مکتبہ شرق ، بریلی ، سفہ 12) فوف: بیترجمہ ندکور ونسخہ کے متن میں فارس عبارت سے پہلے فدکور تھا۔

ورندول کا نی علیه الصله ة والسلام کے علم کی تو صیف کرنا

مُثَلُوة المُصابَحُ ،باب المُعِز ات، ١٣٥ ،سط ١٣ مِن مَوْدِو ہے۔ مدیث (٨) عَنْ اللّٰهِ هُرَیْرَةً قَالَ ((جَاء َ ذِنْبٌ إِلَى رَاعِی غَنَم فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِی خَتَی الْتَوْعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّنْبُ عَلَی تَلّٰ فَاقْعی وَاسْتَثْفَرَ فَقَالَ قد عَمَدْتُ إِلَی رِزُق الْتَوْعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذَّنْبُ عَلَی تَلّٰ فَاقْعی وَاسْتَثْفَرَ فَقَالَ قد عَمَدْتُ إِلَی رِزُق رَنَّ وَنَا لَا مُحلَّ اللّٰهِ إِنْ رَأَیْتُ كَالْیَوْم ذِنْبُ یَتَكُلَّمُ وَرَقَیْهِ اللّٰهُ أَخَدْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعَتَهُ مِنّی فَقَالَ الرّجُلُّ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَیْتُ كَالْیوُم ذِنْبُ یَتَكُلّمُ فَقَالَ الرّجُلُّ قِی النّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرّتَیْنِ یُخْبِر کُمْ فَقَالَ الدّخُلَاتِ بَیْنَ الْحَرّتَیْنِ یُخْبِر کُمْ فَقَالَ الدّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرّتَیْنِ یُخْبِر کُمْ

වසරසරසරසරසරස 🕸 🏶 🏶 🏵 රසරසරසරසරසරසර

___الرؤيا وإنبائه بالأنباء المغيبات، الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات. الحزء3،صفحه129،المكتبة التوفيقية، القاهرة -مصر

المعجم الكبير للطبراني،مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث 14112، الحزء13، صفحه318، باشراف و عناية: د/سعد بن عبد الله الحميد و د/خالد بن عبد الرحمن الحريسي

- [1]... بناری صاحب صفحہ یاد کر کے حدیث کی کتاب و کھے لیس یہ وہی حدیث ہے جس کا انھیں بتانہیں چلا اور بے وجہ اس کوموضوع بتایا۔ [3] اور اپنی کتاب 'کشف الغطا'' کے صفحہ ۳۳ میں اس حدیث کا پتہ دریافت کیا ہے یہاں صفحہ تک کا نشان لکھ دیا گیا۔ ۱۲
- [2]...شرح الزرقاني على المواهب اللدنيه،المقصد الثامن في طبه صلى الله عليه وسلم لذوى الأمراض والعاهات وتعبيره الرؤيا وإنبائه بالأنباء المغيبات،الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات،الحزء10،صفحه123،دار الكتب العلمية،الطبعة :الأولى 1417هـ/1996-م

[3]... ب وجداس كوموضوع بنايا - (داص 11)

بها مضی و ما هُو کانِنْ بَعُدَ کُمْ قَالَ فَکَانَ الرَّجُلُ يَهُو دِيّا فَجَاء إِلَى النّبِی صَلّی اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاسلم فَأَخْبَره و أَسْلَمَ فَصَدّقَهُ النّبِیُّ صَلّی اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَاسلم فَأَخْبَره و أَسْلَمَ فَصَدّقَهُ النّبِیُ صَلّی اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ) الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَالددین عامل یه که ایک بھر یا ایک بحر یول کے دواہ کی طرف آیا اور اُس نے بحر یول عربی کو دواہ کے اُس بھیڑ ہے کو دھونڈ ایباں تک که اُس محرکوا سے چھڑ الیا۔ بہمالو ہریرہ نے کہ بھیڑ یا ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گیا افاورا پی دُم اپنی دونوں پاوس کے درمیان کی اور کہا کہ میں نے اس رزق کا ارادہ کیا جوالد تعالے نے جھے دیا تھا اور میں نے اُس کو لے لیا پھر تو نے مجھے حجھڑ الیا۔ چرواہ نے نجب سے کہا کہ خدا کو تم میں اور میں نے آئ کی طرح بھی بھیڑ یا کام کرتے نہیں دیکھا بھیڑ ہے نے کہا کہ اس سے زیادہ تجب انگیز ایک خض کا حال ہے جو دوسنگ تا نول کے درمیان تھجور کے درختوں لیعنی مدینہ میں ہے کہ دہ خض ایک خرمی کا حال ہے جو دوسنگ تا نول کے درمیان تھجور کے درختوں لیعنی مدینہ میں سب کی خبریں ایک خبر میں اور جو آئندہ تمہارے بعد ہوگا دنیا اورعقیٰ میں سب کی خبریں دیے تابی کہ دوہ چرواہا یہودی تھا۔ یواقد دیکھ کر خدمت اقدس نی کریم میں النتور صلی الله تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوا اورحضور کواس تمام کی خبر دی افتاد وراسلام لایا۔ حضور سیدیوم النتور صلی الله تعالی علیہ وطلی الدوائی علیہ وطلی الدوائی علیہ وطلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے اس خبر کی تھد تین کی۔''

روف المبراية المنافية المنافية المنافية التولى كاخرين والمين العني اولين كاخرين، جوتم سے يملار ...

^{[1]...}مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، بَاب في المعجزات، الفصل الثاني، رقم الجديث 5672، صفحه 550، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م (وفيه: وَقَالِ قد عَمَدُتُ ___ فَقَالَ رَجُلٌ تَاللَّه)

^{[2] ...} بھیریا ایک ٹیلہ پر چڑھ کر بیٹھ کیا (د، ص 12) ۔۔۔ حضورکواس تمام حال کی خبر دی۔ (د، ص 12)

^{[3]...}مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح الدتاب الفضائل والشمائل، بَاب في المعجزات، الفصل الثاني، تحت رقم الحديث 5927 الجزء 9 اصفحه 3823 دار الفكر، بيروت لمبنان الطبعة الأولى: 1422هـ ، 2002م [وفيه: خَبَر الْأَوْلِينَ مَمَّنُ قَبُلُكُمُ]

آئدہ تم سے پہلوں اور تمہار بے بعد والوں کی دنیا اور عقیٰ کے جمیع احوال کی خبر دیے ہیں۔
طبر انی میں حضرت ابوذر اللہ عمر وی ہے۔ حدیث (۹) ((لَقَدُ تَرَ کُنَا رَسُولَ اللّهِ صَلّی اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّم وَمَا یُحَوِّكُ طَائِرٌ جَنَا حَیْهِ إِلّا ذَكَرَنَا مِنْهُ عِلْمًا)) [2] یعن نبی صلّی اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّم من بم سے اس حال میں مفارقت فرمائی کہ کوئی پرند ایسانہیں کہ این بازوکو ہلائے مگر حضرت سلی اللّه علیہ وسلم نے ہم سے اس کا بھی بیان فرمادیا۔

حضور نے ایک ون میں دنیا کے تمام حالات کیے بیان فرماد سے؟

اب غالبًا مخالفین کوتر دو ہوگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے جملہ حالات کیبے بیان فرمادیئے اوپر کی حدیثوں میں گذرا کہ ایک ہی روز میں حضور نے قیامت تک کے سب حالات بتائے۔ یہ بات ضرور تعجب انگیز ہوگی کہ ایک دن کا وقت اتن وسعت کب رکھتا ہے لہذا غور فرمایئے کہ یہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا معجز ہ تھا کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ایک ہی دن میں تمام حالات بیان فرمادیئے اللہ جل شانہ نے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ ایک ہی دن میں تمام حالات بیان فرمادیئے اللہ جل شانہ نے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ

වස විස විස විස වස වස වස වස වස වස වස වස වස වස

___ گزر گئے_(اور جوتمہارے بعد ہونے والا ہے) یعنی ان لوگوں کی خبریں جود نیا میں تمہارے بعد ہول گے۔اور تمام لوگوں کی عقبی کے احوال کی خبریں دیتے ہیں۔

[1]...الكلمة العليا كے مطبوع تسخوں ميں اس مقام پر جعنرت ابوذ ركى بجائے حضرت ابوالدرداء لكھا ہے جو غالبًا كا تب كى خلطى ہے كيونكه الكبيرللطير انى اور مسندامام احمد وغير ماكتب فدكورة ذيل ميں بيرحديث پاك حضرت ابوذ ر رضى الله عندسے مروى ہے۔

[2]...مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب علامات النبوة، باب فيمااوتى من العلم صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 13971، الحزء 8، صفحه 263، مكتبة القدسى؛ القاهرة، عام النشر: 1414هـ/1994م (بلفظه) و قال بعد ذكره "رواه احمد و الطبراني"

المعجم الكبير للطبراني، باب الحيم ، باب ومن غرائب مسند ابي ذر، رقم الحديث1647، الحزء2، صفحه 155، مكتبة ابن تيمية ، القاهرة ، الطبعة الثانية [تَرَكْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّم، وَمَا طَائِرٌ لَيُقَلِّبُ جَنَاحَيْهِ فِي الْهُوَاءِ، إِلَّا وَهُوَ يُذَكِّرُنَا مِنْهُ عِلْمًا]

المحديث الإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث ابى ذر الغفارى، 35/290 ، رقم الحديث 3897 مسند البزار، مسند ابى ذر، ابو الطفيل عن ابى فر، 341 ، رقم الحديث 3897 صحيح ابن حبان، كتاب العلم، باب الزجر عن كتبة ...، 1/267 ، رقم المخلصيات لابى صاهر المخلص، الحزء التاسع، 3/31 ، رقم الحديث 1944 . و مدن الحى ميسى إلدقاق، 1/59 ، رقم الحديث 80 ... و 49 ... حديث 49

قدرت مرحمت فرمائی تھی۔ [1] عمرة القاری شرح بخاری، جلدے، س۲۱ میں ہے۔ 'فِیْه دُلالَة علی اُنَّهُ اُخْبَرُ فِی الْمَخْلُو قَاتِ مِنْ اَیْتِدَائِهَا إِلَی اَنْهُ اَنْهُ اَخْبَرُ فِی الْمَخْلُو قَاتِ مِنْ اَیْتِدَائِهَا إِلَی اَنْهُ اَلْهُ عَلَیْهُ وَسُلَمُ 'اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَمُ 'اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَم 'اللَّهُ عَلَیْه وَسَلَم 'اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَم 'اللَّه عَلَیْه وَسَلَم 'اللَّه عَلَیْه وَسَلَم 'اللَّه عَلَیْه وَسَلَم 'اللَّه عَلَیْه وَسَلَم 'اللَّه مِعْلَى اللَّه مِعْلَم وَاللَّه مِعْلَى اللَّه مَعْلَم وَاللَّه وَالْمُ اللَّه مُعْلَم وَاللَّه وَاللَّه وَاللَّه وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَا عَلَا فَرَام وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُوالِمُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللَّهُ وَلَاهُ وَلَا اللَّهُ وَلَالْمُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا الَ

مشكوة المصابيح باب بدألخلق وذكرالانبياء يبهم السلام بص٥٠٨ ميں ہے۔

صدیث (۱۰) عَن أَبِی هُریْرَةَ عَنِ النّبِیِّ صَلّی اللّهُ عَلَیْهِ وَسَلّم قَالَ ((حُفّف عَلَی دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَکَلَ اَنْ تُسُرَج دَوابّهٔ عَلَی دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَکَلَ اَنْ تُسُرَج دَوابّهٔ وَسُلْم عَملِ یدَیه)) رَوَاهُ البُخارِیُّ الهِ بریه ہے مروی ہے سروراکرم سلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا که حضرت داؤدعلیه السلام پر زبور پڑھنا آسان کیا گیا تھا۔ آپ اپ جانوروں پرزین کنے کا حکم فرماتے پس زین کسی جاتی آپ پڑ بہنا شروع کرتے اورزین کس چکے جانوروں پرزین کے کا حکم فرماتے بیس زین کسی جاتی آپ پڑ بہنا شروع کرتے اورزین کسی چکے مظاہر الحق جلد چہارم صد ۱۸۹ میں 'الله تعالی آپ ایجے بندول کے لئے زمانہ کو طے و بسط کرتا ہے بینی جسی مظاہر الحق جلد چہارم صد ۱۸۹ میں 'الله تعالی آپ ایجے بندول کے لئے زمانہ کو طے و بسط کرتا ہے بینی بہت ساز مانہ تھوڑ انہوجا تا ہے اور بھی تھوڑ انہت سا۔

اورسیدنا حضرت امیرالمؤمنین علی رضی الله تعالی عنه ہے بھی منقول ہے کہ رکاب میں

[1]... قدرت مرحمت موئي كلى - (داص 13)

[1]...عمدة القارى شرح صحيح البخارى، كتاب بدء الحلق، باب ما جاء فى قول الله تعالى (وهُوَ الَّذِى يَبُدَأُ النَّكُ لَيُ الله عالى (وهُوَ الَّذِى يَبُدَأُ النَّحُلُقُ ثُمَّ يُعِيدُهُ وهُوَ أَهُونُ عَلَيْهِ) [الروم 72]، تحت رقم الحديث3912، الحزء 15، صفحه 110 دار إحياء التراث العربى اليروت [وفيه: كَيُفَ وَقَدُ أُعْطِى جَوَامِتُ الْكَلِم]

[2]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب بدء الخلق وذكر الأنبياء تعليهم الصلاة والسلام، الفصل الاول، رقم الحديث5470، صفحه 518، مكتبه رحمايه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح البخارى، كتاب احاديث الانبياء، باب قول الله تعالى (وَأَتَيُنَا دَاوُدَ زَبُورًا)، رقم الحديث 1422، المجزء 4. صفحه 160، دار طوق النجاة الطبعة : الأولى، 1422هـ

مرور المرود المرود المرود المرود المرود المرود والمرود والمرود المرود ا

پاؤل رکھے اوردوسری رکاب میں پاؤل رکھے تک قرآن خم کر لیے [۱] اور ایک روایت میں ہم ملتزم کعبہ ہے اُس کے دروازے تک جانے میں پڑھ لیے۔ [2] ایبا ہی مرقاۃ المفاتح، جلده، ص ۳۳۳ میں ہے۔ 'قَالَ التَّورِبِشُتِیُّ بُرِیدُ بِالْقُرْآنِ الزَّبُورَ لِآنَّهُ قَصَدَ إِعْجَازَهُ مِنْ طَرِيقِ الْقَرَاءَةِ، وَقَدُ دَلَّ الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ اللَّهُ تَعَالَى يَطُوى الزَّمَانَ لِمَنْ يَشَاء مُنْ عَلَى أَنَّ اللَّهُ تَعَالَى يَطُوى الزَّمَانَ لِمَنْ يَشَاء مُنْ عَلَى أَنَّ اللَّهُ تَعَالَى يَطُوى الزَّمَانَ لِمَنْ يَشَاء مُنْ عَلَى أَنَّ اللَّهُ تَعَالَى يَطُوى الزَّمَانَ لِمَنْ يَشَاء مُنْ عَبَادِهِ كَمَا يَطُوى الْمَكَانَ لَهُمْ، وَهَذَا بَابٌ لَا سَبِيلَ إِلَى إِدْرَاكِهِ إِلَّا بِالْفَيْضِ عَبَادِهِ كَمَا يَطُوى الْمَكَانَ لَهُمْ، وَهَذَا بَابٌ لَا سَبِيلَ إِلَى إِدْرَاكِهِ إِلَّا بِالْفَيْضِ الرَّبَانِي " 'آلَهُ مَن اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الْمَكَانَ لَهُمْ مَا مُنْ عَلَى اللَّهُ ال

- [1]...(مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح،كتاب الفتن كتاب صفة القيامة والحنة والنار إ باب بدء الحلق وذكر الانبياء عليهم الصلاة والسلام، الفصل الاول، تحت رقم الحديث 718 57، الحزء 9، صفحه 3654، دار الفكر، بيروت -لبنان، الطبعة : الأولى، 1422هـ 2002 -م) [أنَّ عَلِيًّا كُرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَخَهَهُ كَانَ يَبُتَدِهُ الْقُرْآنَ مِنَ ابْتِدَاء مِ قَصْدِ رُكُوبِهِ مَعَ تَحَقُّقِ الْمَبَانِي وَتَفَقُّهِ الْمَعَانِي، وَيَخْتِمُهُ حِينَ وَضُعِ قَدَمِهِ فِي رِكَابِهِ الثَّانِي،]
- [2]...(ترجمهٔ مشکواة شریف موسوم به مظاهر حق، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سید المرسلین، الفصل الاول، تحت حدیث عن ثوبان قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم (إِنَّ اللَّه زَوَی لی الله صلی الله تعالی علیه وسلم (إِنَّ اللَّه زَوَی لی الله مسلی الله تعالی علیه وسلم (إِنَّ اللَّه زَوَی لی اللّارض)، حلد جهارم، صفحه 469، سطر 4,5 مطبع منشی نو لکشور، لکهنو، بار پنجم حضرت علی المرتفی شرفدا کرم الله تعالی وجهدالگریم کی فذکوره کرامت کا ذکر شخ محق شاه عبد الحق محدث و بلوی علی الله علیه المرفحة نے محی فرمایا ہے آپ کے الفاظ یہ بین: 'وافر سیدنا امیر المؤمنین علی دضی الله عنه نیز نقل ست که در درکاب بائے مے نهاد وتا بائے دیگر در درکاب نهادن ختم قرآن میکرد و در دولیتی افر ملتزمر کعبه تا باب و ہے' (شعه الله علیه المعان کا منتفی الاول انعت رفع العام معان 338، کتب عانه مجدیه منتان)
- [3]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب احوال القيامة وبدء الحلق، باب بدء البحلق وذكر الانبياء عليهم الصلاة والسلام، الفصل الاول، تحت رقم الحديث 5718، الحزء 9، صفحه 3654، دار الفكر، بيروت، لبنان، الطبعة : الأولى، 1422هـ 2002 م

ترجمہ تورپی کہتے ہیں کہ حدیث پاک میں قرآن سے مرادز بور مقدس ہے اورز بور کولفظ قرآن سے تعبیر کرنے کی وجہ سے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد حضرت داود علیہ السلام کا ایک ایسام بجز ہ بیان کرنا ہے جس کا تعلق قراء ت سے ہے نیز بیصدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جس طرح اللہ تعالی اپنے خاص بندول کے لئے زمینی فاصلوں کو سمیٹ دیتا ہے یونہی وقت وزمان میں بھی طے وبسط فرما تا ہے اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ فیضان دبانی کے بغیراس کے اور اک کی کوئی صورت نہیں۔

الاسعد إلى حين وصول مُحاذاة باب الْكُعْبَة الشَّرِيفَة، وَالْقِبْلَةِ الْمَنِيفَة، وَقَدْ سَمِعَهُ ابْنُ الشَّيْحِ شِهَابُ الدِّينِ السَّهُرَورْدِي مِنهُ كَلِمَةً كَلِمَةً وَحَرْفًا حَرْفًا مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى الشَّيْحِ شِهَابُ الدِّينِ السَّهُرَورْدِي مِنهُ كَلِمَةً الْوَارِهِمْ وَلَا يَعْنَى الْحَصْمَ الْحَصْمَ الْحَصْمَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْرَادُهُمْ وَنَفَعَنَا بِبَرَكَةِ أَنُو ارِهِمْ وَلَا يَعْنَى الْحَصْمَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْرَادُهُمْ وَنَفَعَنَا بِبَرَكَةِ أَنُو ارِهِمْ وَاللَّهُ تَعَالَى أَسْرَادُهُمْ وَنَفَعَنَا بِبَرَكَةِ أَنُو ارِهِمْ وَلَا يَعْنَى اللَّهُ مَناكُ عَمَامُ اللَّهُ يَعْلَى أَسْرَادُهُمْ وَنَفَعَنَا بِبَرَكَةِ أَنُو ارِهِمْ وَكَالِمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللْعُلِقُلِقُولُ الللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

وسعت علم ني صلى الله تعالى عليه وسلم مين صاحب كتاب الابريزكي ولجيب تقرير

صاحب كتاب الابريز ٣٣٣ مين النه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانَّهَا لَمْ يَحْجُبُ مِنْهَا شَىٰءٌ مِنَ الْعَالَمِ فَهِى مُطَّلِعَةً عَلَى عُرْشِهِ وَعُلُوهِ وَسُفْلِهِ وَدُنْيَاهُ وَاخِرَتِهِ [2] وَنَارِهِ وَجَنَّتِهِ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ خُلِقَ لَاجُلِهِ أَكَا صَلَّى عَرْشِهِ وَعُلُوهِ وَسُفْلِهِ وَدُنْيَاهُ وَاخِرَتِهِ [2] وَنَارِهِ وَجَنَّتِهِ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ خُلِقَ لَاجُلِهِ أَعْمَلِهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمْيِنُوهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَارِقَ لِهِذِهِ الْعَوَالِمِ بِالسَّرِهَا فَعِنْدَهُ تَمْيِيزُ فِي اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَمْيِنُو فِي جَرْمِ كُلِ سَمَاءٍ وَلِنَى خُلِقَتْ وَلِمَ خُلِقَتْ وَالْمَى أَيْنَ تَصِيْرُ فِي جَرْمِ كُلِ سَمَاءٍ وَالْمَنَ وَالْمَا وَعَنْدَهُ وَالْمَنْ وَاللَّهُ فَى مَلْكُةٍ كُلِّ سَمَاءٍ وَأَيْنَ خُلِقُوا وَمَتَى خُلِقُوا وَالِى أَيْنَ يَصِيْرُونَ وَتَمْيِنُو وَعَنْدَهُ وَالْمَا وَعَنْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَمْيِيزُ فِي الْحُجُبِ السَّبْعِينَ وَعِنْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَمْيِيزُ فِى الْحُجُبِ السَّبْعِينَ وَعِنْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَمْيِيزُ فِى الْمُولِقِ السَّبْعِقِ وَعِنْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَمْيِيزُ فِى الْمُولِ وَالْمَوْقُ وَالْشَكِمُ وَالْمُولِقُ وَالْمَالُمُ الْمُؤْلِقِ وَعِنْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَمْيِيزُ فِى الْمُولِقُ وَالْمُونِ وَالْمُولِقُ وَالسَّلَامُ تَمْيِيزُ فِى الْمُولِقُ وَالسَّلَامُ وَالْمُونَ وَالْمُولِ الْمَالِقِ وَالسَّلَامُ تَمْيِيزُ فِى الْمُولِقُ وَالسَّلَامُ تَمْيِيزُ فِي الْمَالِقُ وَالسَّلَامُ تَمْيِيزُ فِى الْمُولِقِ الْمَالِهِ وَكَذَا مَا بَقِى مِنَ الْعَوَالِمِ وَدَرَجَاتِهَا وَعَدِدٍ سُكُلِيْهَا وَمَقَامَاتِهِمُ فِيْهَا وَكَذَا مَا بَقِى مِنَ الْعُوالِمِ وَدَرَجَاتِهَا وَعَدَدٍ سُكُلِيْهَا وَمَقَامَاتِهِمُ فِيْهَا وَكَذَا مَا بَقِى مِنَ الْعُوالِمِ وَدَرَجَاتِهَا وَعَدَدِ سُكَالِهَا وَمَقَامَاتِهِمُ فِيْهَا وَكَذَا مَا بَقِى مَا الْعَوْلِمِ وَلَوْلِهُ وَلَوْلَامِ الْمُولِقُولُ الْمُنْ الْمُعَلِّي الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِمُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ وَالسَالِمُ وَالْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِولُولُ الْمُؤْلُومُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْ

[2]... دونوں نسخوں میں بیالفاظ یوں تھے (وَ احِرَهُ) (لاَحِه) (مِثْل) ۔ ۔ بَهم نے اصل کے مطابق تعیج کردی ہے۔

الم المعالية المفاتية شرح مشكوة المصابح، كتاب الفتر كناب صفة القدامة والجنة والماز إبياب بدء الحق و دكر الابياد عبيهم الصلاة والسلام الفصل الامل، تحت رقم المحددث 5718، الحر، 9، صفحه 3654 دار الفكر، يروت المنان الطبعة الأولى، 1422هـ 2002 م (وفيه: أنّه قرأ الفرآن من حين است المحجر الأسود) والشرية والشرية والمنان الطبعة الأولى، 1422هـ 2002 م (وفيه: أنّه قرأ الفرآن من حين است المحجر الأسود)

وَلَيْسَ فِي هٰذَا مُزَاحَمَةً لِلْعِلْمِ الْقَدِيْمِ الْأَزْلِي الَّذِي لَا نِهَايَةً لِمَعْلُوْمَاتِهِ [1] وَذٰلِكَ لِأَنَّ مَا فِي الْعِلْمِ الْقَدِيْمِ يَنْحَصِرُ فِي هٰذَا الْعَوَالِمِ فَإِنَّ أَسْرَارَ الرَّبُوبِيَّةِ وَ أَوْصَافِ الْأَلُوهِيَّةِ الَّتِي لَا نِهَايَةً لَهَا لَيْسَتْ مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ فِي شَيْءٍ 'الا مخضريكاس الميازيس سيزياده قوی روح ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہے۔ [3] کہاس روح پاک سے عالم کی کوئی شیئے پردہ میں نہیں بےروح پاک عرش اوراُس کی بلندی وپستی ا^{4ا}د نیاوآ خرت جنت و دوزخ سب پرمطلع ہے کیونکہ ہیے سب اُسی ذات جمع کمالات کے لئے پیدا کی گئی ہیں ۔ صلی اللّٰد تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ و ہارک وسلم آپ کی تمیزان جملہ عالموں کی خارق ہے آپ کے پاٹ اجرام کموات کی تمیز ہے کہ کہاں سے پیدا کئے گئے کیوں بیدا کئے گئے کیا ہوجا نیں گے۔اورآپ کے پاس ہر ہرآ سان کے فرشتوں کی تمیز ہے اور اسکی بھی کہ وہ کہاں سے اور کب سے پیدا کئے گئے اور کہاں جائیں گے اور ان کے اختلاف مراتب اور منتہائے درجات کی بھی تمیز ہے اورستر (۷۰) پردوں ^[5] اور ہر پردہ کے فرشتوں کے جملہ حالات کی بھی تمیز ہے۔ ٔ عالم علوی کے اجرام نیر ہستاروں، ^[6]سورج، جاند،لوح وقلم، برزخ دراُسٰ کی ارواح کی بھی ہرطرح تمیز ہے۔ ^[7] ای طرح ساتوں زمینوں اور ہرزمین کی مخلوقات خشکی اور تری جملہ مؤجودات کا بھی ہر ہر حال معلوم ہے اس طرح تمام جنتیں اور اُن کے درجات اور اُن کے رہنے والوں کی گنتی اور مقامات سب خوب معلوم ہیں ایسے ہی باقی تمام جہانوں کاعلم ہے اوراس علم میں ذات باری تعالیٰ کے علم قدیم از لی ہے جس ك معلومات بانتها بين كوئى مزاحمت نهين كيونكه علم قديم [8] ك معلومات اس عالم مين منحصر نهيس ظاهر ہے کہ اسرار ربوبیت اوصاف الوہیت جوغیرمتناہی ہیں اس عالم ہی سے ہیں۔انتھی

صاحب کتاب الابریز کی بیفیس تقریر مخالفین کے اوہام باطلہ کا کافی علاج ہے وہ صاف تصریح فرماتے ہیں کہ حضور کی روح اقدس سے عالم کی کوئی چیز عرشی ہویا فرشی دنیا کی ہویا

[1] ... بدلفظ دونوں میں نیوں درج تھا: (لمعلومات)۔۔۔۔ ہم نے اصل کے مطابق تھی کردی ہے۔

[2]...الأبريز من كلام سيدى عبد العزيز الدباغ،الباب الاول في الاحاديث التي سئلناه عنها،صفحه78،دار صادر بيروت،الطبعة الاولى :1424هـ/2004م

[3] ... سب سے زیادہ توی روح نبی صلی الله تعالی علیه وسلم کی ہے۔ (وجس 15)

[4]... أس كى بلندى چستى (م بص 15) [5]... اور ستر پردول (د بص 15)

. [6] ... بیعبارت دونو نسخوں میں بول تھی: عالم علوی کے اجرام تیر وستاروں۔۔ہم نے تھیج کردی ہے۔

[7]... أس كي ارواح كي مجلى مرطرح التياز ب- (م م 15)

[8]... مكتبه شرق، بريلي كأسخه مين بيايك سطر چھپنے سے روگئ ہے۔

آ خرت کی بردہ اور جاب میں نہیں حضور سب کے عالم ہیں اور ذرہ ذرہ حضور بر ظاہر وروش ہے بانيهمه حضور كے علم كونكم اللي سے كوئى نسبت نہيں كيونكه علم اللي غير متنا ہى ہے اور حضور كاعلم خواہ كتنا ہی وسیع ہومتناہی ،اور متناہی کو غیر متناہی سے نسبت ہی کیا مخالفین جوحضور اقدس علیہ الصلوة والسلام کی وسعت علم ہے واقف نہیں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کے علم کی عظمت کیا جانیں۔ جب حضور کے علم کی وسعت سنتے ہیں تو گھبرا جاتے ہیں اور بیرخیال کرتے ہیں کہ اللہ پاک کاعلم اس سے کیا زیادہ ہوگا۔ پس خداورسول کو برابر کر دیا۔ بیا کی نادانی ہے کہ وہ علم البی کوعالم میں منحصر خیال کریں یاعلم متناہی کی برابر تھہرائیں ۔مسلمان ان دونوں میں فرق کرتے ہیں حضور کے علم کو أس كى وسعت كيماته تسليم كرتے اور عطائے اللي كا اقر اركرتے ہيں اور علم اللي كوأس كى بے مثال عظمت كيهاته مخصوص تجق مانت بين در حقيقت علم نبي كريم عليه الصلوة والسلام كا انكار كرنيوالے جواہل سنت برمساوات ثابت كرنے كاالزام لگاتے ہيں علم اللي كومتنا ہى سمجھنے ميں مبتلا ہیں اور خداوند عالم کے علم کی بھی تنقیص کرتے ہیں اور پچے بیہ ہے کہ اللہ سجنہ کے علم وقد رت سے واقف ہوتے تو حضور کے دسعت علم کا انکار نہ کرتے ۔حضور کے کمالات کا انکار وہی کرے گا جو خداوندعالم كى قدرت وعظمت سے بخبر ب- ﴿ امِنُوا باللهِ وَرُسُلِهِ وَ إِنْ تَوْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَكُكُمْ أَجُو عَظِيم الله الله على الله على الله على الله على عضول مد عن الله ''أَلْنَبُوَّةُ عِبَارَةً عَمَّا يَخْتَصُّ بِهِ النَّبِي وَيُفَارِقُ بِهِ غَيْرُهُ، وَهُوَ يَخْتَصُّ بِأَنْوَاع مِنَ الْحَوَاصُ، أَحَدُهَا أَنَّهُ يَعُرِفُ حَقَائِقَ الْأُمُورِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَصِّفَاتِهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالدَّارِ الآخِرَةِ، عِلْمًا مُخَالِفًا لِعِلْم غَيْرِهِ، بِكُثْرَةِ الْمَعْلُوْمَاتِ وَزِيَادَةِ الْكَشْفِ وَالتَّحْقِيْقِ، ثَانِيُهَا أَنَّ لَهُ فِي نَفْسِهِ صِفَةً، بِهَا تَتِمُّ الْأَفْعَالُ الْحَارِقَةُ لِلْعَادَةِ، كَمَا أَنَّ لَنَا صِفَةً تَتِمُّ بِهَا الْحَرَّكَاتُ الْمَقْرُوْنَةُ بِإِرَادَتِنَا وَهِيَ الْقُدْرَةُ، ثَالِثُهَا أَنَّ لَهُ صِفَةً بِهَا يَبْصُرُ الْمَلَائِكَةَ وَيُشَاهِدُهُمْ، كَمَا أَنَّ لِلْبَصِيْرِ صِفَةً بِهَا يُفَارِقُ الْأَعْمَى،

[1]...القرآن الكريم ، باره 4 ، سورة أل عمران (3) ، أيت 179

ترجمهٔ کنزالایمان توایمان لا وَالله اوراس کے رسولوں پراوراگرایمان لا وَ اور پر بیزگاری کروتو تمبارے لئے بردا تواب ہے۔ [2].... قالها بَأَنَّ لَهُ صِلْفَةً ۔۔۔۔(د، ص 16)

رَابِعُهَا أَنَّ لَهُ صِفَةً بِهَا يُدُرِكُ مَا سَيَكُونُ فِي الْعَيْبِ "الْ نبوة ال چيز عبارت بك جس کے ساتھ نبی مخض ہے اور غیروں سے متاز ہے۔ ایک بیکہ جوامور اللہ جل الذاوراس کی صفات اور فرشتوں اور آخرت کیساتھ متعلق ہیں۔ نبی اُن کی حقائق کاعار ف ہوتا ہے اور دوسروں کوکٹر ت معلومات اور زیادتی کشف و تحقیق میں اُس سے بچھ نسبت نہیں۔ دوم بیر کہ اُن کی ذات میں ایک ایسا وصف ہے جس سے افعال خارقہ عادت تمام ہوتے ہیں جس طرح کہ ہمیں ایک وصف قدرت کا ایما حاصل ہے کہ جس سے ہمارے حرکات ارادیہ پورے ہوتے ہیں۔ سوم بیکہ نی کوایک ایسا وصف حاصل ہے جس سے ملائکہ کودیکھتا ہے اور اُن کا مشاہدہ کرتا ہے جس طرح کہ بینا کوایک وصف حاصل ہے جس کے باعث وہ نابینا سے متاز ہیں۔ چہارم پیر کہ نبی کوایک ایسا وصف حاصل ہے جس سے وہ غیب کی آئندہ باتوں کوا دراک کر لیتا ہے۔اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شائه نے انبیاء میہم الصلوة والسلام کو حقائق امور کاعلم عطافر مایا اور كثرت معلومات زيادتي كشف وتحقيق مين اورسب يهمتاز فرمايا _افعال خارقه كي اليي صفت عطا فرمائی جیسے ہمیں حرکات إراديه کی كه ہم جب جاہیں حركت كريں، ایسے ہی وہ جب چاہیںافعالِ خارقہ ظاہر فرمائیں۔ایک صفت دی جس سے وہ ملائکہ کواس طرح ویکھتے ہیں۔ جس طرح بینا۔ ایک صفت غیب [2] کی ایسی عنایت فرمائی جس سے وہ غیب کی آئندہ باتیں جانتے ہیں۔

الله تعالی کے احیاب کے سینوں کی نور انیت سے لوح محفوظ کے نقوش انہیں منعکس ہوجاتے ہیں یہ

ملاعلی قاری رحمہ الله مرقاۃ المفاتیج جلد اص ۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں 'اُنَّ لِلْغَیْبِ مَبَادِی وَلُوَاحِقَ، فَمَبَادِیْهَا لَا یَطَّلِعُ عَلَیْهِ مَلَكُ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِیَّ مُرْسَلٌ، وَأَمَّا

[1]...شرح الزرقاني على المواهب اللدنيه،شرح مقدمة المواهب،المقصد الاول،الحز،1،صفحه40،دار الكتب العلمية،الطبعة :الأولى 1417هـ/1996م

[2]... نصیحة المسلمین ص۲۲ کے اس قول کارد کہ غیب کی بات پینمبر خدا کو بھی معلوم نہ تھی۔(۱۲) منوت: بیت عبیه مکتبه مشرق، بریلی اوراز هربک ڈیو، آرام باغ، کراچی کے نسخه میں درج نہیں۔

اللَّوَاحِقُ، فَهُو مَا أَظْهَرُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى بَعْضِ أَحْبَابِهِ لَوْحَةَ عِلْمِهِ، وَخَرَجَ بِذَٰلِكَ عَنِ الْغَيْبِ الْمُطْلَقِ، وَصَارَ غَيْبًا إِضَافِيًّا، وَذَلِكَ إِذْ تَنَوَّرَتِ الرُّوحُ الْقُدُسِيَّةُ، وَازْدَادَ نُورِيَّتُهَا، وَإِشْرَاقُهَا بِالْإِعْرَاضِ عَنْ ظُلْمَةٍ عَالَمِ الْحِسِّ، وبِتَجْلِيَةٍ مِرْآةِ الْقَلْبِ عَنْ صَدَأُ الطّبيعَةِ، وَالْمُوَاظَبَهُ الْعَلَى الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، وَفَيَضَانُ الْأَنُوارِ الْإِلَهِيَّةِ حَتَّى يَقُوى النُّورُ، [1] وَيَنْبُسِطُ فِي فَضَاء ِ قُلْبِهِ وَتَنْعَكِسُ فِيهِ النَّقُوشُ الْمُرْتَسِمَةُ فِي اللَّوْح الْمَحْفُوظِ، وَيَطَّلِعُ عَلَى الْمُعَيَّبَاتِ، وَيَتَصَرَّفُ فِي الْعَالَمِ السُّفُلِيِّ، بَلُ يَتَجَلَّى حِينَئِذٍ الْفَيَّاضُ الْأَقْدُسُ بِمَعْرِفَتِهِ الَّتِي هِيَ أَشْرَفُ الْعَطَايَا فَكَيْفَ بِغَيْرِهَا؟ '' أَ خلاصه بيركه غيب كے مبادى بركوئى ملك مقرب و نبى مرسل مطلع نہيں البته غيب كے لواحق براللہ تعالی نے اپنے بعض احباب کومطلع فرمایا ہے جس کےعلوم میں سے ایک لوح کاعلم بھی ہے اور بیغیب اضافی ہے [3]اور یہ جب ہے کہ جب رورِح قدسیہ منور ہوتی ہے اور عالم حس کی ظلمت الله اور تاریکی سے اعراض کرنے دل صاف ہونے علم عمل پرموا ظبت کرنے اورانوارالہیہ کے فیضان کے باعث اُس کی نورانیت اوراشراق زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ اُس کے دل میں نورقوی اور منبط ہوجا تا ہے اور لوح محفوظ کے نقوش اس میں منعکس ہوجاتے ہیں اور بیم خبیبات پر مطلع ہوجا تا ہے اور عالم سفلی میں تضرف کرتا ہے بلکہ اس وقت خود فیاض اقدس جل شانۂ اپنی معرفت کے ساتھ بجلی فرما تا ہے اور یمی براعطیہ ہے جب یمی حاصل ہواتو اور کیارہ گیا اس عبارت سے بیتو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ اینے احباب کے دل میں ایباروش نورعطا فرماتا ہے جس میں لوح محفوظ اس طرح منعکس ہو جاتی ہے جیسے آئینہ میں صورت، اس نور پاک سے اللہ جل شانۂ کے احباب غیوں پرمطلع ہوتے ہیں۔عالم میں تصرف کرتے ہیں، بلکہ خود حق جل جلالۂ اُن کے دلوں میں بخلی فرماتا ہے ہمارے نزدیک تو انبیاء (صلوٰ ۃ اللہ تعالیٰ علیهم) واولیاء (قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم) ہی اللہ جل شانۂ کے احباب میں ہیں اور یہ رہتے انہی کو حاصل ہیں۔ مگر براہین

المح المحالة المحالة

[4]....اورعالم جس كي ظلمت (م بس 17)

[3]...اورغيب اضافي ب(م م 17)

قاطعہ مؤلفہ لیل احمد انبیٹی ،مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صدے ہم میں بیکھا ہے: ' شیطان وملک الموت کو بیوسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علممیں کونی نص قطعی ہے۔ '' [1][2

صاحب برابين كى تقرر بر

شيطان عين كالله تعالى كاحماب سے موتالازم آتا ہے۔

عبارتِ مسطورہ بالا کو طوظ رکھ کر بیعبارت پڑھیے تو یہی ہمجھ میں آتا ہے کہ اس قول کے قائل کے نزدیک (معاذ اللہ) سیدِ عالم تو اللہ کے احباب میں ہے نہیں ہیں جو انھیں و سعتِ علمی حاصل ہوتی۔ اگر ہیں تو شیطان و ملک الموت اللہ جل شانہ کے احباب میں ہیں جن کی و سعتِ علمی نص سے ثابت ہے۔ استغفر الله العلی العظیم علام علی قاری کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بیعلوم حق شجائہ تعالی اپنے دوستوں کو عطافر ما تا ہے [3] اور براہینِ قاطعہ میں ضراحت کہ شیطان و ملک الموت کی و سعتِ علمی نص سے ثابت تو پھر ملک الموت اور شیطانِ لعین اللہ کے دوستوں میں کیوں نہ ہوں۔ استغفر اللہ۔ شیطانِ لعین دخمن خداور سول کے لئے اثباتِ علوم کرنا ورستوں میں کیوں نہ ہوں۔ استغفر اللہ۔ شیطانِ لعین دخمن خداور سول کے لئے اثباتِ علوم کرنا ورستوں میں کیوں نہ ہوں۔ استغفر اللہ۔ شیطانِ لعین دخمن خداور سول کے لئے اثباتِ علوم کرنا اور سیدِ عالم حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کانام پاک آتے ہی منکر ہو جانا کیا اور سید عالم حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کانام پاک آتے ہی منکر ہو جانا کیا ایمان ہے مولاناروم رحمت اللہ علیہ بہلے ہی کیا خوب فرما گئے ہیں۔

از نبی برخواں کہ دیو و قوم اُو مے برند از حال انسی خفیہ بو

آزرهی که انس ازار آگالا نیست زانکه زیر محسوس و زیر اشبالا نیست

> جوں شیاطین باپلید بھائے خوبش واقفند از سترِ ما و فکر و کیش

پس جراجانهائے دوشن درجهاں یے خبر باشند از حالِ نهاں

درسرایت کمتر از دیوان شدند

अध्यक्षकेष्वक्षकेष्वक्षकेष्वक 🔀 🤀 🤀 🐯 अध्यक्षकेष्वक्षकेष्व

[1]... دونو ل تسخو ل مين عبارت يول تفى الخر عالم كى وسعت علم كونى نص قطعى ب___ بم في كردى ب__

[2]...براهين قاطعه،صفحه 51 مطبع بلالي سادهوره/صفحه 55، كتب حانه امداديه ديو بنديو پي انديا

[3]... صاف ظاہر ہے بیعلوم حق شیحانهٔ تعالی این دوستوں کوعطافر ما تاہے۔ (م بس 18)

روحهاکه خیمه بر گردوب زدند

دیو دُزدانه سُوئے گردوں رود از شهاب محرق او مطعوں شود

> آن زرشك روحهائے دل بسند از فلك شان سرنگون می افاكنند

نواگر شلّی و لنگ و کور و کر ایس گماں بر روحهائے مه مبر

شرمر دارد لاف كمرزن جان مكن

کہ بسے جاسوس مست آں سوئے تن

ایں طبیبانِ بدن دانشوراند برستامرِ نو ز نو واقف ترند

> تا ز قاروره ممی بینند حال که نه دانی تو ازاں رو اعتدال

مرزنبض و مرزرنگ و مرزدر بو برند از تو بصد گو نه ستىر

> پس طبیبانِ اللهی درجهان جون نه دانند از تو اسرار نهان

سر زنبضت سر زجشمت سر زرنگ صد سقر بینند در تو بیدرنگ

تفسرلا آن بول رنجوران بود که طبیب جسمر دا برهان بود

واں طیب دوح درجانش دود وز رہ جاں اندر ایمانش دود

> هست بشیش سر مر اندیشهٔ جوں جراغی در درون شیشهٔ

حاجتش نبود بفعل و قولِ خوب احذروهم هم جو اسيس القلوب

ایں طبیبان نو آموز ند خود که بدیں آیات شاں حاجت بود

کاملاں از دور نامت بشنوند تا بقعر تار و پودت درروند

> بلکه پیش از زادن تو سالها دیده باشندت ترا باحالها

حال تو دانند یك یك موبمو زانکه پُر بودند از اسرا دِ هُو^{[1][2]}

වස රාස රාස රාස රාස රාස දම දම දම දම දම රාස රාස රාස රාස රාස

[1]...مثنوی مولوی معنوی،دفتر جهارم،حکایت آل مداح که از جهت...، صفحه 45 ،النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی ـ لاهور،ملتقطاً [بیت 1780تا 1801]

[2]... اشعار مثنوى كاترجمه الإغلام محيى الدين نعيمى

علامه بوصيري رحمة الله علية قصيده برده مين فرمات بين:

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوحِ وَالْقَلَمِ اللَّا

اے نبی مکرم صلی اللہ تعالی علیک وسلم آپ کے دریائے عطا وسخامیں ہے دُنیا وعقبیٰ ہے۔ اور منجملہ آپ کے علوم کے لوح وقلم کاعلم ہے۔ اور قرآن شِریف میں وارد ہے ﴿ وَ مُحَلِّ صَغِیر و کیبیر مستطر کی ^[2] لوح محفوظ میں ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔^[3] علامہ شیخ ابراہیم يجورى شرح برده، ص ١٩ ميس فرمات بين ' فَإِنْ قِيْلَ إِذَا كَانَ عِلْمُ اللُّوحِ وَالْقَلَمِ بَعْضَ عُلُوْمِهِ [4] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا الْبَعْضُ الْاخَرُ أُجِيْبَ بِأَنَّ الْبَعْضَ الْاخَرَ هُوَ مَا أَخْبَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ أَحُوالِ الإخِرَةِ لِأَنَّ الْقَلَمَ إِنَّمَا كَتَبَ فِي اللَّوْح مَا هُوَ كَائِنْ ِ الْهِي يَوْمِ الْقِيلَمَةِ ''^[5] فَقَطّ لِينَ أَكْر شبه كيا جائے كه جب علم لوح وقلم حضور كے علوم كالبعض ملمرا تو اور حضور کے علوم میں باقی کیارہ گیا تو جواب دیا جاوے کہ باقی احوال آخرت ہیں جن کی اللہ جل شانهٔ نے حضور کواطلاع فرمائی کیونکہ اللہ نے لوح میں قیامت تک کے امور ہی تو لکھے ہیں۔

<u>لوح وقلم کے علوم آپ کے علوم کے سمندروں کی ایک نہر ہیں</u>

علامه على قارى حل العقدة شرح البردة [6] مين فرمات بين و كون عُلَوْمِهما مِنْ عُلُوْمِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُلُوْمَهُ تَتَنَّوَّ عُ إِلَى الْكُلِّيَّاتِ وَالْجُزْئِيَّاتِ وَحَقَائِقَ

ق अधिक हा कार्य --- مترجم کا نام درج نہیں تھا، اشاعت ہے قبل اتفا قاتر اب احق شاہ صاحب مدظلہ کا شائع کردہ دار الکتب حفیه، کراچی کانسخه باصره نواز ہوااس کے صفحہ 22 پرترجمهٔ اشعار کے عنوان میں مترجم کا اسم گرامی مجھی درج تھا سوہم نے ترجمہ کے شروع میں بعینہ وہی عنوان درج کردیا ہے۔

[1]...قصيدة البردة و قصيدة اطيب النغم الفصل العاشر في ذكر المناجات و عرض الحاجات، صفحه 28، مكتبة الاحباب ،دار العلوم المحمدية الغوثية، لاهور، طباعت: ديسمبر1998م

[2]...القرآن الكريم ، باره 27، سورة القمر (54)، آيت 53

[3]... ہرچھوٹی ہڑی چیرالمی ہوتی ہے۔ (م،ص19) [4]... بَعْضَ عُلُومٍ ۔۔ (م،ص19)

[5]....حاشية الباحوري على البردة،شرح بيت (فان من جودك الدنيا وضرتهاً)، صفحه92،شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي واولاده بمصر الطبعة الرابعة 1370هـ/1951م

[6] ... "الكلمة العليا" كي تمام مطبوع منوس عبراس شرح كانام" حل العقدة " بى ورج بي كين" الزبدة العمدة" كے علاوہ ميں ملاعلى قارى كى كسى شرح بردہ كاعلم نبيس ہو سكا ممكن ہے كم ملاعلى قارى كى"الزيدة العمدة شرح القصيدة البردة" بي كو حل العقدة" بجي كما جا تا بوروالترتعاني اعلم.

وَ عَوَارِفَ وَ مَعَارِفَ تَتَعَلَّقُ بِالدَّاتِ وَالصَّفَاتِ وَ عِلْمُهُا يَكُونُ نَهُراً مِنْ بُحُورِ عِلْمِ وَ عَلَيهِ وَحَرُفاً مِنْ سُطُورِ عِلْمِهِ ''اا لين علام اوح وللم كَات وحقائق وعوارف ومعارف كى على بيان يہ ہے كہ آپ كے علوم متنوع ہوتے ہيں كليات وجزئيات وحقائق وعوارف ومعارف كى طرف جوذات وصفات ہے متعلق ہيں اورلوح وللم كعلوم آپ كعلوم كے مندرول ميں سے ايك نهراور آپ كعلوم كے مندرول ميں سے ايك حرف ہيں علا مدزر قانى شرح مواہب لائن نهراور آپ كيعلوم الكراغية صَلَى الله الله عَلَي الْعَنْ الله عَلَى الْعَنْ الله عَلَى الْعَنْ الله عَلَى الْعَنْ الله عَلَى الْعَنْ الله الله عَلَى الْعَنْ الله عَلَى الْعَنْ الله عَلَى الْعَنْ الله الله عَلَى الْعَنْ الله عَلَى الله عَلَى الْعَنْ الله عَلَى الله الله عَلَى الله الله عَلَى الله ع

نى كريم صلى الله تعالى عليه وسلم كاعلم وافضل خلق بون براجماع

روح البيان ميں ہے 'وقد اِنْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ نَبِيّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ الْخَلْقِ وَأَفْضَلُهُمْ '' (4) لِينَ اللهِ إِجَاعَ مُوكِيا ہے كہ بَمَارے نِي كريمُ صَلَّوت

[1]...الزبدة العمدة في شرح البردة لملاعلى القارى،شرح بيت (فان من جودك الدنيا وضرتها)، صفحه 117 ، حمعية علماء سكندرية، پيرجو گوته، حير پور، سنده، ربيع الثاني 1406هـ)[بلفظ: وكون علمهما من علومه صلى الله عليه وسلم تتنوع الى الكليات والحزئيات و حقائق و دقائق وعوارف و معارف يتعلق بالذات والصفات و علمها يكون سطرا من سطور علمه و نهر امن بحور علمه]

[2]...شرك الزرقاني على المواهب اللدنية،شرح مقدمة المواهب،المقصد الثامن في طبه صلى الله عليه وسلم لذوى الأمراض و العاهات و تعبيره الرؤيا و إنبائه بالأنباء المغيبات، الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات،الحزء10، صفحه 112،دار الكتب العلمية،الطبعة الأولى 1417هـ/1996م

[3]...اورأن كل معانى اس برمتفق بي (م م 20)

[4]...روح البيان، پاره 15، سورة الكهف، تحت الآية ﴿ قَالَ لَه مُوسَى هَلُ آتَبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلَّمَنِ مِمَّا عُلَّمُتَ رُشُدًا ﴾ [آيت 66]، الحزء 5، صفحه 274، دار الفكر ، بيروت

حضور کونٹین طرح کے علم عطا ہوئے انسان، جن اور فرشتے سب حضرت کے امتی ہیں

روح البيان جلد ثالث ١٠٥ مل ١٠٠ من ٢٠٠ أوفى الْحَدِيْثِ (سَالَنِي رَبِّي) أَيْ لَيْلَةَ الْمِغْرِاجِ (فَلَمُ أَسْتَطِعْ أَنْ أُجِيبَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَى بِلَا تَكْييْفٍ وَلَا تَحْدِيْدٍ) أَيْ يَدَ قُدْرَتِهِ لِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ مُنَزَّةً عَنْ الْجَارِحَةِ (فَوَجَدْتُ بَرُدَهُا فَأُوْرَثَنِي عُلُومَ الْأُولِيْنَ يَدَ قُدُرَتِهِ لِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ مُنَزَّةً عَنْ الْجَارِحَةِ (فَوَجَدْتُ بَرُدَهُا فَأُورَثَنِي عُلُومً الْأُولِيْنَ وَالْمَا شَتَى فَعِلْمُ أَخَذَ عَهْدًا عَلَى كَتْمِهِ وَهُو عِلْمُ لَا يَقْدِرُ وَالْمَا مِنْ وَعَلَّمُ خَيْرَنِي فِيهِ وَعِلْمُ أَمْرَنِي بِتَبْلِيغِهِ [3] إلى الْحَاصِ وَالْعَامِ مِنْ عَلَى حَمْلِهِ غَيْرِي وَعِلْمُ خَيْرَنِي فِيهِ وَعِلْمُ أَمْرَنِي بِتَبْلِيغِهِ [3] إلى الْحَاصِ وَالْعَامِ مِنْ عَلَى حَمْلِهِ غَيْرِي وَعِلْمُ فَيْرِي وَعِلْمُ أَمْرَنِي بِتَبْلِيغِهِ [3] الْحَاصِ وَالْعَامِ مِنْ الْمَانِ الْعُيُونِ وَالْمَالُ وَكَمَا فِي إِنْسَانِ الْعُيُونِ وَالْمَالُ وَكُمَا فِي إِنْسَانِ الْعُيُونِ وَالْمَالُ وَيَعِلَمُ الْمُ الْمُكُونَ وَالْمَلُكُ وَكُمَا فِي إِنْسَانِ الْعُيُونِ وَالْمَالُونَ وَالْمَالُ مَا الْوَلِيْلِي الْمُلِكُ وَكُمَا فِي إِنْسَانِ الْعُيُونِ وَالْمَالُونَ وَالْمَالُونَ وَكُمَا فِي إِنْسَانِ الْعُيُونِ وَالْمَالُونَ وَالْمُلُكُ وَكُمَا فِي إِنْسَانِ الْعُيُونِ وَالْمَالُ وَالْمُولُ وَالْمُلِكُ وَلَامِ الْمُعَلِي عَلَيْهِ الْمُولِي الْمُولِي عَلَيْ الْمُؤْلِ وَالْمُلِكُ وَالْمُلِلُ وَالْمِلُكُ وَالْمُلُكُ وَالْمُلِلُ وَيُولِي الْمُؤْلِقُ وَالْمُؤْلِ وَالْمُلُكُ وَلَى الْمُعَلِي عَلَيْ الْمُؤْلُونَ وَالْمُعُلِي الْمُؤْلُونَ وَالْمُعُولُ وَالْمُلُكُ وَالْمُؤْلُ وَالْمُؤْلُونَ وَالْمُؤَلِي وَالْمُؤْلُونَ وَالْمُؤْلُونَ وَالْمُؤْلُونَ وَالْمُلُولُ وَالْمُؤْلُونِ وَالْمُؤْلُونُ وَالْمُؤْلُونَا وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلُونُ وَالْمُؤْلُونُ وَالْمُعُولُونَا وَالْمُؤْلُونُ وَالْمُؤْلُونُ وَالْمُؤْلُونُ وَالْمُؤْلُونُ وَالْمُؤُمُ وَالْمُ

[2]...شرح الشفا لملاعلى القارى، القسم الأول (في تعظيم العلى الأعلى جل وعلا)، الباب الرابع فيما اظهرة الله تعالى على يديه من المعجزات وشرفه به من الخصائص والكرامات، فصل (ومن معجزاته الباهرة ما جمعه الله تعالى له من المعارف والعلوم)، الجزء 1، صفحه 721، دار الكتب العلمية ،بيروت، الطبعة الأولى، 1421هـ [3].... وَعِلْمُ أَمْرَنِي بِتَمْلِيفِه ــــ(م، ص 21)

[0]...روح البيان، باره 12،سورة يوسف (12)، تحت الآية ﴿ إِنَّا ٱلْزَلْنَهُ قُرُهُ ثَا عَرَبِيًّا لَعَلَكُمْ تَعْقِلُونَ ﴾ [آيت2]، الجزء 4،صفحه 208، دار الفكر، بيروت

إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون (السيرة الحلبية)،باب ذكر الإسراء والمعراج وفرض الصلوات الخمس، المجزء 1، صفحه 566،دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة :الثانية 1427 حد

وہلوی رحمۃ الله علیه مدارج النبو ق میں اس حدیث کامضمون یوں ادافر ماتے ہیں: "بر سید اذ من پرورد گار من چیزے پس نتوانستمر که جواب گویمر پس نهاد دست قدرت خود درمیان دو شانه من بے تکیف و بے تحدید پس بافتمربرد آن را در سينه خود پس داد مرا علمراولين و آخرين و تعلیر کرد انواع علیر را علمی بود که عهد گرفت از من كتمان آن را كه باهيجكس نكويم وهيجكس طاقت برداشت آن ندارد جز من وعلمي بود كه مخير گردانيد مرا در اظهار وكتمان أن علمي بود كه امر كرد مرابه تبليغ أن بخاص وعامر اخرامت من - "ا[1] ان دونوں عبارتوں کا حاصل بیہ ہے کہ سرورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شب معراج میں مجھ سے میرے پروردگار تبارک وتعالی نے پچھ دریافت فرمایا میں جواب نہ دے سکا تو اُس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان بے تکئیف و تحدیدرکھا، کیونکہ حق سبحانہ تعالی جوارح سے منزہ اور پاک ہے۔ پھر تحدید و تکئیف کیسی۔ پھر حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اُس کی سردی اپنے سینہ میں یائی ہیں مجھے اوّلین وآخرین کےعلوم عطا فر مائے ،اور چندعلم اور تعلیم فر مائے جن میں سے ایک علم وہ ہے جس کے چھیانے پر مجھ سے عہدلیا کہ میر سے سواکسی میں اُسکے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ا کے علم وہ جس کا مجھے اختیار دیا۔اورایک وہ علم جس کی تبلیغ کا حکم فرمایا کہ میں اپنی اُمت کے ہر خاص وعام کو پہنچا دوں اور حضرت کی اُمت انسان اور جن اور فرشتے ہیں ۔ابیا ہی انسان العیو ن میں ہے۔۔

حضورعليه الصلوة والسلام كوتمام دنياو ما فيها كاعلم مرحمت موا تفييرلباب الماويل في معالم النزيل مطبوعه مصر، جلدرابع، صد ٢٦ يس بي و قوله

[1]...مدارج النبوة،قسم اول فضائل و كمالات،باب پنجم در ذكر فضائل أنحضرت صلى الله عليه وسلم. وصل رويت الهي،الحزء1، صفحه168،مكتبه نوريه رضويه،سكهر،طباعت اول 1397هـ/1977م صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَىَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَىً)) فَتَاوِيْلُهُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْيَدِ الْمِنَّةُ وَالرَّحْمَةُ وَذٰلِكَ شَائِعٌ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ فَيَكُونُ مَعْنَاهُ عَلَى هٰذَا الْإِخْبَارُ بِإِكْرَامِ اللَّهِ تَعَالَى إِيَّاهُ وَإِنْعَامِهِ عَلَيْهِ بِأَنْ شَرَحَ صَدْرَهُ وَنَوَّرَ قَلْبُهُ وَعَرَّفَهُ مَا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدُ أَا حَتَّى وَجَدَ بَرْدَ النَّعْمَةِ وَالْمَعْرِفَةِ فِي قَلْبِهِ وَذَٰ لِكَ لَمَّا نَوَّرُ قَلْبَهُ وَشَرَحَ صَدْرَهُ فَعَلِمَ مَا فَى السَّمَوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ بِإِعْلَامِ اللَّهِ تَعَالَى إِيَّاهُ وَإِنَّهَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئاً أَنْ يَتُقُولَ لَهُ كُنْ فَيكُونُ ' الْ عَبَارت عَي ثابت مواكه حضرت حن سبحانهٔ تعالیٰ نے اپنے کرم سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسكم كاسينئة مبارك كھول دیا اور قلب شریف كومنور فر ما دیا اور حضور كو وه معرفت عطاكی جوكسی ایک مخلوق کوبھی حاصل نہیں یہاں تک کہ حضور نے اُس نعمت ومعرفت کی سردی اینے قلب شریف میں بائی اور جب اُن کا دل منور ہو گیا اور سینهٔ مبارک کھل گیا پس حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تمام آسانوں اورزمینوں اوراُن کے مافیہا کاعلم تعلیم الہی حاصل ہوا، فَالْحَمُدُ لِلَّهِ حَمُدًا كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكًا فِيُهِ _ يَتَخ عبدالحق محدّث والوي رحمة الله عليه مدارج النوة من فرمات بين: "هر جه در دنیا است از زمان آدر تا نفحهٔ اولیٰ بروے صلی الله علیه وسلم منكشف ساختند تاهمه احوال او را از اول تا آخر

වස වස වස වස වස වස ම ම ම ම ම වස වස වස වස වස

[1]...وَنَوَّرَ قَلْبَهُ وَعَرَّفَهُ مَا لاَ يَعُرِفُهُ أَحَدُ (م، 21,22)

[2] ... لباب التاویل فی معانی التزیل (نفسبر العازن)، باره 23، سورة ص (38)، تحت الآیة ﴿ما كان لِی مِنْ عِلْمِ بِالْمَلْاِ اللَّاعُلَى اِذْ يَخْتَصِمُونٌ ﴾ [آیت 69]، العزء 4، صفحه 47، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی: 1415 می ترجمہ: حضورا نورصلی الله تعالی علیه وسلم کا مبارک فرمان ہے کہ ' الله تعالی نے اپنا'' پرمبارک' میرے کندهول کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی سردی کواپی دونوں جھا تیوں میں محسوس کیا۔' اس کی تاویل ہیہ کدائی ہے کہ درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی سردی کواپی دونوں جھا تیوں میں محسوس کیا۔' اس کا معنی ہے ہوگا کہ الله تعالی صبیب معظم صلی الله تعالی علیه وسلم الله تعالی علیه وسلم الله تعالی علیه وسلم کے انجام واکرام کی خبرد سے دربا کہ ان کے سینہ مبارک کو کھول دیا ، الله تعالی صبیب معظم صلی الله تعالی علیه وسلم کے الله تعالی الله تعالی علیه وسلم الله تعالی علیه وسلم میں پائی ۔ اور جب الله تعالی نے آپ کول کومور فر مایا اور سینہ مبارک کو کھول دیا تو زمین و آسان میں جو پچھ ہے آپ نے وہ سب پچھا علام غداوندی سے جان لیا اور سینے مبارک کو کھول دیا تو زمین و آسان میں جو پچھ ہے آپ نے وہ سب پچھا علام غداوندی سے جان لیا اور سینہ مبارک کو کھول دیا تو زمین و آسان میں جو پچھ ہے آپ نے وہ سب پچھا علام غداوندی سے جان لیا اور اسلم میں کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کی کام کا ارادہ کر بے تو فرما تا ہے مُحُن '' (بوجا) پس وہ کام ہوجا تا ہے۔

الله تعالی کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کی کام کا ارادہ کر بے تو فرما تا ہے مُحُن '' (بوجا) پس وہ کام ہوجا تا ہے۔

معلوم کے دار سال میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں ہے سب ہمارے بعض میں اللہ تعالی میں ہے سب ہمارے معلی میں اللہ تعالی علیہ وسلم پر منکشف فر ما دیا تھا یہاں تک کہ تمام احوال اوّل سے آخر تک کا حضور کومعلوم ہوااور حضور نے اپنے اصحاب کو اُس میں سے بعض کی خبر دی۔

حضور کاعلم انسانوں، جنوں، فرشتوں سب سے وسیع ہے

شَخْ سليمان جمل رحم الله تعالى فتو حات احديمين امام بوصرى رحم الله تعالى كارشاد وسيع الْعَالَمِينَ عِلْما وَحِلْما فَهُو بَحُرْكُمْ تُعِينِهِ الْاعْدَاءُ [2]

विक्राचिक्रा

[1]...مدارج النبوة،قسم اول :فضائل و كمالات،باب پنجم در ذكر فضائل آنحضرت صلى الله عليه وسلم، وسلم، وصل خصائص آنحضرت صلى الله عليه وسلم، الحزء 1، صفحه 144،مكتبه نوريه رضويه، سكهر، طباعت اول 1397هـ/1977م ازار احوال خبر حارد (م، 22)

[2]...قصیدة ام القری فی مدح خیر الوری المشهورة بالهمزیة،الفصل السادس فی احلاقه الکریمة و بعض معجزاته صلی الله تعالی علیه و سلم،بیت 133، صفحه 18، حزب القادریة ،الاهور،رجب 1418 ترجمہ: حضورانور صلی الله تعالی علیه و آله و سلم کے علم و صلم کی و سعت سب جہانوں کو شامل ہے۔ آپ ایے سمندر بیل کہ عاجز کردینے والے ہو جم مجمی آپ کوئیس تھکا سکتے۔

[3]...الفتوحات الاحمدية بالمنح المحمدية على متن الهمزية، صفحه47، مطبعة المعاهد بموار قسم الحمالية بالقاهرة،الطبعة الثانية:1354هـ/1935م

[3] ... مارية قاصلى الله تعالى عليه وعلى آلدواصحابه وبارك وسلم (م، ص22)

میں شہبے رہ جائیں اور اطمینان حاصل نہ ہو اُن کا پچھ علاج نہیں بجز اس کے کہ جناب باری عُرَّ اسمۂ سے دُعا کی جائے کہ اے پروردگار بطفیل نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دلوں میں قبول حق کے مادّے پیدا کراور توفیق انصاف عطافر ما۔

<u>وسعت علوم اولماء کا ذکر</u>

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصطفی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے نیاز مندوں کے علوم کا بھی ذکر کروں جس سے شانِ عالی سیّدِ رُسُل علیہ افضل الصلوة والتسلیمات کی ظاہر ہو، اور یہ معلوم ہو جا و ہے کہ جن کو بحویام سیدِ کو نین صلوات اللہ علیہ وسلامہ کا ایک قطرہ مرحمت ہوا بلکہ اس سے بھی کمتر، اُن کی وسعتِ علمی کس درجہ کی ہے علا معلی قاری رحمهٔ الباری مرقاق المفاتح شرح مشکوق المصابح جلام، ص ۲ میں فرماتے ہیں ''قال الطّیبی اُنا! الباری مرقاق المفاتح شرح مشکوق المصابح جلام، ص ۲ میں فرماتے ہیں ''قال الطّیبی اُنا! البنا علی مرقاق المفاتح شرح مشکوق المصابح جلام، من المحکر نیق البکہ نیسیّد و التّصلَتُ و التّصلَتُ اللّٰم اللّٰ اللّٰم الله اللّٰم الل

<u>اولهاء کے لئے تمام عالم کے علوم</u>

اسى طرح صاحب كتاب الابريز في ٢٥ مين اپنيشخ عارف عبد العزيز رحمة الله عليه منه البياء كامخلوقات ناطقه وصامته وحوش وحشر ات زمين وآسان ستارون وغير بالمتمام عالم كالمسلم عليه منابه وكرنانقل كيا به وفائية وعبارت بيه به "و كَلَقَدُ رَأَيْتُ وَلِيّاً بَلَعَ مَقَامًا عَظِيْمًا وَهُوَ

医多色素色素色素色素 鲁 鲁 鲁 鲁 医多色素色素色素色素色素

[1]... الكلمة العليا كے مطبوعد شنول ميں 'قال القاصى '' فدكور تھاليكن' مرقاة شرح مشكاة'' ميں چونكه' قال الطيبي ''مسطور ہے اس لئے ہم نے تصبح كردى ہے۔

[2]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وفضلها، الفصل الثانى، تحت رقم الحديث 926، الحرء 2، صفحه 744، دار الفكر، بيروت، البنان، الطبعة الأولى، 1422هـ 2002 -م

شاہ ولی اللہ صاحب محدّث وہلوی رحمہ اللہ تعالی الطاف القدی میں فرماتے ہیں "جوں رفته رفته سخن بحقائق غامضه افتاد ازاں حالت نیز رمزے باید گفت جوں آب از سر گذشت جه یك نیز ا چه دلا^[3] کمال عارف از حجر بحت بالا ترمیرود و نفس کلیه بجائے جسد عارف می شود و ذات عارف بجائے روح او همه عالم را تبعا بعلم حضوری درخود بیند "[4]

වසරසරසරසරස ම ම ම ම ම මාර්යරසරසරසරසරසරස

[1]...الابریز من کلام سیدی عبد العزیز الدباغ،الباب السادس فی ذکر شیخ التربیة و ما یتبع....،فصل و اذا فرغنا من شیخ التربیة ...،صفحه 382، دار صادر بیروت،الطبعة الاولی : 1424هـ/2004 ترجمہ: میں نے ایک ولی اللہ کودیکھا جو بڑے عظیم مرتبہ کو پہنچ ہوئے تھے، وہ گلوقات ناطقہ وصامتہ، وحوش وحشرات ،آسان اور اس کے ستاروں ، زمینوں اور ان میں موجود سب چیزوں کا مشاہدہ کرتے تھے،اور تمام کرہ عالم ان سے استمداد کرتا تھا، وہ ایک بی لمحد میں ان سب کی آوازوں اور کلام کوئ کر ہرایک کی ضرورت کے مطابق اس کی مدوکرتے، ہرایک کوئ بھی شخص اُنھیں دوسرے کی مدد کرنے یا اے عطا ہرایک کوئ کرنے میں) ایک بی جیسا تھا۔ کرنے سے مشغول نہیں کرتا تھا بلکہ عالم کا بالائی وزیریں سب حصد آئھیں (تصرف کرنے میں) ایک بی جیسا تھا۔

[2] ... مندث دبلوى رحمة الله عليه زبرة الاسرار ... مولانا جامى رحمة الله تعالى (م مي 23)

[3]... دونوں سخوں میں عبارت "جد بك نيز لا وجد بكمسنت بھى ، بم نے اصل كے مطابق الصح كروى ہے۔

[4]...الطاف القدس في معرفة لطائف النفس،فصل ششير در تهذيب لطائف حفيه و أنرا بعلوم حقائق)

ان عبارتوں سے تو اولیاء اللہ تعالیٰ کے لیے تمام جہان کاعلم ثابت ہوا۔ گرلطف تو جب ہے کہ منکر اقر ارکر ہے ،مخالف مان جائے۔

امام الطاکفہ کا اپنے مریدوں تک کے لئے علم جمیع اشیاء ٹابت کرنا اور حضور کے لئے شرک بتانا

اب ذراصراط المتنقيم مطبوع مطبع مجتبائي ص االملاحظه بوكداً سين امام الطاكفه مولوى المعتبي وبلوى لكه ين "افاحه (۱) برائي كشف ارواح و مرانكه و مقامات آنها و سير امكنه زمين و آسمان و جنت و نار و اطلاع برلوح محفوظ شغل دوره كند و طريقش در فصل اول مفصلاً مذكور شد بس باستعانت همان شغل بهر مقاميكه از زمين و آسمان و بهشت و باستعانت همان شغل بهر مقاميكه از زمين و آسمان و بهشت و دوزخ خواهد متوجه شده سيرا آن مقامر نمايد و احوال آنجا دريافت كند و با اهل آن مقامر ملاقات سازد - "اا ان قدوة الخالفين امام دريافت كند و با اهل آن مقامر ملاقات سازد - "اا ان قدوة الخالفين امام المنكرين مولوى المعيل وبلوى صاحب كى عبارت سياق مخالفين كو پيند آگيا بوگا اور شرم سيرا آن مقامر مانياء عليم الصلاة واللام كيلي المنكرين مولوى المعيل وبلوى صاحب كى عبارت سياق مخالفين كو پيند آگيا بوگا اور شرم سيرا مين مولوى المعيل وبلوى صاحب كى عبارت مياة مخالفين كو پيند آگيا بوگا اور شرم كيلي المنكرين مولوى المولى عباق بوگى كه جن چيز كي بوت كانتمام قوم انبياء عليم الصلاة والىلام كيلي

වසුවසුවසුවසුවසුවසු මු මු මු මු මු වසුවසුවසුවසුවසු

۔۔۔ صفحہ 125,126 ،ادارہ نشراشاعت مدرسد نصرة العلوم، گوبرانوالہ طبع اول 1384 م/1964 م ترجہ: جب رفتہ رفتہ گرے اور پوشدہ تھا این تک بات پیٹی تو اب ان کے بارہ میں رمز واشارہ ہے بات کہنی چا ہے جسیا کہ شہور مثال میں کہا گیا ہے کہ'' پائی جب سرے گر رجائے تو کیاا کی نیز ہاور کیا دس نیز ہے۔'' عارف کا کمال جب جم بحت ہے اور پولا جا تا ہے اور نفس کلیہ جب عارف کے جسم کی طرح ہوجاتا ہے اور ذات بحت بجائے روح کے ہوجاتی ہے تو وہ عارف تمام عالم کو بیعا اپنے اندر علم حضوری کے ساتھ دی گھا ہے۔ (المرجع السابق) بجائے روح کے ہوجاتی ہے تو وہ عارف تمام عالم کو بیعا اپنے اندر علم حضوری کے ساتھ دی گھا ہے۔ (المرجع السابق) مدایت ثانیه در بیان فوائد متفرقه ،افاده: ١ ،صفحه 117 ،المکتبة السلفية ،شیش محل رو دَ ،الاهور ترجہ: بہل افاده : کشف ارواح اور طانکہ اور ان کے مقامات اور زمین و آسان اور جنت و نارکی سراور لوح محفوظ برمطلع ہونے کے لئے دور اے کاشخل کرے اور اس کا طریقہ کہا خصل میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے لیے لئے روز خ کے جس مقام کی طرف متوجہ ہوای شغل کی مدد ہے وہاں کی سر میں زمین و آسان اور بہشت و دور زخ کے جس مقام کی طرف متوجہ ہوای شغل کی مدد ہے وہاں کی سر راسلہ مستقید اسان طریقہ نقضید ہو ہو اور اس کا طریقہ کی بیان میں ،دوست معنی المون کے جاند میں بھر المادہ صعمد 133 کے بیان میں ،دوست مدان منظ میں الدور کی باند میں بھر المادہ صعمد 133 کی سالہ میں مدور ہو ہیں میں ،دوست مدان میں ،دوست مدان میں ،دوست میں ،دوست میں ،دوست مدان میں ،دوست مدان میں ،دوست کی مدان کی مدون کی باند میں بھر المادہ صعمد کی باند میں ،دوست کی مدون کی باند میں بھر المادہ کی مدوست کی باند میں بھر المادہ کی بیانہ میں بھر المادہ کی باند میں بھر المادہ کین کی باند میں بھر المادہ کی باند میں بھر المادہ کی باند میں بھر المادہ کین کی باند میں بھر المادہ کین کین مقام کو کر بیان میں بھر المادہ کین کیند کی باند میں بھر المادہ کی بھر المادہ کیند کی باند میں بھر المادہ کیند کیند کیند کیند کر کے باند میں بھر کیند کیند کیند کیند کیند کیند کیا کی کیند کیند کیند کیند کیند کی

ا نکار کررہی ہے اُس کوامام الطا کفہ نے خاص اولیاء کے لیے بھی نہیں بلکہ ہر شغل دورہ کرنے والے کے لیے ثابت کر دیا اور اس تفصیل سے کہ کشف ارواح اور ملائکہ اور اُن کے مقامات اور امکنهٔ زمین وآ سان جنت ودوزخ کی سیراورلوحِ محفوظ پراطلاع حاصل کرنے کے لئے دورہ کاشغل^[1] كرے۔اب لِلّٰہ انصاف تيجيے كہ دَورہ كاشغل كرنے والوں كوتو لوحِ محفوظ پر اطلاع حاصل ہوجائے جس میں ہرشے کاعلم موجوداور نبی کریم رؤف ورحیم ^[1]حبیب خدامحم مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کولوحِ محفوظ کاعلم نہ ہو۔افسوس دورہ کاشغل کرنے والوں اپنے مریدوں معتقدوں تک کے لیے تو لوحِ محفوظ کاعلم ثابت کرنا اور سیرِ عالم علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کے لیے انکار کر جاناکس درجہ کی ایمانی قوت کا کام ہے کیوں صاحب بیروہی لوحِ محفوظ کاعلم ہے جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم کے لیے ثابت کرنا مخالفین کے نزد یک شرک ہے آج وہی علم دورہ کا شغل کرنے والوں کے لیے ثابت کیا جاتا ہے اور شرک نہیں ہوتا۔ کیا دُبِ مصطفے ،عظمتِ حبیبِ خداصلی الله تعالی علیه وسلم اسی کا نام ہے،شرم! شرم!!! پھراسی مُونھ سے بیہ کہنا کہ زمین و آسان [1] بہشت و دوزخ کے جس مقام میں جس وقت جا ہیں متوجہ ہو کرسیر کریں ، جب جا ہیں وہاں کے حالات دریافت کرلیں، وہاں کے ساکنین سے ملاقات کرلیں جیبا کہ عبارت ِصراط المتنقيم سے صاف ظاہر ہے۔ اور اس مُونھ سے بيہ کہددينا كه: ''اس طرح غيب كا دريافت كرنا ا ہے اختیار میں ہو کہ جب جا ہے کر کیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ کسی ولی و نبی کوجن و فرشتے کو پیروشہید کوامام وامام زادے کو بھوت و پری کواللہ صاحب نے بیرطافت نہیں بخشی کہ جب وہ جا ہیں غیب کی بات معلوم کرلیں۔ ''[2] (ازتقویة الایمان ص۲۲اوراییا ہی رسالہ غیبیہ کے ص۸میں ہے۔)

مولوی اساعیل کاصاحب شخطی دوره کی وسعت علمی کا اقر اراور حضور کے لئے انکار صاحبو! آپ نے اس شخص کی حالت [1] دیکھی کہ وہاں تو جنت و دوزخ زمین وآسان

වශර්ශර්ශර්ශර්ශර්ශර්ශර්ශ 🚱 🚱 🏵 🏵 වශර්ශර්ශර්ශර්ශර්ශර්

^{[1]...}وهره كالتغل ___رؤف رحيم ___زين آسان ___الات (م، ص 24)

^{[2]....} تقویة الایمان (مجموعة تقویة الایمان مع تذکیرالاخوان وضیحة المسلمین) صفحه 29 سطر 17 ،میرمحمد کتب خانه، کراچی الله میارت کمل کردی ہے۔)

کی سیرلور محفوظ کی اطلاع تک دورہ کا شغل کرنے والوں کے لیے ثابت کردی اور یہاں کی غیب کی بات کا دریافت کر لینا اس شخص کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تک کے لیے تعلیم الہی بھی غیب کی بات کا دریافت کر لینا اس شخص کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تک کے لیے تعلیم الہی بھی مسلم نہیں۔ پھر صراط المستقیم کے حد ۱۹۵ میں ملاحظہ فرما ہے۔ جہاں اپنے پیرکی نبست کھا ہے۔ نا این تک محمد الاب طریق نبوت بذرو کا علیائے خود درسیدو الہامر و کسنف بعلوم حد کے مت انجامید۔ [11 عجب حال ہے ان حضرات کا کہ انبیاء صلوۃ اللہ علیم وسلامہ ہے جس بات کے شوت کا افکار کرتے ہیں اپنے پیرکے لیے وہی ثابت کرتے ہیں۔ بہر حال اگر چہ خالفین نے اس مسئلہ میں بہت سی شختیاں کی ہیں اور افکار میں بہت ہر گرم ہیں مجبوری کہیں کہیں ان کہی کہنی پڑ ہی گئی ہے۔ اب میں دکھا تا ہوں کہ خالفین نے کہاں کہاں اور کسے کسے اقرار کئے ہیں۔ براہین قاطعہ مؤلفہ مولوی ظیل احمد آئی ہو کی مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگو ہی ص کے ہمار ۱۸ میں ہے۔ ان اولیاء کو حق تعالی نے کشف کردیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل ہو گیا۔ اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرماوے جمکن ہے بھر شوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے ، سمنص سے ثابت ہے۔ ''اقا

ذرا اربابِ عقل توجہ فرما کیں کہ اولیاء کے لیے تو کشف سلیم کرلیا اور فخر عالم علیہ الصلوٰ قوالسلام کے لیے صرف ممکن مانا اور شبوت فعلی کا انکار کر دیا جس پر بہت سے نصوص موجود اسے توبیہ کہد دیا کہ سنص سے ثابت ہے اور اولیاء کے لیے شبوت فعلی سلیم کرلیا۔ یہ جھی غنیمت سمجھئے جومکن کہد دیا ورنہ آج تک تو شرک ہی کہا گئے ہیں اب زبان سے ممکن نکلا ہے اور اولیاء کے لیے واقع مانا ہے س قدر شرم کی بات ہے کہ جوعلوم اولیاء کے لئے سلیم کر لیے پھر انبیاء اور اُن میں سے بھی سید الانبیاء صلوٰ ق اللہ علیہ وعلیم کے لیے سلیم نہ کیے۔ اللہ ایمان دے اور اور اور میں میں سے بھی سید الانبیاء صلوٰ ق اللہ علیہ وعلیم کے لیے سلیم نہ کیے۔ اللہ ایمان دے اور

[1].... صراط متنقیم ، باب جبارم در بیان طریق سلوک راه نبوت ، خاتمه در بیان پاره از واردات... ، صفحه 165 ، المكتبة السلفية ، ثبیش محل روز ، لا مور

تر جمہ: تا آئکہ کمالات طریق نبوت اپنی نہایت بلندی کو پہنچے اور الھام اور کشف علوم حکمت کے ساتھ انجام پذیر ہوئے۔ (سرا کم تنقیم، چقاباب صغہ 190 ، کتب فانہ رہیمہ ، دیو بند، یولی)

[2]...ان کمی کمبنی پڑگئی ہے۔

[3]... برابين قاطعه ،صفحه 52 مطبع بالى سا دُهوره/صفحه 56 ،كتب خانه امداديد ديو بنديو بي اندُيا

ہدایت نصیب کرے۔

صاحب نصيحة المسلمين كااقرار

نصیۃ المسلمین ص ۱۵ میں مولوی خرم علی صاحب لکھتے ہیں: سوال بعضے لوگ کہتے ہیں کہ پیغیر خدانے بہت چیزوں کی خبر دی ہے کہ آگے یوں ہوگا، اگر علم غیب اُن کو نہ تھا تو خبر کیونکر دی اور اولیاء کا بھی اسی طرح حال ہے دیکھوفلانے بزرگ نے کہا تھا کہ ہم فلانے روز مرینگے ویسا ہی ہوااور کسی نے کہا تھا کہ تیرے چار بیٹے ہوئگے سوچار ہی ہوئے اُس کا جواب بیہ ہے کہ بیان کو اللہ کے بتانے سے ہوا تھا اِس کو علم غیب نہیں کہتے۔ [1]

اے صاحب بیکون کہتا ہے کہ انبیاء کو بے تعلیم الہی خود بخو دعلم ہے۔ جوعلم ثابت کرتے ہیں بعدیم الہی ثابت کرتے ہیں۔ وہی ان مولوی صاحب نے تسلیم کرلیا۔ رہا اُن کا یہ فر مانا کہ اس کوعلم غیب نہیں کہتے تو اور پچھنام رکھلو مگر وہ علم تو تسلیم کرو گئی غیب نہیں کہتے ، یہ ایک لفظی نزاع ہے علم غیب نہیں کہتے تو اور پچھنام رکھلو مگر وہ علم تو تسلیم کرو گئے ہم نے مانا کہ لفظ غیب تمہاری چو سہی ، یوں تو کہو گے کہ انہیں جمیع ممکنات ماو حد ویو جد [جوابھی موجود ہیں اور جوآئندہ موجود ہوں گے۔] کاعلم اللہ جل شائہ نے عطافر مایا۔ رہا مشکرین کا یہ وہم کہ غیب وہ ہے جو بے تعلیم حاصل ہو، یہ خس خام خیال ہے جس کی آئندہ ان شاء اللہ العزیز تصریح و تشریح کی جائے گی۔

مولوي محرسعيد محدث بنارس كااقرار

ضميمدرساله كشف الغطام وَلفه مولوى محمسعيد محدث بنارس ١٣٣ سطر١١٥ ورشرح عقائد مطبوع مطبع نولكشور صـ١٢١ ميل به يدوه كتاب ب، جوحنفيه كے عقائد ميل درسيه كتاب ب، وُونفيه الْحُهُمُلَةِ الْعِلْمُ بِالْعُيْبِ أَمْرٌ تَفَرَّدَ بِهِ اللَّهُ تَعَالَى لَا سَبِيْلَ اِلنِّهِ لِلْعِبَادِ اِلَّا بِاعْكُمْ أَوُ بِالْعُمْرَاتِ فِيْمَا اللَّهُ بَعَالَى الْمِسْتِدُلَالِ بِالْأَمَارَاتِ فِيْمَا الْهَامِ بِطُرِيْقِ الْمُعْجِزَةِ أَوْ الْكُرَامَةِ أَوْ اِرْشَادٍ اللَّي الْإِسْتِدُلَالِ بِالْأَمَارَاتِ فِيْمَا الْهَامِ بِطُرِيْقِ الْمُعْجِزَةِ أَوْ الْكُرَامَةِ أَوْ ارْشَادٍ اللَّي الْمُسْتِدُلَالِ بِالْأَمَارَاتِ فِيْمَا يُمْرِينُ فِيْهِ ذَلِكَ وَلِهُذَا ذُكِرَ فِي الْفَتَاوَى أَنَّ قَوْلَ الْقَائِلِ عِنْدَ رُوْيَةِ هَالَةِ الْقَمَرِ يُمْرِينُ فِيْهِ ذَلِكَ وَلِهُذَا ذُكِرَ فِي الْفَتَاوَى أَنَّ قَوْلَ الْقَائِلِ عِنْدَ رُوْيَةِ هَالَةِ الْقَمَرِ

المع المعلى الم

یکون مطرا مُدّعیا عِلْمَ الْغَیْبِ لا بِعَلاَمَتِهِ کُفُو ''اا یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ ملم غیب کا ایک ایساامر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اُس سے متفرد ہے بندوں کواُس کے حصول کا کوئی طریقہ ہیں گر اللہ بطریق وحی یا الہام کے بتائے یا بطریق معجزہ یا کرامت کے استدلال کرنا علامت سے جسمیں ممکن ہو،اس لیے فاوٹی میں ذکر کیا ہے کہ چا ندکے ہالہ کود کھے کرکوئی غیب کا مدی بن کر کے کہ پانی برسے گا یہ کفر ہے اُتی بلفظہ ۔ اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ بندوں کا علم بالغیب کے مصول کا کوئی ذریعہ ہے بطور مجزہ وار وی والہام کے ذریعہ سے بطور مجزہ وار اور می والہام کے ذریعہ سے بطور مجزہ وار می کرامت کے ہوتا ہے پس جملہ شہین کہی کہدرہے ہیں کہ حضرت کو میلم باعلام اللہ عاصل ہوا اور می آخر میں جملہ شہین کی کہدرہے ہیں کہ حضرت کو میلم باعلام اللہ عاصل ہوا اور میآ تحضرت کو میلم باعلام اللہ تعالی علیہ وسلم ۔

مولوي كوچيني كااقرار

رَدِّالَمِيفُ مُولُفُ مُولُوی عبدالکريم کوچينی ص٩، سطر٢٢ ميں ہے: "پي علم ماکان و ما يکون اور جزئيات وکليات کا اور علم خواطر و نيات کا جس وقت الله نے معلوم کراد يا [3] أس وقت ميں ہوا، اور جس مجلس ميں سارے عالم كے حالات بتاديئے اسى مجلس ميں رہانہ دا يم ومتمر ليس جن جن واقعات كا كرآ ہے نيان كئے ہيں سرور عالم سردار بني آدم ہي اكرم مجم مصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم سے سووہ بطريق مجزہ [2] بتعليم اللي اوقات معينہ متعددہ ميں ہوئے ہيں جس کو دوام و استمرار في كل الاوقات نہيں ہے يہى قاعدہ سارے مجزات كا انبياء عليم السلام كے او ركرا مات كا اولياء عظام كے ہے نہ في سائر الازمئة [3] ولاً مكنة ۔ [3] انتهى بلفظه۔

<u>مخالفین سے قول سے تھوڑی دمر کے لئے شرک کا جائز ہونالازم آتا ہے</u> صاحبانِ عقل ونہم اس عبارت پرغور فرمائیں اور بیلحوظ رکھیں کہمولوی عبدالکریم جن کی

මාජ විශාව මාජ විශාව මාජ මාජ මාජ විශාව මාජ විශාව විශාව

[1]....شرح العقائد النسفية،تحت قوله "وتصديق الكاهن بما يخبره عن الغيب كفر"، صفحه351,352. مكتبة المدينة،كراتشي،الطبعة الاولى:1430هـ/2009م

كشف الغطا م فحد 64 سطر 14 ----

[2]...الله في معلوم كرويا - - سوره بطريق مجره - - في سائر الازكية

[3]....ردالسيف، منحه 9 بسطر 22

یہ عبارت ہے علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واضحابہ وسلم کے بیٹے منکر ہیں گریہاں ادلہ میں شہوت ہے مجبور ہوکر صراحت ہے افر ارکر رہے ہیں کہ علم ماکان و ما یکون اور جزئیات وکلیات کا اور علم خواطر و نیات کا جس وقت اللہ تعالیٰ نے معلوم کرادیا اُسی وقت میں ہوا اور جس مجلس میں سارے عالم کے حالات بتا دیئے اُسی مجلس میں رہا۔ اب و یکھئے کہ یہ کیسا صاف افر ارہے مگر چونکہ منکرین میں سے ہیں اس وجہ سے ایک حیلہ بھی کر گئے کہ وہ ہمیشہ نہیں رہتا اور بیصرف زبانی بات ہاس پرنہ کوئی دلیل نہ شاہد ، کوئی ہو چھے کہ آپ نے کہاں تصریح پائی کہ علم عطافر ماکر چھین لیا جاتا ہے ، بے دلیل محض تعصب سے بیہ کہ دیا کہ ہمیشہ نہیں رہتا۔

میں کہتا ہوں کہ جب آپ نے اقر ارکرلیا تو تھوڑی دیر کے لیے مانامگراس ہے آپ کے ند بب کی سب تارو بودٹوٹ گئ^[1] کیونکہ جب اکابرطا نفہ نے اثبات علم ماکان و ما یکون ہی کاشرک بتایا ہے اور آپ نے وہ تھوڑی در کے لیے ثابت کیا تو آپ کا مدعا یہ ہو گیا کہ تھوڑی در کے لیے تو شرك بوسكتا ہے يعنی انبياء واولياء (معاذ الله) خدابن سكتے ہیں،استغفر الله اے حضرت توبہ يجئے ا گرعلم ما کان و ما یکون کا اثبات [1] کسی مخلوق کے لیے تعلیم الہی شرک ہوتا تو ایک لحظہ کے لیے بھی شرک ہوتا۔اور جب آپ تھوڑی درے لیے مان رہے ہیں تو ہمیشہ کے لیے تعلیم کرنا بھی شرک نہیں ہوسکتا۔ پھرکسی طرح ممکن نہیں کہ آپ بیٹا بت کرسکیں کہوہ علم تھوڑی دیر کے بعد جاتار ہااورا گرممکن ہے تو ''هاتو ابر هانکم''[لاؤانی دلیل] اور بیتو عجب تماشه کی بات کهی [1] که سب معجزات کا یہی حال ہے کہ انھیں بقانہیں ہوتی ۔ کیا خوب! ابھی جناب کو ^[1]معجزات کا حال معلوم نہیں سید عالم صلی الله تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ و بارک وسلم کا سابیہ نہ تھا، تو آپ کے قاعدہ کے بموجب تو تھوڑی دہرِ کے لیے بیم عجزہ رہنا جا ہیے تھا۔حضورا قدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کھی نہیٹھتی تھی۔ ملاحظه بومدارك النزيل مطبوعه طبع ميمنه مصر، صفحه اسلان أنَّ عُمَرَ رَضِي اللَّهُ تَعَالَى عَنهُ قَالَ لِرَسُول اللهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَا قَاطِعٌ بِكِذْبِ الْمُنَافِقِيْنَ لِأَنَّ اللَّهَ عَصَمَكَ مِنْ وُقُوْعِ الذَّبَابِ عَلَى جِلْدِكَ لِأَنَّهُ يَقَعُ عَلَى النَّجَاسَاتِ ''[2][3]

अवस्थात्र कार्य अवस्थात्र कार्य कार्य अवस्थात्र अवस्य अवस्थात्र अवस्थात्र अवस्थात्र अवस्थात्र अव

^{[1]...} ندبب كسب تارو بودوث محد __ علم ما كان و يكون كاأثبات __ عجب تماشك كهى __ ابحى حضور كو (م، م 27) [2]... مدارك التنزيل و حقائق التأويل (تفسير النسفى), باره 18 ،سورة النور (24)، تحت الآية المؤلَّو لَا إِذُ ___

وَفِيْهِ أَيْضًا ' قَالَ عُثْمَانَ إِنَّ اللَّهَ مَا أُوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْأَرْضِ لِنَلَّا يَضَعَ إِنْسَانُ قَدَمَهُ عَلَى ذَٰلِكَ الظَّلِّ ''اللَّا اللَّهِ عَالَى أَوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْأَرْضِ لِنَلَّا يَضَعَ

اب آیات واحادیث واقوال اکابر اُمت اورخود خالفین کے اقراروں سے نبی کریم روف ورجیم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے لیے علم ماکان وما یکون ثابت ہو گیا آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے لیے علم ماکان وما یکون ثابت ہو گیا آله اور یہی مدعا تھا۔ [3] والدَّمَ مُنْ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلُوةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى سَیِّدِ الْمُرْسَلِیُنَ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ أَصُحَابِهِ أَجْمَعِیْنَ۔

بحد الله تعالى مسكلة وبصراحت تامه نهايت مدل لكها كيا، اب مين حافظ واحد نورصاحب كيرساله وأخلاء كلمة الحق "كاروشروع كرتا مول - وَبِاللّهِ التّوُفِيْقُ وَبِيدِهِ أَزِمَّهُ التَّحْقِيُقِ.

මන් වන්ට නට නට නට මේ මේ මේ මේ මේ නට නට නට නට නට නට නට

-- سَمِعُتُمُوه ظُنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤُمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفُكُ مُبِينٌ ﴾ [آيت12]، الجزء2، صفحه492، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة الأولى، 1419هـ 1998 -م

- [3]... حضرت عمروضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی نلیہ وسلم کی جناب میں عرض کیا کہ مجھے یقین ہے کہ منافق جھوٹے ہیں اس لئے کہ اللہ جل شانہ نے آپ کے جسم مبارک کو کھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا ہے اس لئے کہ وہ نجاستوں پربیٹھتی ہے۔ ۱۲۔ غلام احمد منبھلی
 - فـــ بدن اقدس پرکھی نہیٹی تھی۔
- [1]...مدارك التنزيل وحقائق التأويل (تفسير النسفى), پاره18،سورة النور (24)، تحت الآية ﴿لَوُلَا إِذُ سَمِعْتُمُوهُ ظُنَّ الْمُؤُمِنُونَ وَالْمُؤُمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفُكْ مُبِينٌ ﴾ [آيت12]،الحزء2،صفحه492،دار الكلم الطيب، بيروت،الطبعة :الأولى، 1419هـ 1998 -م
- [2]... بیمی مدارک میں ہے کہ حضرت عثمان رضی الله تعالی عند نے فرمایا کدالله تعالی نے آپ کا ساید مین پرند پڑنے دیا دیا کہیں ایسانہ ہوکداس پرقدم پڑے ،سجان الله ۱۲۔غلام احمد سنبھلی
 - فـــد حضور كاساييزين يرند يرد تاتفار
 - [3]...علم ما كان و يكون ثابت موكيا (م بس 28)
- [4].... تنبیه: مخالفین کے اقر ار اور بھی جا بجا موجود تھے جو فاضل مؤلف جزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء نے بلیا ظا خصار چھوڑ دیئے۔۲ا۔غلام احمد تنبیلی (خط کشیدہ الفاظ نسخه 'میں درج نہیں تھے۔)

مولوي حافظ واحدثورصاحب كرساله "اعلاء كلمة الحق" كارد [1]

قَوْلُهُ: الْحَقَ ﴿ هُوَ الْأُولُ وَ الْأَخِرُ وَ الظّهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ أس كى شان ہے ہمارا به ايمان ہے۔ (اور حاشيہ پر ہے) اور مؤلف ' اعلام الاذكياء' نے اپنے رسالہ كة خريس يول لكھا ہے ' وَصَلّى اللّٰهُ عَلَى مَنْ هُو الْاَوْلَ وَ الْاَحِرُ وَ النَّاعِلُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' '[2] ' '[3] ' اللّٰوَ لُو اللّٰخِرُ وَ النَّاعِلُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' '[2] ' '[3] ' اللّٰهِ وَ النَّاعِلُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' '[2] ' '[3] ' 'اللّٰهِ وَ النَّاعِلُ وَ هُو بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' ' (عَانِهُ وَ النَّاعِلُ وَ هُو بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' وَ النَّاعِلُ وَ هُو بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' وَ النَّاعِ وَ النَّاعِ وَ هُو بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' ' (عَانِهُ وَ اللّٰهِ وَ النَّاعِ وَ النَّاعِ وَ هُو بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' وَ النَّاعِ وَ النَّاعِ وَ الْعَلْمِ وَ النَّاعِ وَ هُو بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ' وَ النَّاعِ وَ النَّاعِ وَ النَّاعِ وَ الْعَلْمِ وَ النَّاعِ وَ الْعَلْمِ وَ النَّاءُ وَ الْعَلْمِ وَ النَّاعِ وَ الْعَلْمِ وَ الْعُلْمِ وَ الْعُلْمِ وَ الْعَلْمِ وَ الْعَلْمِ وَ الْعُلْمِ وَ الْمُ اللّٰ وَ الْعَلْمُ وَ الْعُلْمِ وَ الْعُلْمِ وَ الْعُلْمِ وَ الْعُلْمِ وَ الْعُلْمِ وَ الْعُلْمُ وَ الْعُلْمُ وَ الْعُلْمُ اللّٰ وَ اللّٰمَ وَ الْعُلْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُؤْمِ وَ الْعُلْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ الْمُؤْمِ وَ الْمُعْمِ وَ الْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمُ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمِ وَالْمُؤْمُ وَالْمُؤْمُ وَالْمُؤْ

آیة مبارکہ ﴿ هُوَ الْأُوّلُ وَ الْأَخِرُ ﴾ النح شائے الی اور نعت رسالت بناہی دونوں کوشامل ہے۔

أَفُولُ: مؤلف ' اعلاء کلمة الحق ' نے گویا بیاعتراض کیا کہ مؤلف اعلام الاذکیا یعنی جناب مولا نامولوی محرسلامت الله صاحب نے جناب رسالتمآ ب صلی الله تعالی کے ساتھ شان میں ' هُو الاوّلُ و الاّخِو ُ الخ ' کصااور بید جناب حق سُجانہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ، پس مخفی ندر ہے کہ بیکلمات الله جناب رسالتمآ ب صلی الله تعالی علیہ وسلم کی شان میں بیان کرنا نہ شرک ہے ، نہ گناہ اقامیسیا کہ جانب مخالف نے سمجھا بلکہ ایسے کلمات وصفِ جناب رسالتمآ ب صلی الله تعالی علیہ وسلم میں لانا جائز اورا کابر اُمت کلمات وصفِ جنانی شخ عبد الحق محد ث دہلوی رحمۃ الله تعالیٰ علیہ مدارج النوق کے کطبہ میں فرماتے ہیں' ﴿ هُو الاَوْلُ وَ الاَّخِورُ وَ الطَّهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِکُلِّ خطبہ میں فرماتے ہیں' ﴿ هُو الاَوْلُ وَ الْاَخِورُ وَ الطَّهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ هُو بِکُلِّ

[1]... اس رد کا اندازیہ ہے کہ اولاً '' قُولُه '' کے عنوان سے حافظ واحد نور کے رسالہ' اعلاء کلمة الحق'' کی عبارت ذکر کی جائے گی اور پھر' اُقُولُ '' ہے حضرت مصنف رحمۃ الله علیہ اس کار دفر ما کیں گے۔

[2]...اعلام الاذكياء،صفحه 25، مطبع احمدي ،كوچه لنگر حانه رياست رامپور، هند الاصفحه 144، ضيائي دار الاشاعت، انحمن ضيائي طيبه،سن اشاعت: فروري 2013

[3]...اعلاء كلمة الحق،صفحه

[4]...اس عبارت میں ردانسیف مؤلفہ مولوی عبدالکریم کوچینی کا بھی رد ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ 8 میں لکھا ہے کہ بیصفات جناب باری کی ہیں حضرت کے لئے ٹابت نہیں۔۱۲ **نوٹ**: بیحاشیہ مکتبہ مشرق، بریلی اوراز ھربک ڈیو، آرام باغ، کراچی کے نسخہ میں درج نہیں۔

[5]...بيان كرناشرك ہے،ندگناه (م،س28)

شیء علیم ایس کلمات اعجاز سمات همر مشنمل بر ننائے الهی ست تعالی و تقدس که در کتاب مجید خطبه ننائے الهی ست تعالی و تقدس که در کتاب مجید خطبه کبریائی خود خوانده وهمر متضمن نعت حضرت دسالت پنا هی است که وی سبخنهٔ اور ابدان تسمیه و توصیف فرموده- "اا اسعبارت سے ظاہر به که جناب دسالت آب سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توصیف میں یہ الفاظ کہنا درست اور علم کے اُمت کا طریقہ به بلکه خود حضرت دی شیمان تعالی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توصیف میں یہ کلمات فرمائے ہیں۔

میکانه تعالی نے رسول اکرم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی توصیف میں یہ کلمات فرمائے ہیں۔

یس اب منکرین جوان کلمات کو جناب دسالتم اُست کی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اُست کی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اُست کی سالتہ اُست کی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اُست کی سالتہ اُست کی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اُست کی سالتہ اُست کی سالتہ اُست کی سالتہ کو جناب دسالتم آست کی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اُست کی سالتہ کی شان اُست کی سالتہ ک

پس اب منکرین جوان کلمات کو جناب رسالتمآب سلی الله تعالی علیه وسلم کی شان میں ناروا جانتے ہیں خدائے کریم مولائے رحیم پر کیا اعتراض نہ کرینگے کہ اُس نے خود حضرت کی شان میں یہ کلمات فرمائے۔ یگائہ زمانہ جناب الحاج حضرت مولانا المولوی احمد رضا خان [2] صاحب فاضل بر بلوی مدظلۂ نے اپنے رسالہ مبار کہ جَزآءُ اللّهِ عَدُوّهُ بِابَآئِهِ حَتُمُ النّبُوّةُ أَلاّ صاحب فاضل بر بلوی مدظلۂ نے اپنے رسالہ مبار کہ جَزآءُ اللّهِ عَدُوّهُ بِابَآئِهِ حَتُمُ النّبُوّةُ أَلاّ صحم میں نقل فرمایا: علامہ محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر بن مرز وق تلمسانی الله تعالی علیه وسلم شریف میں سیدنا عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما ہے راوی ، رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فرماتے ہیں جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا' آلسّاکہ م عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسّاکہ م عَلَیْکَ یَا اَوْلُ، السّاکہ م عَلَیْکَ یَا اَوْلُ ، اَلسّاکہ م عَلَیْکَ یَا اِلمِوْلُ ، ایک ایک ولائق ہیں مجھ سے گلوق کی کونکر ہو عتی ہیں الله جبریل ایصفات تو اللّه عز وجل کی ہیں کہ اس کولائق ہیں مجھ سے گلوق کی کونکر ہو عتی ہیں الله جبریل ایصفات تو الله عز وجل کی ہیں کہ اس کولائق ہیں مجھ سے گلوق کی کونکر ہو عتی ہیں گا

වසරසරසරසරසරස 🕏 🕏 🕀 🏵 වසරසරසරසරසරස

[1] ...مدارج النبوة، خطبه، الحزء أن صفحه 2، مكتبه نوریه رضویه، سكهر، طباعت اول 1397هـ/1977م ترجمه: '' وبی ذات اول وآخراور ظاہر و باطن ہے اور وبی ہرشے کا جانے والا ہے' بیکلمات اعجاز اللہ تعالی کے اساء حسنی میں حمد و ثنا پر بھی مشمل ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے (انہیں) قرآن مجید میں ابنی کبریائی کے ذکر و بیان کے خطبہ میں ارشاد فر ما یا اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ نلیہ وآلہ وسلم کی نعت وصفت کو بھی شامل ہیں کیونکہ اللہ سجانہ و تعالی نے ان اساء وصفات کے ساتھ آپ کی توصیف فرمائی۔ (ماری ایز ورروز ایر ورزید) اللہ و اللہ و

[2]...مولا ناالموی احدرضا خان - - علامه محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن الى بكر بن مرزوق تلمسانی (م بس 29)

[3]... جَزَآءُ اللهِ عَدُوَّهُ بِإِبَآنِهِ حَتَمَ النَّبُوَّةُ (١٣١٧هه) [ختم نبوت كاانكاركرنے پرالله تعالى كااپ وتمن كومزادينا]: بدرساله مباركه قماوى رضويه (مخرجه)، رضافاؤنديش، لا بوركى جلد 15 كے صفحه 741 ترمطبوع ہے۔

[4]... بیفر مانا آپ کا تواضعاً تھا۔ نیلام احم^{سی}سلی **نوٹ:** بیرحاشیہ مکتبہ مشرق بریلی ، جمال پریس دیلی اوراز ھربک ڈیوآ رام باغ ،کراچی کے نسخہ میں درج نہیں۔ جریل نے عرض کیا کہ اللہ تبارک تعالی نے مجھے علم فرمایا کہ حضور پر یوں سلام عرض کروں ، اللہ تعالی نے حضور کوان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء ومرسلین پران سے خصوصیت مجشی اپنے نام ووصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے "وَسَمَّاكَ بِالْأَوَّلِ لِلْآلَكَ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ خَلُقًا وَسَمَّاكَ بِالْاخِرِ لِأَنَّكَ اخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْعَصْرِ وَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ اللِّي اخِر الأَمَمِ "حضور كااول نام ركها كه حضورسب انبياء يه قرينش مين مقدم بين اورحضور كا آخرنام رکھا کہ حضورسب پیغمبروں سے زمانہ میں مؤخرو خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہاس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفریش آ دم عليه الصلوة والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزارسال درود بھیجے اور ہزارسال بھیجے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کومبعوث کیاخوشخری دیتا اور در سنا تا اور الله کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج حضور کو ظاهر نام عطا فرمایا کهاس نے حضور کوتمام دینوں پرظہور وغلبہ دیاا ورحضور کی نثریعت وفضیلت کوتمام اہلِ ساوات دارض پر^[1] ظاہروآ شکار کیاتو کوئی ایبانہ رہاجس نے حضور پر نور پر درود نہ جیجے ہوں ،اللہ حضور پر درود بَصِحِ 'فَرَبُّكَ مَحْمُودُ وَأَنْتَ مُحَمَّدُ وَ رَبُّكَ الْأُوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَ أَنْتَ الْأُوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ "بِي حضور كارب محمود باور حضور محمر، حضور کارب اول و آخروظا ہرو باطن ہے اور حضور اول و آخر، ظاہر و باطن ہیں۔

سید عالم صلی الله علیه وعلی آله واصحابه وبارک وسلم نے فرمایا: "أَلْحَمْدُ لِللهِ الَّذِی اللهِ اللّذِی فَضَلَنِی عَلٰی جَمِیْعِ النّبِیْنَ حَتّی فِی اِسْمِی وَصِفَتِی "سب خوبیال الله عزوجل کو که جس فضلنی علی جَمِیْعِ النّبِیْنَ حَتّی فِی اِسْمِی وَصِفَتِی "سب خوبیال الله عزوجل کو که جس فضلنی علی جَمِیْعِ النّبِیْنَ حَتّی فِی اِسْمِی وَصِفَتِ مِیں اِنتھی اِ

[2].... جزاء الله عدوه بابائه حتم النبوة (1317هـ)، صفحه 30,31، حسنى پريس محله سوداگرال، بريلى، هند، تاريخ طباعت 26رمضان 1343هـ

المحاليا النبوية في الفتاوى الرضوية (مخرجه) و 15 ، صفحه 662 ، رضا فاؤ نديش، لاهور ، باكستان شرح الشفا لملا على القارى ، القسم الأول (في تعظيم العلى الأعلى حل وعلا) ، الباب الثالث (فيما ورد من صحيح الأخبار ومشهورها بتعظيم قدره عند ربه عزو حل ، فصل (في تشريف الله تعالى له بما سماه به من أسمائه الحسنى) ، الجزء 1، صفحه 515 ، دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأولى : 1421هـــ به من أسمائه الحسنى) ، الجزء 1، صفحه 515 ، دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأولى : 1421هـــ

قَوْلُهُ: اس علم غیب کے باب میں دو(۲) فرقے ہو گئے جس سے عوام خلجان میں پڑگئے۔

ایک وہ گروہ جو پُر انے جال ڈھال پر جما ہوا ہے، یعنی جن کاعقیدہ سلف صالح کے موافق ہے وہ سے کہتے ہیں کہ علم غیب جس کا ایک شمہ اس راقم نے لکھا بیعلم بذاتہ تعالی مختص ہے۔ رہا دوسرا گروہ جن کو ایجا دو اختر اع کی فرصیں ملیں ان لوگوں نے تیرھویں صدی میں اپنا خیال دگرگوں ظاہر کیا یعنی سوائے رب العزت دوسرے تیرھویں صدی میں اپنا خیال دگرگوں ظاہر کیا یعنی سوائے رب العزت دوسرے کے لیئے بھی علم غیب کے قائل ہوئے۔ [1]

علم غيب معلق فريقين كاعتقاد

اُقُولُ: مؤلف اعلاء کلمۃ الحق نے دونوں فریقوں کے اعتقاد بیان کرنے میں انصاف کا خون ناحق کیا ہے پہلے فریق کاعقیدہ پُورا ظاہر نہیں کیا، خیراب میں دونوں فریقوں کے اعتقاد بیان کرتا ہوں فریق اوّل یعنی وہا بی، جس کو جانب مخالف یعنی مؤلف اعلاء کلمۃ الحق نے سلف صالح کے موافق بتایا ہے، اس کا بیعقیدہ ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰ ق وانسلیم کاعلم شیطانِ لعین کے علم سے بھی کم ہے (نعوذ بالله من افضل الصلوٰ ق وانسلیم کاعلم شیطانِ لعین کے علم سے بھی کم ہے (نعوذ بالله من ذلك) چنانچہ براہین قاطعہ میں جو اس فریق کی مایئر ناز کتاب ہے، ص سے میں دلک

--- [و لفظه: وقد روى التلمسانى عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نزل جبريل فسلم على فقال فى سلامه السلام عليك يا أول السلام عليك يا آخر السلام عليك يا ظاهر السلام عليك يا أخر السلام عليك يا ظاهر السلام عليك يا باطن فانكرت ذلك عليه وقلت يا جبريل كيف تكون هذه الصفة لمحلوق مثلى وإنما هذه صفة الخالق الذى لا تليق إلا به فقال يا محمد اعلم أن الله أمرنى أن اسلم بها عليك لأنه قد فضلك بهذه الصفة وخصك بها على جميع النبيين والمرسلين فشق لك اسما من اسمه ووصفا من وصفه وسماك بالأول لأنك أول الأنبياء خلقا وسماك بالآخر لأنك آخر الأنبياء فى العصر وحاتم الأنبياء إلى آخر الأمم وسماك بالباطن لأنه تعالى كتب اسمك مع اسمه بالنور الأحمر فى ساق العرش قبل أن يخلق أباك آدم بالفى عام إلى ما لا غاية له ولا نهاية فأمرنى بالصلاة عليك فصليت عليك يا بالظاهر لأنه أظهرك فى عصرك هذا على الله بشيرا وَ ذَبِيًا إلَى اللّهِ بِإِذَبِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا وسماك بالظاهر لأنه أظهرك فى عصرك هذا على الدين كله وعرف شرعك وفضلك أهل السموات والأرض فما منهم من أحد إلا وقد صلى عليك صلى الله عليك فربك محمود وأنت محمد وربك الأول والآخر والباطن فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والآخر والظاهر والباطن وأنت الأول والآخر والباطن فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الحمد لله الذى فضلنى على جميع النبيين حتى فى اسمى وصفتى]

[1]....اعلاء كلمة الحق،صفحه

موجود ہے کہ شیطان و ملک الموت کو بیدوسعت نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے ا۔ کہ جس سے تمام نصوص کور د کر کے ایک شرک ثابت

اے حضرت جانب مخالف صاحب آپ نے اپنے سلف صالح کے موافق گروہ کے عقیدہ میں اُس کی بیتقریر بیان نہ کی اب ذراانصاف تو فرمایئے کہ شیطان اور ملک الموت کے لیے بیروسعت نص سے ثابت مان لی، اور فخر عالم صلی الله تعالی علیه وسلم کے لئے اس وسعت کا قائل ہونا شرک بتا دیا۔اس کے کیامعنی اگر بفرض محال بیہ دسعت غیر خدا کے لیے تجویز کرنا اور مان لینا شرک ہےتو بھلا شیطان اور ملک الموت کے لیے تسلیم کرنا کیوں شرک نہیں ، اور اُس پر طرت ہیں کہ وہ نص سے ثابت کہ رہا ہے بعنی اس کا مطلب بیہ ہے کہ شرک نص سے ثابت ہے ۔۔ (معاذ الله) اب جانب مخالف سے سوال بیہ ہے کہ کیا وہ اپنے اس سلف صالح کے موافق کو مسلمان کہیں گے جس نے نعوذ باللہ خدائے پاک اور قرآنِ مجید دونوں کومشرک گربتا یاظلم ہے کہ شرك نص سے ثابت بتایا۔ اگرسلف صالح كى موافقت اسى كا نام ہے اور آپ كے سلف صالح ایسے ہی تھے تو خدا ہم کواور سب مسلمانوں کو اُن کی موافقت سے محفوظ رکھے۔ دوسرے میرکہ جانب مخالف فسنے اپنے رسالہ اعلاء کلمۃ الحق کے صد ۲ میں لکھا ہے كة وحضرت محمد رسول الله تعالى الله تعالى عليه وسلم الخلائق بين، يعنى مخلوقات ميس سب سے بڑھ کرعالم ہیں کیونکہ بیہ بات اولاً اجماع سے ثابت ہے۔ ''[2]

أُقُولُ: اب میں بوچھتا ہوں کہ جانب مخالف صاحب کے نز دیک شیطان اور ملک الموت مخلوقات میں بیں یانہیں؟ اگرنہیں کہے تب تو کیا ٹھکانا ہے، اور اگر کہیے کہ ہال مخلوق ہیں تو براہین قاطعہ کی عبارت مذکورہ کے اعتبار سے شرک ہے اس لئے کہ صاحب

[1].... برامين قاطعه مفحه 51 مطبع بلالى ساۋھوره/صفحه 55 ،كتب خاندا ديد يوبنديوني انديا

فسد صاحب برابین کاشرک کونس سے ثابت بتانا۔

[2]....اعلاء كلمة البحق،صفحه 6

فيسب جانب خالف كول يفخر عالم صلى الله تعالى عليه وسلم كاعلم الخلق مونا_

براہین کے زدیک شیطان اور ملک الموت کی برابر وسعت ثابت کرنا بھی شرک ہے اور بید حفرت تو سب خلق سے زیادہ وسعت ثابت کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کے عالم بتاتے ہیں تو اپنے سلف صالح کے موافق گروہ کے نزدیک تو پکے مشرک ہوئے ،اب جانب مخالف سے بیسوال ہے کہ وہ اپنے سلف صالح کے موافق گروہ کے کموافق مرک میں موجب اپنا مشرک ہوناتسلیم کرینگے یا اُن کے سلف صالح کے موافق ہونے کے موافق ہونے سے انگار۔صاحبانِ انصاف ملاحظ فرما کیں کہ مؤلف اعلاء کلمۃ الحق کا فریق اول کوسلف صالح کے موافق کہد ینا اور فریق ثانی یعنی اہل سُنت کو برا بتانا کیا اول کوسلف صالح کے موافق کہد ینا اور فریق ثانی یعنی اہل سُنت کو برا بتانا کیا افساف کی گردن پرچھری پھیرنانہیں ہے۔

<u>صاحب تقویۃ الا بمان کے نزد یک حضرت کے لئے علم ثابت کرنا</u> خواہ ذاتی ہو ماعطائی برطرح شرک ہے اور اس کا جواب

ابھی اسنے ہی سے نہ گھبرائے بلکہ اپنے سلف صافلے کے سرغنہ اور پیشوا مولوی اسلمیل دہلوی کی خیر مناہئے افساف پر آفرین کہیے دہلوی کی خیر مناہئے اور اُن کا قول انصاف کی میزان میں تول کرخود اپنے انصاف پر آفرین کہیے کہ کہ آپ کے گروہ کے معلم اوّل مولوی اسلمیل تقویۃ الایمان میں یہ لکھتے ہیں: پھرخواہ یوں مجھیے کہ یہ بات اُن کواپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض کہ اس عقیدہ سے ہر طرح شرک شابت ہوتا ہے۔ (از تقویۃ الایمان ہم ۱۰ مطبوعہ جبائی)[۱]

<u>مخالفین کے اقوال سے لازم آتا ہے کہ</u> باتو علام الغیوب تعلیم برقادر نہیں بااسے طرز تعلیم نہیں آتا۔معاذ اللہ۔</u>

جناب رسالتمآب عدیم النظیر لینی بی علیم وجبیر کے عدیم المثل و بے نظیر ہونے کے انکار میں تو محالات تک بحب قدرت بتائیں۔ کذب جیسے قتیج امرکو خدائے پاک کے لیے جائز کہیں، اہل شدے کومنکرِ قدرت قرار دیں۔ معاذ اللہ! اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم کے انکار

 میں اللہ جل شانہ کو تعلیم پر بھی قاور نہ جانیں ، اور آئھیں بدل کرصاف کہہ جائیں کہ اللہ کی تعلیم سے بھی حضرت محر مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیعلم نہیں ہوسکتا ، جسکے بیہ معنی کہ یا تو وہ علام الغیوب تعلیم پر قادر نہیں نعوذ باللہ یا اُس کی تعلیم ایسی ناقص کہ جس کو تعلیم کرے اُسے علم نہیں آسکتا معاذ اللہ ۔ ہمارے جانب مخالف صاحب کہ ان سب باتوں کوسلف صالح کے موافق بتا رہ بیں ، ذراوہ اپنے سلف صالح مولوی اسمعیل دہلوی کے قول کے ہموجب یہ ثابت کر دیں کہ اللہ کے دینے سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے یعنی اللہ کا تعلیم کرنا بھی شرک ہے۔

صاحب تقوية الإيمان كنزديك علم الهي بهي ذاتي نهيس

یمسکاتوصاف بتار ہا ہے کہ صاحب تقویۃ الا یمان کے نزدیک علم الہی بھی (نعوذ باللہ) عطائی یعنی کی کا کہ اللہ جل شانہ کاعلم بھی عطائی یعنی کسی کی تعلیم سے ہے، اس لیے کہ شرک تو جب ہی لازم آئے گا کہ اللہ جل شانہ کاعلم بھی ذاتی نہ ہو، ورنہ اتنا بڑا فرق ہونے پر کیسے شرک ہوسکتا ہے۔

<u>صاحب تقویة الایمان کے نزد یک</u> الله تعالی کو بھی تمام چزوں کا ہروفت علم نہیں</u>

ابھی تو علم رسول اکرم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں کلام تھا اور ہمارے جائب مخالف اپنے سلف صالح کی موافقت میں تنقیصِ علم نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے در پے تھے کہ اُن کے سید الطا کفیہ سلفِ صالح مولوی اسمعیل دہلوی کے نزد کیک اللہ جل شانہ کاعلم بھی ذاتی نہ رہا (خداکی پناہ) چنا نچہوہ تقویۃ الایمان میں یوں لکھتے ہیں: ''سواس طرح کاغیب کہ جس وقت جا ہے معلوم کر لیجے اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔''ا¹

अधिअधिअधिअधिअधिअधि 🕸 😵 🕸 क्षि अधिअधिअधीअधीअधीअधी

[1]... تقوية الايمان صفحه 29 سطر 19 ،مير محرك بانه ،كراجي

انصاف کاخون کیا یانہیں کہ جوفریق اللہ جل شانۂ کے علم کوبھی ناقص بتا تا ہے اُس کوسلف صالح کے موافق بتادیا۔

علم ني عليه الصلوة والسلام مح تعلق الل سنت كاعتقاد

فریقِ ثانی بعنی'' اہلِ سُنت'' کا اعتقادیہ ہے کہ آنخضرت سرایا رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تعلیم الہی جمیع کا نئات کاعلم ہے اور وہ علم الہی کے دریائے عظیم کا ایک قطرہ ہے۔ چنانچہ میضمون بار ہارسالوں میں شائع ہو چکا ہے۔

فریق اول یعنی و بابی اس کوشرک کہتے ہیں۔ جا بب خالف انصاف کریں کہ اس کو شرک کہنے کے یہ معنی ہیں کہ یہ بعینہ صفت خاص خدا کی تھی جو بندہ میں ثابت کی گئی تو ضرور معترض یعنی و بابیہ کے بزد یک (معاذ اللہ) خدا کاعلم بھی تعلیم ہے اور خدا کا بھی کوئی نہ کوئی ضرور استاد ہے جس نے اس کو تعلیم کیا (استغفر اللہ) کیا جا بب خالف کے نزدیک فریق اول سلف صالح کے موافق ہے جو حضرت حق سجانہ تعالی اور اُس کے حبیب معظم محمصلی اللہ تعالی علیہ وسلم صالح کے موافق ہے جو حضرت حق سجانہ تعالی اور اُس کے حبیب معظم محمصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے جس کے نزدیک خدا کے لئے شاگر دبن کرعلم سیمنا ضروری ہے۔ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے ہم طرح کاعلم ثابت کرنا شرک ہے۔ لاحول و لاقوۃ اِلّا بااللہ العلی العظیم۔ اللی جا نب مخالف اور اس کے فریق کو ہدایت فر ما۔

<u>مان مخالف كاغيب كى تعريف ميں غلطى كرنا</u>

قَوْلُهُ: اوربعض اہل علم نے غیب کی بول تعریف کی ہے کہ غیب وہ ہے جوحواس یاعقل سے معلوم نہ ہو سکے اور نہ حضرت حق سجانہ نے کسی کواس پر اطلاع دی ہو۔ خاص رب

۔۔۔ تھام کر کلام ہوتا ہے ایسے ہی دیو بندیوں نے براہین قاطعہ میں لکھا کہ رسول اللہ کواردو بولنا دیو بند کے مدرسہ کے تعلق ہے آگیا۔ [براہین قاطعہ مین 30 ، کتب فانداد دید یو بند یو پی انڈیا انہوں نے رسول اللہ تعالی اللہ تعالی خلیہ و تلم کوشا کر دبنادیا ان کے بیشوا نے خدا تعالی کو ، پھر یہ کیسے گوارا ہو سکے کہ خدا ورسول کے لئے اپنے آپ سے زیادہ ملم شلیم کرلیں شاگردوں سے بھی علم میں کم قرار پائیں۔معاذ اللہ ولاحول ولا تو ق الا باللہ العلی العظیم۔ اہل اسلام ان بیہودہ باتوں پرنظر ذالیں۔ ۱۲

العزت بى كومعلوم مونه غيركو-

فتوی مولوی غلام محراور کشف الغطاء اور نصبحتر المسلمین اور ردالس<u>ف کے</u> اس قول کارد کر' جو بتا دیاجائے اسے غیب نہیں کہتے۔''

اکثر جہلا میکہا کرتے ہیں کہ جب اللہ نے تعلیم کیا تو وہ غیب کہاں رہا۔ میں طلی اسی باعث سے ہوئی کہ بیلوگ غیب کے معنی سے انفسر بیضاوی میں ہے 'والْمُوادُ بِهِ الْعَفِیُّ الَّذِی لَا یُدُرِکُهُ الْحِسُّ وَلَا تَفْتَضِیْهِ بَدِیهَةُ الْعَفْلِ ''الله میں ہے 'والْمُوادُ بِهِ الْعَفِیُ الَّذِی لَا یُدُرِکُهُ الْحِسُّ وَلَا تَفْتَضِیْهِ بَدِیهَةُ الْعَفْلِ ''الله میں بین اس میں لین اس میں لین اس میں لین اس میں کہیں ذکر نہیں کہ اس کی تعلیم نہیں ہو عتی یا تعلیم سے غیب پرغیب کا اطلاق نہیں ہوتا۔ بیخالف سے جبوت محض خلاف تصریحات مفسرین لکھ دیا اور کتب معتبرہ کی صاحب نے اپنی طرف سے بے ثبوت محض خلاف تصریحات مفسرین لکھ دیا اور کتب معتبرہ کی طرف اصلاا لیفات نہ کیا۔ افسوس ہو دین مسائل میں بیہ ہوا بندیاں اپنی طبیعت سے جو چا ہا لکھ دیا جس کا ثبوت فضاء عالم میں عظاء کی نظر میں آپ کا بیطر زعمل آپ کی کیا وقعت بیدا کرےگا۔

غیب کے معنی کی تحقیق میں تفسیروں کی عمارتیں

تَفْيرَكِير ملاحظه مو، آية كريمه ﴿ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ﴾ [3] كَ تَحْتُ مُسطور بِعُقُولُ جُمْهُورِ الْمُفَسِّرِينَ أَنَّ الْغَيْبُ هُوَ الَّذِي يَكُونُ غَائِبًا عَنِ الْحَاسَّةِ ثُمَّ أَمَّا الْغَيْبُ

[1]...و وبعض علم كون سے بيں (دم 33)

[2]...أنوار التنزيل وأسرار التأويل (تفسير البيضاوى)، باره 1،سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿ يُؤُمِنُونَ بِالْغَيبُ ﴾ [2]...أنوار التنزيل وأسرار التأويل (تفسير البيضاوى)، باره 1،سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿ يُؤُمِنُونَ بِالْغَيبُ ﴾ [آيت 3]،الحزء 1،صفحه 38.دار إحياء التراث العربي، بيروت،الطبعة الأولى 1418هـ

[3] ... القرآن الكريم ، باره 1 ، سورة البقرة (2) ، أيت 3

ینقسم الی ما عکیہ دلیل، و الی ما لا دلیل عکیہ ''االیمی جمہور مفسرین کا قول ہے کہ غیب وہ ہے جوحواس سے غائب ہو۔ پھراس غیب کی دونشمیں ہیں۔ایک وہ جس پر دلیل نہ ہو جس غیب کی دونشمیں ہیں۔ایک وہ جس پر دلیل نہ ہو جس غیب کی دلیل نہ ہووہ جناب حق سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ رہاوہ غیب جس پر دلیل ہو وہ مخلوق کے ساتھ خاص ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کا علم تو کسی دلیل یا تعلیم کامختاج ہی نہیں تو ضروراس فتم کاغیب بندول کے ساتھ خاص ہوگا۔

بتائے ہوئے کوغیب کہتے ہیں

اب فرمائیے کہ جناب کا یہ قول کہ ق سجانہ نے کئی کواس پراطلاع نہ دی ہو کتنا کھلا باطل اور کتب دینیہ اور جمہور مفسرین کے خلاف ہے۔ کیا آپ کے نزدیک خداوندِ عالم غیب کی تعلیم پر قادر نہیں ہے اور اُس پر کسی کو مطلع نہیں فرما سکتا۔ آپ تو حافظ ہیں قرآن پاک سے دریافت بیجئے کہ اللہ سبحانہ اپنے بندول کوغیب پراطلاع دیتا ہے یانہیں۔ار شادفر ما تا ہے۔ ﴿وَ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبیٰ مِنْ دَیْسُلِهِ مَنْ یَّسُلَمَ کُونَ اللّٰہ کُونِی اِللّٰہ یَجْتَبیٰ مِنْ دَیْسُلِهِ مَنْ یَّسُلَمَ کُونَ اللّٰہ کُونِی اللّٰہ یَجْتَبیٰ مِنْ دَیْسُلِهِ مَنْ یَسُلَمُون کی آئین لکھی آئیت میں کیسا صاف فرما دیا کہ مجتبیٰ رسولوں کوغیب پرمطلع فرما تا ہے اس مضمون کی آئین لکھی جا میں تو ذخیرہ ہوجائے گرافسوں آپ ضداور تعصب کے جوش میں قرآن پاک کا خلاف کرتے جا میں تو ذخیرہ ہوجائے گرافسوں آپ ضداور تعصب کے جوش میں قرآن پاک کا خلاف کرتے جا میں تو اور اب تو فرمائی کرغیب بتایا جاتا ہے یانہیں ؟ اللّٰہ انصاف عطافر مائے۔

آیة عنده مفاتح الغیب پرخالفین کاشداوراس کاجواب قوله: چنانچال فی غیر پرآیة کریم ﴿وَ عِنْدَه مَفَاتِحُ الْعَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلّا هُو ﴾ [3] ناطق ہے۔

医绿色绿色绿色绿色绿色 鲁 鲁 鲁 图 经成员的证券的 经公司 医

[4]...غن الْحَاثُمُ ("م، دُ"، ص 34)

[1]...مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، پاره 1، سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿ الَّذِينَ يُؤُمِنُونَ بِالْعَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَمِمَّا رَزَقُناهُمُ يُنْفِقُونَ ﴾ [آيت 3]، الحزء 2، صفحه 273، دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثالثة: 1420هـ [وفيه: مَالَيْسَ عَلَيْه دَلِيلً]

[2]... القرآن الكريم ، باره 4 سورة أل عمران (3) أيت 179

[3]...القرآن الكريم ، باره 7، سورة الانعام (6) ، أب 59

اُقُولُ: جانب مخالف نے بیآ بت اس لئے نقل کی ہے تا کہ یہ ثابت کرے کہ سوائے خدا کے کوئی غیب کوئیس جانتا۔ گرہم اوپر بوضاحت بیان کر چکے ہیں کہ وہ غیب جس پر ولیل ہے اللہ جل شانۂ کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت بیشک حق ہے کین اس سے بیٹا بت کرتا سراسر باطل ہے کہ حضرت حق سجانہ تعالیٰ نے کسی کوغیب کاعلم تعلیم نہیں فرمایا نہ آیت کا بیز جمہ ہے نہ مفاد بلکہ آیت میں اُس غیب کی نفی ہے جس پر دلیل نہیں اور جس کوعلم ذاتی بھی کہ سکتے ہیں یعنی جو بے تعلیم خود بخو دحاصل ہواورا گریہ مرادنہ ہو بلکہ آیت کا بیہ مطلب ہو کہ اللہ جل شانۂ کے سواکسی کوغیب کاعلم تعلیم اللی مرادنہ ہو بلکہ آیت کا بیہ مطلب ہو کہ اللہ جل شانۂ کے سواکسی کوغیب کاعلم تعلیم اللی

غیب کاعلم الله جل شانه کی تعلیم سے انبیا و اولیاء کو حاصل ہے

अवस्था अवस्था अवस्था कि कि कि कि अवस्था अवस्था अवस्था

فے جس غیب پر دلیل ہے وہ اللہ تعالی کے ساتھ خاص نہیں۔

[1]...القرآن الكريم ، باره4،سورة آل عمران(3)،آيت179

[2]...القرآن الكريم ، باره 29، سورة المحن (72) ، آيت 26,27

ترجمه کنزالا یمان غیب کا جاننے والاتواپنے غیب پرکسی کومسلطنہیں کرتاسوائے اپنے بہندیدہ رسولوں کے۔

یہ ہے: مفاتح غیب کی کوئی خود بخو دسوا خدائے تعالی کے نہیں جانتا اور اس کی تعلیم سے یقینا جان لیتا ہے اور ہم نے الیمی جماعتوں کو دیکھا کہ جنھوں نے بیہ جان لیا کہ کہاں مریں سے اور حالت حمل میں اور اس سے پہلے بیمعلوم کرلیا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے۔لڑ کا یالڑ کی۔ کہنے اب بھی آیت کے معنی معلوم ہوئے یا کچھتر در باقی ہے۔ آپ کا آیت کوسند بنانا آیت کے معنی تک نہ بہنچنے کا ثمرہ تھا۔ پہلے ہی تحقیق کر کے معنی سمجھ لئے ہوتے تواس وقت شرمندگی نہ ہوتی ۔ لیکن خیال باطل کی تائیداور مذہب مردود کی حمایت آپ کو دیدہ و دانستہ بھی ایسے اعتراض پیش کرنے پرمجبور کرے تو تعجب نہیں اس لئے مناسب ہے کہ میں آپ کوخوب اطمینان دلا وُں ملاحظہ فر مایتے تفسیر احرى،أس مي إلى أنْ تَقُولَ أَنْ تَقُولَ أَنَّ عِلْمَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ وَأَنْ كَانَ لَا يَعْلَمُهَا أَحَدُ ألا الله لَكِنْ يَجُوزُ أَنْ يُعَلَّمَهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ مُحِبِّيهِ وَأُولِيَائِهِ بِقَرِيْنَةِ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿أَنَّ اللَّهَ عَلِيْمٌ حَبِيرٌ ﴾ بِمَعْنَى الْمُخْرِر ''اللَّهُ السَّفير ہے بھی صاف ظاہر ہے کہ اللّٰہ جل شانہ اینے خبین اوراولیاء میں سے جس کو چاہے امورخمسہ کاعلم بھی تعلیم فر مادے الغرض جتنی آیتوں میں بيرفدكور ہے كەكوئى غيب كونبين جانتاسب ميں يہي مقصود ہے كەخود بخو ديقليم الهي نبين جانتاف ملاحظه موجمع النهاية في بدء الخير والغاية ، علامه شنواني رحمه الله تعالى فرمات بين " لا يعلم متى تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ فَلَا يَعُلَمُ ذَٰلِكَ مَلَكُ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلُ قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ لَا يَعْلَمُ هٰذِهِ الْخَمْسَ عِلْمًا لَدُنِيًّا ذَاتِيًّا بِلَا وَاسِطَةٍ

^{[3]...}فيض القدير شرح الحامع الصغير،حرف الميم،تحت رقم الحديث10824، الحزء5، صفحه525، المحتبة التحارية الكبرى -مصر،الطبعة : الأولى، 1356 (بلعظه)

^{[1]...}مفاتح غيب كى كوئى خود بخورسوا خدا تعالى كينبيس جانتا (دجم 35)

^{[2] ...}التفسيرات الأحمدية في بيان الآيات الشرعية ، باره 21، سورة لقمن (31)، تحت الآية ﴿إِنَّ اللَّهُ عِندُهُ عِلمُ السَّاعَةِ...﴾ [آيت 34]، صفحه 608، المطبع الكريمي ، بمبئي ، سن طباعت: 1327هـ عِلمُ السَّاعَةِ...﴾ [آيت 34]، صفحه 608، المطبع الكريمي ، بمبئي ، سن طباعت: 1327هـ ترجمه: اورآب بي بيمي كه سكة بيل كمان يا في جيزول كاعلم (خود بخود) اگر چه الله تقالي كيمواكمي كونبيل مرديل و جائز ہے كه الله تقالي البينة اوليا و حبين ميں سے جسے جائے ان باتوں كاعلم عطا كرد سے اور اس جواز بردليل و قريد الله تعالى كافر مان ﴿ أَنَّ اللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ ته كه خبير "كامعن خبرد سے والا ہے۔ (تو آيت كامطلب يه بي الله عليه بين الله عليه بين جانال سب ميں يئي مقصود ہے كہ بي عالى غبر و سے والا ہے۔ ") في جن آيوں ميں بي ذكور ہے كہ وئي غيب كونبين جانال سب ميں يئي مقصود ہے كہ بي تعليم نہيں جانا

إِلَّا اللَّهُ فَالْعِلْمُ بِهٰذِهِ الصَّفَةِ مِمَّا اخْتَصَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا وَأَمَّا بِوَاسِطَةٍ فَلَا يَخْتَصَّ بِهِ تعالٰی ''[ا حاصل بیکه امورخسه کاعلم ذاتی لدنی بے واسطه الله جل شانهٔ کے سواکسی کونبیں لیکن علم بواسطه الله تعالى كے ساتھ مختص نہيں وہ سجانہ جسے جاہے تعليم فرمادے اور اُس نے جسے جاہا تعليم فرمايا _شيخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے يل ومراد آنست كه بے تعليم اللي بحساب علل هيچكس اينها رانداند و آنها ازامور غیب اند که جز خدائے کسے آنرا نداند مگر آنکه وے تعالی از نزد خود کسے را بوحی و الهام بداناند "أاب توبالكل پرده أنه گيا كمراديه م كهب تعلیم اللی کوئی شخص ان امور کواٹکل اور قیاس ہے نہیں جانتا کہ بیامورغیب ہیں سوائے خدا کے کوئی اُس کا جاننے والانہیں مگرجس کواللہ جل شانۂ نے وحی والہام کے ذریعہ سے تعلیم فرمایا ہو۔ اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ آیۃ شریفہ میں غیب کی فی مطلق نہیں بلکہ خود بخو داین عقل سے جانے کی تفی ہے۔جانب مخالف نے آیت کے معنی سمجھنے میں خطا کی اور غلط استدلال کیا۔ مذکورہ بالا جملہ روایات و تفاسیر کا خلاف کیا اگر اُن پرنظر نہ تھی تو آیت سے استدلال کرنے میں جرات نہ کرنا چاہیے تھا۔ عجب ہے کہ مخالف اپنی غلط ہی کواپنے باطل مدعا کی دلیل بنانا جا ہتا ہے۔

[1]...جمع النهاية في بدء الخير والغاية للشنواني،

ترجمہ: الله تعالی کے سواکوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی پس نہ تو کوئی مقرب فرشتہ اس کاعلم رکھتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل بعض مفسرین نے فر مایا کہ بغیرسی واسطہ کے اپنی طرف سے ان یا نیج چیزوں کاعلم اللہ تعالی كے سواكوئي نہيں ركھتا ، كماس طرح كاعلم اللہ تعالى كے خصائص ميں سے ہے بہر حال كسى واسطہ كے ذريعے ان چیزوں کاعلم رکھناتو بیاللہ تعالی کا خاصہ بیں ہے۔ (سوانبیا واولیا کے لئے ایساعلم مانے میں کوئی حرج نہیں۔) [2]...اشعة اللمعات،كتاب الايمان،الفصل الاول،تحت حديث ابي هريرة (وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاة [رقم 3]، الحزء 1، صفحه 44، كتب خانه محيديه ، ملتان أ

[وفیہ جز خدا کسے۔۔۔ کسے دا بداناند ہوجی والهامرا ترجمہ:اورنی علم سے مرادیہ ہے کہ بے علیم البی محض عقل کے ذریعے ان مذکورہ چیزوں کو کوئی نہیں جان سکتا اور بیان امور غیبید میں سے بیں جن کاصرف خداتعالی کو ہی علم ہے ہاں اگر اللہ تعالی سی کووی والہام کے ذریعے بتا د ہےتو ہیامر دیگر ہے۔

(شرح مشكوة ترجمه اشعة المعدت، حلد1.صفحه210 فريد باث سنال الاهور العليع الثابي :صفر 1424هـ/ايريل 2003ء)

شرح نقدا كبركي عمارت ميں جانب مخالف اور صاحب كشف الغطاء

وسهم الغيب وردالسيف كي غلط بمي اوراس كاجواب

قَوْلُهُ: اوراس معنی کے اعتبار سے مُلاعلی قاری رحمۃ الله علیہ نے شرح فقد اکبر میں تحریر فرمایا ہے: 'وَذَکر الْحَنفِیَّةُ تَصُرِیْحًا بِالتَّکفِیْرِ بِاغْتِقَادِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی الله عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ الْعَیْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهِ تَعَالَی ﴿قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ الْعَیْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهِ تَعَالَی ﴿قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ یَعْلَمُ الْعَیْبَ اِلّا اللّٰهُ ﴾ 'الله اللّٰهُ ﴾ 'اللّٰه مان فی السَّمُوٰتِ وَ الْارْضِ الْعَیْبَ اِلّٰا اللّٰهُ ﴾ 'اللّٰه الله الله کُون اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الله اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰ

اُقُولُ: علامه علی قاری رحمة الله نعالی اس غیب پر حکم تکفیرنقل کرتے ہیں کہ جس پر دلیل نہ ہو اور بیہ ہمازاعقیدہ ہے کہ جس غیب پر دلیل نہ ہو وہ حضرت حق سجانۂ تعالیٰ کیساتھ خاص ہے جسیا کہ فدکور ہو چکا۔

ملاعلی قاری کی شرح شفاسے فخرعالم کے لئے ماکان وما یکون کے علم کا اثبات

ر ما وه غیب جس پردلیل ہے وہ حضرت حق سحانۂ تعالی نے اپنے حبیب پاک حضرت محمصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کومرحمت فر مایا ہے۔لطف تو جب ہے کہ میں اس معا پرخو دعلامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی ہی کی شہادت پیش کروں جن سے جانب مخالف نے استدلال پیش کیا الا علی قاری رحمہ اللہ تعالی شرح شفا جلداوً ل مص کے امیں فر ماتے ہیں: (ما اطّلَعُ عَلَیْهِ مِنَ الْعُیوْبِ) آئی الا مور فی الْحَال (وَ مَا یَکُونُ) آئی سَیکُونُ فِی الْحَال (وَ مَا یَکُونُ) آئی الله تعالی الله تعالی علیہ وسلم کوامور غیبیہ جال واستقبال [3]

الكاهن بما يخبر به من الغيب، صفحه 151، قديمي كتب خانه، كراجي

ترجمہ: احناف نے نبی مرم سلی الله علیہ وسلم کوعالم غیب مانے کے عقیدہ پر تکفیری صراحت کی ہے کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالی کے فرمان ﴿ قُل لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمُوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا الْلَهُ ﴾ کے معارض ہے۔ اللہ تعالی کے فرمان ﴿ قُل لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمُوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا الْلَهُ ﴾ کے معارض ہے۔ [2] ... جانب مخالف نے استدلال کیا۔ ۔۔ امور غیبیہ یہ حال واستقبال

[2]...شرح الشفا لملاعلى القارى، القسم الأول (في تعظيم العلى الأعلى حل وعلا)، البَابُ الرَّابِعُ (فِيمَا أَظُهَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيُهِ مِنَ الْمُعُجِزَاتِ وَشَرَّفَهُ بِهِ مِنَ الْخَصَائِصِ والكرامات)، فصل (وَمِنُ ذَلِكَ مَا أَطَلَعَ عَلَيْهِ مِنَ الْغُيُوبِ)، الحزء 1، صفحه 679، دار الكتب العلمية، بيروت انطبعة الأولى 1421هـ مطلع فرمایا ہے۔ کیا یہی علامہ کلی قاری خوداس پر کفر کا فتو کی بھی دیتے ہیں۔اے مخالف صاحب ذراہوش وخرد سے کام کیجئے آپ کا خیال کہاں ہے۔

حضرت كالكمجلس مين جميع احوال مخلوقات د نياوآ خرت كي خبروينا

ایک برامجزه ب

اورتماشه دیکھے پھر یہ علامہ رحمہ اللہ تعالی مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف جلد پنجم مسلام میں امام ابن جمرع سقلانی سے نقل کرتے ہیں 'دُلّ ذَلِكَ عَلَى أَنّهُ أَخْبَرَ فِي الْمَجْلِسِ الْمُواحِدِ بِجَمِعِيعِ أَحْوَالِ الْمُخْلُوقَاتِ مِنَ الْمُبْدَأُ وَالْمُعَادِ وَالْمُعَاشِ، وَتَنْسِيرُ إِيرَادِ الْوَاحِدِ بِجَمِعِيعِ أَحْوَالِ الْمُخْلُوقَاتِ مِنَ الْمُبْدَأُ وَالْمُعَادِ وَالْمُعَاشِ، وَتَنْسِيرُ إِيرَادِ ذَلِكَ كُلّهِ فِي مَجْلِسِ وَاحِدِ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَةِ أَمْرٌ عَظِيمٌ ، (ا) لِعِی صفورسید ہوم النثور صلوٰۃ الله علیہ وسلامہ نے ایک ہی جمل میں مبداء اور معاثر و دنیا و آخرت سب کی خبردی اور یہ خوارق عادت میں سے ایک بڑا امر ہے اور ابھی بہی نہیں کہا جا سکتا کہ جناب محم مصطفی صلی الله تعالی علیہ وسلم کاعلم (الله کا کام واقف ہے جس نے عطافر مایا۔

اب فرما ہے کہ یہی ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالی جن کی عبارتیں رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کاعلم عطائی نسبت امور غیب صاف ثابت کر رہی ہیں اور اس وضاحت سے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دین اور دیا کے سب امور سے واقف تھے بلکہ اُس کی اطلاع بھی دی۔ کیا یہی علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس پراعتقاد والے کو کا فربتاتے ہیں؟ مجھے مخالفین کی عقلوں پر تعجب آتا ہے کہ وہ کس قتم کے لوگ ہیں جو اتنانہیں سمجھ سکتے کہ علامہ علی قاری رحمہ الباری اپنے ہی اعتقاد پر کفر کا فتو کی دے سکتے ہیں وہ عبارت جو جانب مخالف نے قال کی اس میں اسی غیب کے اعتقاد پر کفر کا فتو کی دے سکتے ہیں وہ عبارت جو جانب مخالف نے تعلی کی اس میں اسی غیب کے اعتقاد پر کفیر کی ہے کہ جس پر دلیل نہیں یعنی علامہ قاری رحمہ اللہ نے کہی گلوق کے بالذات و ب

تسع تعد تعد تعد تعد تعد تعد المصابيح، كِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْخَنَّةِ وَالنَّارِ، بَابُ بَدُءِ الْحَلُقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ

....مرقاة المقانيح شرح مشكود المصابيح، ينتاب فينقب الغِيامةِ والتحديد والناز.اب بدع الصحورةِ فرِّ الرَّبواعِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ،الفصل الاول، تحت رقم الحديث 5699،الحزء9،صفحه3634،دار الفكر.

بيروت البنان الطبعة الأولى 1422هـ 2002 -م

[2]... جناب مصطفي الله تعالى عليه وسلم كاعلم

تعلیم الہی عالم ہونے کے اعتقاد پر تکفیر کا حکم نقل کیا اور یہ بالکل سیح اور ہمارا مذہب ہے، جانب مخالف کی خوش لیا قتی کہیے یا جوش تعصب مجھیے کہ انھوں نے مثبتین علم نبی اللہ تعالی علیہ وسلم براس عبارت سے حکم تکفیر لگا دیا اور بیرکہ پوری عبارت بھی نقل نہیں کی جومطلب واضح کر دیتی يورى عبارت مُلاعلى قارى رحمه الله تعالى كي بيه " ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ الْأَنْبِياءَ لَمْ يَعْلَمِ الْمُعْيَباتِ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا عَلَّمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيرِ بِإغْتِقَادِ أَنَّ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قُولِهِ تَعَالَى ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمُوْتِ وَ الْأَرْضِ الْعُيْبَ إِلَّا اللَّهِ ﴾ 'الاستعبارت سے صاف ظاہر ہے كمانبياء عليهم السلام غیب نہیں جانتے مگراس شم کا جوتعلیم الہی سے ہو۔اور حنفیہ نے اس اعتقاد پر تلفیر کی ہے کہ آنخضرت صلی الله تعالی علیه وسلم خود بخو دلیعنی بیواسط تعلیم اللی کے عالم الغیب ہیں اور بیہ بالکل بجا ہے۔ س قدرصاف بات تھی جس کوعبارت کی قطع و ہریدسے بیجیدہ کرنا جا ہاہے۔ قَوْلَة: ليس اس بيان سے ميام خوب ظاہر ہوگيا كہ جناب رب العالمين مطلقاً علام الغيوب ہے اور خلائق کو باطلاعہ تعالی بعض مغیبات کاعلم عطا ہوگیا ہے (الی ان قال) تو مخلوق کاعلم خالق رب الا رباب کے علم کے مساوی اور برا برنہیں ہوسکتا۔ الخ **اُقُولُ: اولاً حافظہ نباشد کامضمون ہے۔ابھی تو آپ بیفر ماچکے ہیں کہ'' غیب وہ ہے جو** حواس باعقل ہے معلوم نہ ہو سکے اور نہ حضرت حق سبحانہ نے کسی کو اُس پراطلاع دی ہو خاص رب العزت كومعلوم ہونہ غير كو [2] ، ، آپ اب يہ كيے فر ماتے ہيں كه "خلائق كو بإطلاعه تعالى بعض مغيبات كاعلم عطا هو گيا ہے۔ 'جب غيب كاعلم خاص رب العزت كے سواغير كو ہوتا ہى نہيں اور حق سجانه أس يركسى كواطلاع نہيں ويتا تو مخلوق كو

[1]...شرح فقه اكبرلملا على القارى، مسائل ملحقات لا بد من ذكرها في بيان الاعتقاديات ،حكم تصديق الكاهن بها يحبر به من الغيب، صفحه 151 ،قديمي كتب خانه ، كراچي ترجمه: جان لوكه انبياء كرام يهم الصلوة والساام الى قدرغيب كى با تيل جائة بيل جس قدرالله تعالى نے أخيل تعليم فرما ميں اوراحناف نے ني مرم على الله عليه وسلم كوعالم غيب مائے كے عقيده پر تكفير كى صراحت كى ہے كيونكه بيعقيده الله تعالى كفرمان فرقل لا يَعْلَمُ مَنْ فِي السّمُواتِ وَ الْارْضِ الْعَيْبَ إِلَّا الله في كمعارض ہے۔ الله تعالى كفرمان فرقل لا يَعْلَمُ مَنْ فِي السّمُواتِ وَ الْارْضِ الْعَيْبَ إِلَّا الله في كمعارض ہے۔ الله تعالى بيمار العزت كومعلوم نه دونه غيركو (م ص 38)

بعض مغیبات کاعلم مس طرح عطا ہوا؟ بیمتناقض اقوال جناب نے مس مصلحت سے تحریر فرمائے ہیں اور ان دونوں میں سے جناب اپنے مس قول کوسیا اور کس کوجھوٹا قرار دیتے ہیں مگر بات بہ ہے کہ آپ کا بیقول کہ (غیب وہ ہے جو کسی کو بتایا نہ جائے) اس درجہ صرت کا لبطلان اور پا در ہوا تھا کہ آپ خود بھی اُس پر قائم نہ رہ سکے اور حق کے مقابل تعصب سے جب کام لیاجا تا ہے تو یہی انجام ہوتا ہے۔ اور حق کے مقابل تعصب سے جب کام لیاجا تا ہے تو یہی انجام ہوتا ہے۔

عانیا ابھی آپ ملاعلی قاری سے حضورا قدس علیہ الصلوٰ ہ کے غیب جانے کے اعتقاد پر کفر کا تھکم سنا چکے ہیں اور یہاں مخلوق کے لئے بعض مغیبات کے علم کے خود قائل ہوئے تو فرمایئے اس کفر میں جناب کا بھی حصہ ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس محرومی کی وجہ بیان تیجیے۔ می اُلجھا ہے یا وَل یار کا زلفِ دراز میں آج آپ اپنے دام میں صیاد پھنس آگیا اُلجھا ہے یا وَل یار کا زلفِ دراز میں آج آپ اپنے دام میں صیاد پھنس آگیا اب فرمایئے علام علی قاری علم ذاتی کے اعتقاد پر تکفیر فرماتے ہیں یا عطائی کے سے اب فرمایئے علام علی قاری علم ذاتی کے اعتقاد پر تکفیر فرماتے ہیں یا عطائی کے سے ا

دیدی که خون ناحق بروانه شمع را چند آن امان نداد که شب را سحر کند[1]

عالی اگر در حقیقت آپ کا بیعقیدہ ہوتا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعطائے الہی جملہ اشیاء کاعلم حاصل ہے اور اُس کو بعض مغیبات سے تعبیر کرتے ہیں [2] اور علم الہی کے مقابلہ میں بیرہت قلیل ہے اگر چہ بجائے خود تمام ملکوت سموٰ ت وارض تک وسیع ہے تو تسلیم تھا مگر مشکل تو بیہے کہ آپ کا گروہ علم الہی کی عظمت سے بالکل ناواقف ہے جہاں حضور کے لئے جمیع مشکل تو بیہے کہ آپ کا گروہ علم الہی کی عظمت سے بالکل ناواقف ہے جہاں حضور کے لئے جمیع اشیاء کاعلم ثابت کیا اور آپ لوگ گھبرائے کہ خداکی برابر کر دیا تو بات بیہے کہ آپ خدائے پاک کاعلم اسی قدر سمجھتے ہیں۔

کل اشیاء کم الہی کے حضور کیل ہے۔ اگر آپ کو بیمعلوم ہوتا کہ کم حق کے سامنے جمیع اشیاء کے علوم نہایت قلیل ہیں تو آپ کو

المجاف المجاف المجاف المجاف المجاف المجافى ال

حضور کے لئے اُن کے ثابت ہونے سے ایبانجیر اور وحشت نہ ہوتی اور آپ اس کوعلم الہی کے ماوی نه کہتے لیکن آپ اس غلطی میں تواپنی بے ملمی سے مبتلا ہیں ۔ تفسیر خاز ن جلد ۳، صد ۲۳۳: "قَالَ الْمُفَسِّرُونَ لَمَّا نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۗ الآية وَهَاجُرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ أَتَاهُ أَحْبَارُ الْيَهُودِ وَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ! بَلَغَنَا أَنَّكَ تَقُولُ ﴿ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ أَتَغْنِيْنَا أَمْ قُوْمَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُلًّا قَدُ عَنَيْتُ قَالُوْا أَلَسْتَ تَتُلُوْ فِيْمَا جَاءَ كَ إِنَّا أُوْتِيْنَا التَّوْرَاةُ فِيُهَا عِلْمُ كُلِّ شَيْءٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي عِلْمِ اللهِ قَلِيْلُ میں نازل ہوئی اور حضور سرورِ عالم علیہ الصلوة والسلام نے مدینه طیبه کی طرف ہجرت فرمائی آپ کی خدمت میں علائے یہود نے حاضر ہو کرعرض کیا اے محد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) ہمیں خبر تبینی ہے کہ آپ فرماتے ہیں ﴿وَمَا أُوتِيتُهُ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ یعنی تم نہیں دیے گئے علم ے مگر تھوڑا کیا آپ ہم کو مراد لیتے ہیں یا اپنی قوم کو؟ حضور نے فر مایا: میں سب کو مراد لیتا ہوں۔[2] اُنھوں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس جوخدا کا کلام آیا ہے اس میں آپ یہیں پڑھتے کہ ہم کوتو ریت عطا ہوئی اُس میں ہر چیز کاعلم ہے۔حضور نے فر مایا کہ وہلم الہی کےحضور قلیل ہے۔ فرمایئے [2] کیا اب بھی آپ الله سجانهٔ کے علم بےنہایت کوجمیع اشیاء میں محدود ومنحصر سمجه كرحضورا قدس عليه الصلوة والسلام كے لئے جميع اشياء كاعلم ثابت كرنے والے كوبيالزام دي کے کہ مخلوق کاعلم خالق کی برابر کردیا۔ کیا اب بھی علم الہی کی عظمت سے آئکھیں بند کرلیں کے علم الہی کوجمیع اشیاء کی چار د بواری میں محدود سمجھنا کس قدر نا دانی ہے۔ اور مثبتین علم سرورِ عالم علیہ السلام كوتساوى اورخداك برابركردين كاالزام دينا أسى بناء فاسد برمبنى لهذا ابل سنت في تو بحد الله حضور كوخداكى برابرنه كها مكرآب نعلم اللى كو كها كرخدا كورسول كى برابر مفهرا ديا، بلكه

^{[1]...}لباب التأويل في معاني التنزيل (تفسير الحازن) بهاره 21 سورة لقمان (31) ،تحت الآية ﴿ وَلَو أَنَّما فِي اللَّهُ عَرِيزٌ حَكِيم ﴾ اللَّهُ رُقُ أَلُكُم وَ الْبَحُرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبَعْهُ أَبُحُرٍ مِا نَفِدَتُ كَلِماتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيم ﴾ اللَّهُ رُقُ اللّهُ عَزِيزٌ حَكِيم ﴾ [آيت 27]، الحزء 3، صفحه 400 دار الكنب العلمية ،بيروت الطبعة الأولى: 1415هـ

^{[2]...}فرمايا بيسب كومراد ليتابول -- فرمايا (م بس39)

رسول مے بھی کم کر دیا۔ کیونکہ رسول علیہ الصلوٰ ق والسَّلام کاعلم بھی اس حد میں محدود نہیں عنایت الہی ہے آسانوں اور زمینوں کے ملک بھی حضور کی وسعت علمی کے سامنے لیل ہیں۔اور حضور کا علم أن سے بھی اکثر وافضل ہے۔ ف- تفسیر خازن جلد ثالث ،ص ۱۳۵ میں ہے ' قُلْتُ: مَلَكُوْتُ السَّمُواتِ وَالْأَرْضِ مِنْ بَغْضِ آيَاتِ اللَّهِ أَيْضًا وَلَآيَاتُ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَكْثَرُ الَّذِي أَرَاهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آيَاتِهِ وَعَجَائِبِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَانَ أَفْضَلُ مِنْ مَلَكُوتُ السَّمْوَاتِ وَالْأَرْضِ "أَا لِينَى مِس كَبْنَا مِول كَمْلُوت سلوت وارض بھی آیات الہید میں سے بعض ہیں اور بیشک آیات الہیداس سے افضل ہے واکثر بیں۔اورشب معراج جوآیات وعجائب الله تعالی نے حضور انورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کومعا تنه کرائے وہ ملکوت سلموٰ ت وارض سے انصل ہیں۔اب انصاف تیجیے کہ ملکوت سلموٰ ت وارض جب حضور کے علم كابعض ہوئے تو حضور كے لئے أن كے ثابت كرنے كوبيكہنا كہ خدائے تعالى كے برابر كرديا صاف مین رکھتا ہے کہ بس اللہ سجانہ کواتنا ہی علم ہے۔ مخالفین کس قد ملطی میں مبتلا ہیں۔ سُنیوں کوالزام دینے اور مساوات ثابت کرنے کے شوق میں علم الہی کی عظمت گھٹانے کے دریے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے اورالی ضداورہٹ دھرمی سے پناہ میں رکھے ہلکوت سمونت و ارض جس سے حضور انور کاعلم بھی وسیع ہے اُس میں علم الہی کو تحصر کردینا کس قدرظلم ہے۔

اب فرما ہے کہ حضور کے لئے ملکوت سموٰ ت وارض کاعلم ثابت کرنے سے خداور سول کا برابر ہوجا ناکس طرح ممکن ہے؟ اگر خداوند عالم کے علم کی عظمت کا بچھ پہتہ ہوتو مخالفین جی تعالی اور اس کے رسول علیہ السلام کے علم میں فرق کر سکیں علماء اہل سنت نے اس فرق کی تصریحت میں فرما نمیں خود اعلام الاذکیا کے صفحہ ۲۲ پراعلی حضرت مولا نا مولوی احمد رضا خان صاحب وامت برکاتہم کی تقریظ موجود ہے اُس میں یہ جملہ بغور ملاحظہ سیجے: ''بصیرت کے اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی ، وہ واجب یہ مکن ، وہ قدیم بیرحادث، وہ نامخلوق بیہ سوجھتا کہ علم الہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی ، وہ واجب یہ مکن ، وہ قدیم بیرحادث، وہ نامخلوق بیہ

^{[1]...}لباب التأويل في معانى التنزيل (تفسير الحازن) باره 15 سؤرة الاسراء (17)، فصل في ذكر حديث المعراج وما يتعلق به من الأحكام، الحزء 3، صفحه 110، دار الكتب العلمية ،بيروت الطبعة الأولى 1415 هـ

مخلوق، وہ نامقدور بیمقدور، وہ ضروری البقابیہ جائز الفنا، وہ ممتنع النغیر بیمکن التبدل ان عظیم تفرقوں کے بعداحتال شرک نہ ہوگا گرکسی مجنون کو۔''^[1] اب کہنے کہ باوجوداتے تفرقوں کے کوئی عاقل مساوی علم الہی کے کہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر بھلا کیا ضرورت تھی جوآپ نے ایک رسالہ لکھ دیا اور بہت ساخون جگر کھایا۔

براہن قاطعہ کا اتہام کے معرت کود بوار کے بیجھے کا بھی علم ہیں 'ادراس کا جواب

گردر حقیقت آپ کا اعقادتو یہ ہے جو آپ کی اور آپ کے فریق کی تقریروں سے فلمرہ کے کہمرورعالم سلی اللہ تعالی علیہ وہلم کو گئی کی دوچار چیزیں بتادی گئیں باقی اُنھیں دیوار کے پیچھے کا بھی حال معلوم نہیں چنانچہ براہین قاطعہ مطبوعہ ہاشی پریس صفحہ ہم میں لکھتے ہیں اور شخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچے کا بھی علم نہیں۔ [2] باوجود یکہ حضرت شخ مدارج شریف میں فرماتے ہیں وایس سخن اصلی ندار دروایت بدار صحیح نه شریف میں فرماتے ہیں وایس سخن اصلی ندار دروایت بدار صحیح نه شدی اللہ اللہ عنی نہ اِس بات کی کھاصل نہ روایت اس کے ساتھ سے گر باوجود اس کے حضور علیہ الصلو ق کے علم کی تنقیص کے لئے شخ پر انہام ۔ یہ ہا آپ کا عقیدہ حضور کے علم کی نبست اور یہ الصلو ق کے علم کی نبست اور یہ بات کی دیا تن کا نمونہ کہ شخ جس بات کو باطل و بے اصل بتا ئیں آپ شخ ہی کو اُس کا مثبت ہنا ئیں۔

حعرت کے مم برمحیط کا اطلاق درست ہے۔ اور آپ کا بیقول کہ وہ علم محیط نہیں رکھتے جس معنی پر کہ آپ گمان کرتے ہیں بالکل باطل

अधिअधिअधिअधिअधिअधि 🕀 🚯 🏵 🏵 अधिअधिअधिअधिअधि

[1] ... اعلام الاذكياء باثبات علوم الغيب لخاتم الانبياء (1902ء) صغير 29، مطبع احدى ، كوچه لنگر خانه رياست ماميوره مند [شار كافتر مناب علم الانبياء (1902ء) صغيره مند [شار كافتر مناب علم المام احدرضا القريظ نبر 7 صغيره كافتر بيلز ، لا مور مند المعام المربك بيلز ، لا مور مند المعام من مناب علم مناب المام احدرضا القريظ نبر 7 من مناب المام المربك بيلز ، لا مور منابك بيل بيلز ، لا مور منابك بيلز ، لا مور

[2]... برامين قاطعه منحه 51 مطبع بلالى ساد هوره /صفحه 55 ،كتب خاندا داديد، ديوبند، يوبي انذيا

[3]...مدارج النبوة،قسم اول :فضائل و كمالات،باب اول در بيان حسن حلقت و جمال،الحزء1، صفحه7، مكتبه نوريه رضويه،سكهر،طباعت اول 1397هـ/1977م[وفيه:صحيح نه اسبت]

حضور کاعلم کا نات وغیر ما کے کلیات و جزئرات برمحط ہے

مرقاة شرح مَكُلُوة شريف، جلد فيجم ، صغيه ١٢١ پر تحت حديث (إِنِّي لَا غُوف أَسْمَاءُ هُمْ وَأَسْمَاء وَ الْمُعُونِ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْمُعُجِزَاتِ هُمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ) [2] مسطور بُ فِيهِ معَ كُونِهِ مِنَ الْمُعُجِزَاتِ هُمْ وَأَسْمَاء آبَائِهِمْ وَأَلُوانَ خُيُولِهِمْ) كَانِهِ وَسَلَّمَ مُحِيطٌ لِلْكُلْيَاتِ وَالْجُزْئِيَاتِ مِنَ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ عِلْمُهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِيطٌ لِلْكُلْيَاتِ وَالْجُزْئِيَاتِ مِنَ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ عِلْمُهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِيطٌ لِلْكُلْيَاتِ وَالْجُزْئِيَاتِ مِنَ

කටහට කටහට කට කට අම 🛞 🛞 🍪 කටහට කට කට කට කට

[1]...روح البيان بهاره 29 سورة النحم (53)، تحت الآية (لقد رأى من آيات ربه الكبرى) [آيت 18]، المحزء 9 صفحه 232 مدار الفكر -بيروت

[2]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن بباب الملاجم الفصل الاول ارقم المحديث 5185، صفحه 479 مكبه رحمانيه، الاهور الطبعة: 2005م

ترجہ: بی ان لوگوں کے نام اور ان کے بابوں کے نام بھی جانتا ہوں اور ان کے کھوڑوں کے رکوں کی بھی معرفت رکھتا ہوں۔

الكانِناتِ وعَيْرِهَا" العِن آنخضرت سلى الله تعالى عليه وسلم كاس خبر دين من باوجود معجزه

[1]....مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب المُلَاحِم، الفصل الاول، تحت رقم الحديث 5422، الحزء 8، صفحه 3416، دار الفكر، بيروت لبنان، الطبعة : الأولى، 1422هـ 2002 -م

ملاعلی قاری رحمہ اللہ کی مرقاۃ المفاتی کے مطبوعت فول میں مذکورہ عبارت کے لفظ "علمه" کے بعد
"صلی الله علیه وسلم" کی بجائے لفظ" تعالی" درج ہے لیکن یہ درست نہیں، کیونکہ حدیث یاک میں
جب حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم و معرفت کا ذکر ہے تو شارح بھی اس کی وضاحت میں حضور کے علم شریف
ای کو بیان کریں گے نہ کے اللہ تعالی کے علم کو ، پس بیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ یہاں درست عبارت "علمه
صلی الله علیه و سلم" ، بی ہے اور مطبوعت فول میں "علمه" کے بعد لفظ" تعالی" کا اندراج ہو کا تب کا
تیجہ ہے۔ پھر کا تب سے ایسی عظمی کا صدور کچھ بعید بھی نہیں مکتبہ صطفیٰ البابی طبی مصر کی مطبوعه ای کتاب، ای
جلد، ای صفحہ ای حدیث کی شرح میں فرکورایک اور عبارت ملاحظہ فرمایے" قال الطیبی رحمه الله: هو
جزاء شرط محدوف أبهم أو لا فی قوله تعالی آن الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث و لا
یفور بغنیمة" اب بیے کا تب کی علمی سے اس عبارت میں صدیث شریف سے بیل" قوله صلی الله تعالی
یفور بغنیمة" کی بجائے" قوله تعالی "کا اندراج بھی کا تب بی کی غلطی ہے۔ [مصفیٰ البابی طبی محرکا
الله علیه و سلم" کی بجائے" قوله تعالی" کا اندراج بھی کا تب بی کی غلطی ہے۔ [مصفیٰ البابی طبی محرکا

(فدكورة تقريم ولانا ابوالاسدقاورى بريلوى عليه الرحمة كى تحريب ماخوذ بجوامرت سرسة بكى ادارت ميس شائع بونے والے مابوار رسالة "مظهرت" "شاره بابت جمادى الاخرى ١٣٥٢ م شيء مرحقوم بير مرقوم ب

پھر برسیل تزل اگر بیتلیم کرلیا جائے کہ 'علمہ '' کی ضیر غائب سے اللہ تعالیٰ کی ذات ہی مراد ہے اور مرقاۃ کی عبارت کا حاصل ہیہ ہے کہ 'فدکورہ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ کاعلم کا نئات وغیرہ کے جڑئیات وکلیات سب کو محیط ہے۔' تو سوال ہی پیدا ہوتا ہے کہ اس حدیث میں علوم الہیہ کے اصلائم فرور پر دلالت کس طرح سے ہے؟ معنیٰ ہ تر بیف کی مید میٹ اول تا آخر کھل پڑھ لینے بظاہر اس حدیث میں علوم الہیہ کا بیان فدکور بی نہیں تو پھر جزئیات و کلیات کو محیط ہونے پر دلالت کا کیامعنی؟ ہاں اگر یوں تقریر کی جائے کہ ''فدکورہ حدیث پاک میں اس بات پر دلالت ہے کہ علوم نبو بیکا کنات وغیرہ کے جزئیات و کلیات سب کو محیط ہے۔' تو یوں اگر چہ اس حدیث کو علوم الہیہ پر دلیل قرار دیا جاسکا ہے وغیرہ کے جزئیات وکلیات سب کو محیط ہے۔' تو یوں اگر چہ اس حدیث کو علوم الہیہ پر دلیل قرار دیا جاسکا ہے لیکن اس تقریر سے خالفین کا مقصد حاصل نہیں ہوسکا کے دئا کہ ان کا مقصد تو یہ تھا کہ جزئیات وکلیات کو محیط مخط مقط کین اس تقریر سے خالفین کا مقصد حاصل نہیں ہوسکا کے دئا ہاں کا مقصد تو یہ تھا کہ جزئیات وکلیات کو محیط مونے کردیا تھا کہ جزئیات وکلیات کو علیات کو معلم مقط مقط مقط ہونے پر دلالت کرتی ہا جار کہ کر اللہ تا تر کا حاصل ہوں نہ ہو میں اس دریا تھیں ہو کی ہو دیا ہے دکھیا ہونے پر دلالت کرتی ہے اور کھر دلالت التزامی کے طریقے پر علم البی کے جزئیات وکلیات کو مجیط ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اگر علوم البہ پر بوج سے استدلال نہ کیا جائے تو اس حدیث میں علوم البہ پر ہے۔۔۔ دلالت کرتی ہے اور اگر علوم البہ پر برعلوم نبوج سے استدلال نہ کیا جائے تو اس حدیث میں علوم البہ پر ہوں۔۔۔

ہونے کے اس پر بھی دلالت ہے کہ آمخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کاعلم کا تنات وغیر ہا کے كليات وجزئيات برمحيط ہے۔ يتنخ عبدالحق محدث دہلوي رحمہ الله تعالى اشعة اللمعات شرح مشكوة میں صدیث اختصام ملائکہ کے جملہ ((فَعَلِمْت مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَالْآرْضِ))[1] کی شرح میں فرماتے ہیں 'بس دانستر هر چه در آبسمانها و هر چه در زمین بودعبارت است از حصول نمامهٔ علوم جزوی و کلی و احاطهٔ آن "[2] اور مدارج شریف ك خطبه مين فرماتي بين: "وور صلى الله عليه وسلم دانا است برهمه جيز از شيو ناتذات وصفات حق واسما. وافعال وآثار وبجميع علوم ظاهر وباطن و اؤل و آخر احاطه نمود است و مصداق ﴿ فَوْقَ كُلُّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٍ اللهِ "الامنعف کے لئے بیجار گواہ کم نہیں۔وہ سمجھ سکتا ہے کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوحضرت حق تعالیٰ نے کا گنات وغیر ہا کے تمام علوم ظاہراور باطن اول وآخر جزوی وکلی پر محیط کر دیا ہے [4] مگرجس کے دل میں انصاف اور حق طلی کا ماوہ ہی نہ ہوا سکے لئے ہزار بھی کم ہیں۔

மை மா மாகம்கம்கள் இ இ இ இ இத்தில் மாகம்கள் இரு இத்தில் மாகம்கள் இரு இத்தில் மாகம் இரு இரு இரு இரு இரு இரு இரு வ _علوم نبوريكي وسعت فدكوره براستشهاد بالكل درست رب كارواللدتعالى اعلم

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الصلوة، بَاب الْمَسَاحِد ومواضع الْصَّلاة، الفصل الثاني، رقم الحديث670، صفحه 71، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

[2]...اشعة اللمعات، كتاب الصلوة، باب المساجِد ومواضع الصَّلاة، الفصل الثاني، تحت حديث عبد الرحمن بن عائش (فَعَلِمُت مَا فِي السَّمَاوَاتِ...)،الحزء أ، صفحه 333، كتب حانه محيديه ، ملتان

ترجمه: "بس میں نے جان لیا جو کیجھ آسانوں اورزمینوں میں ہے "بیتمام کی وجز وی علوم اوران کے احاطہ سے (شرح مشكلة ة ترجمه الشعة الممعات ، جلد 2 منح 122 ، فريد بك سال ، لا مور ، الطبح الثانى : مغر 1424 مراير بل 2003 ء)

[3]...مدارج النبوة، عطبة الكتاب، الحزء 1، صفحه 2,3 سكتبه نوريه رضويه، سكهر، طباعت اول 1397هـ/1977م. ترجمہ: اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوذات اللی کے شانون اور صفات حق کے احکام اور اساء وافعال اور آثار غرض جميع اشياء كاعلم باورحضور نے جميع علوم اول وآخر وظاہر وباطن كوا حاط فرمايا اوراس آيت كے مصداق موے ﴿وَفُوقَ كُلُّ ذِي عِلْمِ عَلِيمٌ ﴾ كم معلم والے كاو برايك علم والا ہے۔

(منقول ازالدولة المكية بالمادة الغيبية(مترحم از شهزادة اعلى حضوت حضور حجة الاسلام عليه الرحمة) ، صفحه 211مكتبه رضويه، كرابعي، بار ينجم، تاريخ اشاعت نرجب المرحب 1421هـ/اكتوبر2000م الاصفحه 147 تا150 ، نذير سنز يبلشرو الاهور) فوت: مدارج النهوة مترجم ازمفتي غلام عين الدين تيمي رحمة الله عليه كيم مطبوع تسخوب مين مذكوره بالاعبارت كا

ترجمه درج تبيل ہے۔ (م، ص 42) [4]... جزوى اور كلى يرمحيط كردياب

آية ﴿ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءِ ﴾ معانب خالف كى غلط بي

<u>اوراس کا جواب</u>

آب نے جوآ ية شريفه ﴿ وَ لَا يُحِيطُونَ بِشَيء مِّنْ عِلْمِه إِلَّا بِمَاشَاءَ ﴾ [ا] نقل فرمائی وہ بالکل حق ہے مگرفہم نصیب اعداء آپ نے اُس کا ترجمہ تک غور سے نہیں دیکھا۔ آیت بصراحت فرماري ہے كہ وہ علم البى كا احاط نہيں كر ليتے اور جوعبارت تفيير كبير سے جانب مخالف نِنْقُل کی ہے اس میں بھی ' ہُو آن یک کمھٹم ''سے ظاہر ہے کہ فی احاطم باری سجانہ تعالیٰ کی ہے۔ ریمین ہمارا فرہب ہے کہ کم البی محیط ہے محاطبیں۔ رہا آپ کار فرمانا کہ مخلوق کاعلم قلیل ے۔ یہ بیان ہو چکا کہ جناب باری عزاسمہ کے سامنے تمام مخلوقات کاعلم قبل ہے اور دہ نسبت بھی نہیں رکھتا ہے جو ذرہ کو آفتاب اور قطرہ کوسمندر کے ساتھ ہے جیبا کہ آپ نے آیہ شريفه ﴿ وَمَا أُوْرِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ [2] نقل فرمائى إدر نيزعبارتيل نقل كى بي اور بخارى شريف ملى إ (وَقَعَ عُصُفُورٌ عَلَى حَرُفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ فِي الْبَحْر فَقَالَ الخَضِرُ لِمُوسَى ^[3] مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الخَلَائِقِ فِي عِلْمِ اللَّه تَعَالَى إلَّا مِقْدَارٌ مَا غَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارَهُ) [4] الحديث ماصل بيكر تتى كالركرير ایک چڑیا نے بیٹھ کرانی چونے دریا میں ترکی تو حضرت خضر علیہ السلام نے موی علیہ الصلاة والسلام سے کہا کہ میرا اور تمہارا اور تمام مخلوق کاعلم جناب باری تعالی کے علم کے سامنے ایبابی ہے جیسا کہ دریا کے مقابلہ میں اس چڑیا کا چونچ تر کر لیٹا

කඩකටකටකටකට මේ මේ මේ මේ මේ කටකටකටකටකටකට

[1]...القرآن الكريم ، باره 3،سورة البقرة (2)،آيت255 ترجمهُ كنز الايمان: اوروه بيس ياتي اس كعلم مس سع مرجتناوه جا ہے۔

[2]...القرآن الكريم ، باره 15 ،سورة بني اسرائيل (17)،آيت 85 ترجم كرالا بمان: اورتهيس علم نهال الرتفور ال

[3]...فَقَالَ الْخَضِرُ لُومتى (م، 42)

[4]...الصحيح البخارى، كتاب تفسير القرآن، باب (فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَذَاء نَا لَقَدُ لَقِينَا مِنُ سَفَرِنَا هَذَا فَلَا الْحَدِيثِ 4727، نَصَبًا، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِذُ أُويُنَا إِلَى الصَّخَرَةِ فَإِنَّى نَسِيتُ الحُوتَ) (الكهف63)، وقم المحديث4727، صفحه 1425، 1425هـ (2005م صفحه 1425، 1425هـ (2005م دونول تول على العُصْفُورُ وَ مِنْقَارُهُ " ورئ تقا، بم في اصل كم التَّا التَّحْرُ وك بهد

امام محمر غزالى رحمدالله كيميا عسعادت مين لكفته بين- "وهيج سليمر دل نه بوجد المحد فرائد كه علمر حق المحدو المدائد كه علمر فرشنگان و آدميان د رجنب علمر حق ناجيز است درهمه دا گفته كه هو مآ أوريتم مِّن الْعِلْمِ الَّا قَلِيلًا كَلِيلًا كَا الورتمام غيوب آسانون اور زمين كالله بالله بالله قطرة بين- چنا نچه علام تفاتى حواثى بيضادى مين طبى سے نقل فرماتے بين" أنَّ مَعْلُو مَاتِ اللهِ تعَالَى لَا نِهَايَة لَهَا وَ عَيْبُ السَّمُواتِ وَالْارْضِ وَمَا يَبدُونَهُ وَمَا يَكُتُمُونَهُ قَطْرَةٌ مِنْهَا" اللهِ تعالَى لَا نِهايَة لَهَا وَ عَيْبُ السَّمُواتِ وَالْارْضِ وَمَا يَبدُونَهُ وَمَا يَكُتُمُونَهُ قَطْرَةٌ مِنْها" اللهِ تعالَى لَا نِها بَاللهُ تعالَى اللهِ تعالَى لَا نِها بَعْ وَلِيلُ مَن اللهُ عَلَيْهُ وَمَا يَكُتُمُونَهُ قَطْرَةٌ مِنْها" اللهِ تعالَى كَلَا بَعْ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَمَا يَكُتُمُونَهُ قَطْرَةٌ مِنْها" اللهِ تعالَى عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَمَا بَعْ وَلَى مَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَمُ وَلَى مَا اللهِ عَلَيْهُ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّم وَلَيْكُونُ وَمَا مِواتُ عَلْمَ اللهِ عَلَيْهُ وَسَلَّم وَعَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَلَيْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَلَيْهُ وَاللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّم وَسَلَّم وَلَيْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَسَلَّا بِكُونُ وَمَا سَيْكُونُ وَمَا سَيْكُونُ وَمَا سَيْكُونُ وَمَا سَيَكُونُ وَسَلَّم وَسُلَّم وَسُلُونَ وَمَا سَيَكُونُ وَسَلَّم وَسُلُونَ وَسَلَّم وَسُلُونُ وَسَلَّم وَسَلَّم وَسُلُونَ وَسُلُونُ وَسُلُونُ وَسُلْمُ وَسُلُونُ وَسُلُم وَسُلُم وَسُلُمُ وَسُلُونُ وَسُلُمُ وَالْمُونُ وَسُلُمُ وَ

මිය විය විය විය විය මේ මී මී මී මී විය විය විය විය විය විය

[1].... كيميائي سعادت، اصل نهم در محبت شوق و رضا ، پيدا كردن آنكه مستحق دوستى خدا است وبس، صفحه 4000 النوريه الرضويه ببلشنك كمپنى، لاهور، 1430هـ/2009م

[لفظه: وهبج سلير دل نه بود كه اس مقدار نداند كه علم اولين وآخرين فرشتگان و آدميان د رجنب علم حق تعالى ناجبز است دوهمه دا گفته است ﴿وَمَا اُوتِيُتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ الْا قَلِيْلاً﴾] ترجمہ: كوئى قلب سليم اييانہيں جواتى بات سے بھى واقف نه ہوكہ سب اولين وآخرين، فرشتو ل اور انسانوں كا علم بھى علم اللى كے مقابلہ ميں كھ حيثيت نہيں ركھا ، اور اللہ نے ان سب سے فرمایا ہے كہ ﴿وَمَا اُوتِيتُم مِّنَ

الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ ترجمه كنزالا يمان: اورتمهين علم ندملا مرتفورا-

[2]...عِنَايةُ الْقَاضِي وَكِفَايةُ الرَّاضِي (حَاشِيةُ الشَّهَابِ عَلَى تفُسيرِ البَيضَاوِي)، پاره 1،سورة البقرة (2)،تحت الآية ﴿ إِنِّي اَعُلَمُ غَيُبَ السَّمُوتِ وَالْاَرُضِ وَاعْلَمُ مَا تُبُدُونَ وَمَا كُنْتُمُ تَكْتُمُونَ ﴾ [آيت33]، الحزء2، صفحه 128،دار النشر:دار صادر،بيروت

تر جمہ:معلومات الہیبغیرمتنا ہی ہے،زمین وآسان کے غیوب اور جو بچھلوگ ظاہر کرتے اور چھپاتے ہیں سب علم الہی کا ایک قطرہ ہے۔ فیسے آسان اور زمینوں کے تمام غیوب دریا ہے علم الہی کا قطرہ ہیں۔

[3]...روح البيان ، پاره 7،سورة الانعام (6)،تحت الآية ﴿ولا تطرد الذين يدعون رَبهم بالغداة والعشي يريدون وجهه ما عليك من حسابهم من شيء وما من حسابك عليهم من شيء فتطردهم فتكون من الظالمين ﴾ [آيت 52]، الحزء 3، صفحه 35، دار الفكر -بيروت

''در احادیث معراجیه آمده است که در زیر عرش قطره در حلو من در در احادیث معراجیه آمده است که در زیر عرش قطره در حلو من در پختند فعلمت منا گان و ما سیگون ''اا ان عبارتون کا عاصل به ہے که آنخضرت صلی الله تعالی علیه وعلی آله واصحابه وسلم نے فر مایا که شب معراج میر عاق میں ایک قطره پر کایا گیا، اُس کے فیضان سے مجھے ما کان وسیکون کاعلم عاصل ہوگیا۔ اب بیمعلوم ہونا چاہئے کہ ماکان اور ماسیکون کاعلم بھی علم البی کا ایک قطره ہے اور اس معنی سے اُس کو بعض یا قلیل کو ہے اور اس معنی استعال ہوا کہ سکتے ہیں۔ پس جہاں کہیں تفاسیر وغیر ہا میں بعض یا قلیل کا لفظ یا اس کا ہم معنی استعال ہوا ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ علم جناب باری تعالی کے سامنے تمام محلوقات کاعلم گوکتنا ہی ہوقلیل ہوا ہے اور قلیل کے لفظ سے اُن کے جمعے اشیاء کے عالم ہونے کا انکار کرنا جہالت وسفا ہت ہے۔

مخالفین نے علم ماری تعالی کو بھی تھوڑ ابی سمجھ لیاہے

افسوس ہمارے ابنائے نوع جنھوں نے آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جمیع اشیاء کے عالم ہونے کے اعتقاد پر کفر وشرک کا فتوی دے دیا اور بیدخیال کرلیا کہ احاطہ خدا ہی کو ہے انھوں نے بی کریم علیہ التحیة وانسلیم کے ہی علم میں نقصان نہیں ثابت کیا بلکہ خدا کی طرف بھی یہ قصور عاکد کردیا (نعوذ باللہ من ذلک) اور اُس کے علم عظیم کو اتنا ہی سمجھ بیٹھے۔ حالا نکہ علوم ماکان و ماکن و ماکن و دیوب سلوت وارض سب کے سب اُس کے علم عظیم کا ایک قطرہ ہے اُسے جیسا کہ فقیر ماکن و دیوب سلوت وارض سب کے سب اُس کے علم عظیم کا ایک قطرہ ہے اُسے جیسا کہ فقیر کی منقولہ عبارت سے ثابت ہوا۔ کاش بید حضرات بھی توجہ فرمائیں اور ان عبارات برخور کریں تو ہرگز مسلمانوں پرشرک کا فتو کی دے کر مشرک نہ بتائیں۔خدایا ہم کو اور ہمارے بی نوع کو اپنے ہم گرز مسلمانوں پرشرک کا فتو کی دے کر مشرک نہ بتائیں۔خدایا ہم کو اور ہمارے بی نوع کو اپنے مسید ھے راستہ پر چلنے کی ہدایت کر اور تو فیق مرحمت فرما۔''

علم شعر کی نغیس بحث

اس تقریر کے بعد مؤلف اعلاء کلمۃ الحق نے توحید کے معنی بیان کئے ہیں اور علوم شرعی و

المعالم المعالم المعالم المعالم الله المعالم المعالم

غیر شرعی کا بیان بقدرا بنی لیافت کے لکھا ہے اور حضرت مولا نا شاہ سلامت اللہ صاحب مؤلف ''
اعلام الاذکیاء'' کی نسبت حسب عادت اپنی ہمت کے موافق کلمات کے ہیں ہم کواُن سے بحث نہیں البتہ اُنھوں نے صفحہ ۱۸ پر یہ بحث کی ہے کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حضرت حق سبحانہ تعالی نے علم شعر عطانہیں کیا۔ اس مرعا پر آیئہ کریمہ ﴿ وَ مَا عَلَمْنَهُ الشَّعْوَ وَ مَا یَنْبِغِی لَمَا عَلَمْنَاهُ الشَّعْوَ وَ مَا یَنْبِغِی لَمَا عَلَمْنَاهُ الشَّعْوَ وَ مَا یَنْبِغِی لَمَا عَلَمْنَاهُ الشَّعْوَ وَ مَا یَنْبِغِی لَمَا الله ین کاشفی کی تفسیر سے بیقل کیا ہے کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زبان مبارک وزن شعر کے ساتھ موافقت نہ کرتی تھی۔ اس صفحہ کے آخر میں ایٹی اجتہاد خانہ زاد سے قیاس ایجاد کیا ہے۔

قُولُه: بھلا جوہم کے سراسر بُرے ہیں اُن کی قباحت اور برائی شرع شریف میں ثابت ہے جیسے علم سحر اور طلسم اور کہا نت وغیرہ۔ اُن علوم کے ساتھ آنخضرت علیہ الصلاۃ قدس صفات کیونکر متصف ہو سکتے ہیں۔ پس جن لوگوں نے بید دعویٰ کیا ہے کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جمیع اشیاء اور غیوب کے عالم ہیں۔ کیا ناعا قبت اندیش سے رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اُن علوم کے ساتھ متصف کرنا جا ہے ہیں کہ جو شان بُوت کے بالکل منافی بلکہ فس ایمان کی بھی ضد ہیں۔

اُفُولُ: جانب خالف اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵ میں خود فرما تھے ہیں کہ ہرکس وناکس ناحق شناس کا قیاس اصول دین میں سے نہیں ہوسکتا۔ پھرکس طرح اُن کا اجتہاد کتا ہم کر کیا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علم سحرو کہانت سے عافل ہیں۔ لہذا ہم اُنہی سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا اُن کا یہ قیاس قابل قبول ہے؟ اگر ہے تو کیوں؟ کیا مجتہد ہونے کا یہ دعویٰ ہے۔ علاوہ ہریں زبان مبارک کا وزن شعر کے ساتھ موافقت نہ فرمانا اُنھوں نے کس طبع میں نقل کیا ہے۔ آیا یہ خیال ہے کہ یہ فن شعر کی عرض موافقت نہ فرمانا اُنھوں نے کس طبع میں نقل کیا ہے۔ آیا یہ خیال ہا طل ہے۔ کتے عموض عرض موافقت نے ربیل وہر ہان ہوجائے گا۔ اگر ایسا ہے تو خیال باطل ہے۔ کتے عموض وقوا فی کے جاننے والے فن شعر کے ماہر ایسے ہیں کہ وزن شعر کے شیح ادا کرنے پر وقوا فی کے جاننے والے فن شعر کے ماہر ایسے ہیں کہ وزن شعر کے شوکے ادا کرنے پر

قادر نہیں۔اس سے بہلازم نہیں آتا کہ اُٹھیں شعر کے ردی وجید میں تمیز نہ ہون کے قواعد ومصطلحات سے بہت مرتبہ ملکہ مراد ہوتا ہے۔ ہمار برون مرہ کے محاور سے بیں کہ فلاں عالم کھنا نہیں جانا۔اس کے بیم عنی نہیں کہ املایار سم الخط یا حروف کی صورت و بیت اور قواعد کی اُس کو خبر نہیں سب کچھ جانتا ہے مگر لکھنے کا ملکہ نہیں۔ آپ روٹی پکانا نہیں جانتے اس کے بہی معنے ہیں کہ پکانے کا ملکہ نہیں۔ورنہ جانتے خوب بیں کہ س طرح پکتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ میں تیراندازی جانتا ہوں۔ آپ تیر کمان وے کر کہئے کہ نشانہ لگائے اور کس طرح نشانہ لگائے اور کس کا خوب واقف ہے کی بہا جائے گا کہ نہیں جانتا گو کہ وہ تیراندازی کے مفہوم ومعنی کا خوب واقف ہے کین یہاں مراد تو علم سے ملکہ ہے۔ پچھ ہمارے بی محاورات پر کا خوب واقف ہے کین یہاں مراد تو علم سے ملکہ ہے۔ پچھ ہمارے بی محاورات پر منک اور ہرزبان میں علم بمعنی ملکہ بکٹر ت مستعمل ہے۔

تلوّ عَلَى النَّهِ يَقْتَدِرُ بِهَا عَلَى إِذْرَاكِ جُزُنِيَّاتِ الْآخُكَامِ، وَإِطْلَاقُ الْعِلْمِ عَلَيْهَا فَإِنَّ مَعْنَاهُ مَلَكَةٌ يَقْتَدِرُ بِهَا عَلَى إِذْرَاكِ جُزُنِيَّاتِ الْآخُكَامِ، وَإِطْلَاقُ الْعِلْمِ عَلَيْهَا شَائِعٌ فِي الْعُرْفِ كَقَوْلِهِمْ فِي تَعْرِيفِ الْعُلُومِ عِلْمُ كَذَا فَإِنَّ الْمُحَقِّقِينَ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ هَذِهِ الْمَلِكَةُ وَيُقَالُ لَهَا الصِّنَاعَةُ أَيْضًا لَا نَفْسُ الْإِذْرَاكِ ''آا مسلم النبوت الْمُرَادَ بِهِ هَذِهِ الْمَلِكَةُ وَيُقَالُ لَهَا الصِّنَاعَةُ أَيْضًا لَا نَفْسُ الْإِذْرَاكِ ''آا مسلم النبوت مِين بَرَةً لَا يَضُرُّ لَا أَذْرِي لِأَنَّ الْمُرَادَ الْمَلَكَةُ أَلَامُولَا عَبِهِ فَي اللهِ عَلَى أَنْ الْمُرَادَ الْمَلَكَةُ أَلَامُولَا عَبِهِ فَي اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى أَنْ الْمُرَادَ الْمَلَكَةُ الْمَلَكَةُ اللهُ الْمُرَادَ الْمُلَكَةُ الْمُلَالَةُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْمُولَادَ الْمُلَكَةُ الْمُلَكَةُ اللهُ عَلَى اللهُ الْمُلَكِةُ الْمُلَكَةُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْمُلَكَةُ اللهُ عَلَى اللهُ الْمُ الْمُلَكَةُ الْمُلَكَةُ اللهُ عَلَى اللهُ الْمُلِكَةُ الْمُلِكَةُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى الْمُلِكَةُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

हार हास हास हास हास हम कि कि कि कि हम हमर अपने अपने अपने अपने

[1]....شرح التلويح على التوضيح التعريف اما حقيقي و اما اسمى، تعريف اصول الفقه باعتبار الاضافة، الحزء 1،صفحه29،مكتبة صبيح بمصر

ترجمہ: "لفظ مم کا" تھیؤ محصوص "پردلالت نہ کرنا" ہمیں تشکیم ہیں کیونکہ "تہھیؤ محصوص" سے مرادابیا ملکہ ہے کہ جس کے ذریعے انسان جزئیا تبادگام کے ادراک پُرقدرت پاتا ہے اورعرفا اس معنی پرلفظ علم کا اطلاق شائع ہے جب یا کہ ناما ہے کرام علوم کی تعریف میں "علم کا اطلاق شائع ہے جب یا کہ ناما ہے کرام علوم کی تعریف میں "علم کا اطلاق شائع ہے جب یا کہ ناما ہے کرام علوم کی تعریف میں "علم کا جاتا ہے۔ رائے یہ ہے کہا جاتا ہے۔

[2]...مسلم الثبوت، المقدمة،بيان الفرق في وجوب العمل على السحتنيد ...،صفحه7،مكتبة محمودية،

ترجمه: ائمه فقد سے " لا أُدُرِى " كا ثبوت محصرتين كيونكم سے مراد ملكه ب

بِالْعِلْمِ الْمَلَكَةُ الله عمرة الخالفين مولوى بشرالدين الى شرح كشف المبهم من لكفت بين إلانَّ الْمُرَادَ بِالْعِلْمِ فِي قَوْلِهِمُ الْعِلْمُ بِالْأَخْكَامِ الْمَلَكَةُ 'عَلَا الْبَاتُو آبِ وَمعلوم موا موا المُكاكمة معنی ملکہ کے شائع و ذائع ہے۔احادیث میں بکٹرت علم جمعنی ملکہ آیا ہے۔مندالفردوں میں بکر بن عبدالله بن رئي عصروى ب عن النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَّمُوا أَوْلَادَكُمْ السّباحَةَ وَالرَّمَايَةَ))[3] ويلى نے جابرين عبرالله عباي الفاظ روايت كى ((عَلَّمُوا يَنِيكُمْ الرَّمْيَ فَإِنَّهُ نِكَايَةُ الْعَدُو)) إلى حضور في اولا دكوتيرا ثدازى اور شناورى تعليم كرفي كاحكم فرمايا تو کیاجانب خالف محض شناوری اور تیراندازی کے مغیوم ومعنی کاذبین تشین کرنا اور ذبانی طور براس کی بوری کیفیت سنا اور مجهادیا اور تیرنے اور تیرا عدازی کرنے والوں کا دکھادیا میل ارشاد کے لے کافی بھتے ہیں یامش وعنت کرائے تیراندازی اور شاوری پرقادر کردیامراد لیتے ہیں۔ فرمائے علم سے ملک مراد ہوایا چھ اور؟ خود قرآن یاک میں دارد ب ور علمته صَنعَةً لَبُوسِ لَكُمْ لِتَحْصِنكُمْ مِنْ بَأْسِكُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ شَكِرُونَ ﴿ أَنَّا فَرَمَا عَ ال آيت مين طكر مرادب يامرف ادراك؟ آيت ﴿ وَمَا عَلَمْنَهُ الشَّعْرِ ﴾ [6] من محمام علم علم ملكرمراد بادر ملك عى كانتى بنديد معنى كه حضوركوشعر كاعلم عى ند تعالم تقاسيراً يت كمعنى من ملك عى كانتى

කරනවනවනවනව ෯෯෯෯෯නවනවනවනව

[1]...شرح مسلم الثيوت مع شرح حملة المنهيات مفحه 13 الملكتبة الفاروقية الحير ماركيت اكوئته ترجم علم ملكم الام-

[2].... كشف المبهم شرح مسلم معفحه 10 مكتبة عربية ، كانسى روذ، كولته ترجم: علم كول" العلم بالاحكام " على عمر اوطك -

[3]...الحامع الصغير للسيوطى، باب العين، رقم الحديث 5478، الحزء2، صفحه 95، المكتبة الشاملة)

المتحكز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حرف النون من قسم الأقوال الباب السابع في بر الأولاد و
حقوقهم وفيه أربعة فصول الفصل الرابع في حقوق وآداب متفرقة القرع الثالث في الرمي والسياحة،
رقم الحديث 45343 لمعزء 16، صفحه 443 مؤسسة الرسالة، الطبعة المحاسة، 1401هـ 1981م
(قالا بعد ذكره "فر عن بكر بن عبد الله بن الربيع الأتصارى" لكن لم احد في القردوس)

[4] ... مسند الفردوس باب العين برقم 4008 الحزء 3 صفحه 11 مدار الكتب العلمية، بيروت، العلبعة الثانية 2020م

[5]...الفرآن الكريم ، باره 17 سورة الانبياء (21) مآيت 80 ترتمهُ كزالا بحان: اور بم نے استمهار الك بينا وابنانا كھايا كتم يس تميارى آنج سيجائے كياتم شكركرو كے۔

[6]...القرآن الكريم ، باره 23سورة يس (36) آيت 69 وونول تخول على و عَلَمته الشّعر فودن تما يم في كردى ب- كررى بين يَفير خازن بين من الله في الله في الله في الله في الكورى الله وما يَضَلَّحُ مِنْهُ بِحَيْثُ لَوُ أَرَادَ وَمَا يَضَلَّحُ مِنْهُ بِحَيْثُ لَوُ أَرَادَ وَضَ الشَّعْرِ لَمْ يَتَأَتَّ لَهُ وَلَمْ يَتَسَهَّلُ '' [3] تغير كير مين من قال قوم ما كان يَتَتَى قَوْضَ الشَّعْرِ وَمَ مَا يَتَسَهَّلُ لَهُ حَتَّى أَنَّهُ إِنْ تَمَثَّلُ بَيْتَ شِعْرِ سُمِعَ مِنْهُ مُزَاحَفًا '' [3] الني الله وَالمَّعْرُ وَلَا يَتَاتَّى لَهُ لَوْ طَلِبَهُ أَى جَعَلْنَاهُ الله عَنْ لَوْ الله عَلَى الله وَلَوْنِ مِنْ الله عَلَى الله وَلَكُ الله مَا الله وَلَوْنِ الله وَلَكُنُ الله وَلَوْنِ الله وَلَكُنَ الله وَلَوْنِ الله وَلَوْنِ الله وَلَكُنُ الله وَلَا الْمُولُ وَلَى الْمُولُونِ الله وَلَوْنِ الله وَلَوْنِ الله وَلَيْ الْمُولُونِ الله وَلَكُنَ الله وَلَوْنِ الله وَلَكُنَ الله وَلَوْنِ الله وَلَا الْمُولُونِ الله وَلَوْنِ الله وَلَوْنِ الله وَلَكُونَ الله وَلَكُنُ الله وَلَوْنِ الله وَلَوْنِ الله وَلَوْنِ الله وَلَكُنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنِ الله وَلَا الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنِ الله وَلَوْنَ الله وَلَكُنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَا الله وَلَوْنَ الله وَلَكُنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَا الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ وَلِهُ وَلَوْلُونَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلْوَلَا الله وَلَوْنَ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْلُولُ الله وَلَوْنَ الله وَلَوْلُولُ الله وَلَا الله وَلَوْلُولُ الله وَلُولُ الله وَلَوْلُولُ وَلِي الله وَلَوْلُولُ الله وَلِهُ وَلِهُ الله وَلَو

अध्यक्षत्र विकार विकार कि कि कि कि कि विकार विका

[1]...لباب التأويل في معاني التنزيل (تفسير العازن)، باره23،سورة يس (36)، تحت الآية (وَمَا عَلَمُنهُ الشَّعُر وَمَا يَنْبَغِي لَهَ ﴾ [آيت 69]، الحزء 4،صفحه 12، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: 1415هـ ترجمه: شعر كم تازيق آپ كے لئے آسان تفا اورندآپ ورست طرح شعر نظم كرسكتے تھے ہيں اگر آپ شعر نظم كرنے كا تصدفر ات تو نظم نكريا تے۔

[2] ...مدارك التنزيل وحقائق التأويل (تفسير النسفى) ، پاره 23 ، سورة يس (36) ، تحت الآية ﴿ وَمَا عَلَمُنهُ الشَّعُر وَمَا يَنْبَغِيُ لَهُ ﴾ [آيت 69] ، الحزء 3 ، صفحه 111 ، دار الكلم الطيب ، بيروت الطبعة الأولى: 1419هـ 1998 م ترجمه: يعني مم نے اپنے محبوب وابيا بنايا كما كرشع كم القماد كرنے القماد كرنے الدر سيكام اس كے لئے بهل بور القاسير الكبير) ، پاره 23 ، سورة يس (36) ، تحت الآية ﴿ وَمَا عَلَمُنهُ الشَّعُرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ﴾ [آيت 69] ، الحزء 26، صفحه 305 ، دار إحياء التراث العربي ، بيروت ، الطبعة الثالثة 1420هـ ترجمه: الله علم كي ايك جماعت كا كهنا ہے كرشع تقم كرنا كرسكتے تصاور دومرى جماعت كا كهنا ہے كرشع تقم كرنا كرشكتے تصاور دومرى جماعت كا كهنا ہے كرشع تقم كرنا

لعنى بم في آب كوايسا بنايا كدا كرشعر كين كا تصدكرين و ندكه بائيس-

اس ہے معلوم ہوا کہ حضور شعر جیرودردی اور موزوں وغیر موزوں میں امتیاز فرماتے تھے۔ فرمائے آیت میں علم شعری نفی کہاں ہے اور کس مفسر نے بیان کی ؟ بیآپ کو کہیں نہ ملے گا اور اُس کے خلاف مفسرین کی تصریحات کثیرہ آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں ،اس سے اور واضح تر ملاحظہ بیجئے تفيرروح البيان جلد ثالث صفحه ٨٥٨ مي مي ولما كان الشعر مما لا ينبغى للانبياء عليهم السلام لم يصدر من النبي عليه السلام بطريق الإنشاء دون الإنشاد الا ما كان بغير قصد منه وكان كل كمال بشرى تحت علمه الجامع فكان يجيب كل فصيح وبليغ وشاعر وأشعر وكل قبيلة بلغاتهم وعباراتهم وكان يعلم الكتاب علم الخط واهل الحرف حرفتهم ولذا كان رحمة للعالمين "أ[] ليحيّ چونکہ شعرانبیاء کی شان کے لائق نہیں ہے اس لئے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے بطریق انشاءصادر تبيس موا_ إلا بلاقصداور حقيقت حال بيه كهم بشرى كمال آب كعلم جامع كي تحت میں ہے،اسی وجہ سے حضور ہر صبح و بلیغ اور شاعر واشعر کواور ہر ہر قبیلہ کو اُن کے لغات اور اُنہی کی عبارات میں جوَاب دیتے تھے اور کا تبول کوملم خط اور اہل حرفت کو اُن کی حرفت تعلیم فر ماتے تھے اسى كئے تو رحمة اللعالمين بين سلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وسلم اب تو بحد الله تعالى كوئى يرده و تجاب ندر ہااور مرا د کلام خوب واضح ہوگئ کہ آیت میں نفی ملکہ کی ہے کم کی نہیں۔

شعر کے علم کا انکار جانب مخالف کا تراشیدہ طبع اور تمام تفاسیر معتبرہ کے خلاف ہے۔ عبارات مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ ہربشری کمال حضور کے تحت علم ہے، کچھ بھی ہوتو استدلال جانب مخالف کا باطل ہوا۔لیکن اگر ابھی تک مخالف کے قلب میں کوئی وسوسہ باقی ہوتو اس کور فع

වසවසවසවසවස්වස් 🕸 🏶 🏶 ගින්වසවසවස්වස්

[5]....روح البيان ،پاره23،سورة يس (36)،تحت الآية ﴿وَمَا عَلَّمُنهُ الشُّعُرُ وَمَا يَنْبَغِي لَهَ ﴾ [آيت69] الحزء 7،صفحه431،دار الفكر -بيروت

ترجمہ:امام بغوی کی تہذیب میں درج ہے کہ' ہمارےائمہے ایک قول یہ منقول ہے کہ نبی محتشم سلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم شعر کہنا تو تھے پر شعر کہتے نہیں تھے اور اس سے کہ آپٹھیک سے شعر کہنا نہیں جانتے تھے۔' اور شاید مرادیہ ہے کہ آپ موزون اور غیر موزون میں امتیاز فرمالیتے تھے۔' اور شاید مرادیہ ہے کہ آپ موزون اور غیر موزون میں امتیاز فرمالیتے تھے۔

[1]...روح البيان ، پاره 19، سورة الشعراء (26)، تحت الآية ﴿ إِلَّا الَّذِيْنَ امَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّلِختِ وَ ذَكَرُوا اللهَ كَثِيْرًا ﴾ [آيت227]، الحزء 6، صفحه 317، دار الفكر، بيروت يجيئ تفير روح البيان، جلد تالت صفح ٢٨١ مل بي والظاهر أن المواد وما ينبغي لد من حيث نبوته وصدق لهجته ان يقول الشعر لان المعلم من عند الله لا يقول الاحقا وهذا لا ينافي كونه في نفسه قادرا على النظم والنثر ويدل عليه تميزه بين جيد الشعر وردیته ای موزونه وغیر موزونه علی ما سبق ومن کان ممیزا کیف لا یکون قادرا على النظم في الإلهيات والحكم لكن القدرة لا تستلزم الفعل في هذا الباب صونا عن اطلاق لفظ الشعر والشاعر الذي يوهم التخييل والكذب وقد كانت العرب يعرفون فصاحته وبلاغته وعذوبة لفظه وحلاوة منطقه وحسن سرده والحاصل ان كل كمال انما هو مأخوذ منه الله عنى يظامر كمعنى آيت كيدي كمضور كے لئے بحثيت نى اور صادق البيان مونے كے شعر كوئى مناسب حال نبيل _ كوئكه الله كاسكمايا مواجو بات كہتا ہے ت عی کہتا ہے اور میآ پ کے فی نفسہ علم ونٹر پرقادر ہونے کے منافی تہیں اور اس پر حضور کا شعر کے جيدوردى اورموزون وغيرموزون عن تميز فرمانا والالت كرناب اورجوميز موكوكرالهيات وهم مل تھم يرقادرنه وكاليكن قادر موناقعل لين شعركوني كرنے كوستازم نيس تاكه لفظ شعرادر شاعر كے اطلاق سے اس ہو۔ کوتکہ بیلفظ تھیل و کذب کا موہم ہے الله اور بے شک عرب آپ کی فصاحت وبلاغت اور یا کیزگی القاظ اورشیری گفتاری اورخونی روش کے عارف تے اور حاصل بہے کہ ہر کمال آپ بی سے ماخوذ ہے۔ حافقین اب تو خاموش ہو تھے۔ تغیر روح البیان نے شعر كاعلم دركتار كلام موزول يرحعرت كى قدرت كتف مرت كالفاظ من تابت كى الرخالفين آیت پیش کرنے سے پہلے تفاسر دیکے کر کلام یاک کا مطلب مجھ لیتے تو اُنھیں ہر گزاس آیت ك بين كرنے كى جرأت ندوتى جوكو كرح أن كدعا كوتابت بيس كرتى۔

اب دومرے طریق برکلام کرول وہ یہ کہ شعر وومعنی بی مستعمل ہے اول کلام موزوں جس میں وزن کا قصد کیا گیا ہو۔ تغیر کبیر میں ہے 'الشعر عُو الْگلامُ الْمُوزُونُ

වසරහරහරහරහර මී මී මී මී මී ග්රහරහරහරහර

[1]...روح البيان بهاره23سبورة يمرّ (36) تنخت الآية (وَمَا عَلَّمَنْهُ الشَّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيُ لَهَ ﴾ [آيت69]، المحزء 7 صفحه 431مدار الفكر سيروت

[2] ... دونوں تنوں على عبارت يول تى" يافظ عيل دكذب كامويم بنيم في كردى بـ

الّذِى قُصِدَ إِلَى وَزُنِهِ ''أأ يرق معنى عرفى بين دوسر معنى منطقى قد ماء حكماء كنزديك وزن و قافية شعركاركن بين به بلكدكن شعرصرف مقد مات خيله كاابراد بتقوجوقياس كه مقد ما تخيله سه مركب بهوأس كوشعر كميت بين اور بعض علماء شعر منطقى أس كو كهته بين جومقد مات كاذبه مركب بوتفير روح البيان جلد فالت صفحه المما مين به والشعر عند الحكماء القدماء ليس على وزن وقافية و لا الوزن والقافية ركن في الشعر عندهم بل الركن في الشعر إيراد المقدمات المخيلة فحسب ''أو فيه ايضا ''قال بعضهم الشعر اما منطقى وهو المؤلف من المقدمات الكاذبة ''أو

اب بھناچاہئے کہ قرآن پاک میں جولفظ شعروارد ہے اس سے منطقی معنی ہی مرادیں کیونکہ قرآن پاک کا اسلوب شعروشاعری سے پاک اور علیحدہ ہونا ایسابین وظاہر ہے کہ اُس میں کسی بے زبان مجمی کو بھی تر دونہیں ہوسکتا۔ [4] چہ جائے کہ عرب کے بلغا اور فن شاعری کے ماہر اُس کواس معنی میں کہہ سکیں ہیکی طرح معقول نہیں تو لامحالہ شعرے اُس کے معنی منطقی مرادہوئے اور گفارعنا دا شاعر بمعنے کا ذب کہتے تھے اُس کی قرآن پاک نے نفی فرمائی۔ تو آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اپنے حبیب کو شعر یعنی کذب نہیں سکھایا نہ بیان کی شان کے شایاں اور منصب کے لائق ۔ اب تو مخالفین کو بہت جیرانی ہوگی۔ گربات بیہ ہے کہ فہم قرآن اُن سے بہت وُ ور ہے۔ لائق ۔ اب تو مخالفین کو بہت جیرانی ہوگی۔ گربات بیہ ہے کہ فہم قرآن اُن سے بہت وُ ور ہے۔ آیت کے ظاہر الفاظ د کیوکر جو معنی خیال میں آئے اُن سے استدلال کرلیا، تفاسیر پر نظر ڈالنے کی۔ آیت کے ظاہر الفاظ د کیوکر جو معنی خیال میں آئے اُن سے استدلال کرلیا، تفاسیر پر نظر ڈالنے کی۔

[1]...مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، پاره 23، سورة يس (36)، تبحت الآية ﴿وَمَا عَلَّمُنهُ الشَّعُرَ وَمَا يَنبَغِى لَهَ ﴾ [آيت 69]، الحزء 26، صفحه 305، دار إحياء التراث العربي ، بيروت، الطبعة الثالثة 1420هـ ترجمه: شعراس كلام موزون كوكمتے بيں جس ميں وزن كا قصد كيا گيا ہو۔

[2]....روح البيانُ ،پاره22،سورة يسَ(36)،تحت الآية ﴿وَمَا عَلَّمُنْهُ الشُّعُرَ وَمَا يَنْبَغِى لَهَ ﴾ [آيت69]،الحزء 7،صفحه429،دار الفكر،بيروت

ترجمہ: حکماء کے نزدیک شعروزن وقافیہ پڑہیں ہوتااور نہ ہی ان کے ہاں وزن وقافیہ شعر کارکن ہے بلکہ ان کے نزدیک شعر کارکن''مقد مات خیالیہ کا وار دکرنا ہے۔''اور بس۔

[3]...روح البيان ، پاره23،سورة يس (36)،تحت الآية ﴿وَمَا عَلَّمُنهُ الشُّعُرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهَ ﴾ [آيت69]، الحزء 7،صفحه429،دار الفكر،بيروت

ترجمہ: بعض علائے فرمایا کہ شعر منطقی وہ شعر ہوتا ہے جو مقد مات کا ذبہ سے مؤلّف ہو۔ [4]... سمی بے زبان مجمی کو بھی تر ذہبیں ہوسکتا۔ (م بس 48)

تكليف كون برداشت كرتا؟ مين دكها تا هول ملاحظه فرمايية تفسير روح البيان، جلده، صفحه ٢٨١: ''والمراد بالشعر الواقع في القرآن الشعر المنطقي سواء كان مجردا عن الوزن أم لا والشعر المنطقي اكثر ما يروج بالاصطلاحي قال الراغب قال بعض الكفار للنبي عليه السلام انه شاعر فقيل لما وقع في القرآن من الكلمات الموزونة والقوافي وقال بعض المحصلين أرادوا به انه كاذب لان ظاهر القرآن ليس على أساليب الشعر ولا يخفى ذلك على الاغتم من العجم فضلا عن بلغاء العرب فانما رموه بالكذب لان اكثر ما يأتي به الشاعر كذب ومن ثم سموا الادلة الكاذبة شعرا" علاوه بري مقسرين نے اس آیت کے بیمعنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ قرآن شریف شاعروں کے اقوال مہیں جوہم نے ا پنے حبیب محرمصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علیم کئے ہوں بلکہ بیقر آن مجز بیان کلام البی ہے کہ ایدا کلام بنا نامخلوق کی قدرت سے باہر ہے، یابید کہ ہم نے آل سرور کا کنات علیدالصلوة والسلام کو قرآن میں شعرتعلیم نہ فرمایا قرآنِ پاک تعلیم شعر ہیں ہے چنانچ تفسیر مدارک النزیل مفحہ ۱۹۷۷ مِس ہے ﴿ ﴿ وَمَا عَلَّمْنَهُ الشَّعْرَ ﴾ أى وما علمنا النبي عليه السلام قول الشعراء أو وما علمناه بتعليم القرآن الشعر على معنى أن القرآن ليس بشعر"[2] تفير

ترجہ: قرآن کریم میں واقع لفظ دشعن سے مراد منطقی شعر ہے عام ازیں کہ وزن سے خالی ہو یا بروزن ہو۔ اور شعرِ منطقی فعرِ اصطلاحی سے زیادہ دائج ہے امام داغب اصفہائی فرماتے ہیں کہ بعض کفار نے جونی مکرم سلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے متعلق کہا کہ ' بیشاعر ہیں' تو کہا گیا ہے کہ ان لوگوں نے بیہ بات قرآن کریم میں واقع قوافی اور کلمات موز و نہ کے باعث کہی ہے اور بعض مصلین نے فرمایا کہ اس سے ان کفار کی مراویہ ہے کہ آپ حجو ٹے ہیں۔ (نعوذ باللہ تعالی من شر ہذا القول) کیونکہ ظاہر قرآن اسلوب شعر پڑ ہیں اور ہیہ بات الی واضح ہے کہ سی غیر ضبح عجمی پر بھی مخفی نہیں چہ جائے کہ بلغا ہے عرب سے خفی رہے لہذا ان کفار نے شاعر کہ کر جھوٹ ہی کہ تہمت با ندھی ہے (اور پھر اس جھوٹ کو شعر سے اس لئے تعبیر کیا) کہ شاعر کے وارد کردہ مضامین اکثر جھوٹ وجھوٹے ہوئے جی اور کردہ مضامین اکثر حجموث وجھوٹے ہوئے جی اور کردہ مضامین اکثر

[2].... يانيكهم في آل سرورعليه الصلوة والسلام كو (م م 49)

[3]...مدارك التنزيل وحقائق التأويل (تفسير النسفى)، پاره 23،سورة يس (36)، تحت الآية ﴿وَمَا عَلَّمُنَهُ الشَّعُر وَمَا يَنْبَغِيُ لَهَ ﴾ [آيت 69]، الحزء 3، صفحه 110، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة الأولى: 1419هـ 1998م - ورونوس عُول مِن 'وما علمناه النبى ''ورج تَهَا، يَم فَيْ مَ كُردى ہے۔)

روح البيان جلد ثالث صفحه ٢٨١ مين ٢٠ و المعنى وما علمنا محمدا الشعر بتعليم القرآن على معنى ان القرآن ليس بشعر فان الشعر كلام متكلف موضوع ومقال مزخرف مصنوع منسوج على منوال الوزن والقافية مبنى على خيالات وأوهام واهية فاين ذلك من التنزيل العظيم الخطر المنزه عن مماثلة كلام البشر الخ"اأ العبارات ے جی صاف ظاہر ہے کہ آیہ ﴿وَمَا عَلَّمْنَهُ ﴾ الآیة کابیمطلب ہے کہ قرآنِ پاک سچی آسانی كتاب ہے شاعروں كى من گھڑت اور آفريد ؤوہم وخيال نہيں جو قابلِ اعتبار نہ ہو۔ چونكہ شعراء على الاغلب والاكثر لغواور بے اصل باتیں جھوٹے قصے ، فرضی اور بے حقیقت واقعے نظم كيا كرتے ہیں اور اُن کا کلام وہمیات وا کاذیب سے خالی نہیں ہوتا، چنانچیورب میں مشہور ہے احسن الشعر اكذبه [2] اس كئے تق سبحانهٔ نے فرمایا كه بیكلام پاك مچھشاعروں كى من گھڑت اور یاوہ گوئی نہیں، بلکہ بیآ سانی سجی کتاب ہے۔اس سے حضور اقدس علیہ الصلوٰ ق والسلام کے [3] قواعدِ شعرے ناواقف ہونے پراستدلال کرنا جانب مخالف کی سادہ لوحی و نادانی ہے۔حضرت شخ اکبر قدس سرهٔ الاطهراس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شعراجمال اور معما اور پہلو دار بات اور رمزواشارہ کامحل ہوتا ہے،اخمال رہتا ہے کہ مخاطب اُس کی مُر ادکونہ مجھے یا کچھ کا کچھ بچھ جائے۔ الله سُجانة فرماتا ہے کہ ہم نے محمصطفے صلی الله تعالی علیہ وسلم کے لیے [3] رمز ولغزنه فرمایا جوفرمایا

[1]...روح البيان ، پاره 23،سورة يس (36)، تحت الآية ﴿ وَمَا عَلَمُنهُ الشَّعُرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهَ ﴾ [آيت 69]، الحزء 7،صفحه 430، دار الفكر، بيروت

ترجمہ: اور معنی بیہ ہے کہ ہم نے تعلیم قرآن کے ذریعے اپنے حبیب کوشعر نہیں سکھائے لیمی قرآن شعر نہیں ہے کیونکہ شعر تو بت کلف وضع کر دہ ایسے کلام اور اس خوبصورت ومصنوعی بات کو کہتے ہیں جو وزن و قافیہ کے مطابق ہواور خیالات واو ہام واہیہ پربنی ہو پس ایسا کلام ، اللہ تعالی کے نازل کر دہ اس کلام سے کس قدر دورہ جوظیم و جلیل اور کلام بشری کی مماثلت سے پاک ومنزہ ہے۔

[2]...العمدة في محاسن الشعر و آدابه، باب الغلو، الحزء 2، صفحه 61، دار الحيل، الطبعة الحامسة 1401هـ/1981م ترجمه: بهترين شعروه مع جوزيا وه جمونا بهو

[3] ... حضوراقدس عليه الصلوة ك___ مصطفى الله عليه وسلم كے ليے (م م 50)

اُن کے لئے واضح فرمایا۔اس طرح ارشاد نہ کیا کہ (حضور) نہ بچھیں یا مجھ کا مجھ ہجھ جا کیں'۔ تفيرروح البيان جلد ثالث صفح ٢٨١ ميس ٢٥ -قال الشيخ الأكبر قدس سره الأطهر في قوله تعالى ﴿وَمَا عَلَّمُنَّهُ الشُّعْرَ﴾ اعلم ان الشعر محل للاجمال واللغز والتورية وما رمزنا لمحمد صلى الله عليه وسلم شيأ ولا ألغزنا ولا خاطِبناه بشيء ونحن نريد شيأ و لا اجملنا له الخطاب حيث لم يفهم انتهى [1] اس يو حضور كااور كمال علم معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک جس میں تمام علوم ہیں اور جو ہر چیز کا بیان واضح ہے۔ ﴿وَ نَزُّلْنَا عَكَيْكَ الْكِتْبَ تِبْيِنًا لَكُلِّ شَيْءٍ ﴿ [2] أَسَ كُواللهُ سِحَانهُ فِي السِيخ صِبِيبِ عليه الصلوة والسلام کے لیے [3] لغز ومعمّا ،رمز واجمال نہ کیا کہ ہم میں نہ آتا ایبا واضح کیا کہ حضور پراس کےعلوم بینی طور پر منکشف ہوئے۔ یعنی تعلیم قرآن شعر کے انداز برنہیں ہے کہ جمیع اشیاء کے علوم کابیان اُس مين برسبيل اجمال ومعما مواور دشمنان مصطفى عليه التحسية والثناء كوبيه كهنه كامورق ألم كه اكرجه قرآنِ پاک جملہ علوم اور ہر چیز کا بیان ہے لیکن ہے تو رمز ومعمامیں ممکن کہ کوئی بات جمھ میں نہ آئی ہو یا پچھ کی پچھ بچھ گئی ہو،^[3]اس انکار کی گردن پیفر ما کرقطع کردی کہ ہم نے قر آن کی تعلیم معتا اور اجمال کے بیرابیمیں شاعرانہ طریق برنہ فرمائی بلکہ علوم قرآنیہ کوحضور کے لئے واضح اور بے حجاب كردياكه برش برآل سرورعالم عليه التحية والسلام كعلم يقيني حاصل موكيا- والحمد لله على ذلك يشخ اكبرتواس آيت سے يہ مجھے اور مخالفين بيركہ حضور كوشعر كاعلم نہ تھا۔ ببين تفاوتِ رياز كجاست تا به كجا

[1]...روح البيان ،پاره23،سورة يس (36)،نحت الآية ﴿وَمَا عَلَّمُنَهُ الشَّعُرَ وَمَا يَنْبَغِيُ لَهَ﴾ [آيت69]،الحزء 7،صفحه430،دار الفكر،بيروتِ

ترجمہ: شیخ اکبرقدس سرہ ﴿ وَمَا عَلَمْنَهُ الشَّعْرَ ﴾ ہے متعلق فرماتے ہیں: جان لوکہ شعراجمال، بیج دار بات اورتوریہ کا کسی جزکے بارے فقط اشارہ اورتوریہ کا کسی چزکے بارے فقط اشارہ کرنے پراکتفا کیا نہ کوئی بیج دار بات کی ، نہ کسی شے ہے متعلق ایسا خطاب کیا کہ وہ کچھ بھی اور ہماری مراد کچھ اور ہواور نہ ہی ہم نے ان سے کوئی مجمل وہم خطاب کیا کہ جسے وہ مجھ نہ کیس۔ (بلکہ ہم نے تو ان کے لئے ہر چیزروزروشن کی طرح واضح کردی۔)

[2]...القرآن الكريم ، باره 14 ،سورة النحل (16)،آيت 89 ترجم في المان على المان ال

[3]...ا پنے حبیب علیہ الصلوٰۃ کے لیے۔۔۔یا کچھ بھی گئی ہو (م، ص 50)

ص ب ﴿ يُضِلُّ بِهِ كَثِيْرًا وَّيَهُدِي بِهِ كَثِيرًا ﴾ [1]

علم سحر کی بحث اور مخالفین کارد

رہاجانب مخالف کا یہ وہم کے علم سحر شان بنوت کے خلاف بلکنفس ایمان کی بھی ضد ہے اور نبی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہرگز اُس کے عالم نہیں۔اس کا جواب بیہ ہے کہ آپ کے اس انکار کا باعث یہ ہے کہ آپ کے نزدیک وہ علم نہایت درجہ کی خباشت رکھتا ہے اور اپنی خباشت کی وجہ سے ذات پاک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لاکن نہیں اور یہی آپ کی تقریر سے ظاہر ہے۔اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ علم سحر جو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات پاک کے لاکن نہیں تو باؤ جوداس خباشت کے ذات پاک حضرت حق سُجاعہ تعالی کے لاکن بھی ہے یا نہیں؟اگر ہے تو بناؤ کہ دو مثان نبی کے بھی لائق نہ تھا، باوجوداس خباشت کے ذات ایسے خبیث علم کے ساتھ کیسے متصف ہوئی کہ جو شان نبی کے بھی لائق نہ تھا، بر تقدیر یانی کیا علم اللہ تعالی علیہ وسلم کے انکار میں تو سحر کا عالم ہونا عیب قرار دیا جائے ، اور خدا کے اگر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم کے انکار میں تو سحر کا عالم ہونا عیب قرار دیا جائے ، اور خدا کے پاک کے لیے یہ عیب ثابت کرتے ہوئے شرم نہ آئی۔ استغفر اللہ العلی العظیم۔

كوتى علم فى نفسه مدموم بيس بوتا

دوم آپ کا بیخیال که بیم فی نفسه مذموم ہے [2] قطعاً غلط اس لیے که کوئی علم فی نفسه مذموم ہے اللہ تعالی [2] تفسیر فتح العزیز باره مذموم نہیں خواہ کسی طرح کا ہو۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی [2] تفسیر فتح العزیز باره اول صفحه ۴۸ میں فرماتے ہیں و دربینجا باید دانست که علم فی نفسه مذموم نفست مذموم نفست هر جون که باشد۔ [2] البت علم کے ضرر کا سبب کم استعدادی اور نا قابلیت ہے، یہی نبست هر جون که باشد۔ [2] البت علم کے ضرر کا سبب کم استعدادی اور نا قابلیت ہے، یہی

[1]...القرآن الكريم ، پاره 1 ،سورة البقرة (2) ،آيت 26

ترجمهٔ كنزالا يمان: الله بهتيرول كواس مع مراه كرتا باور بهتيرول كوبدايت فرما تا ب_

[2] ... بيخيال كمم في نفسه ذموم ب- ـ ـ شاه عبدالعزيز صاحب محدث د بلوى رحمه الله (من ص 51)

[2]... تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)، پاره الم، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ﴿وَ پَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُهُمُ وَلَا يَنْفَعُهُ ﴾ [آیت102]، صفحه 383، مطبع محتبائی، دهلی، طبع جمادی الثانی 1311هـ

ترجمه: يهال جاننا جابية كهم في نفسه برانهيں ہے جبيا بھي ہو۔

ر (جوابرغزیزی، جلد دوم ، صغه 159 ، لوریدر ضویه پلی کیشنز ، لا مور ، اشاعت : جمادی الا ول 1429 ه ، جون 2008 ،) شاه صاحب موصوف اسی تفسیر میں صفحہ اسم پر فرماتے ہیں 'دومر آن که آل علم الگرچه فی نفسه ضررے ندارد لیکن ایں کس بسبب قصور استعداد خود دقائق آن علم را نمی تو انددریافت و جون بد قائق آن نوسید درجهل مرکب حکرفتار شد "اا بیخوب ظاہراورمسلم ہے كقصوراستعداداورنا قابليت اورجهل مركب بهار يحضرت كي ليے ناممكن تو حضرت كے ليے اس علم کا عالم ہونا نہ شانِ نبوت کے خلاف، نہ خلاف واقع جبیبا کہ جانب مخالف کا مزعوم ہے۔ تَفْير كبير جلداول صفحه ٢٣٧ ميل ٢ (الْمُسْأَلَةُ الْخَامِسَةُ) فِي أَنَّ الْعِلْمَ بِالسَّحْرِ غَيْرُ قَبِيحٍ وَلَا مَحْظُورٌ اتَّفَقَ الْمُحَقِّقُونَ عَلَى ذَلِكَ لِأَنَّ الْعِلْمَ لِذَاتِهِ شَرِيفٌ وَأَيْضًا لِعُمُوم قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ هَلُ يَسْتُوى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ وَلَأَنَّ السَّحْرَ لَوْ لَمْ يَكُنْ يُعْلَمُ لَمَا أَمْكُنَ الْفَرْقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُعْجِزِ، وَالْعِلْمُ بِكُوْن الْمُعْجِزِ مُعْجزًا وَاجِبٌ وَمَا يَتُوَقَّفُ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ فَهُوَ وَاجِبٌ فَهَذَا يَقُتَضِى أَنْ يَكُونَ تَحْصِيلُ الْعِلْمِ بِالسِّحْرِوَاجِبَّا وَمَا يَكُونُ وَاجِبًا كَيْفَ يَكُونُ حَرَامًا وَقَبِيحًا ''^[2] حاصل بیر کی ملم سحرنہ بیج ہےنہ ممنوع اس پرتمام محققین کا اتفاق ہے کیونکہ علم لذاتہ شریف ہے نیز آية ﴿ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينَ ﴾ الآية [3] كاعموم بهي اس كي دليل بي نيزيي مي كما أرسح معلوم ہی نہ ہوتو سحر ومعجز ہ میں فرق کرنا مجھی ممکن نہ ہواور معجز ہ کے معجز ہ ہونے کا جاننا واجب ہے ^[4]اور

استعدادی کوتانی کی وجہسے اس علم کی بار یکیوں کودریافت استعدادی کی نقصان نہیں رکھا کی بار یکیوں کو بین کا بین کی بار کی اور کی بار کیوں کو دریافت نور کی بار کیوں کو دریافت نہیں کرسکتا اور جب اس کی بار کیوں تک نہیں بہنچا تو استعدادی کو دریافت نہیں کرسکتا اور جب اس کی بار کیوں تک نہیں بہنچا تو استعدادی کو دریافت نہیں کرسکتا اور جب اس کی بار کیوں تک نہیں بہنچا تو استعدادی کو دریافت نہیں کرسکتا اور جب اس کی بار کیوں تک نہیں بہنچا تو

جہل مرکب میں گرفتار ہوا۔

(جواهر عزيزى اردو ترجمه تفسير عزيزى، پاره الم، سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿وَيْتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمُ وَلَا يَنْفَعُهُ وَ اللهِ وَ اللهُ وَ اللهِ وَ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهُ وَ اللهِ وَ اللهِ وَ اللهِ وَ اللهِ وَ اللهِ وَ اللهُ وَاللهُ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهُ وَالله

[3]...القرآن الكريم، پاره23،سورة الزمر(39)،آيت9 [4]....اور مجره كم مونى كاجانا واجب م (مم ص 52) واجب کاموقوف علیہ بھی واجب ہوتا ہے توبیہ مقتضی ہے کہ ملم سحر کی مخصیل بھی واجب ہو،اورجو چیز واجب ہووہ حرام ونتیج کس طرح ہوسکتی ہے۔ جانب مخالف علم سحر کواپنی رائے ہے بیجے اور اس کا جاننا منافی ایمان بتاتے تھے اُن کا مدعا ان عبارات نے باطل کر دیا اور ثابت ہو گیا کنفسِ علم خواہ سحر کا ہو یا اور کسی چیز کا ہر گزفتیج وممنوع نہیں ہے،انسان کی اس میں کوئی خوبی نہیں کہ علم تو نہ ہو مگر اُس پرتبراسجیج اور بُرا کہتے بھریں، بلکہ خوبی ہیہ ہے کہ باوجودعلم کے ناجائز امور سے بجیں اس لیے کہ جس کوعلم سحر حاصل ہی نہیں اُس کو اُس پڑمل کرنے کی قدرت بھی نہیں پھراُس کاعملِ ناجائزے بچنا کیا کمال ہے ہاں کمال ہے ہے کہ عالم ہو تمل پر قدرت ہو پھر بچے تو معلوم ہو کہ باوجود قدرت ہونے کے اس کام کونہ کیا۔اللہ جل شانۂ کی رضا جا ہی۔ نابینا آ دمی کا نامحرم کونہ و یکھنا کوئی کمال نہیں کہوہ و یکھنے پر قادر ہی نہیں،البتہ بینا کا نامحرم کے دیکھنے سے بازرر ہنا کمال ہے۔ شاہ عبدالعزیز رحمهٔ الله تعالی اس تفسیر [1] کے صفحہ ۲۲ میں فرماتے ہیں ونیز جوب شخص قواعد سحر رادانسة ازاستعمال أو در محل ناپسنديده احتراز نماید مستحق مزید ثواب گردد که باوجود قدرت گناه از هڪناه بازماند^{[2][3]} اب جانب مخالف کا انکار کرنا گویا نبی صلی الله تعالی علیه وسلم کی ایک فضیلت کا انکار ہے۔اس میں شک نہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس علم سے واقف ہیں مگر احکام شرعی کی طرح اس کی تعلیم نہیں فرماتے چریبی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالی اسی تفسیر [1] کے صفحہ سر میں تحریر فرماتے ہیں۔ علم سحر نیز از علوم اللیه است بقائے آں علىر در نوع انسان منظور نظر خداوندى بودوشان انبياء نيست كه ایں قسم علوم ضارع راکه بسبب آن علوم اعتقاد تاثیرات مخلوقات وغفلت ازتاثير خالق جاكيرد تبليغ نمايند مانند علومر

... ترجمہ: جو مس تواعد حرجا ہے ہوئے اس کے استعمال تو برا بھر کے بواب کا مسل ہو کا میوندہ وہ کدرت ہوتے ہوئے اس گناہ سے بازر ہا۔ (الکلمة العلیامطور مکتبہ مشرق، بریل) منوٹ: بیتر جمہ مکتبہ مشرق ، بریلی کے علاوہ کسی نسخہ میں مذکور نہیں۔

^{[2]...}تفسیر فتح العزیز (تفسیرغزیزی)، پاره 1، سورة البقرة (2) ،تحت الآیة ﴿ وَمَاۤ أَنُزِلَ عَلَى الْمَلَكُیُنِ بِبَابِلَ هُرُوتَ وَمَرُوْتَ ﴾ [آیت102]،صفحه 377،مطبع مینتبائی، دهلی، طبع جمادی الثانی 1311هـ [3]... ترجمہ: جو محض قواعد سحر جائے ہوئے اس کے استعمال کو براسمجھ کر بیجے، تو اب کامستحق ہوگا کیونکہ وہ قدرت

قُولُهُ: زیدنے آنخضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے استغراقِ علم کا دعویٰ کیا جو صفتِ خاص جناب رب العالمین کی ہے کہ بیتو حید کے خلاف ہے۔

اُقُولُ: زید کے جوالفاظ آنخضرت سراپارحت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بارے میں ہیں اور جانب مخالف نے خود بھی نقل کیے ہیں اُن سے بین ظاہر ہوتا ہے کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تبلیغ اللی بدء الخال یعنی ابتداء آفرینش سے لے کر جنت اور دوز ن میں داخل ہونے والوں کے داخل ہونے تک کا احوال بخو بی جانے اور بالنفصیل بیچانے ہیں، اور زید اس دعوے پر دلائل لاتا ہے جن کے جواب سے عاجز ہوکر جانب مخالف نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۲ میں اس پر دور دیا ہے کہ قر آن شریف سے جانب مخالف نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۲ میں اللہ کے استدلال کرنا غیر مجتمد استدلال کرنا غیر مجتمد کے کہ کام اللہ سے استدلال کرنا غیر مجتمد کے کہ کام اللہ کے جائز نہیں، اور یہ بالکل غلطاس واسطے کہ غیر مجتمد جو کلام اللہ کی تفیر جانب ہو

[1]...تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)، پاره 1، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ﴿ وَمَا أَنْزِلَ عَلَى الْمَلَكُيُنِ بِبَابِلَ هِرُوْتَ وَمْرُوْتَ ﴾ [آیت102]، صفحه 378، مطبع محتبائی، دهلی، طبع حمادی الثانی 1311هـ هرون و مرون و مرون و مرون و معادی الثانی المعاوم مواکه انبیاعیهم الصلوة والسلام ریاضیات و طبیعیات و غیره علوم فلسفیه کیمی عالم موت بین -

وه صریح آیتوں اور حدیثوں سے استدلال کرسکتا ہے اور کہیں اس کی ممانعت نہیں۔ طحطاوي ميں ہے واما فهم الاحكام من نحو الظاهر والنص والمفسر فليس مختصا به (اى بالمجتهد) بل يقدر عليه العلماء الاعم ''[1]ف ملم الثبوت ميں ہے وايضا شاع وذاع احتجاجهم سلفا وخلفا بالعمومات من غير نكير ''^[2]را آپكا﴿فَسْكُوا اَهْلَ الذِّكْرِ ﴾^{[3] لقا}ل فرماناوہ دیانت کےخلاف اس وجہ سے ہے کہ آپ نے اُس کا ایک جزوجو آپ کے مرعا کے خلاف تھا چھوڑ دیا اور وہ ﴿ إِنْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ [3] ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوال نہ جانے کی حالت میں ہوتا ہے۔ مخبرصا دق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ن ارشادفر مایا: "إنَّمَا شِفَاء "الْعِیّ السُّؤَال [4] آیت کابیمطلب نہیں ہے کہ صریح آیتوں سے بھی استدلال نہ کرو۔جبیبا کہ آپ نے سمجھا اور حسب مضمون'' دروغ گورا حافظہ نباشد' خود آپ ہی اس علت میں مبتلا ہو گئے جسے زید کے لیے ناروا بتار ہے تھے چنانچہ آیئے شریفہ ﴿وَمَا عَلَّمنهُ ﴾ النح [5] سے استدلال کیا اور بے سمجھے جبیبا کہ ظاہر ہو چکا۔

[1]...حاشية الطحطاوى على در معتار، حطبة الكتاب، الحزء 1، صفحه 5، المكتبة العربية، كانسى رود، كوئته ترجمه: ظاہر، نص اور مفسر سے احكام مجھنا مجتبد كا خاصة بيس بلكه عام علما برام بھى اس پرقدرت ركھتے ہيں۔

[2]...مسلم الثبوت،المقالة الثالثة ،الفصل الخامس في الخاص والعام ،مسئلة للعموم صيغ،صفحه73،مطبع

ترجمه: علما كاعمومات سے استدلال كرنا بھى بغيركسى انكار كے سلفا خلفا شائع ذائع ہے۔

ف مالم غيرمجتهد كوصريح آيتوں اور حديثوں سے استدلال جائز ہے۔

[3]...القرآن الكريم ، پاره14،سورة النحل (16)،آيت 43

[4] ... سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في المحروح يتيمم، رقم الحديث336، الجزء 1، صفحه 93 المكتبة العصرية، صيدا، بيروت

ترجمه: جہالت كاعلاج سوال بى ہے۔

[5]...القرآن الكريم ، پاره23،سورة يس (36)،آيت69

آيت ﴿ وَعَلَّمُكُ مَا لَمْ نَكُنْ تَعْلَمْ ﴾ سيخالفين كاعتراض كاجواب

قَوْلُهُ: ﴿ وَعُلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنُ تَعُلَمْ ﴾ [الحمعن ال كے مدعا كے موافق تشليم كر ليے جاوي تو لازم آتا ہے كه دوسرى آيت ﴿ وَعُلَّم الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴾ [2] يے جاوي تو لازم آتا ہے كه دوسرى آيت ﴿ وَعُلَّم الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴾ [2] سے تمام مردوزن صغيروكبير، برنا [جوان] و بير، عالم بويا جابل، شهرستانى بويا د بقانى برايك علوم غير متنا بيد كے ساتھ موصوف ہو جائے اور ہركس و ناكس كاعلم جناب رسول اكرم سرورعالم صلى الله تعالى عليه وسلم كے مساوى اور برابر بوجائے۔

آيت ﴿ وَعَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴾ شي انسان عصرت مرادين

වසරිසරිසරිසරිසරිස මී මී මී මී මී මාස්වස්ථසටසටසටසට

[1]...القرآن الكريم ، پاره 5 ، سورة النساء (4) ، آيت 110 ترجمة كنز الايمان: اورتمهيس سكهاديا جو كهيم ندجائة تھے۔

[2]...القرآن الكريم ، باره30،سورة العلق (96)،آيت 5 ترجمه كنز الايمان: آدمي كوسكها ياجوند جانتا تها-

> [4]...القرآن الكريم ، باره 27 ، سورة الرحسن (55) ، آيت 3.4 ترجمه: انسان كو بيدا كياء است بيان سكهايا

میں بھی انسان سے حضرت محم مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مُراد ہیں، چنانچہ امام بغوی نے تغییر معالم التزیل میں اس آیت کے تحت میں فرمایا ہے مقال ابْن کی نسکن ﴿ حَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴾ یَعْنی مُحَمَّدًا صَلّی اللّهُ تَعَالَی عَلَیْهِ وَسَلّمَ کَیْسَانَ ﴿ حَلّمَهُ الْبَیانَ ﴾ یَعْنی بیکن ما کان وَمَا یکونُ ''اا تغیر سینی میں ہے 'یا بوجود آورد محمد دا وہیا موزایند ویوا بیان آنچه بود وهست و باشد ''اناب ثابت ہوگیا کہ آیہ کریمہ ﴿ عَلّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمُ تَکُنُ یَعْلَمُ ﴾ الله تعالی علیہ وسلم مُراد ہیں پی وہ اعتراض جو جانب خالف نے کیا وارد نہیں ہوسکتا اور نہ آیہ شریفہ ﴿ وَعَلّمَكُ مَا لَمْ تَكُنُ تَعْلَمُ ﴾ انتزیل سے خاص ہوسکتا اور نہ آیہ شریفہ ﴿ وَعَلّمَكُ مَا لَمْ تَكُنُ الله تعالی علیہ وسکتا اور نہ آیہ شریفہ ﴿ وَعَلّمَكُ مَا لَمْ تَكُنُ الله تَعْلَمُ ﴾ انتزیل سے ظاہر ہوا۔

ایک نے مہریان کا نیافیہ

آية ﴿ وَيُعَلَّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴾ برخالفين كاشراوراس كاجواب

قرآن شریف میں سرورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وارد ہے ﴿وَيَعَلَّمُكُم

[1]...معالم التنزيل (تفسير بغوى)، باره 27، سورة الرحمن (55)، تحت الآية ﴿ خَلَقَ الْإِنْسُنَ عَلَّمَهُ الْبَيَانِ ﴾ [آيت 3,4]، الحزء 4، صفحه 331، دار إحياء التراث العربي ، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1420هـ ترجمه: ابن كيمان نے فرمايا ﴿ خَلَقَ الْإِنْسُنَ ﴾ سےمراديہ كم الله تعالى نے محرصلى الله تعالى عليه وآله وسلم كو تخليق فرمايا ور ﴿ عَلَّمَهُ الْبَيانِ ﴾ كامعنى يہ ہے كمآپ كوماكان وما يكون (جو بجھ مو چكا اور جو بجھ آئنده موگا) كا بيان تعليم فرمايا ۔

[2]...قرآن محيد مترجم (فارسي) مع تفسير حسيني، پاره 27، سورة الرحمن (55)، تحت الآية ﴿ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴾ [آيت4]، صفحه 852، مطبع محمدي، بمبئي، هند، طبع 1312هـ

تر جمه: یا حمصلی الله تعلیه وآله وسلم کو پیدا کیا اور جو بچھ تھا اور ہے اور ہو گاسب ان کوتعلیم کردیا۔ دنفہ قادی تاجہ ماردوں نفسہ جسین وارد 27 میں قال جدمہ (55 مؤجب الآمة بلا غلّمهٔ البّدارﷺ الّب الم

(تفسير قادرى ترحمه اردو تفسير حسينى، پاره 27، سورة الرحمن (55)، تحت الآية ﴿ عَلَّمَهُ ٱلْبَيَانَ ﴾ [آيت 4]، المحزء 2. صفحه 490، مطبع منشى نولكشور، لكهنو، هند، بار دهم 1347هـ/1928م) [3] ... القرآن الكريم ، پارد 30، سورة العلق (96)، آيت 5 (دونول شخول پل "وعلم الانسان" تحا، تم في مي كردى ہے) مَّا كَمْ تَكُونُوْ اتَعْلَمُوْنَ ﴾ [1] يعن محرصلى الله تعالى عليه وسلم ثم كوتمام وه چيزي تعليم فرماتے ہيں أَ جن كوتم نہيں جانتے تھے۔ اس آيت ميں بھی آية ﴿وَعَلَمَكَ مَا كُمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ﴾ [2] كى طرح كلمه ماعام ہے توبيثابت ہوا كرسب لوگ عالم الغيب ہيں۔

<u> جواب</u>

قطع نظراس سے کہ آیت میں مخاطب کون ہے یہ آیت ہمارے مدعا کو ہرگر مخل نہیں نہ اس سے بیٹا بت ہوسکے کہ سب عالم الغیب ہیں، البتہ اگریم نظور کرلیں کہ ہمارے سرکارعالم جمج اشیاء حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تمام حاضرین کو جو پچھ وہ نہ جانے تھے بتایا اور قیامت تک کا احوال بتایا تو بھی کوئی حرج نہیں بلکہ بیحدیث سے ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جو پچھ قیامت تک ہونیوالا تھاسب بتایا گرجس کو یا در ہایا در ہا، جو بھول گیا بھول گیا بھول گیا ہو کھڑے ہوئی سب ایک سے نہیں جس کو زیادہ یا دہ وہ بڑا عالم ہے، جو بھول گیا وہ تو بھول گیا دہ ہو تو بھول گیا دہ ہو تعمول گیا دہ نہیں جس کو زیادہ یا دہ حدیث مشکو ق شریف کتاب الفتن کی فصل اول صفحہ اسم میں بخاری اور مسلم سے مروی ہے نکن گون فی مقامہ ذلک اِلی قِیامِ السّاعیة اِلّا حَدّت بِیہ حَفِظَةُ مَنْ حَفِظَةُ مَنْ حَفِظَةُ مَنْ حَفِظَةُ مَنْ خَفِظَةُ مَنْ خَفِظَةً مَنْ خَفِظَةً مَنْ خَفِظَةً مَنْ خَفِظةً مَنْ خَفِظةً مَنْ خَسِیةً مَنْ نَسِیةً مِنْ نَسِیةً مَنْ نَسِیةً مِنْ نَسِیةً مَنْ نَسِیةً مَنْ نَسِیةً مَنْ نَسِیةً مِنْ نَسِیْ اللّهُ مَا یَا کُونُ اللّه اللّه مِنْ نَسِیةً اللّه مَا یَا کُونُ اللّهُ مَا یَا کُونُ اللّهُ مَا یَا کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ کُونُ الْنَ مَا یَا کُونُ کُونُ اللّه مَا یَا کُونُ کُونُ

[4]...القرآن الكريم ، باره5،سورة النساء(4)،آيت110

[1]...القرآن الكريم ، پاره 2،سورة البقرة (2)،آيت 151

[2]...القرآن الكريم ، پاره 5، سورة النساء (4) ، آيت 110

[3]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، الفصل الاول، رقم الحديث 143، صفحه 473، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح البحارى، كتاب القدر، باب (و كَانَ أَمُرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقُدُورًا)، رقم الحديث 6604، صفحه 1660، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1425, 1426هـ /2005م [بلفظ: عَنُ حُذَيفة رَضِى اللَّهُ عَنُهُ، قَالَ : لَقَدُ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُبَةُ، مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ مَنْ خَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ]

الصّحيح المُسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السّاعَةِ، الرقم المسلسل7157، صفحه1415، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م

قَوْلُهُ: 'وأنزل الله عليك الكتاب اي القرآن والحكمة اي ما في القرآن من الاحكام وعرفك الحلال والحرام وعلمك بالوحى من الغيب وخفيات الأمور ما لم تكن تعلم ذلك الى وقت التعليم "أ[] النفيرمين دوجگەن ہے پہلا بیان کے واسطے اور دوسرا تبعیضیہ ہےتو مطلب سے ہوا کہ حق تعالیٰ نے آنخضرت علیہ الصلوٰ ۃ والسلام پرقر آن اور جوقر آن میں احکام نازل کئے ہیں اور بعضے غیب اور امور مخفیہ جو ابھی تک آپ کومعلوم نہ تھے علیم فرمائے۔

اَّقُولُ وبالله التوفيق روح البيان كى اس عبارت كِفْل كرنے سے جانب مخالف كا بيدعا ہے كہ جناب سرور كاكنات صلى الله تعالى عليه وسلم كوابتدائے آفرينش سے لے كرجنت اور دوزخ ميں داخل ہونے تك سب كاعلم نہ تھا جس كا زيد دعوىٰ كرتا ہے اوربه بات تفسيرروح البيان سے ثابت نہيں بلكه زيد كامدعا بخو في ثابت ہے۔ جب جانب مخالف کوکوئی مفرنه ملاتو انھوں نے بقول شخصے کہ ڈو سنے کو تنکے کا سہارا بہت ہے من کو پکڑلیا ،اوراس بیجارہ کو تبعیضیہ بتادیا۔ ذرااس ذی ہوش ہے کوئی میہ یو چھے کہ پہلے ''من ''کے بیانیہ ہونے پر کونسا قرینہ قائم تھا جو یہاں نہیں پھر وہاں بیانیہ مان کر تبعیضیہ کہہ دینا بالکل دانائی ہی دانائی ہے۔ اگر جانب مخالف کوزیادہ جوش آجائے تو وہ پہلے من کوبھی تبعیضیہ بنا کر بیہ کہنے لگے کہرسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم كوتمام احكام شرعيه كالبحى علم نه تها (نعوذ بالله) تو كون أن كے قلم اور زبان كو كيزے گامگراب ہم اس روح البيان كے من كا تبعيضيہ يا بيانيہ ہونا روح البيان ہى کے قرینہ پرموقوف کرتے ہیں کہ وہ دوسرے مقام پر کیا کہدرہے ہیں ملاحظہ ہوروح البيان، جلد ٢ صفح ٢٠٠: "و كذا صار عِلْمُهُ مُحِيْطًا بجَمِيْع الْمَعْلُومَاتِ

کے مرے ہوئے اور اس وقت سے قیامت تک کی ہر ہر بات کو بیان فرمادیا پس جس نے وہ باتیں یا در تھیں ، یاد ر تھیں اور جو بھول گیا ، بھول گیا۔

[1]....روح البيان ، پاره 5، سورة النساء (4)، تحت الآية ﴿ وَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتْبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمُ تَكُنُ تَعُلُّمُ ﴾ [آيت113]،الحزء2،صفحه282،دار الفكر، بيروت

الْعُيْبِيَّةِ الْمَكُوْتِيَّةِ كُمَا جَاءً فِي حَدِيْثِ الْحِيْصَامِ الْمَكَرُوكَةِ أَنَّهُ قَالَ فَوَضَعَ كُفَّهُ بَيْنَ كَدِيْنِ الْحَيْصَامِ الْمَكَرُوكَةِ أَنَّهُ قَالَ فَوَضَعَ كُفَّهُ بَيْنَ كَدَيَّى فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوْلِيْنَ وَاللَّهِ عِلْمَ الْمَاكِةِ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُونُ ''أا لِينَ جناب رسالتمآب صلى الله تعالى عليه وسلم كُاعلم ممام معلومات غيبيه ملكوتيه برمجيط ہے جبيبا كه حديث اختصام الملكه ميں آيا ہے كه آنخضرت سلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمايا كه جناب رب العزة نے اپنا كف وستِ فيض ورحمت مير بے دونوں شانوں كے درميان ركھا ميں نے اُس فيض كى سردى اپنى جھاتيوں كے درميان ميں پائى، پس جھے علم اولين و ميں نے اُس فيض كى سردى ابنى جھاتيوں كے درميان ميں پائى، پس جھے علم اولين و آخرين حاصل ہوگيا، اور ايك روايت ميں ہے كہم ماكان اور ماسيكون روش اور ہو يدا ہو يدا ہوگيا۔ ف

الم المحققة المحققة النجم (53)، تبحت الآية (المحققة الكبرى) [آيت (به الكبرى) [آيت 18]، المحزة والمحتودة المحروث المح

الهزء في الشدنعالى عليه وسلم كاعلم تمام معلومات غيبيه ملكوتنيه پرمحيط ہے۔ ف_سرورا كرم صلى الله تعالى عليه وسلم كاعلم تمام معلومات غيبيه ملكوتنيه پرمحيط ہے۔ [2] ... كوتا ہى علم عالم ماكان و ما كيون صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابہ وسلم پر دلالت كزے گا (م،ص 56) مخالفین کاعذر کرآیت سے علوم دید پرمراد ہیں اوراس کا جواب

قَوْلُهُ: اورتفیر کبیر میں اس آیت کو دو وجوں کے لیے حمل کہا ہے ایک بید کہ مراداس سے دین کے امور ہیں یعنی کتاب اور حکمت اور ان کے اسرار وحقائق اور دوسرے بیکہ وعلی میں گئر تنگر تنگر تنگر میں اور منافقین کے مر

වසවසවසවසවස්වස් ම ම ම ම ම වසවසවසවස්වස්

[1]... كريم "بعض معلومات الله تعالى معلوم لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم" كيت بين ١٢٠

[2].... لا شيئي من معلو مات الله تعالى بمعلوم لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم-١٢

[3].... يعنى كل شيئي معلوم لنبينا صلى الله تعالى عليه و سلم-١٢

[4]...بعض الاشياء معلوم لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم- ١٢ - غلام احمر شوق

[5]...رد المحتار على الدر المحتار، كتاب الطهارة، سُنَنُ الُوُضُوء، الجزء 1، صفحه 110، دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية، 1412هـ 1992 -م

الطبعه الناجه المام المسلم المائم كردرى كى شرح التحرير مين ہے كہ صرف ايك شے كا ذكر كرنا ماسواسے علم كى نفى پردليل نہيں۔

[6]...القرآن الكريم ، پاره 5، سورة النساء (4) ، آيت 110

ہے کہ آپ خود تحریفر ماتے ہیں کہ مراداس سے دین کے امور ہیں اور پھر جا بجا انکار

کرتے جاتے ہیں کہ حضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جمیج اشیاء کاعلم نہ تھا آپ نے

جس طرح علم نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو کم سمجھ لیا ہے اسی طرح دین کے امور کو بھی

چیوٹا سافرض کرلیا ہے ابھی آپ کو اتنی تمیز بھی نہیں کہ بجز ہ دین کے امور میں سے

ہوت آنحضرت سلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جمیج معلومات غیبیہ ملکوتیہ کاعلم

عطافر مانا بطریق مجز ہ کے دین ہی کے امور میں سے ہے چنا نچہ اس سے بل مرقاۃ

شرح مشاؤۃ شریف، جلہ پنجم سے قال ہو چکا'' آنگہ آخبر فی المہ جیلس الواحیہ

بہ جمیع آخوال اللہ خلوقات مین المُنہ اللہ قالی علیہ والمُعاش والمُعادِ،

وتیکسیو ایراد ذیلک کلّه فی مُجلس واحدٍ مِن خوارِقِ الْعَادَةِ أَمْنُ مِنْ اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک ہی مجلس عظیم میں مید اور معادیق دیا وا خورت سب کی خبر دی اور یہ خوارق عادۃ میں

میں مبداء اور معاش اور معادیعتی دنیا وا خرت سب کی خبر دی اور یہ خوارق عادۃ میں

سے ایک امر عظیم ہے۔ ف

بخاری شریف کی ایک حدیث جومشکوۃ شریف صفحہ ۱۸۵ میں بروایت ابو ہریرہ مروی ہے۔ جس کا بیمضمون ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھ کوصد قہ فطر کی تکہبانی پر مامور فرمایا۔ میں اس طعام صدقہ کی تکہبانی کرتا تھا کہ ایک شخص آکر اس کھانے میں سے لپ بھر کر لیجانے لگا^[2] میں نے اس کو پکڑ لیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں محتاج اور عیالدار سخت حاجتمند ہوں میں نے اس کو چھوڑ دیا اور شبح کو خدمت اقد س نے سلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رات تہمارے قیدی نے کی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رات تہمارے قیدی نے کی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رات تہمارے قیدی نے کی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ حضور اس نے کشریت عیال اور شدت احتیاج کی شکایت کی مجھے رحم

^{[1]...}مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب صفة القيامة و الحنة و النار، باب بدء الحلق وذكر الانبياء عليهم الصلاة والسلام، الفصل الاول، تحت رقم الحديث 5699، الحزء 9، صفحه 3634، دار الفكر، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1422هـ 2002 -م

فــــــسرور عالم سلّی الله تعالی علیه وسلم کادنیاوآخرت کے جمله احوال کی ایک مجلس میں خبر دینا۔ [2]... اس کھانے میں ہے لیے بھر کر لیمانے لگا، (م بص 59)

آیا میں نے اس کوچھوڑ دیا حضور سرایا نورصلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھرآئے گا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ بینک پھرآئے گا اس لئے کہ حضور نے فرمادیا ہے۔ القصہ مخضراسی حدیث کے تحت میں علامہ علی قاری رحمہ اللہ مرقاق میں تحریفر ماتے ہیں: 'فیلہ اِخبارُ النبی عکمیہ الصّلاقُ وَالسّلامُ وَالسّلامُ بِالْغیبِ معجزة لَهُ ''^[2] اب ثابت ہوا کہ م بالغیب نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰ قواسلیم کا معجزہ ہے۔ ف

اب جانب مخالف اپ دل میں انصاف کریں کہ مجز ہ اموردین میں سے ہا درامور دین کاعلم جانب مخالف کو بھی تشکیم ہے۔ رہا آپ کا بیفقرہ ' یعنی کتاب اور حکمت اوران کے اسرار وحقائق' اس میں بھی تمام علوم آگئے۔ اس لئے کہ جناب حق سجانہ تعالیٰ کلام اللہ کی شان میں ارشاد فرما تا ہے وہو نُوَّ لُنَّا عَلَیْكَ الْحِیْتُ بِیْنَا اللّٰہ تعالیٰ اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے تم پر کتاب کو نازل فرمایا کہ جو ہر چیز کا بیان واضح ہے پس جب کہ آپ کے اسرارو نزد یک بھی سید عالم اعلم المخلوقات سلی الله تعالی علیہ وسلم کو کتاب اور حکمت اور اُن کے اسرارو

වස වස වස වස වස වස ම ම ම ම ම වස වස වස වස වස

[1]:...مشكوة المصابيح، كتاب فضائل القرآن، الفصل الاول، رقم الحديث 2018، صفحه187، مكتبه رحمانيه،لاهور،الطبعة:2005م

(الصحيح البخارى، كتاب الوكالة، باب اذا وكل رجلا فترك الوكيل شيئا__الخ، وقم الحديث 2311، 549,550 ما فقحه 549,550 ما فقح، قال الفكر للنشر والتوزيع، بيروت الطبعة: 1425,1426 ما 2005م إولفظه عَنُهُ وَسَلَّمَ بِحِفُظِ زَكَاةٍ رَمَضَالَ، فَأَتَانِي آتٍ أَبِي هُرَيْرَةً رَضِي اللَّهُ عَنُهُ، قَالَ : وَكَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفُظِ زَكَاةٍ رَمَضَالَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحُثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَحَدُتُهُ، وَقُلْتُ : وَاللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةً شَدِيدةً، وَاللَّهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَلَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَلْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَلْ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيْعُودُ اللهِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيْعُودُ]

[2]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب فضائل القران، الفصل الاول، تحت رقم الحديث 1422...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب فضائل القران، الطبعة الأولى: 1422هـ 2002م [ولفظه: فيه:

إِخْبَارُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِالْغَيْبِ ...]

ترجمہ:اس مدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالی ماید وآلہ وسلم کابطور معجز ہ غیب کی خبر دینے کابیان ہے۔

ف علم بالغيب مفرت كالمجره --[3] ... القرآن الكريم ، باره 14 ،سورة النحل (16)،آيت 89

اور حیلوں پراطلاع۔

اَّقُولُ: آپ کی بیتقریرآپ کے مدعا کو ثابت تہیں کرتی اسی تفییر کبیر اور اس کے سوا اور کتب کثیرہ میں عملا اور زرقانی شرح مواہب وغیرہ میں تصریحا بتایا ہے کہ قرآن عظیم ذی وجوہ ہےاور ہروجہ پر حج بہ ہے بیددو دجہیں کہ قفال نے اپنے دل سے تكاليس[1] يبهي محتمل بين اوراسي محال اطلاق مين داخل بين جيسے ﴿ رَبُّناۤ ابِّنا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَ فِي الْأَخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿ [2] كَيْنَ سُوْفِيرِي کی گئیں اور وہ سب اسی اطلاق لفظ حسنہ میں داخل ہیں نہ ایک دوسرے کی منافی نہ اس قدر زیادت کی نافی مگر لطف تو پہ ہے کہ آپ کا اس عبارت سے استدلال بے مصادرہ علے المطلوب کے بورانہ ہوگا۔ تعجب تو سیجئے گا کہ بیر کیونکر۔ ہال ہم سے سنئے بیاس لئے کہ آپ لفظ علم امور دینیہ سے علم ما کان و ما یکون کی تفی جائے ہیں اور بیر جب ہی سیجے ہوگی کہ ما کان و ما یکون کاعلم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کونہ دیا گیا ہو کہ اگر حضور اقدس صلی الله تعالی علیه وسلم کوریملم دیا گیا تو پیرحضور کے فضائل جلیلہ سے ایک فضیلت ہوئی اورحضور کے معجزات جمیلہ سے ایک معجز ہ اورحضور کے فضائل و معجزات قطعاً عظم امور دینیہ سے ہیں اوران کاعلم بیٹک امور دینیہ کاعلم ہے اورامور دینیه کاعلمتم خودشلیم کرتے ہوتو ضرورحضورا قدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیلم بھی دیا سیا کہ حضور کو ماکان و ما یکون کاعلم ہے ہاں اگر بیر ثابت ہوتا کہ معاذ اللہ حضور کوعلم ما كان وما يكون بيس تو البنة اس كاعلم الموردينيه عينه بوتا كماس عبارت سے استناد سیح ہونے کے لئے آپ کواینے اصل دعوے سے استمد ادکی حاجت ہوگی۔اوریہی مصادرہ علے المطلوب ہے اور فضول و لغو کہ دعوی اگر خارج سے ثابت ہے تو اس عبارت كى كياحاجت اورثابت نہيں تو عبارت بھی محض بريار واجنبی تعجب خيز امرتوبيہ

[2]...القرآن الكريم، باره مع، مسوره مبقره (ع) اليسان العلى القرآن الكريم، باره مع، مسوره البقرة التي الميان ال ترجمهٔ كنزالا يمان: المصارب بماري ممين دنيا مين بھلائى دے اور جمين آخرت مين بھلائى دے اور جمين عذاب دوزخ سے بچا حقائق تعلیم فر مائے گئے تو احاط علم نبوی سے کون تی شے باہر رہ گئی ، نہ معلوم کہ آپ نے تفسیر کبیر کا کی عیارت کیوں نقل فر مائی۔

قَوْلُه: اور اس تفییر کے شمن میں اور دو (۲) فائدے حاصل ہوئے ایک علم کی غایت درجہ کی فضیلت دوسرے رہے کہ قتالی نے کسی مخلوق کوسوائے قدر قبیل علم کے ہیں عطافر مانانہ

වසවසටසටසටසටස් 🏶 🏶 🏵 🏵 වසටසටසටසටසටසටස

[1]...القرآن الكريم ، باره 15 ،سورة بني اسرائيل (17) ،آيت 85 ترجم كرالا يمان: اورتهيس علم نه المامرتهور ال

فسسة تمام مخلوقات كاعلم بارى تعالى كعلم كسائ ليل ہے۔

[2]...القرآن الكريم ، پاره 5 ، سورة النساء (4) ، آيت 77

[3]...مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، باره 5، سورة النساء (4)، تحت الآیة ﴿ لَا خَیْرَ فِی کَثِیْرِ مِّنُ نَحُویهُم ﴾ [7] الحزء 11، صفحه 217، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الثالثة: 1420هـ ترجمه: الله تعالی نے ساری و نیا کو ' قلیل' قرار دیا ہے، ارشاد فرما تا ہے ﴿ قُلْ مَتْعُ اللَّهُ نِیا قَلِیل ﴾ اے مجبیب! فرمادوکه متاع دنیا قلیل ہے۔

سامنے تو پہر نہیں بیسب گاؤں نہایت ہی قلیل ہیں گرمفلس ہی دست سے پوچھے جس نے پیریوں کے سوا بھی روپید کی بھی وہ تو ہزار گاؤں کو متاع سلطنت سمجھے گا اور تعجب سے کے گا کہ بادشاہ نے ہرگز وزیر کو ہزار گاؤں نہ دیئے ہوئے ورنہ وزیر بادشاہ سے کس بات میں کم رہا۔ اب اُسے ہر چند سمجھا ہے کہ بادشاہ کے سامنے ہزارگاؤں کیا چیز ہیں، اور وزیر کو ہزارگاؤں ملنے سے بادشاہ کی ہمسری نہیں، آخر اُس نے تو دیئے ہیں، وہ ہی تو معطی ہے نہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر اللہ تعالی جل شانہ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کے علوم تعلیم فرمائے تو باتی کیا رہ سے رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کے علوم تعلیم فرمائے تو باتی کیا رہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اللہ جل شانہ برابر ہوگئے۔معاذ اللہ۔

جملهاشا کے علوم آسانوں، زمینوں کے غیوب بحوظم الی کا ایک قطرہ ہیں

अविभविभविभविभविभवे कि कि कि कि कि अवेभवेभवेभवेभवेभवे

^{[1]...}عِنَايةُ القَاضِي وكِفَايةُ الرَّاضِي (حَاشِيةُ الشَّهَابِ عَلَى تفُسيرِ البَيضَاوِي)، پاره 1، سورة البقرة (2)، تحت الآية (إِنِّى آعُلَمُ غَيْبَ السَّمُواتِ وَالْاَرُضِ وَاعْلَمُ مَا تُبُدُونَ وَمَا كُنْتُمُ تَكْتُمُونَ ﴾ [آيت33]، الحزء 2، صفحه 128، دار النشر: دار صادر، بيروت

كَثِيراً ﴾ ثم تقرأون ﴿ وَما أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ فَنَزَلَتُ ﴿ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكُلِمَاتِ رَبِّى ﴾الآية يَعْنِى أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَكِنَّهُ قَطْرَةٌ مِنْ بَحْرِ كلِمَاتِ اللَّهِ تَعَالَى الح ''[1] جي ابن اخطب نے كہا كتمہاري كتاب يعن قرآن ياك ميں ہے کہ جس کو حکمت دی گئی خیر کثیر دی گئی پھرتم ہی بھی پڑھتے ہو کہ محیں علم نہ دیا گیا مگر تھوڑ اتو بیہ آيت نازل موئى ﴿ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنفِدَ الْبَحْرُ ﴾ الأية خلاصه بيكه بيذ خير كثير توبيثك ہے كيكن اللہ جل شانہ كے كلمات كے سمندر كا ایک قطرہ ہے اب خوب ظاہر ہوگیا کہ بیلم بیشک کثیراوراللہ جل شانہ نے خود کثیر فرمادیا۔لیکن اللہ جل شانۂ کے علم کا ایک قطرہ ے اور اسکے سامنے لیل تفیرروح البیان صفحہ ۵ سے میں ہے 'قال شیخنا العلامة أبقاه الله بالسلامة في الرسالة الرحمانية في بيان الكلمة العرفانية علم الأولياء من علم الأنبياء بمنزلة قطرة من سبعة أبحر وعلم الأنبياء من علم نبينا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم بهذه المنزلة وعلم نبينا من علم الحق سبحانه بهذه المنزلة "التهى مارك ينخ علامه في رساله رحمانيه مين فرمايا كه اولياء كاعلم انبياء كعلم سے وہ نسبت رکھتا ہے جوایک قطرہ کوسات سمندروں سے ہوتی ہے اور انبیاء کاعلم ہمارے نبی محرصلی اللدتعالى عليه وسلم كعلم سے يهى نسبت ركھتا ہے۔ف الغرض تمام مخلوقات کےعلوم کا بمقابلہ باری تعالی قلیل ہونامسلم اور فریق مخالف کواس سے پچھ فائدہ نہیں اس لئے کہ وہ قلیل بھی کثیر ہوکراس کے مدعائے باطل کا خون کرنے میں دریغ نہیں

[1]...مدارك التنزيل وحقائق التأويل (تفسير النسفى)، پاره 16، سورة الكهف (18)، تحت الآية ﴿ قُلُ لُو كَانَ الْبَحُرُ مِدَادًا لِكُلِمَاتِ رَبِّى لَنَفِدَ الْبَحُرُ قَبُلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّى وَلَوْ جِنْنَا بِمِثُلِهِ مَدَدًا ﴾ [آيت 109]، المجزء 21، صفحه 503، دار الكلم الطيب، بيروت الطبعة الأولى، 1419هـ 1998 - م [أَنَّ حُينً بُنَ المجزء 21، صفحه 503، دار الكلم الطيب، بيروت الطبعة الأولى، 1419هـ 1998 - م [أَنَّ حُينً بُنَ أَنْحُطَبَ قَالَ : فِي كِتَابِكُمُ: ﴿ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدُ أُوتِي خَيْراً كَثِيراً ﴾ (البقرة 269) ثم تقرأون ﴿ وَمَا اللهِ الْحَلِمَ إِلَّا قَلِيلٌ ﴾ (الإقرة 269) ثم ذَرُلَتُ هَذِهِ الْآيَةُ يَعْنِي أَنَّ ذَلِكَ خَيْرً كَثِيرً وَلَكِنَّهُ قَطْرَةً مِنْ بَحُرِ عَلِمَاتِ اللهِ الخ

[2]...روح البيان ، باره 3، سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿ يَعُلَمُ مَا بَيْنَ أَيُدِيهِمُ وَمَا خَلُفَهُمُ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنُ عِلْمَ وَمَا خَلُفَهُمُ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنُ عِلَمُ مَا بَيْنَ أَيُدِيهِمُ وَمَا خَلُفَهُمُ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنُ عِلَمُ اللهِ عَلَيْهِمُ وَمَا خَلُفَهُمُ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنُ عَلَيْهِمُ وَمَا خَلُفَهُمُ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنُ

عِلْمِیهٔ اِلا بِماساء بھوا ایک ۱۱ اسلام الورجمله انبیاء کے علم کا بمقابلہ سید الانبیاء کیم الصلوٰ قوالسلام اورسب کے علم فیسے تمام مخلوقات کے علم کا بمقابلہ انبیاء اور جملہ انبیاء کے علم کا بمقابلہ سید الانبیاء کیم الصلوٰ قوالسلام اور سب کے علم بمقابلہ علم باری تعالی کے لیل ہونا۔ کرتا ہیں اگر چیلم سرور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علم الہی کے سامنے قلیل ہے مگر قطع نظر اس تقابل کے وہ علم عظیم ہے اور تمام ماکان وما یکون الی یوم القیمة کو حاوی ، اس جانب مخالف نے تغییر کبیر کے بعض الفاظ کا خلاصہ نہ لکھا جوان کومفر تھا رید یا نت سے بعید ہے اب اس آیت کی تفسير ميں نقل كرتا ہوں تا كەخوب واضح ہو جائے كەمغترض كس قدر خلاف صواب ہيں تغسير بيناوى: "من خفيات الأمور، أو من أمور الدين والشرائع" [أ]

تَغْير مدارك: " ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ﴾ من أمور الدين والشرائع و من خفيات الأمور وضمائر القلوب[2] تفيرخازن (وَعَلَّمَكَ ما لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) يعنى من أحكام الشرائع وأمور الدين وقيل علمك من علم الغيب ما لم تكن تعلم وقيل معناه وعلمك من خفيات الأمور وأطلعك على ضمائر القلوب وعلمك من أحوال المنافقين وكيدهم ما لم تكن تعلم وكانَ فَضُلُّ اللَّهِ عَلَيْكَ عُظِيماً يعنى ولم يزل فضل الله عليك يا محمد عظيما [3] ان عبارات كا

المنع المنع المنع المنع المنعلم بارى تعالى الله المنع المنعلم بارى تعالى المنطق ا [1]...أنوار التنزيل وأسرار التأويل(تفسير البيضاوي)،پاره5،سورة النساء(4)، تحت الآية ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمُ تُكُنُ تَعُلُمُ ﴾ [آيت11]،الحزء2،صفحه96،دار إحياء التراث العربي،بيروت،الطبعة الأولى: 1418هـ [وفيه:"الأحكام مقام الشرائع"]

ترجمه: ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ مَكُنْ مَعْلَمْ ﴾ (الله تعالى في تحميل سكماديا جو يجميم نه جانة تع) يعنى يوشيده وفي امور کاعلم بھی دیا اور امور دین وشرائع بھی تعلیم فر مادیئے۔

[2]...مدارك التنزيل وحقائق التأويل(تفسير النسفى)،پاره5،سورة النساء(4)، تحت الآية﴿وَعُلَّمَكَ مَا لَمُ تَكُنُ تَعُلُّمُ ﴾ [آيت113]، الحزء 1 مصفحه 395، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة الأولى: 1419هـ /1998م [وفيه: او من حفيات ... الخ]

ترجمه: ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ مَكُنْ مَعْلَمُ ﴾ (الله تعالى في تهميل سكما دياجو كجيم نه جانع تن) يعني اموردين و شرائع بهی تعلیم فر مادییج ، پوشیده و مخفی امور کاعلم بھی دیا اور دلوں میں چھپی باتوں پر بھی مطلع فر مادیا۔

[3]...لباب التأويل في معاني التنزيل(تفسير الخازن)،پلره5،سورة النساء(4)، تحت الآية ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمُ تَكُنُ تَعْلَم ﴾ [آيت 113]، المعزء 1، صفحه 426، دار الكتب العلمية -بيروت، الطبعة : الأولى 1415هـ رْجمه: ﴿ وَعَلَّمُكَ مَا لَمْ مَكُنْ مَعْلَمُ ﴾ (الله تعالى في مهيل سكماديا جو بحرتم ندجان عني) يعني احكام شرائع اوراموردین ،اورایک تول بہ ہے کہ جو مجمع منیب تم نہیں جانتے تھے وہ تمہیں سکمادیا ،اور کہا گیا ہے: اس آیت كامعنى بير ب كراللد تعالى في مهيس بوشيده وتحقى اموركاعلم ديا، دلول ميس جميى باتول برمطلع فرمايا اور---

خلاصہ بیہ ہے کہ سروراکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جناب حق سبحانۂ تعالیٰ نے اپنے فیض عظیم سے احکام شرع اور امور دین اور علوم غیب اور خفیات امور اور ضائر قلوب وغیر ہا جن کو اب تک حضرت محمصطفی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نہیں جانے تقی تعلیم فر مائے اور بیاس کا فضل ہے اور تم پراے مصلی اللہ تعالی علیہ وسلم اسکافضل ہمیشہ رہےگا۔

تفیرآ بت ﴿ وَعَلَّمُكَ مِا لَمْ تَكُنْ تَعْلَم ﴾ سے آخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے علم ما کان وما یکون کا ثبوت

تفیر مین میں م: ﴿وَعُلَّمُكُ مَا لَمُ تَكُنْ تَعْلَم﴾ انچه نبودی که بخود بدانی از خفیات امور و مکنونات ضمائر و جمهور گفته اند که آن علم است بربوبیت حق سبحانه وجلال اووشناختن عبودیت نفس و قدر حال او و دربحر الحقائق میفر ماید که آن علم ماکان و ما سیکون است که حق سبحانه تعالیٰ در شب اسریٰ بدان حضرت علیه الصلواة والسلام عطا فرموده جنانچه دراحادیث معراجیه آمده است که درزیر عرش قطره درحلق من دیختند فعلمت ماکان و ما سیکون پس دانستمر انچه بود و انچه خواهد بود - [1] مامل یه که فیات امور اورکنونات مارا ای می نامیم فیات امور اورکنونات مارا ای به نامیم فیات امور اورکنونات مارا این خیا به که دو

[1]...قرآن معید مترجم (فارسی) مع تفسیر حسبنی، پاره 5، سورة النساء (4)، تحت الآیة ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمُ تَكُنْ تَعُلَم ﴾ بونه النساء (4)، تحت الآیة ﴿ وَعَلَّمَكَ ﴾ اورتعلیم کردیا ﴿ هَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَم ﴾ بونه قا تُو كه آپ سے جان لیتا چھی ہوئی باتیں اور دلوں کے بھید اور بہت علمانے کہا ہے کہ وہ علم ہے ربوبیت می اوراس کے جلال کا اور بہتا ناع بوویت فس اور اس کے حال کا اور بہت علمانے کہا ہے کہ وہ علم ہے ربوبیت می اور اس کے جال کا اور بہت ناع بوویت فس اور اس کے حال کا اور بہت ناع بوویت فس اور اس کے حال کا اور برائحقائق میں لکھا ہے کہ جو پھی ہو چکا اور جو پھی ہوگا بیاس کا علم ہے کہ تی سجانہ وتعالی نے شب معراج میں آنحضرت میں اللہ علیہ والہ وسلم کوعظافر مایا جیبا کہ معراج کی صدیقوں میں وارد ہوا ہے کہ میں عراج میں وارد ہوا ہے کہ میں جان کیا ہیں جان لیا میں اور جو پھی ہوئے اللہ ہے۔ عرش کے نیچ تھا ایک قطرہ میر حالق میں ڈال دیا ہی جان لیا میں از جو پھی ہوگیا اور جو پھی ہوئے اللہ ہے۔ انسانہ قادری ترجمہ اردو تفسیر حسینی، ہارہ 27، سورة الرحمن (55)، تحت الآیة ﴿ عَلْمَهُ الْبَانِ ﴾ [آیت 4]، السونہ ان صفحہ 1922 معلی منشی نولکشور، لکھنو، هند، ہار دھم 1347 ہے 1928م

[2]... حاصل بيركه خفيات أوراور مكنونات ضائر (م م ص 62)

ر بو بیت وجلال تن کا جاننا اورا پنفس کی عبودیت اوراس کی قدرحال کا بیجاننا ہے اور بحرالحقائق میں فرماتے ہیں کہ وہ علم ماکان و ما سیکون کا ہے کہ تن سجانہ تعالی نے شب معراج میں آنے ضرب سلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کوعطا فر مایا۔ چنا نچہ احادیث معراجیہ میں آیا ہے کہ عرش کے بنچ ایک قطرہ میرے حلق میں ٹرکایا گیا کہ اس کے وفور فیضان سے ماکان اور ماسیکون یعنی گذشتہ اور آبیدہ کے سب امور کا عالم ہوگیا۔

آيت ﴿ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴾ ٢

<u> جانب خالف كااعتراض اوراس كاجواب</u>

اس کے بعد جانب خالف نے آیۃ کریمہ ﴿وَکُذُلِكَ جَعَلُنْكُمْ الْمَةُ وَسَطًا لَمُ وَوَكُذُلِكَ جَعَلُنْكُمْ الْمَةُ وَسَطًا لَيْكُونُوا شُهِدَا ﴾ [1] کہ جس سے امت محدید سلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور جناب سرور کا تنات علیہ الصلوۃ والسلام کا قیامت میں دوسری اُمتوں پر گواہ ہونا ثابت ہے اور مفسرین نے وسعت علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے تحت میں بیان کی ہے اس کی نسبت بیل ما ہے۔

قَوْلُهُ: اگراس آیکریمه کاوبی مطلب ہے جوزید کا اجتہاد ہے تولازم آتا ہے کہ زید جس نے ایس آیک کرنے میں ایک زمانہ خامہ فرسائی کی مگرنصیب نے یاوری نہ کی علام الغیوب ہوجائے۔

آفؤل: جانب مخالف کا بی منشاء ہے کہ اگر شہید کا لفظ رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کی وسعت علمی پردال ہوتو بہی لفظ ﴿ لَتُحُونُوا شَهدَآءً ﴾ میں تمام امتیان مصطفے صلی الله تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے لئے استعال کیا گیا ہے وہاں بھی اگر تمام امتیوں کے وسعت علم پردال ہوتو لازم آٹے گا کہ سب عالم ماکان وما یکون ہوں۔

[1]...القرآن الكريم ، پاره 2، سورة البقرة (2) ، آيت 143

بھر الایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے مہیں کیا سب امتوں میں افضل تم لوگوں پر گواہ ہواور سے رسول تمہارے مجہان و گواہ۔

جانب مخالف کے اس شبہ کا جواب رہے کہ بیسب جانب مخالف کا قیاس ہے اور قیاس اس زمانے والوں کا خود جانب مخالف کے نز دیک نا قابل اعتبار نہ آیت کا بیہ مطلب نہ مفسر کا قول سب سے پہلے تفسیر قرآن ہاتھ میں لیجئے اور اس سے دریافت کر لیجئے کہاس آ بیرمیں وسعت علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دلالت ہے یانہیں۔ ملاحظہ ہوتفسیر معالم النزیل کہ اس میں محی السندامام بغوی رحمہ اللہ نے اس آیت کے تحت میں بیرحدیث ابوسعید خدری رضی الله تعالی عنه سے روایت کی ہے۔ "قال: قام فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَمَا تَرَكَ شَيْئًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانت الشمس على رؤوس النخل وأطراف الحيطان، قال اماانَّهُ لَمْ يَبُقَ مِنَ الدُّنيا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كُمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا "أَا الحديث خلاصه بيب كهابو سعیدرضی الله تعالی عند کہتے ہیں کہ حضرت نے ایک روزعصر کے بعدہم میں کھرے موكر قيامت تك مونيوالى چيزيس سب بى بيان كردي اوركوئى چيز چهوژندى يهال تک کہ جب دھوی تھجوروں کی چوٹیوں اور دیواروں کے کناروں پر پہنچی تو فر مایا کہ دنیا کے احوال میں سے صرف اس قدر باقی رہ گیا جتنا دن باقی رہ گیا ہے امام بغوی رحمه الله كااس حديث شريف كواس آييشريفه كے تحت ميں لا ناصاف بتار ہاہے كه آیئشریفہ میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وسعت علمی مذکور ہے جب تفسیر سے سے ثابت ہوا کہ بیآ یت علم نبی صلی اللہ نعالی علیہ وسلم پر دال ہے تو ایک ایسے مخص کے قیاس برکیا توجه کی جائے جوآج تک آیت کی تفسیر سے عافل ہے۔^[2]

غرض کہ جب ہمارا مدعا آیت ہے اور تفسیر وحدیث سے ثابت پھرکسی منکر کا اعتراض قابل ساعت نہیں لیکن پھر بھی ہم اس کی طرف توجہ کرتے ہیں جاننا جا ہئے کہ صحت شہادت کے

[2] ... جوآیت کی تفسیر سے غافل ہے۔ (م م 64)

لئے شامر کومشہو دعلیہ پرعلم یقینی ہونا جا ہے اور بیہ بواسطہ نبی کریم علیہ الصلو ۃ وانتسلیم کے امت کو حاصل اوراس جناب کی بدولت ا نکایقین کامل یہی جواب جو جانب مخالف پر پیش کیا گیا ان شاء الله العزيز روز شهادت أن أمتول بربيش كيا جاويگا جو تبليغ انبياء كا انكار كريس كى چنانچه شاه عبدالعزيز صاحب محدث دہلوى رحمه الله نے تفسير عزيزى ميں تحرير فرمايا ہے۔ 'ولهذا جوب امر دیگر درمقار رد شهادت ایشان خواهند گفت که شما از چه رو شهادت مید هید حال آنکه دروقت مابنودید و حاضر واقعه نشدید ایشاں جواب خواهند گفت که ماراخبر خدا بو ساطت پیغمبرخودرسید و نزد مادرافاده بنین بهتر از دیدن و حاضر شدن اگردید و درشهادت علم بقینی به مشهود علیه می باید بهر طریق که حاصل شود "ااتعب ب که جانب خالف نے آنخضرت سرایا رحمت صلی الله تعالى عليه وسلم كوجمله امت محدييه سلى الله تعالى عليه وسلم ك برابر سمجه ليا اور يجه فرق نه كياشها دت كالفظ جب أمت كي طرف منسوب ديكهااور پيراس كوصاحب أمّت كي صفت يايا فورأ مرتبه برابر سمجه ليا اوربيه بجه خيال نه كيا كمامت كاعلم تعليم نبي كريم سے ہاور نبي صلى الله تعالى عليه وسلم كاعلم تعلیم الی سے پھر منصب رسالت کے لائن کہ جس سے تمام عالم کا نظام متعلق اور بیرت عبدیت کے موافق جو فقط اپنی اصلاح کے لئے ہے اس شہادت پر پھر نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شهادت ضرورى جيها كدارشاد موا ﴿ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴾ [2] يرشهاوت خودى

[1]...تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)،پاره 2، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ولتگونُوا شهدآء علی النّاس) [1]...تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)،پاره 2، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ولتگونُوا شهدآء علی النّاس) [1]...تفسیر فتح القزیز (تفسیرعزیزی)،پاره 2، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ولتگونُوا شهدآء علی النّاس) (دونول نول شن شن شن و حاضر واقعه نشد بد ایشان "قا، بم فتح کردی ہے۔) ترجہ: ای لئے جب ان کی گوائی کے در میں امثیل کہیں گی کرتم کی طرح گوائی ویتے ہو حالاتکرتم ہمارے وقت میں نہیں سے ادرواقعہ کے وقت تم حاضر نہ سے وہ جواب میں کہیں سے کہ جمیں رسول کریم سلی الله علیہ وسلم کے وسلے سے الله تعالی کی فتر پنجی اور ہمار بین دوری کے ایک بین جرد کھنے اور حاضر اجو نے سے کہیں پہتر ہے اور گوائی میں شہود علیہ کے متعلق بینی علم جا ہے جس طرح بھی حاصل ہوجائے۔ اجو نے سے کہیں پہتر ہے اور گوائی میں شہود علیہ کے متعلق بینی علم جا ہے جس طرح بھی حاصل ہوجائے۔ (حدود مرد عزیزی دور ترحمه تفسیر عزیزی بہارہ 2، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ولتگونُوا شهداء علی النّاس) (اید 1429م۔ محدود 2008ء) متعلق بینی کا فائدہ دور مصفحه 403 اور بار صوبه بیلی کیشنز، الامور باشاعت: معمادی الاول 1429ه۔ محدود 2008ء)

[2]...القرآن الكريم ، باره 2 بسورة الانبياء (2) ، آيت 143

کافی جواور کسی دوسری شہادت کی محتاج نہیں ان سب سے قطع نظر سیجے اور بیغور فرما سے کہ ایک ہی فاظ کے معنی ہر خص کی نسبت سے ایک ہی ہونے ضروری نہیں بلکہ بھی ایک لفظ کے معنی ایک مخص کی نسبت سے پچھاور چنا نچے صلوۃ اور ہدایت شخص کی نسبت سے پچھاور چنا نچے صلوۃ اور ہدایت وغیر ہاالفاظ مختلف موقعوں پر مختلف معانی میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان کی بھی کوئی شخصیص نہیں بلکہ تمام الفاظ مختلف مواقع پر مختلف معانی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ کریمہ ﴿ وَ مَکُرُو ا مَکُرَ اللّٰهُ ﴾ اللّٰه کا افاظ مختلف مواقع پر مختلف معانی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ کریمہ ﴿ وَ مَکُرُو ا مَکُرَ اللّٰه ﴾ اللّٰه کی اللّٰه کی اللّٰه کے لئے اور دوسری جگہ کفار کے لئے اور دوسری جگہ حق تعالیٰ کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور ایک جگہ معنی پچھ ہیں اور دوسری جگہ پچھ اور حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت کلام اللہ میں اللہ میں اللہ کی نسبت کلام اللہ میں اللہ کی نسبت کام اللہ میں اللہ کھ کہ اور حوبری اللہ اللہ اللہ اللہ میں معامول میں طلم بمعنی ترک اولی ہے شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں 'مذاف میں حمدور اہل تفسیر آنست 'کہ ظلمی کہ ایس ہو حدوبرد ہی بخود نسبت فرمود کا اند ظلم حقیقی نبود بلکہ نرک اولی ''اللہ فلم حقیقی نبود بلکہ نرک اولی ''اللہ فلم مورد کا اند ظلم حقیقی نبود بلکہ نرک اولی ''الہ اللہ نفسیر آنست 'کہ ظلمی کہ ایس ہو حدوبرد ہی بخود نسبت فرمود کا اند ظلم حقیقی نبود بلکہ نرک اولی ''الہ اللہ نفسیر آنست 'کہ ظلمی کہ ایس ہو حدوبرد ہی بخود نسبت فرمود کا اند ظلم حقیقی نبود بلکہ نرک اولی ''الہ اللہ نفسیر آنست نہ کہ طلمی کہ ایس ہو حدوبرد ہی بخود نسبت اللہ فرمود کا اند خلالہ کا مورد کا ایک نبود بلکہ نرک اولی ''الہ اللہ کا دوبرد ہی ہوئی اللہ کو نسبت اللہ کا مورد کا ایک نبود بلکہ نرک اولی ''الہ اللہ کو نسبت نہ کہ ایک نبود بلکہ نرک اولی ''الہ اللہ کا نبود بلکہ نبود بلی ہوئی ہوئی اللہ کو نسبت نبود بلکہ نبود بلوگ کیا کو نسبت نہ نبود بلکہ نبود بلکہ نبود بلکہ نبود بلوگ کی کو نسبت نبود بلی ہوئوں کو نسبت کو نسبت نبود بلوگ کی نسبت نبود بلوگ کیا کو نسبت کو نس

دوسری آیت: ﴿ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّلِمِینَ ﴾ [5] مین ظلم کے معنی حقیقی جونسی ہیں مراد ہیں چنانچہ یہی شاہ صاحب رحمہ اللہ اس تفسیر میں آیہ ﴿ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّلِمِیْنَ ﴾ کی نبیت فرماتے ہیں در آیت مواد ظلم حقیقی است که فسق است "[6]

[1]...القرآن الكريم، باره 3، سورة آل عمران (3)، آيت 54 (دونول شخول مين فقط كريمة مكر الله "درج تقا)

[2]...القرآن الكريم، باره17،سورة الانبياء (21)،آيت87

[3]...القرآن الكريم، باره8،سورة الاعراف(7)،آيت23

[4]...تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)، پاره 1، سورةالبقرة (2)، تحت الآیة ﴿لَا یَنَالُ عَهُدِی الظَّلِمِینَ ﴾ [4]...تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)، پاره 1، سورةالبع جمادی الثانی 1311هـ آیت 124هم محتبائی، دهلی، طبع جمادی الثانی 1311هـ ترجمه: جمهورا الی تفسیر کے دوق کے مطابق جس ظلم کوان دونوں بزرگوں نے اپنی طرف منسوب کیا ہے حقیقی ظلم نہتھا بلکہ ترک اولی ہے۔

(جواهر عزیزی اردو ترجمه تفسیر عزیزی، پاره 1،سورة البقرة (2)،تحت الآیة ﴿لَا يَنَالُ عَهُدِی الظّلِمِينَ ﴾ [آیت124]، حلد دوم،صفحه 281،نوریه رضویه پېلی کیشنز، لاهور،اشاعت:حمادی الاول 1429هـ، حون 2008ء)

[5]...القرآن الكريم ، پاره 1 ،سورة البقرة (2) ،آيت 124

[6]...تفسير فتح العزيز (تفسيرعزيزي)، باره 1، سورةالبقرة (2)، تحت الآية ﴿لَا يَنَالُ عَهُدِي الظُّلِمِينَ ﴾___

غرض کہایک جگہایک لفظ سے چھمراد ہوتی ہے اور دوسری جگہ چھاور اسی لفظ شہادت کو نہ دیکھ لیجئے کہ یہاں امت کے لئے جمعنی گواہی مستعمل ہوااور ﴿وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيء مِنْ هَيْدُ ﴾ [1] میں جمعنی علیم کے۔اگر جانب مخالف کے قاعدہ کے بموجب لفظ شہید جمعنی علیم ہوہی نہ سکے تواس آیت سے اللہ جل شانہ کاعلیم ہونا بھی ثابت نہ ہوسکے گا (معاذ اللہ العلیم) پس جانب مخالف کو بیہ خیال کرلیناتھا کہ جائز ہے کہ اُمت کی نسبت جولفظ شہادت مستعمل ہوادہ ادر معنی میں ہوااورسرور ا کرم کی نسبت جو مستعمل ہوا وہ علم کے معنی میں ہوا جسیا کہ فسرین نے فر مایا ہے۔حضرت مولانا مولوی شاه عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی جن کو جانب مخالف معتبر اور بزرگ سمجھتے ہیں اس آیت کی نفیر میں فرماتے ہیں" بلکہ میتواں گفت کہ شہادت درینجا بمعنى كواهي نيست بلكه بمعنى اطلاع ونكهباني است تا از جاده حق بيرور نرويد جنانجه ﴿ وَ اللهُ عَلَى كُلُّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴾ و در مقوله حضرت عيسىٰ كه ﴿ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تُوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْتَ عَلَى كُلُّ شَيْءٍ شَهِيْدٍ ﴿ وَجِوْلِ ابِي نَكْهَبَانِي وَ اطلاع طريق تحمل شهادت است و تحمل شهادت برائے ادائے شهادت میباشد و دراحادیث این شهادت را بگواهی روز قیامت تفسير فرمود الله بَيَّانًا لِحَاصِلِ الْمَعْنَى لَا تَفْسِيرَ اللَّفْظِ "[2]

__[آیت124]،صفحه 447،مطبع محتبائی،دهلی،طبع حمادی الثانی 1311هـ ترجمہ:اورآیت ﴿لا یَنَالُ عَهْدِی الظّلِمِیْنَ ﴾ میں فیقی ظلم مراد ہے۔

رجواهر عزیزی اردو ترجمه تفسیر عزیزی، پاره 1،سورةالبقرة (2)،تُحبّ الآیة ﴿لَا بِنَالُ عَهُدِی الظّٰلِمِینَ ﴾ [آیت 124]، حلد دوم،صفحه 281،نوریه رضویه پبلی کیشنز،لاهور،اشاعت:حمادی الاول 1429هـ،حون 2008ء)

[1]...القرآن الكريم، باره28،سورة المجادلة (58)،آيت6

[2]... تفسير فتح العزيز (تفسيرعزيزي)، پاره 1، سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿ وَ يَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمُ شَهِبُدًا ﴾ [2]... تفسير فتح العزيز (تفسيرعزيزي)، پاره 1، سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿ وَ يَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمُ شَهِبُدًا ﴾ [آيت 141]، صفحه 522، مطبع محتبائي، دهلي، طبع حمادي الثاني 1311هـ

رَجَمَة بلكة كها عاسمًا عبي مديها سنهاوت كوائى كمعنول مين نبيل عبي بلكة اطلاع اور تكهبانى كمعنول مين المجراء حلى المحكمة الما المائمة المائمة المحافظة المح

پس اب بخوبی ظاہر ہوگیا کہ لفظ شہادت جوامت مرحومہ کے لئے استعال فر مایا گیا ہے گواہی کے معنی میں ہے جیسا کہ اور تفسیر سے قتل کیا گیا ہے اور اس موقع پر کہ جناب رسالتمآ ب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہوا ہے اطلاع اور نگہ بانی کے معنی میں ہے چنا نچہ ﴿ وَ اللّٰهُ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴾ میں کلام اللہ میں بھی اس معنی میں علیٰ کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴾ میں کلام اللہ میں بھی اس معنی میں استعال ہوا ہے چونکہ تکہ بانی اور اطلاع طریق تحل شہادت کوروز قیامت کی گواہی سے تعبیر فر مایا اور میاض معنی کا بیان ہے نہ الفاظ کی تفسیر بس زید کا مدعا بخوبی ثابت ہوگیا اور جانب مخالف کوکوئی کی اعتراض نہ رہا۔

المَّةُ وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَآء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴾ [1] سے كيا مرادلى ہے اس لئے كہان كايہ خيال ہے كہ شہيد دونوں جگدا يك بى معنى ميں ہے اور جہاں امت مرادلى ہے اس لئے كہان كايہ خيال ہے كہ شہيد دونوں جگدا يك بى معنى ميں ہے اور جہاں امت فرمانے كے لئے ارشاد ہوا ہے اس ہے تمام امت مراد ہے پس اگر ہم اس موقع پر جانب خالف كے فرمانے كے بموجب فرض بھى كرليس كہ لفظ شہيد دونوں جگدا يك بى معنى كے لئے ہو تبى ان كام مقصود خابت نہ ہو سكى گا اس لئے كہ تمام امت اول سے آخر تك سب كا گواہ ہونا مراذ نہيں ہے جو جہان باللہ عباں اُمت جانب خالف بيا عبر اض كر سكے كہ سب كے لئے علم غيب كا جُوت لازم آئے گا بلكہ يہاں اُمت صفود رب العالمين ميں شہادت كے لئے منظور فرمائے گئے ہيں۔اللهم ارزون البالمين ميں شہادت كے لئے منظور فرمائے گئے ہيں۔اللهم ارزون البالمية من من شہادت كے لئے منظور فرمائے گئے ہيں۔اللهم ارزون البالمية من من شہادت كے لئے منظور فرمائے گئے ہيں۔اللهم ارزون البالمية من من شہادت كے لئے منظور فرمائے گئے ہيں۔اللهم ارزون البالمية من مناف منسوين علی است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین علی است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین است بعایت حاجسب که اذر بعض فلدمائے مفسوین علی مفسوین است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین است مفسوین است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین است مفسوین است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین است بعایت حاجسب که اذربعض فلدمائے مفسوین است مفسوین است بعایت حاجست کے اور ایک البالہ کا مفسویات است بعایت حاجست کہ اذربعض فلدمائے مفسویات کا مفسویات کا مفسویات کی ایک البالہ کا مفسویات کے است بعایت حاجست کے اور ایک کے ایک مفسویات کے ایک

(بحواهر عزيزي، بعلد دوم، صفحه 412، نوريه رضويه پېلي كيشنز، لاهور الشاعت: حمادي الاول 1429هـ، حون 2008ء)

[1]...القِرآن الكريم ، پاره 2،سورة البقرة (2)،آيت 143

[2]...أَللَّهُمَّ ارُزُقُنَا إِيثَاعِهِم (مِ مِنْ 66)

منقول شده واز اكثر اشكالات مذكورة نجات ميدهد حاصلش آنكه در ﴿ وَكُذٰلِكَ جَعَلْنَكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لَّتَكُونُوا ﴾ مخاطب كساني اندك نماز بسوئے قبلتین [1] گذارد، اند یعنی مهاجرین اولین وانصارسا بقین که علو درجه آنها در ایمان معروف و مشهور است ـ [2]ادرال سے چھآ کے چل کرتحریفرماتے ہیں کیسکن الکر دراینجا تمار امت راازاول نا آخراعتبار كنير قائله تكليف برهر ميكرد وزيراكه بعد انقضائي[ا تمامر أمت هيچكس باقى نخواهد ماند كه قول ايشال برور حجت تو اندشد بس معلوم شد كه مراد اهل هر زمانه اندوجون اهل هر زمانه مخلوط مي باشند عالر وجاهل و صالح و فاسق همه در آنها موجود می شوند بقرائن عقلیه معلوم شد که اعتبار به گفته علمائے مجتهدان متدین است نه غیر ایشان بهر حال اجماع ایشان برخطا ممكن نيست والاايس امت خيار وعدول نبا شد و درميان ایشان وامر دیگر فرقے نماند وایں شرفی است عظیم که ایس امت رابه مينت اجتماعيه حكمر پيغمبر داده اند جنانجه حكر بيغمبر معصوم ازخطا واجب الغبول است ممجنال حكم ايس امت باجتماع معصوم از خطاواجب القبول [3] العبارت سے بخونی ظاہر ہو

[1]...قبلٹن۔۔۔بعد ازالنضائے (م، 166,67)

[2]...تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)، پاره 1، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ﴿ وَیَکُونُ الرَّسُولُ عَلَیْکُمُ شَهِیدًا ﴾ [آیت 143]، صفحه 522، مطبع محتبایی، دهلی، طبع حسادی الثانی 1311هـ ترجمہ: اور یہاں ایک نہایت ہی دلچسپ تفسیر ہے جو کہ بعض قدیم مفسرین سے منقول ہے اور یہاں فہ کوراکش اعتراضات سے نجات دیتی ہے اس کا ظل صدیہ ہے کہ ﴿ وَ گُذُلِكَ جَعَلَنْكُمْ اللّه وَ وَسُطًا لَتَكُونُونَ ﴾ میں فاص مخاطب وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز گزاری ہے یعنی پہلے مہاجرین اور پہلے انصاری خاص مخاطب وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز گزاری ہے یعنی پہلے مہاجرین اور پہلے انصاری

جن کا ایمان میں مرحبہ بلندمعروف ومشہورہے۔

(جواهر، عزیزی اردو ترجمه تفسیر عزیزی، باره 1 سورة البقرة (2)، تحت الآیة ﴿ وَ یَکُونُ الرُّسُولُ عَلَیْکُمُ شَهِیُدًا ﴾ [آیت 143]، حلد دوم، صفحه 410، نوریه رضویه پبلی کیشنز، لاهور، اشاعت: حمادی الاول 1429هـ، جون 2008ء) [3] ... تفسیر فتح العزیز (تفسیر عزیزی)، پاره 1 ، سنورة البقرة (2)، تحت الآیة ﴿ وَ یَکُونُ الرَّسُولُ عَلَیْکُمُ شَهِیدًا ﴾ [آیت 143]، صفحه 522,523، مطبع محتبائی، دهلی، طبع جمادی الثانی 1311هـ [آیت 143هـ ترکین اگریهال بهم تمام امت سے مراداول سے آخرتک لیل تو تکلیف کا قاعده دگرگول بوجا تا ہے۔۔۔

گیا کہ تمام امت اول سے آخر تک مراد نہیں بلکہ کبرائے امت مراد ہیں ہی کوشلیم کہ کبرائے امت کوبھی امور غیب پر اطلاع فر مائی جائی ہے اور یہی عقیدہ الل سنت کا ہے البتہ معتزلی انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کسی ولی کوعلم حاصل نہیں۔ زرقانی شرح مواہب لہ نہیہ جلدے، ص ۲۲۸ میں ہے 'قال فی لطائف المنن اطلاع العبد علی غیب من غیوب اللہ تعالی بنور منه، بدلیل خبر "اتقوا فر اسة المؤمن، العبد علی غیب من غیوب اللہ تعالی بنور منه، بدلیل خبر "اتقوا فر اسة المؤمن، فإنه ينظر بنور الله " لا یستغرب، وهو معنی "گُذُتُ بَصَرَهُ الَّذِی یَبُصُرُ بهِ"، فمن کان الحق بصرہ اطلعہ علی غیب الله، فلا یستغرب ''اا واقعی امریہ ہے کہ حسب مضمون صدیث شریف پروردگار جس کی بینائی ہواس کاغیب پرمطلع ہونا کیا بعید ہے۔

غوث اعظم كاارشادكه لوح محفوظ مير مامنے بے اور ميں علم الى كے سمندروں ميں غوطرزن ہوں

يشخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ الله زبدة الاسرار میں حضرت محبوب سبحانی سیدعبدالقا در

ි අත්සල්සල්සල්සල්ස හි හි හි හි හි සිටසල්සල්සල්සල්

(جواهر عزیزی اردو ترجمه تفسیرعزیزی، پاره 1، سورة البقرة (2)، تحت الآیة ﴿ وَ یَکُونَ الرَّسُولُ عَلَیْکُمُ شَهِیدًا ﴾ [آیت143]، جلد دوم، صفحه 413، نوریه رضویه پبلی کیشنز، لاهور، اشاعت: جمادی الاول 1429هـ، جون 2008ء)

ف جيراك يتيم معصوم كاحكم واجب القول باليه المت كاجماع كاحكم واجب القول ب- []... شرح الزرقاني على المواهب اللدنيه المقصد الثامن في طبه صلى الله عليه وسلم لذوى الأمراض والعاهات وتعبيره الرؤيا وإنبائه بالأنباء المغيبات الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات العلمية الطبعة : الأولى 1417هـ/1996-م

تزجمہ: اطاکف المنن میں فرمایا کہ اتقوا فراسة المؤمن، فإنه ينظر بنور الله ''(مومن کی فراست سے ورکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھا ہے۔) کی دلیل کے پیش نظر بندے کا اللہ تعالی کے عطا کردہ نور کے ۔۔۔

جيلاني رحمة الله تعالى عليه كاار ثافل فرماتي بين قال رضى الله عنه يا ابطال يا اطفال هلموا وخذ وا عن البحر الذي لا ساحل له وعزة ربى ان السعداء والاشقياء ليعرضون على وان بوبوء ة عينى في اللوح المحفوظ انا الغائص في بحار علم الله "الله" الله "الله" الله عنه تعالى وكرمه اس عبارت سے ثابت بوكيا كه سعداء اور اثقياء اوليا پر پيش ك جاتے بين اور ان كي تكول بي لوح محفوظ ميں رئى ہاور وہ الله تعالى كام كوريا ميں فوط زن رہتے ہيں۔

اولهاء كما مغزين السے عصناخن

مولانا جائ قدس مروالسائ فحات الانس مل حضرت خواجه بها والدين نقشبندر حمالله المنقل فرماتي بين و حضرت عزيزان عليه الرحمة والرضوان مى الكفته اند كه: زمين در نظرايس طايفه جود سفره اى ست و مامى الكوييم جود دوني ناخني است هيج جيز از نظر ايشان غايب نيست "الايمن حضرت عزيزان رحمه الله تعالى يفرماتي بين كه زمين اولياء كروه كسام ايك وسرخوان كمثل جاور حضرت خواجه بها والدين نقشبند فرماتي بين كهم كتي بين كه روئ ناخن كمثل عادركوئي چزان كي نظر عابر بيس امام انام حضرت امام ابوطنيفه رضى الله تعالى عند فقه اكبر مين اور شخ جلال الدين سيوطى في جامع كبير مين حارث بن ما لك اور حارث بن نعمان

المنعد ا

[1]...زبدة الاسرار،صفحه 66، مطبع بكسلنك كمپنى ترجمه: تضورغوث اعظم شخ عبدالقادر جبلائى قدس سره السامى فرماتے بيں: اے جوانو! اے نونها لو! آؤاوراس ترجمه: تضورغوث اعظم شخ عبدالقادر جبلائى قدس سره السامى فرماتے بيں: اے جوانو! اے نونها لو! آؤاوراس سمندر سے اکتساب فيض کروجس كاكوئى ساحل نہيں، ميرے دب كاعزت كي متدرول ميں غوطة ن بول - جادر ميں خداوندى كے سمندرول ميں غوطة ن بول - جاتے ہيں، ميرى آئكى تيل لوح محفوظ ميں ہے اور ميں خداوندى كے سمندرول ميں غوطة ن بول - جادر ميں مندول ميں خوطة ن بول - جادر ميں مندول م

انصاری سے اور طبرانی [1] اور ابوتعیم نے حارث ابن مالک انصاری سے روایت کی ہے 'قال مررت بالنبي صلى الله عليه وسلم فقال: كيف أصبحت يا حارث؟ قال أصبحت مؤمنا حقا، فقال انظر ما تقول! فإن لكل شيء حقيقة فما حقيقة إيمانك؟ قلت قد عزفت نفسى عن الدنيا و أسهرت لذلك ليلى وأظمأت نهاری و کأنی أنظر إلى عرش ربى بارزا و کأنی أنظر إلى أهل الجنة يتزاورون فيها وكأنى أنظر إلى أهل النار يتضاغون وفي رواية يتعاودون فيها فقال يما حارث عرفت فالزم قالها ثلاثا وفي رواية ابن عساكر قال عليه السلام وأنت امرء نور الله قلبه عرفت فالزم" [2]

امام طبرانی کی استجم الکبیر میں مذکورہے۔

[2]...الفقه الا كبر (امام اعظم رضى الله عنه كي فقد اكبر كه دستياب شخول مين بيروايت مذكور بين -)

حامع الكبير في ضمن جامع الاحاديث (وهويشتمل على جمع الحوامع للسيوطي والجامع الأزهر وكنوز الحقائق للمناوى، والفتح الكبير للنبهاني)،قسم الافعال ،حرف الفا،مسند الحارث بن مالك الأنصارى, رقم الحديث37212، الجزء34، صفحه 222، المكتبة الشاملة

المرجع السابق، حرف الهمزة، مسند، أنس بن مالك حادم رسول الله صلى الله عليه وسلم, رقم الحديث . 35695 الحزء32 ، صفحه 492 ، المكتبة الشاملة [وفيه: "قال لحارثة بن النعمان: كيف أصبحت"]

المعرفة الصحابة لابي نعيم، باب الحاء، من اسمه الحارث، الحارث بن مالك الانصاري وقيل حارثة، روى عنه زيد بن اسلم وجماعة، رقم الحديث2069، الجزء2، صفحه777،دار الوطن للنشر، الرياض، الطبعة الأولى: 1419هـ/ 1998 -م

المعجم الكبير للطبراني، كتاب، باب الحاء، الحارث بن مالك الانصاري، رقم الحديث 3367، الجزء 3، صفحه 266 ، مكتبة إبن تيمية -القاهرة الطبعة الثانية

﴿ آباريخ مدينة دمشق لابن عساكر، حرف العين،عتبة بن العباس بن الوليد بن عتبة أبوالوليد،وقم الحديث 7654،الجزء38،صفحه274،دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع،عام النشر1415هـ1995م [وفيه: "وإلى أهل النار يتعاوون قال فقال له النبي (صلى الله عليه وسلم) أنت امرء نور الله قلبه عرفت فالزم"]

ترجمہ: حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نبی مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزراتو آپ نے فرمایا: اے حارث! تونے س حال میں صبح کی ؟ عرض کی : اس حال میں سبح کی کہمون برحق ہوں ،فر مایا: ذرا اپنی بات پیغور کرلو ، ہرشے کی کوئی حقیقت ہوتی ہے ، تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اپنے نفس کو دنیا سے پھیرلیا راتو اعشق میں جاگا، دنوں بھوکا پیاسار ہااب کو یا کہ میں اپنے رب کے عرش کوظا ہردیکھتا ہوں اور جنتیوں کو جنت میں ۔۔۔ اسی قصه کومولا نا جلال الدین روی رحمه الله نے مثنوی معنوی میں نظم فر مایا ہے جوبطریق اختصار اس مختصر میں نقل کیا جاتا ہے۔و ھو ھذا

> گفت پیغمبر صباحی ذید را کیف اصبحت اے رفیق باصفا

گفت عبدامومنا بازوش گفت گونشان از باغ ایمان گرشگفت

> گفت تشنه بود ار من روزها شب نخفتم من زعشق و سوزها

تازروز وشب جدا گشتمچنان که زا سپر بگزرد نوك سنان

> که ازاں سر جمله ملت یکیست صد مزاراں سال و یکساعت یکیست

مست ازل را وابد را انحاد عقل راب نیست الا افتقاد

> هشت جنت هفت دوزخ پیش من هست بیدا همچوبت پیش شمن

یك بیك وامی شناسم خلق دا همچو گندمر من زجو در آسیا

کہ بہشتی کہ وہیگانہ کے ست پیش من بیدا جومور وماهی ست

___ایک دوسرے کی زیارت کرتے اور اہل دوزخ کو دوزخ میں بلبلاتے دیکھا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ دوز خیوں کا دوزخ میں ایک دوسرے کے پاس جانا دیکھا ہوں، اس پررسول الله صلی الله تعالی علیہ وآلہ وسلم نے تین بارارشا دفر مایا: اے حارث! تو نے معرفت پالی اب اسے لازم کرلے۔ اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ حضور صلی الله تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشا دفر مایا: تو وہ خص ہے کہ جس کا دل الله نے روش ومنور فرما دیا ہے، تو نے معرفت پالی ہے اب اسے لازم کرلے۔

من بگویمریا فرو بندمر نفس [1] لب گزیدش مصطفیٰ یعنی که بس

اب ثابت ہوا کہ اطلاع غیب سوائے انبیاء کے اکا برامت کوبھی عنایت الہی سے میسر ہوتی ہے چنانچے جب سید کا گنات ہر ورموجودات سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دریا فت فر مایا کہ اے زیرتم نے کس حال میں کہ عبد مومن تھا فر مایا حقیقۃ ایمان کا کیا فیان رکھتے ہو۔ عرض کیا کہ میں نے اپنے نفس کو دنیا سے پھیر لیا راتوں عشق میں جاگا۔ دنوں بھوکا پیاسار ہااب گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو ظاہر دیکھتا ہوں اور اہل جنت اور اہل دوز خ کو پیچانتا ہوں۔

اولياء كاعلم

اور يهى مولانا كروم رحمة الله عليه الى مثنوى مين فرمات بين لوح محفوظ است بيش اولياء ازجه محفوظ است محفوظ از خطا [1]

المار منتوى مولوى معنوى، دفتر اول، پرسيدن پيغمبرعليه السلام مرزيدا كه امروز چونی و چوں برخاست...، صفحه 89 النوريه الرضويه پبلشنگ كمپنى ـ لا مور، ملتقطأ [بيت 2500 تا 2527]

ترجمہ: آیک می پیارے آقاصلی اللہ تعالیٰ علیہ والدوسلم نے حضرت سید نازیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فر مایا: اے مخلص رفیق!

م نے میں کس حالت میں کی؟ انہوں نے عرض کی: اس حال میں کہ میں بندہ مومن ہوں، تو بیارے آقاصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے فر مایا: اگر باغ ایمان کھلا ہوا تو اس کی کوئی نشانی بیان کرو، انہوں نے عرض کی: میں دنوں میں پیاسار باہوں اور عشق وسوز کی وجہ سے راتوں کوئیس سویا، یہاں تک کہ میں روز وشب سے اس طرح سے گذرگیا کہ جس طرح نیزہ کی نوک ڈھال سے گذر جاتی ہے، کوئکہ وہاں تمام ماتیں ایک ہی ہیں، لاکھوں سال اور ایک ساعت یک ان ہے، وہاں ازل اور ابد میں اتحاد ہے، اور وہاں عقل کے لئے کم ہونے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے، جس طرح بت پرست کے سامنے پیش ہیں، میں مخلوق کو یک بیک اور پرست کے سامنے میں ہوتا ہے یو نبی آٹھوں جنیں اور ساتوں دونے میں میر سے سامنے پیش ہیں، میں مخلوق کو یک بیک اور جدا جدا یوں پہنی آٹھوں جنیں اور ساتوں دونے میں، (یارسول اللہ اصلی اللہ علیک وسلم میں ان کے بارے میں عرض کروں یا سانس روک لوں تو مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ والی کے اس کے لئے اپ میں ان کے بارے میں عرض کروں یا سانس روک لوں تو مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ والہ والی کے لئے اپ میں ان کے بارے میں عرض کروں یا سانس روک لوں تو مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ والہ والی کے لئے اپ میں ان کے بارے میں عرض کروں یا سانس روک لوں تو مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے لئے اپ میں میں کیں ہیں کی گھروں کو بایا کہ بس (ا تابی کا تی ہے)

[2]...، مثنوی مولوی معنوی ، دفتر چهارم ، زادن ابوالحن خرقانی بعد از وفات....، صفحه 46 ، النوریه الرضویه پباشنگ نمینی ، لا بهور ترجمه: لوح محفوظ اولیا کے سامنے ہے اور وہ کس چیز سے محفوظ ہے؟ غلطی سے محفوظ ہے۔

اورامام شعراني كبريت احمر مين فرمات بين والما شيخنا اكسيد على الخواص رضي الله تعالى عنه فسمعته يقول لا يكمل الرجل عندنا حتى يعلم حركات مريدة في انتقاله في الاصلاب وهو نطفة من يوم الست بربكم الى استقراره في الجنة اوفى النار "االين مارے شيخ سيكل خواص رحمه الله فرمايا كه مارے نزديك تو آ دمی جب تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کواسینے مرید کی حرکتیں اس کے آباء کی پیڑھ میں نہ معلوم ہوں لینی جب تک رینہ معلوم کر لے کہ یوم الست سے کس کس کی پیٹیے میں تھہرااوراس نے کس وفت حرکت کی بہاں تک کہاس کے جنت یا دوزخ میں قرار بکڑنے تک کے حالات جانے۔ف قصيده غوثيه مين حضرت بيران بيرد تشكير حضرت محبوب سبحاني سيدناالشيخ محى الدين عبدالقا درجيلاني رحمه الله تعالی فرماتے ہیں۔

> نَظُرْتُ إِلَى بِلَادِ اللهِ جَمْعًا كَخُرُدُلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتَّصَالِ [2]

جب الله کے اولیاء کو تمام بلا داللہ مثل رائی کے دانے کے معلوم ہول تو اگر جانب خالف کا قول[3] تھوڑی در کے لئے تعلیم بھی کرلیا جائے اور لفظ شہادت کے دونوں جگہ ایک ہی معنی لئے جائیں تو بھی کچھمضا نقہ نہیں اس لئے کہ جب کبرائے امت گواہ تھبرے اور ان کو بیہ اطلاع غیب بعطائے عالم حقیقی میسر تو اگر شہادت کا لفظ ان حضرات کے لئے بھی مثبت علم ہوگا تو بيتك حق اور بجاب اب جانب مخالف كوذرا چون و چرا كاموقع نهيس تشليم كريں يا خاموش رہيں۔

آيت ﴿ وَ مَا هُوَ عَلَى الْعَيْبِ بِضَنِينَ ﴾ كى بحث

اس كے بعد جانب مخالف نے آية كريمہ ﴿ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْن ﴾ [4] كى

විය විය විය විය විය විය ම ම ම ම ම විය විය විය විය විය

[1]...الكبريت الاحمر في بيان علوم الشيخ الاكبر،صفحه 99 ،داراحياء التراث العربي،بيروت،الطبعة الاولى: 1431م-/2010م

[2]...قصيدة غوثية (قصيدة عمريه) بيت 25

[2]....سیب میں تمام بلا داللہ کو برابر رائی کے دانے کی طرح دیکھتا ہوں۔ ترجمہ: میں تمام بلا داللہ کو برابر رائی کے دانے کی طرح دیکھتا ہوں۔ [3]... لیبنی بیتول کہ' اگر لفظ شہادت سرورا کرم سلی اللہ تعالی علیہ دسلم کے علم کو ثابت کرتا ہے تو امت کے علم کو بھی ثابت

إليه ويخبره ببعض المغيبات ''اأ نقص علم آنخضرت سلى الله تعالى عليه وسلم پر برگز دال نبيل الله ويخبره ببعض المغيبات برمطلع فر مايا جا تا بواور اس كے كه جائز ہے كه ايام نزول وى ميں وقا فو قا بعض بعض مغيبات پرمطلع فر مايا جا تا بواور جب تمام كلام الله نازل بو چكا تو تمام اشياء پراطلاع بوگئ بو چنا نچه ﴿ يَبْنِينًا لَكُلُّ شَيْءٍ ﴾ تمام كلام الله كى صفت ہے نہ بعض كى ۔ پس جائز ہے كه ايام نزول قرآن شريف ميں بعض بعض مغيبات كا جتنا كلام الله الله الله تعاملم بوتا ہو۔ اس سے به لازم نبيس كه تمام كلام الله كن ول كے بعد بھى آنخضرت ملى الله تعالى عليه وسلم كوجميج اشياء كاعلى نه بواء ايك ۔

دوسرے بیر کتفسیر میں نفی کا کونسالفظ ہے یا جانب خالف ثبوت شے کونفی ماعدا جانے ہیں اہل علم کے نزدیک کی طرح اس عبارت سے حضور کے عدم علم یانقص علم پراستدلال ممکن نہیں مگر جانب خالف تو بحکم' الغیریق یکٹشیٹ بالتحشیش " تنکے کا سہارا ڈھونڈتے ہیں اور عبارات اثبات کونی کی برہان سمجھتے ہیں ۔

کھالی سائی ہے آگھوں میں ان کی جدهر دیکھتے ہیں نفی ہی نفی ہے سے انجہ بیدا می شود از دور بندار دنفی است [2]

علاوہ بریں جمع اشیاء بے شہ غیوب کا بعض ہیں تو جس کوحق تعالی جمع اشیاء کا علم مرحمت فرمائے کہ سکتے ہیں کہ اس کوبعض غیوب کا علم ہے سلیقہ بھی تو درکار ہے تا کہ سبجھ میں آسکے کہ بعض غیوب جمع اشیاء کے منافی نہیں ۔
آسکے کہ بعض غیوب جمیع اشیاء کے منافی نہیں ۔

هنوز طفلی واز نوش و نیش بیخبری زعلم غیر چه ازجهل خویش بیخبری [3]

अरोक्षदेखदेखदेखदेखदेखदे की की की की कि कारोक्षदेखदेखदेखदेखदे

[1]....أنوار التنزيل وأسرار التأويل(تفسير البيضاوى)، پاره 4، سورة آل عمران(3)، تحت الآية (وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطُلِعَكُمُ عَلَى الْغَيْبِ وَلْكِنَّ اللهَ يَحْتَبِى مِنْ رُسُلِهُ ﴿ آيت 179]، الحزء 2، صفحه 51، دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى 1418هـ

ترجمه اللدتعالى في سلى الله عليه وسلم بروى فرمائى اور بعض مغيوات كى خروى

[2]...ترجمہ:جو وجود یں آچکا ہے اسے دور خیال کرتے ہیں اور اور بھتے ہیں کہ وہ ہے تنہیں۔(محمد شرر ضاالمدنی) [3]...ترجمہ: بیچ کوتو ابھی شہداور ڈیک کی خبر بی نہیں اس سے کی کے بارے میں کیا ہو چھٹا جوخود سے بے خبر ہو۔ (محم مدثر رضا المدنی)

طرف توجه فرمائی ہے اور اس میں اختلاف قراءاور اختلاف مرجع ضمیر ہو کو تحض بے فائدہ تعل کیا ہے بیہم کوقطعاً مصربیں نہاس سے ان کا مدعا ثابت نہ ہمارے مدعا کونقصان بلکہ وہ ہمارے مؤید ہے اس کئے کہ اگر جانب مخالف کی مرضی کے موافق ظنین ظاسے مان لیس تو جانب مخالف کے نزویک آیت کے بیمعنی ہو مجلے کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غیب کی بات بتانے پرمتہم نہیں کہ بغیرعلم کہدیں کہ مجھ کو بیلم ہے۔ بیتہت کسی کی ان پڑبیں لگ سکتی پس جانب مخالف کی اس تقریرے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا کہ انخضرت کوامورغیب کاعلم اللہ نے مرحمت نہ فرمایا تھا۔ بلکداس سے بہی ظاہر ہے کہ آپ کوئلم تھا اور اس وجہ سے آپ پر بغیر علم کہدد سے کی تہمت ہیں لگ سکتی اورا گرجانب مخالف کی رائے کے موافق ہو کا مرجع قر آن ہوتو بھی کچھ مضر نہیں بلکہ ہمارا ہی معاثابت ہاں گئے کہ کلام اللہ میں جمع اشیاء کاعلم ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتْبَ تِبْيِنًا لَكُلُّ شَيْءٍ ﴿ إِنَّا لِعِن الْحِصْلَى الله تعالى عليه وسلم بم في تم يركناب نازل فرما كي جو ہر چیز کابیان واضح ہے اور بیسلم کہ حضرت اس کے عالم توبیتک جمیع اشیاء کے عالم ہوئے نہ معلوم کہاس آیت کے متعلق جانب مخالف نے کیوں بحث کی جبکہ وہ اس سے اپنے مدعا کے موافق ایک حرف ثابت نہ کر سکے البتہ اپنے خلاف مدعا کی تائید کی ہم ان کی اس عنایت کے ممنون بين.

آيت ﴿ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ ﴾ الآية كى بحث

ایسے بی جانب خالف نے آبیشریفہ ﴿ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلَٰکِنَّ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلَٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِی مِنْ رَسُلِم مَنْ یَشَآء کہ اللّٰه کے متعلق بھی وہ بے فائدہ تقریر کی ہے جس سے ان کے معاکو کچھ دیا گہ خلاف معا ثابت ہوتا ہے کی مفسر کا یہ کہہ دینا کہ فیوحی

[4]....القرآن الكريم، پاره30،سورة التكوير(81)،آيت24

[1]...القرآن الكريم ، پاره14 ،سورة النحل (16)،آيت89

[2]...القرآن الكريم ، پاره 4، سورة آل عمران (3)، آيت 179

ترجمهٔ کنزالایمان: اورالله کی شان میبیس که اے عام لوگوته بیس غیب کاعلم دے دے ہاں الله پُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے جا ہے قوایمان لا کا الله اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لا کا اور پر بیز گاری کر وہ تمہارے لئے برواثو اب ہے۔

ہنوز جناب کو یہ خبر نہیں کہ بعض غیوب جمیع اشیاء سے وسطے ہو سکتے ہیں کیوں کہ جمیع اشیاء متناہی اورغیوب غیر متناہی اور نیز ہم خوب اچھی طرح ثابت کرآئے ہیں کہ فسرین کا نبی سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت بعض غیب یا اس کی مثل اور کوئی لفظ لکھنا اس عظمت کے منافی نہیں اس لئے کہ وہ بہ نسبت علم اللہ کے لکھتے ہیں اور بے شک تمام آسانوں اور زمینوں کے غیوب جناب باری عزاسمہ کے علم کا ایک قطرہ ہیں اور تمام محلوق کا علم اس کے مقابلہ میں قلیل ، چنا نچار شاد ہوا۔

﴿ وَ مَا اُورِ مِنَ الْعِلْمِ اِلّا قَلِيْلاً ﴾ [1] چونکہ ابتداء رسالہ بندا میں اس مطلب پرکافی بحث کر چکا ہوں اسکے یہاں چھوڑ تا ہوں۔

چکا ہوں اسکے یہاں چھوڑ تا ہوں۔

یمی صاحب روح البیان جن ہے آپ نے بعض کا لفظ آفل کر کے اپنے معا کو جواس سے کوسوں دور ہے ثابت کرنا چاہا ہے اسی تغییر روح البیان کی جلد سادس صفح ۲۳ میں فرماتے ہیں 'و گذا صار عِلْمهُ مَحِیْطًا بِجَمِیْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ الْعَیْبِیَّةِ الْمَلَکُوْتِیَّةِ کَمَا جَاءً فِی ہیں 'و گذا صار عِلْمهُ مَحِیْطًا بِجَمِیْعِ الْمَعْلُومَاتِ الْعَیْبِیَّةِ الْمَلَکُوتِیَّةِ کَمَا جَاءً فِی خیدیْثِ اِخْتِصَامِ الْمَلَکُوتِیَّةِ کَمَا جَاءً فِی خیدیْثِ اِخْتِصَامِ الْمُلَکُوتِیَّةِ کَمَا جَاءً فِی جیدیْثِ اِخْتِصَامِ الْمَلَکُوتِیَّةِ کَمَا جَاءً فِی جیدیْتِ اِخْتِصَامِ الْمَلَکُوتِیَّةِ کَمَا جَاءً فِی الله بِحِیلُومِیۃ برمحیط ہے ہے کورکیا انہی صاحب روح البیان نے اس علم سے انکارکیا ہے جنہیں نہیں ہرگزنہیں آپ سے اس عبارت کے بچھنے میں خطا ہوئی اب یہ جی طوظ رہے کہ اسی آت سے جنہیں نہیں کہ کوظ رہے کہ اسی الله کے گئی الْفَیْب کی الآیة کے شان نزول میں محی النہ امام بنوی نے بیحدیث فرمایا کہ مجھ برمیری بنوی نے بیحدیث فرمایا کہ مجھ برمیری امت کی صوبائیں پیش کی گئیس جسے کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئیس اور مجھ معلوم ہوگیا کہ امت کی صوبائیں پیش کی گئیس جسے کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئیس اور مجھ معلوم ہوگیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اورکون کفر کرے گاہ حسب بینجر منافقین کو پینی تو وہ تسخر سے کہنے کون مجھ پر ایمان لائے گا اورکون کفر کرے گاہ جب بینجر منافقین کو پینی تو وہ تسخر سے کہنے کون مجھ پر ایمان لائے گا اورکون کفر کرے گاہ و جب بینجر منافقین کو پینی تو وہ تسخر سے کہنے کہنے کہنے کہنے کون مجھ پر ایمان لائے گا اورکون کفر کرے گاہ و جب بینجر منافقین کو پینی تو وہ تسخر سے کہنے کہنے کے کہنے کہنے کے کہنے کہنے کے کہنے کو کے کہنے کی کون میں کون مجھ پر ایمان لائے گا اورکون کفر کرے گاہ حد بینچر منافقین کو پینی تو وہ تسخر سے کہنے کہنے کے کہنے کی کون میں کون میں کون میں کی کون میں کون میں کون میں کے کہنے کی کون میں کون

医多种类性多种性 电电子 医中枢 电电子 医多种性多种性多种

[1]...القرآن الكريم ، باره 15 ،سورة بني اسرائبل (17)،آيت 85 ترجمه كثرالا يمان: اورتهبين علم شعلا ممرتفور ا

رسم الایمان الروسیان المراد النجم (53)، تحت الآیة (لقد رأی من آیات ربه الکبری (آیت 18]، الجزء [2] ...رو البیان ،پاره 27، سورة النجم (53)، تحت الآیة (لقد رأی من آیات ربه الکبری (آیت 18]، الجزء 9، سورت (9، سفحه 232، دار الفکر -بیروت

و اصفحه ۱۵۷۷ دار الفحر -بیرو^ب ترجمه حضورانورصلی الله علیه وسلم کاعلم شریف تمام معلومات غیبیه ملکوتنیه کومحیط هوگیا جیسا که حدیث اختصام ملائکه

> میں وار دہواہے۔ فــــــصاحب روح البیان کے نزدیک حضور کاعلم جمیع معلومات غیبید ملکوحیۃ پرمحیط ہے۔ فـــــحضور کواپنی امت کے ہرمومن کا فرکی اطلاع ہے۔

کے کہ محمصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ کون ان پرایمان لانے گااور کون کفر كرے گاان لوگوں میں ہے جوابھی نہیں پیدا ہوئے اور آئندہ پیدا کئے جائیں گے بیتو بڑی بات ہے ہم تو اب موجود ہیں وہ بتائیں کہ ہم میں سے کون مؤمن اور کون کا فر ہے۔ بی خبر من کر آنخضرت صلی الله تعالی علیه وسلم منبر پرتشریف لے گئے اور الله کی حمد وثنا کر کے فرمانے لگے کہ ان قوموں کا کیا حال ہے جنھوں نے میرے علم میں طعن کیا آج سے قیامت تک کی کوئی شے ایس نہیں جس کو مجھ سےتم دریافت کرواور میں تہہیں نہ بتا سکوں اب سے قیامت تک کی جس چیز کو چاہو جھے سے دریافت کرومیں تہہیں اس کی خبر دوں گاف پس عبداللہ بن غدافہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ یارسول الله میراباب کون ہے فرمایا خدافہ۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کرعرض كيا۔ يارسول الله بم الله كے رب ہونے اسلام كے دين ہونے قرآن كے امام ہونے -آپ کے نبی ہونے پرراضی ہوئے پس ہاری تقمیر معان فرمائے۔ چنانچہوہ صدیث یہ ہے[1] وَقَالَ السُّدِّيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عُرضَتُ عَلَىَّ أُمَّتِى فِي صُورهَا فِي الطين كما عرضت عَلَى آدَمَ، وَأَعْلِمْتُ مَنْ يُؤْمِنُ وَمَنْ يَكُفُرُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الْمُنَافِقِينَ، فَقَالُوا اسْتِهْزَاءً زَعَمَ مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَنْ يؤمِنُ بهِ وَمَنْ يَكُفُرُ مِمَّنْ يُخْلَقُ بَعْدُ، وَنَحْنُ مَعَهُ وَمَا يَعْرِفُنَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبُرِ فَحَمِدُ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَال مَا بَالُ أَقُوام طَعَنُوا فِي عِلْمِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهُمِيُّ، فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ :حُذَافَةُ ، فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِينًا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرُ آن إِمَامًا وَبِكَ نَبيًّا فَاغُفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلُ أَنتُمْ مُنتَهُونَ ؟ ثُمَّ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبِرِ [2]ف

ف___ حضوراقدس سلی الله تعالی علیه وآله وسلم کادعوی سے فرمانا که اب سے قیامت تک کاہم سے سوال کرلو۔ [1] ... بیرحدیث تغییر خازن جلداول صفحہ ۲ سسمیں بھی موجود ہے۔ ۱۲۔

ر، است يه المناويل (تفسير بغوى)، پاره 4،سورة آل عمران (3)،تحت الآية ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطُلِّعَكُمُ عَلَى ____

آيت ﴿ قُلْ لاَ اقُولُ لَكُمْ ﴾ برخالفين كاشهاوراس كاجواب

جانب مخالف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۸ پرآیة شریفہ ﴿قُلْ لآ اَقُولُ لَکُمْ عِنْدِی خَوْ آئِنُ اللهِ وَلَا أَعْلَمُ الْعُيْبَ ﴾ [1] نقل كرك آنخضرت سرايا بركت صلى الله تعالى عليه وسلم ے علم غیب کی فی کرنا جا ہی ہے [2] اور محض ان کا خیال ہے آیت سے اس معایر استدلال محال ہے یہاں جونفی ہے وہ غیب ذاتی کی ہے یا تواضعانفی کی گئی تفسیر خازن میں ہے 'اِنگما نَفَی عَنْ نَفْسِهِ الشَّرِيْفَةِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ تَوَاضُعًا لِلَّهِ تَعَالَى وإِغْتِرَافًا لَهُ بِالْعُبُودِيَّةِ ''[3] تَفْسِ

__ الْغَيْبِ وَلْكِنَّ اللهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءَ ﴿ [آيت 179]، الجزء 1، صفحه 545، دار إحياء التراث العربي-بيروت_الطبعة :الأولى، 1420هـ

لباب التأويل في معانى التنزيل(تفسير الحازِن)، پاره4،سورة آل عمران(3)،تحت الآية ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطُلِعَكُمُ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَحُتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَآء﴾ [آيت179]، الحزء1،صفحه324،دار

[وفيهما: مِمَّنُ لَمْ يُخُلَقُ بَعُد] الكتب العلمية -بيروت،الطبعة :الأولى 1415 -هـ ترجمہ: اورسدی نے کہا کہ رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا "مجھ پرمٹی میں میری امت کی صورتیں پیش کی گئیں جیسے آ دم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ 'ینچر جب منافقین کو پنجی تو وہ مسخرے کئے جمد (صلی الله تعالی علیہ وسلم) بیگان رکھتے ہیں کہ جولوگ ابھی تک پیدانہیں ہوئے وہ ان کے بارے میں بھی جانتے ہیں کہون ان پرایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا حالانکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں بہچانتے ۔ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک بینجی تو آپ منبریر تشریف لائے ، اللہ تعالی کی حمدوثنا کی اور پھر فرمایا: ان قوموں کا کیا حال ہے جنھوں نے میرے کم میں طعن کیا ہے، تہارے اور قیامت کے درمیان کوئی ایسی شے نہیں جوتم مجھ سے پوچھواور میں تمہیں یتا نہ سکوں۔اس پر عبدالله بن خدا فه کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول الله میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: خدافیہ، پھر حضرت عمر رضی الله عندنے کھڑے ہوکرعرض کیا۔ یارسول الله صلی الله علیہ وسلم ہم الله کے رب، اسلام کے دین ، قرآن کے امام،اورآپ کے نبی ہونے پرراضی ہیں۔اللہ تعالی آپ کومعاف فرمائے ہماری تقفیر سے در گزرتیجئے۔ نبی محتشم صلی الله علیہ وسلم نے فر مایا: تو کیاتم لوگ باز آئے؟ پھر منبرے نیچ تشریف لے آئے۔ ف

فسسة سروراكرم صلى الله تعالى عليه وسلم كافيامت تك علوم كادعوى ،اس برحضور صلى الله تعالى عليه وسلم سي سوال كيا جانااورحضور كاجواب دينا-

[1]...القرآن الكريم ، پاره7،سورة الانعام(6)،آيت50

[2]... مجموعة الفتاوي مطبوعه لا مهوراور رسال غيبيها ورتقوبيا ورديگر رسائل مخالفين مين بهي يهي كيا گيا ہے، يہال ال كاجواب كافي ديا كياسب حضرات بغورملا حظه فرماليس ١٢

نوت: بیرحاشیه مکتبه مشرق، بریلی اورازهر بک دید، آرام باغ، کراچی کے نسخه میں درج نہیں۔ [3]...لباب التأويل في معاني التنزيل (تفسير الحازن)، ياره7،سورة الانعام(6)، تحت الآية ﴿قُلُ لا أَقُولُ ــــ

عراس البيان من ہے ﴿ وَ لَا اَعْلَمُ الْعَيْبَ ﴾ وتواضع حِيْنَ أَقَامَ نَفْسَهُ مَقَامَ الْإِنْسَانِيَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ أَشُرَفَ عَنْ خَلْقِ اللَّهِ مِنَ الْعَرْشِ اللَّهِ النَّرَاي وَاَظُهَرَ مِنَ الْكَرُّوبِينَ وَالرُّوْ حَانِيْنَ خُصُوعًا لِجَبَرُوتِهِ وَخُشُوعًا فِي أَبُوابِ مَلَكُوتِهِ اللَّا ال عبارتول _ آ فتاب کی طرح روش ہے کہ آیت میں تفی بطریق تواضع کے ہے۔اس سے استدلال کرنا اور اس کو جحت وسند بنا کر پیش کرنا نہایت عجیب وغریب ہے۔ تمام علماء کا رستور ہے کہ وہ اپنے لئے ہے میرزاور بیج مداں اور اسی قتم کے انکسار کے الفاظ تحریر فرمایا کرتے ہیں ان الفاظ سے استدلال كركے جو تحص ان كے علم كا انكار كرے لا يعقل [بعقل إنبين تو كون ہے۔؟ تفاسير ميں صاف فرمایا که حضور نے تو اضعائفی فرمائی اس کوحضور کے عدم علم کی دلیل بنانا کیسی دون ہمتی اور فروما کی ہے۔علاوہ بریں آیت میں علم غیب کی فعی ہی کب ہے نقی ہے تو قول ورعوے کی۔ یہی تو فر مایا کہا ہے محمصلی اللہ تعالی علیہ وسلم فر مادیجئے کہ میں تم سے بیٹییں کہتا اور دعوے نہیں کرتا کہ ميرے باس خزائن الہيہ ہيں اور ميں غيب كا عالم ہول تفيير علامہ ابوالسعو د ميں ہے ولا اعلم الغيب عطفٌ على محلَّ عندى خزائنُ الله أي ولا أدَّعي أيضاً أني أعلم الغيب الخ (كذا في روح البيان)"[2]

වස වස වස වස වස වස ම ම ම ම ම මස වස වස වස වස

__لَكُمُ عِنْدِى خَزَآئِنُ اللهِ وَلَا أَعُلَمُ ﴿ [آيت 50]،الحزء 2، صفحه 114، دار الكتب العلمية بيروت،الطبعة الأولى 1415هـ

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے لئے عاجزی اختیار کرتے اور اپنی بندگی کا اعتراف کرتے ہوئے خودسے ان چیزوں کے علم کی فی فرمائی ہے۔

[1]...تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، پاره 7، سورة الانعام (6)، تحت الآية ﴿ قُلُ لآ أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِى تُخَزَآئِنُ اللهِ وَلَا أَعُلُمُ الْغَيْبَ ﴾ [آيت 50]، الحزء 1، صفحه 359، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م

ترجمہ حضورانور صلی الندعلیہ وسلم کا بیفر مانا کہ 'میں غیب کاعلم ہیں رکھتا' عاجزی وانکساری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرش اعظم سے ثری تک سب خلق خدا سے بڑھ کرشرف والے اور سب کروبین و روحانیین (فرشتوں) سے زیادہ غلبہ والے ہونے کے باوجوداللہ تعالی کی قدرت وسلطنت اور وسیع مملکت کے سامنے تو اضعا خودکو (صرف) انسانیت کے مقام یہ قائم فر مارہے ہیں۔

[2]...إرشاد العقل السليم إلى مرايا الكتاب الكريم(تفسير أبي السعود)،باره7،سورة الانعام(6)،تحت الآية والمراق المربي المربي

කටනටනටනටනටනට ෯෯෯෯෯ ෯නවනටනටනටනටනට

___ المروح البيان ، پاره 7، سورة الانعام (6) ، تحت الآية ﴿ لَّا أَقُولُ لَكُمُ عِنْدِى خَزَ آئِنُ اللهِ ﴾ [آيت 50]، المحزء 3، صفحه 33، دار الفكر، بيروت [ولا أعلم الغيب عطف على محل عندى حزائن الله ولا مزيده مذكرة للنفى اى ولا ادعى ايضا انى اعلم الغيب]

ترجمہ: ﴿ لَا اَعْلَمُ الْغَيْبِ ﴾ كاعطف ﴿ عِنْدِى خَزَ آئِنُ اللهِ ﴾ كے ل پر ہے بعن (معنی بيہوگا كه) ميں اس بات كا بھی دعوی نہيں كرتا كہ ميں غيب جانتا ہول۔

[1]...لباب التأويل في معانى التنزيل(تفسير الخازن)، پاره7،سورة الانعام(6)،،تحت الآية ﴿ لَا أَقُولُ لَكُمُ عِنْدِى خَزَآئِنُ اللهِ وَلَا آعُلُمُ ﴾[آيت 50]، الحزء 2،صفحه 13 1،دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولى 1415هـ

ترجمہ لین اے محد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان مشرکین سے فرماد بیجئے کہ میں تم سے بینہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں اس بات کا دعوی کرتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں۔

[2]غرائب القرآن ورغائب الفرقان (تفسير نيسابورى)، پاره 7،سورة الانعام (6)، تحت الآية ﴿ لَا اَقُولُ لَكُمُ عَنْ اللهِ وَلَا اَعُلَمُ ﴾ [آيت 50]، الحزء 3، صفحه 83، دار الكتب العلميه، بيروت، الطبعة الأولى عنْدِى خَزَائِنُ اللهِ وَالعبارة فيه: ﴿ قُولُ لَكُمُ ﴾ لم يقل ليس عِنْدِى خَزَائِنُ اللهِ ليعلم أن حزائن الله وهى العلم بحقائق الأشياء وماهياتها عنده بإراءة سَنْرِيهِمُ آياتِنا فِي الْآفاقِ وَفِي أَنْفُسِهِم وباستحابة دعائه في قوله أرنا الأشياء كما هي ولكنه يكلم الناس على قدر عقولهم . وَلا أَعُلَمُ الْغَيْبُ أَى لا أقول لكم هذا مع أنه كان يخبرهم عما مضى وعما سيكون بإعلام الحق، وقد قال صلى الله عليه وسلم في قصة ليلة المعراج نظرت حلفي نظرة علمت ما كان وما سيكون.]

نے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب مرم آپ کفار وشرکین سے فرماد یجئے کہ اے کفار نابکار! میں تم سے میدوئ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں بینیں فرمایا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں (بلکہ یہ فرمایا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے میں نہیں (بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے نہیں کہتا) تا کہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کے خزانے حضور کے پاس ہیں لیکن حضور لوگوں سے بقدر ران کی عقل وہم کے کلام فرماتے ہیں اور وہ خزانے تمام چیزوں کی حقیقت و ماہیت کاعلم ہے (اس کے بعدار شاوہ وا) ﴿ وَ لَا أَعْلَمُ الْعَیْبَ ﴾ یعنی میں تم سے یہ وعلی نہیں کرتا کہ مجھے غیب کاعلم ہے۔ باوجود یکہ حضور اقدس علیہ الصلو قوالسلام خود فرماتے ہیں کہ جو کے مہوجے کھ ہونے والا ہے سب کاعلم مجھے عطا ہوا۔

اب ان تفاسیر کی عبارات برغور فرما کرانصاف فرمائے کہ جانب مخالف نے ان آیات سے حضور کے علم کے انکار براستدلال کرنے میں کیساظلم صرتے کیا ہے۔ تواضع کوعدم علم کی دلیل بنانا اور عدم دعوے سے عدم علم براستدلال کرنااس درجہ کی انہائی جہالت ہے۔

قَوْلُهُ: "عَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا سَيْكُونُ" مِين جولفظ كان ماضى كاصيغه بي باعتبار البيخ حدوثي معنى كزمانه گذشته بردلالت كرتاب اس كذشته زمانه مين زمانى جيزون كاتحقق ثابت موتا ب-اگرعلم انهى چيزون كے ساتھ متعلق ہوا ب جيسا كيزون كاتحق ما كان و مَا سَيْكُونُ " سے واضح ب تو وه علم ازلى نہيں كيونكه نه وه خود زمانه بي دنه زمانيات كاظرف الخ-

العول : اس موقع برجانب مخالف کو نبی کریم علیه الصلوٰة وانسلیم کے علم سے جوز مانہ سے متعلق ہے بعنی بدء الخلق سے قیامت تک جس کا زید کو دعوی ہے انکار نہیں اور نہ باوجوداس صراحت کے انکار ہوسکتا ہے ف مگراسی رسالہ میں انہی حضرت کی تقاریر سے انکار بھی ملے گارہ ایک جیرتناک قصہ ہے۔

经不过不过不过不过不安命命命命命命命

ف جانبِ مِخالف کوآ مخضرت صلی الله تعالی علیه وسلم کے لئے بدء الخلق سے قیامت تک کے 'عَلِمْتُ مَا کَانَ وَمَا سَیکُونْ'' عِلم کا قرار ہے۔

لطيفه: ما كان اور ماسيكون كى بحث

ر ہااس موقع پر جناب کا'' کان'' کے معنی میں جدت طبع کوصرف فر مانااس کوبھی ملاحظہ فرمایئے کہ عجب سے خالی نہ ہوگا۔ چونکہ اس موقع پرعربیت سے بحث کرنے میں طول ہوتا ہے اس لئے اس سے درگذر کر کے میرع ض کرتا ہوں کہ اگر جانب مخالف کے فر مانے کے بموجب تسليم كرليا جائے كەلفظ كان زمانه گذشته يرجى دلالت كرتا ہےاوراس سے گذشته زمانه ميں زماني چيزوں کا ثبوت ہوتا ہے تو آية شريفه ﴿ وَ يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرَّهِ مُستَطِيرًا ﴾ [أميل كيونكر لفظ کان زمانه گذشته پردلالت کرے گا که يہاں تواستقبال پردال ہے اور آية كريمه ﴿كُيْفَ فُكِلَّهُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهُدِ صَبِيًّا ﴾ [2] ميں اگر جانب مخالف كفر مانے كے بموجب "كان" سے زمانهٔ گذشته مرادلیا جائے تو حضرت عیسیٰ علیه السلام کامعجزه نه ثابت ہو سکے۔[3]اس کئے کہ حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان سے دریافت کرلوتو یہود یوں نے کہا کہ ہم کیونکرایسے تخص سے دریافت کریں جواییے ہنڈولے میں بچہ ہے یہاں وہی لفظ کان ہے ذرا جانب مخالف صاحب اب ماضی کا صیغہ فرما کرمطلب تو کہیں اور آیة شریفہ ﴿ وَ كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءً عَلِيْمًا ﴾ [4] میں بھی اگر حسب رائے جانب مخالف كے "کان"زمانہ ماضی میں زمانی چیزوں کے ثبوت کے لئے ہوتو نعوذ باللہ خدائے کریم کے اوصاف علم وغیرہ بھی زمانی ہوجائیں گے بلکہ بعض مواضع میں 'سکان'' کواس معنی برجمول کرنے ہے وجودالہی کوبھی ایباہی کہنا پڑے گاچنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے ((گان اللَّهُ وَلَهُ يَكُنُ

[1]...القرآن الكريم ، بار و29، سورة الدهر (76)، آيت 7 ترجم كنز الايمان: اوراس دن سے ڈرتے ہیں جس كى برائى پھیلى موئى ہے۔

[2]...القرآن الكريم ، باره 16،سورة مريم (19)،آيت29 ترجمهٔ كنزالا يمان: اس پرمريم نے بچے كى طرف اشاره كيا وہ بولے ہم كيے بات كريں اس سے جو يالنے ميں بچہ ہے۔

[3]... تو حضرت عيسى عليه السلام كالمعجزه ثابت ہوسكے۔ (م مِس 75)

[4]...القرآن الكريم ، باره 22، سورة الاحزاب (33)، آيت 40

ترجمه كنزالا بمان: اوراللدسب يجهم نتاب-

[5]...كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال ،حرف العين،كتاب العظمة من قسم الأقوال،رقم الحديث____

اب اس فقیر کا التماس ہے کہ مؤلف رسالہ اعلاء کلمۃ الحق توبہ کریں کہ انہوں نے اعتراض کرنے کے شوق میں ایک ایسی نازیباتقریر کی جس سے ازلیت صفات الہی کا اور معجز و نبی كا بلكه خود وجود اللي كا انكار لا زم آتا ہے۔ اسى دقتيں جب ہى پیش آتی ہیں جبكه آ دمی باوجود علم نہ ہونے کے محض طباعی سے مسائل دیدیہ میں دخل دے اور اس کئے سرور اکرم صلی اللہ تعالی عليه وسلم نے ارشاد فرمايا ہے ((أَفْتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَصَلُّوا وَأَصَلُّوا)) [1]

عانیا یہ کہ محدثین کے نزدیک یمی مقررومشہور ہے اور جمہور کا یمی فدہب ہے کہ لفظ کان دوام واستمرار کے معنی میں آتا ہے چنانچہ یمی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی اشعة اللمعات شرح مظلوة شريف جلداول صفحه ١٢١ ميل فرماتي بين "در لفظ كان محدثان را سخن است مقرر ومشهور درمیان جمهور آنست که افاده حوامرواستعواد میکند "الاف پی جناب نے س طرح سے علم نی کریم صلی اللہ تعالى عليه وسلم كے موقع ير دكان "كاز مانى مونا ضرورى مجھ ليا ہے۔حضرت تحض ايجادے كام نہ

නව් නව නව නව නව නම් මේ මේ මේ මේ නව නව නව නව නව නව

___29850،الجزء10،صفحه370،مؤسسة الرسالة،الطبعة :الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م الصحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالى (وَهُوَ الَّذِي يَبُلَأُ الْخَلُقَ ثُمَّ يُعِيلُهُ وَهُوَ إِنَّهُونَ عَلَيهِ ، وقم الحديث 191 3،صفحه 783 دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1425,1426 - 2005م [بلفظ: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنُ شَيءٌ غَيرُهُ]

ترجمه بسایک خدا کی ذات می اوراس کے ساتھ چھے نہ تھا۔ ف انظاکان کوز مانی کہنے ہے جانب مخالف کوکیا کیاد قتی چی آئیں گی۔

[1]....الصحيح البخاري، كتاب العلم، بَابُّ كَيُفَ يُقْبَضُ العِلْمُ وقم الحديث100، صفحه 46، دار الفكر للنشر والتوزيع,بيروت، الطبعة:1425,1426هـ/2005م

الصحيح المُسلم، كتاب العلم، باب رفع العلم و قبضه و ظهور الحهل والفتن في آخر الزمان، الرقم المسلسل 6691م معم 1314 مدار الفكر للنشر والتوزيع بيروت الطبعة: 1424 هـ/2004م

ترجمہ: بغیرعلم کے فتوی دیں مے خود بھی مراہ ہوں مے اور دوسروں کو بھی مراہ کریں ہے۔ [2]...اشعة اللمعات، كتاب العلم، الفصل الاول، تحت حديث انس ((كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا

تكلم بكلمة اعادها ثلثا))،الحزء1،صفحه155،كتب حانه محيديه ، ملتان ترجمہ:اورکان کے لفظ مس محدثین نے تفتلو کی ہے جمہور کے نزد یک مقرر ومشہوریہ ہے کہ بدلفظ دوام واستمرار کا

م مشكوة ترجمه اشعة اللمعات، حلد1 مصفحه 490 فريد دن سنال ، لاهور ، الطبع الثاني :صفر 1424 هـ/ايريا 2003 ،) فاكدود يا ي-

ف محدثین کے زریکان مفیددوام واسترار ہے۔

لیجے کہ دین کے مسائل میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے نقیراس موقع پر اس بحث کو اختصار کے لئے چھوڑتا ہے کہ مقربان بارگاہ زمانہ میں فرق نہیں کرتے جیسا کہ احادیث سے ثابت اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے مصرح ہے۔

"سيكون" كقرب بردلالت كرنے كى بحث

رہاجاب خالف کا'' سیکون''کوسین کی دجہ سے استقبال قریب کے لئے بتانا تو ہیہ خود طاہر ہے کہ جب یکون کو زمانہ سے تعلق کامل ضرور نہیں تو سین اس پر داخل ہو کر اپنا پورااثر کرے یہ بھی کچھ ضرور نہیں بھر نہ معلوم کہ جانب مخالف کے نزد یک سین کیا معنی دیتا ہے اور کس موقع پر کس طرح اپنے معنی بتا تا ہے بر تقدیر استقبال قریب الله مراد ہونے کے اس کے قرب کی کیا حد ہے آیا ایک دن یا دودن یا چھ مہنے قریب اور اس سے زیادہ زمانہ بعید ہے ۔ یا کیا؟ پہلے قرب اور بعد کی مقدار سمجھ انی ضرور ہے تاکہ در یافت ہوجائے کہ اس سے بر نقدیر کھا ظر معنی قرب کے کتنا اور بعد کی مقدار سمجھ انی ضرور ہے تاکہ در یافت ہوجائے کہ اس سے بر نقدیر کھا ظر معنی قرب کے کتنا زمانہ مغرب ہوتا ہے۔ شاید آپ نے کھی سنا ہو کہ رب العزة تبارک تعالی نے فرمایا ﴿ اِقْتُر بَتِ مِن اور ہم قریب جان رہے ہیں بلکہ وَ اللّٰ اللّٰهِ اللّٰہِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ ال

صبغهمضارع برسين كمامعني ويتايج

شاید جانب خالف که نہایت ذہین ہیں اپنی کمال ذہانت سے بیروہم تراش لیس کہ لفظ

වස විස විස වස වස වස වස වස වස වස වස වස වස

[1]...بالقدريات قبال قريب (م م م 76)

[2]...القرآن الكريم، پاره27،سورة القمر(54)،آيت1

[3]...القرآن الكريم ، باره 29 ، سورة المعارج (70) ، آيت 6,7

[4]...القرآن الكريم، باره 1/2،سورة الانبياء (21)،آيت 1

قرب جو فاص نزد کی کے معنی کے لئے وضع کیا گیا ہے اتن وسعت رکھتا ہے کہ قیامت وحساب

تک کے لئے اطلاق کیا جائے مگرسین اس پر دلالت کرتا ہے کہ ہرگز قیامت تک کی وسعت نہیں

بلکہ وہ زمانہ جس پر فعل مدخول سین دلالت کرتا ہے ایک دوروز سے زیادہ نہیں ، اس لئے میں دو

ایک مثالیں اس کی بھی پیش کروں کہ جس فعل پرسین داخل ہوا اُس میں بھی قیام قیامت تک تو

داخل ہے بلکہ اس سے زیادہ بھی ۔ چنا نچہ پروردگار عالم نے ان لوگوں کے بارے میں کہ جوظلم

داخل ہے بلکہ اس سے زیادہ بھی ۔ چنا نچہ پروردگار عالم نے ان لوگوں کے بارے میں کہ جوظلم

سے قیموں کا مال کھاتے ہیں ارشاد فر مایا ہوائ اللّذین یا کھکوئن آموال الکتامی ظالم اِنتہ اِنتہ بھولوگ تیموں کے مال

یا کھکوئن فینی محکور نیھم نارا وسیکے لوئ سیعیرا کی اللہ بینی بے شبہ جولوگ تیموں کے مال

تاحق کھاتے ہیں ، جزیں نیست کہ وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹو میں آگ اور قریب ہے کہ وہ داخل

ہوں گے آگ میں ۔

وومری آیت ﴿ سَارُهِقَه صَعُودًا ﴾ [2] بین اب چرهاوُل گا اُسے بری چرهانی۔ ابوسعیدرضی اللّٰدعنہ سے مروی ہے کہ بی کریم صلی اللّٰدتعالی علیہ وسلم نے فر مایا کہ صعود آگ کا ایک بہاڑ ہے اس پرستر برس چرهایا جا تا ہے پھر گرایا جا تا ہے۔

تیسری آیت ﴿ سَاُصُلِیْهِ سَقَر ﴾ [3] یعن قریب ہے کہ داخل کروں گا میں اس کوستر میں اور سقر جہنم کا نام ہاں تینوں آیتوں میں جو وعید فرمائی ہاں میں مضارع کے صیغہ پرسین داخل ہے جو جانب مخالف کے نزدیک قرب کے معنی کے لئے آتا ہاس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قرب میں بھی اتنابعد ہے کہ اس کا تحقق بعد قیام قیامت کے ہوگا غرض کہ جب سین کے داخل ہونے کے بعد بھی اس میں اتنا قرب نہ پیدا ہوا کہ جس سے علم الی یوم القیمہ کی نفی ہو سکتی تو زید ہونے کے بعد بھی اس میں اتنا قرب نہ پیدا ہوا کہ جس سے علم الی یوم القیمہ کی نفی ہو سکتی تو زید کے قول کا کیا رد ہوا۔ اس کے علاوہ اور بہت سی تحقیقات اس مسئلہ مین کے متعلق تھیں جو بنظر اختصار چھوڑ دی گئیں۔

قَوْلُهُ: "عَلِمْتُ مَاكَانَ وَمَا سَيَكُونَ " الله عنى موئ كرآ تخضرت عليه الصلوة

- [1]...القرآن الكريم ، پاره 4 ، سورة النساء (4) ، آيت 10
- [2]....القرآن الكريم ، پاره29،سورة المدثر(74)،آيت17
- [3]...القرآن الكريم ، پاره 29 ، سورة المدثر (74) ، آيت 26

والسلام نے فرمایا جان لیامیں نے جو پچھز مانہ گذشتہ میں ہو گیا اور جوعنقریب زمانہ آئندہ میں ہوگا۔وہ حدیث ہے اور بیمعنی ہیں۔

اُفُولُ: ذراتوانصاف فرما ہے جب زید کا بھی بہی مدعاہ کہ آنخضرت سرایا برکت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کواللہ جل جلالۂ نے دنیا میں جو کچھ ہوااس کا یا جو کچھ آئندہ ہوگا ہے کہ بدء الخلق بعنی ابتدائے آفرینش بعنی مخلوق کے پیدا ہونے کے وقت سے لے کر جنت اور دوزخمیں داخل ہونے تک کا تمام احوال اور امت کا سب خیرو شرتعلیم فرمایا اور آپ بھی اس وقت یہی تشلیم فرمارہ ہیں۔ پھر کیا ضرورت رسالہ تحریر کرنے ک اور آپ بھی اس وقت یہی تشلیم فرمارہ ہیں۔ پھر کیا ضرورت رسالہ تحریر کرنے ک ہوئی کہ بے فائدہ کا غذریاہ کئے چند مسئلے غلط لکھ کران کا بارگردن پرلیا۔ علماء کی جناب میں گتا خیاں کیں خیراب تسلیم فرماتے ہو۔ اب ہی اپنی تمام گذشتہ حرکتوں سے تو بہ میں گتا خیاں کیں خیراب تسلیم فرماتے ہو۔ اب ہی اپنی تمام گذشتہ حرکتوں سے تو بہ میں گتا خیاں کیں خیراب تسلیم فرماتے ہو۔ اب ہی اپنی تمام گذشتہ حرکتوں سے تو بہ

كريم ﴿ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ ﴾ برخالفين كاعتراض اورأس كاجواب

وہم جانب خالف اللہ جائیں گاب کے صفح ہم پر جو وہم کیا ہے اس کا حاصل ہے ہے کہ آیہ شریفہ ﴿وَعَلَّمُكُ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ﴾ [2] کے نزول کے بعد بھی وی کا حاصل ہے ہے کہ آیہ شریفہ ﴿وَعَلَّمُكُ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ﴾ [2] کے نزول کے بعد بھی وی نازل ہوئی تواگراس آیہ شریفہ ہی ہے جمیع اشیاء کاعلم آنخضرت سراپا برکت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے ثابت ہوتو نزول وی اس آیہ شریفہ کے نزول کے بعد کیوں ہوا۔ اور اس کا کیا فائدہ ہے؟ اللہ اللہ کیا عجب تقریر ہے بھلا ان حضرات کو ابھی تک خبر نہیں کہ کلام اللہ میں احکام مکر رنازل ہوئے ہیں آیتیں مکر رہ تایا ہے۔ پھر کیا شبہ اور جو شبہ بیان ہوئے ہیں آیتیں مکر رہ تا کیا علیہ وسلم کا انکار کیا ہے وہی شبہ ان آیتوں میں کر کے ان کے کلام کر کے ان کے کلام

قَلَّمُ الْمُعَالَّةُ الْمُعَامُّةُ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ [4]...روح البيان ، باره7، سورة الانعام (6)، تحت الآية ﴿ وَلَا تَطُرُدِ الَّذِينَ يَدُعُونَ رَبَّهُمُ بِالْغَذُوةِ وَ الْعَشِيِّ الْمُؤدِ اللَّهِ اللَّهُ وَلَا تَطُرُدِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ وَ الْعَشِيِّ اللَّهُ اللَّهُ وَ الْعَشِيِّ اللَّهُ اللَّ

[1]...ستَّهُم الغیب وازالة الخفارسائل جو خالفین کے بین ان میں بیشبر کھاہے یہاں سب کا جواب دیا گیاہے۔ نوٹ: بیرحاشیہ مکتبہ شرق، بریلی اور از هر بک ڈیو، آرام باغ، کراچی کے نسخہ میں درج نہیں۔

[2]...القرآن الكريم ، باره 5، سورة النساء (4)، آيت 110 ترجمهُ كنز الايمان: اورته بيس كها دياجو بحمة نه جانتے تھے۔ الله ہونے کا انکار کرناممکن ہے خدامحفوظ رکھے ایسے تعصب سے کہ جوحق اور ناحق میں تمیز نہ ہونے دے۔الیی خرافات تو کب اس قابل تھی جس کی طرف توجہ کی جاتی مگر صرف اس نظر سے کہلوگ دھوکہ نہ کھا ئیں ایک عبارت تکھی جاتی ہے جس سے معلوم ہوجائے گا کہ آیات کے نزول میں بھی تکرار ہوتی ہے اور کیوں اور کس لئے مشکوۃ شریف کی حدیث معراج کے جملہ ((فَأَغْطِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الصَّلُوَاتِ الْخَمْسَ وَأَعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبِقَرَةِ))^[1] كى شرح ميں علامه كى قارى رحمه البارى اپنى كتاب مرقاة المفاتيح شرح مشكوه المصانيح مِنْ تُحْرِيفُر مَاتِ بِي 'يُشْكِلُ هَذَا بِكُون سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةً، وقِصَّةُ الْمِعْرَاجِ بِالِاتَّفَاقِ مُكْيَةً "اقا ليعنى معراج ميس خواتيم سورة بقره ديئ جانے پر بيا شكال آتا ہے كه سورة بقر مدنى ہے۔مدینہ میں نازل ہوئی اور قصہ معراج بالا تفاق کی ہے کہ معراج مکہ سے ہوئی تو جب خواتیم سورة بقره معراج میں عطاموچکی تو چرمدینه میں ان کا نزول کیوں ہوا اور اس سے کیا فائدہ؟ بیہ اعتراض بعینہ جانب مخالف کا سا اعتراض ہے اس کے جواب میں ملاعلی قاری یہی فرماتے ہیں كُهُ ْ حَاصِلُهُ أَنَّهُ مَاوَقَعَ تَكُرَارُ الْوَحْيِ فِيهِ تَعْظِيمًا لَهُ، وَاهْتِمَامًا بِشَأْنِهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِلَا وَاسِطَةٍ، ثُمَّ أُوْحَى إِلَيْهِ فِي الْمَدِينَةِ بِوَاسِطَةِ جِبُرِيلَ، وَبِهَذَا يَتِمْ أَنَّ جَمِيعَ الْقُرْآن نَزُلَ بِوَاسِطَةٍ جِبْرِيل "اقا اب ثابت موا كه اول නට නට නට නට නට නට මේ මේ මේ මේ මේ නට නට නට නට නට නට

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب في المعراج ، الفصل الاول، رقم الحديث5612، صفحه539، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م [بلفظ: فأعُطِى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: أَعُطِى الصَّلُواتِ الْحُمُسَ وَأَعُطِى خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ]

ترجمه: رسول الله ملى الله تعالى عليه وآله وسلم كو پانچ نمازين اورسورة البقرة كي آخري آيات (بطور خاص) عطاكي كئين-

[2]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب الفضائل، بَاب في المعراج ، الفصل الاول، تحت رقم الحديث 5865، الحزء 9، صفحه 3773، دار الفكر، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1422هـ 2002م (دونو ل شخول كے الفاظ محتف شخ بم تے مرقاۃ كے مطابق درج كرد يئے ہيں۔)

[3]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب الفضائل، باب في المعراج ،الفصل الاول، تحت رقم الحديث 5865، الحزء في مسكوة المحرب الفكر، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1422هـ 2002م (بيعبارت دونول شخول من چندالفاظ كى كراته درج هي بم في ممل كردى ہے) ترجمہ: حاصل بيك كرسورة فاتح كو و فرمانے ميں جو تكرار واقع بوكى وواس كى عظمت شان اور ابتمام كے اعد متح رائي قد الله المار المحت من الله المار المحت الله المحت الله المحت الله المحت الله المحت المحت الله المحت الله المحت ا

الرجمة على من بير مد وروه في حد من ول مراه على بن بو مرار وات موى وه اس في عظمت شان اور اجتمام كے باعث تقى پس فب معران الله تعالى نے با واسطہ حضور پر سورة فاتحہ وحى فرمائى اور پھر مدينه طيبه ميس بولسطه جبريل امين وحى فرمائى اور يول جميع قرآن كريم كابواسط جبريل امين نازل مونا يورا موا۔

شب معراج میں بلا واسطہ وی ہوئی پھر بواسطہ جرئیل علیہ السلام کے تعظیم اور اہتمام شان حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے وی نازل ہوئی۔ پس صاحب عقل دریافت کرسکتا ہے کہ ایسے اعتراض بربنائے تعصب وعناد ہیں۔ تفسیر مدارک التزیل مطبوعہ مصر کے ص امیں ہے '(فاتحة الکتاب) مکیة وقیل مدنیة والأصح أنها مکیة ومدنیة نزلت بمکة حین فرضت الصلاة [1] ثم نزلت بالمدینة حین حولت القبلة إلی الکعبة 'ایا اب جانب خالف سے استفسار ہے کہ سورة فاتحہ دوسری مرتبہ جب مدینہ میں نازل ہوئی تو اس کے نزول سے کھوفا کدہ ہوایا نہی، فما ھو جو ابدا [3]

معہذاقر آن عظیم وحی دائم مستمراورالی یوم القیامة اس کا ایک ایک لفظ امت مرحومہ کے ایک قراء ہ وساعۂ و کتابۂ وحفظا ونظر اُونگر اُبیثار برکات کامشراورا تکہ مجہدین رضوان اللہ تعالی علیم اجمعین کا استنباط احکام میں پہلا مرجع ومفرع اور جس قدر سے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوعلوم عاصل ہوئے مجہدین واولیاء وعلماء کو بھی اسی قدر کا فی ہونا اور اپنی استعداد کے لائق قر آن عظیم سے اخذ علوم کے لئے زیادہ کی حاجت نہ پڑنا محض باطل و ممنوع علاوہ بریں بیاس تقدیر پر ہے دعلیم منوع ہوجانے پر دلالت کرے حالانکہ یہ ممنوع ہے خود قر آن پاک میں ارشاد ہوا ﴿ وَ نَرَّ النّا عَلَیْكَ الْحَدَٰ بِیْدُ اللّٰ اللّٰہ کی اس کے بعد کھی نہ اس کے معنی یہ جس وقت ہے آ ہے۔ اتری تمام کتاب نازل ہو چکی تھی اس کے بعد پھی نہ اترا ' ولکن النحدیة قوم یحھلوں ''آن

Designation of the state of the

[1]...نزلت بمكة حبر فرضت الصلاة (م، 190)

[2]...مدارك التنزيل وحقائق التأويل(تفسير النسفى),فاتحة الكتاب، مقدمة، الحزء1،صفحه25،دار الكلم الطيب، بيروت،الطبعة الأولى1992هـ/1998م

ترجمہ: سورة فاتح کمی ہے جبکہ ایک قول کیے ہے کہ مدنی ہے اور اصح بیہ ہے کہ کمی بھی ہے اور مدنی بھی ، جب نماز فرض ہوئی تو بیسورت مکۃ المکر مہ میں نازل ہوئی اور جب قبلہ کعبۃ المشر فہ کی طرف منتقل ہوا تو پھر دوسری بار مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

[3]... ترجمہ: پس جوتمہارا جواب ہوگاوہی ہمارا جواب ہے۔ [5]... ترجمہ: لیکن نجدی جاہل قوم ہے۔

[4]...القرآن الكريم ، پاره 14، سورة النحل (16)، آیت 89 ترجمهٔ کنز الایمان: اور جم نے تم پریقرآن اتارا که جرچیز کاروش بیان ہے۔

مسئله ظهار سے متعلق جانب مخالف کاشیراوراس کے قول سے اس کا جواب

جانب مخالف نے ریکھی اعتراض کیا ہے کہ آنخضرت صلی اللّٰد تعالی علیہ وسلم کوظہار کے مئله میں بعد کفارہ کےعود کا جائز ہونامعلوم ہیں تھا بیاعتراض جانب مخالف ہی کےقول سے رد ہوتا ہے چنانچہوہ اپنے رسالہ اعلاء کلمۃ الحق کے صفحہ ۳ میں تفسیر خازن سے بیعبارت نقل کرکے فرماتے ہیں''﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ﴾یعنی من أحكام الشرع وأمور الدين "[1] تو "ما" سي شرع كاحكام اوردين ككام مراد موخ -انتقى بلفظه اب فرمایئے کہ جب آپ کے نزویک بھی اس آیئے شریفہ سے آنخضرت صلی اللہ تعالی

عليدوسكم كے لئے شرع كے احكام كاعلم ثابت ہے تو پھر آنخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كو بعد كفاره کے عود کا جائز ہونا جوایک شرعی حکم ہے کیوں معلوم نہ تھا۔ جانب مخالف اسی رسالہ کے صفحہ ۳۸ میں فرماتے ہیں ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ مَكُنْ تَعْلَمْ ﴾ [2]میں ماسے وہی امور حقہ اور کلمات حکمیہ اور احکام شرعیہ اور علوم کمالیہ جوشان مصطفوی کے شایاں اور ختم رسالت کے سزاوار ہیں مراد ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ آیہ شریفہ ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ ﴾ [2] سے ثابت ہے كہ أتخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كوتمام احكام شرعيه كالعليم موئى السلنج كهكوئى حكم شرعى ايسانهيس ہے جوشان مصطفوی کے شایاں نہ ہو۔ ^[3]پس لامحالہ تمام احکام شرعی کاعلم آنخضرت صلی اللہ تعالی عليه وسلم كوہونا جانب مخالف كوبھى مسلم اوران كے نزديك اس آية شريفه سے ثابت كيكن تعجب ہے كه پهريد كهدديا كه بعض احكام شرعيه كاعلم المخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كواس آيير كے نزول تك نه تقااب صاحبان عقل انصاف فرمائيس كه ايك جگه أس آيت سے تمام احكام نثرعيه كاعلم سرور ا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے تعلیم کرلینااور پھراس کا انکار کرجانا کسی ذی ہوش کا کام ہے۔

^{[2]...}لباب التاويل في معاني التنزيل(تفسير الحازن)،پاره5،سورة النساء(4)، تحت الآية﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمُ تَكُنُ تَعُلُّمُ ﴾ [آيت113]، الحزء1،صفحه426،دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الأولى 1415هـ

^{[1]} القرآن الكريم، باره 5، سورة النساء (4)، آيت 110

^{...} المرمعزض كا فهم سے بچھ بعید نہیں جو یہ کہہ بیٹھے کہ بعضے احکام شرعیہ شان مصطفوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے [2].... مگر معترض کی فہم سے بچھ بعید نہیں جو یہ کہہ بیٹھے کہ بعضے احکام شرعیہ شان مصطفوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے شايان نبيس ١٢ ـ شفقت حسين تلميذ حضرت مصنف مه ظله ١٢٠

<u> خالفین کار قول کہ ہم عام مخصوص البعض ہے۔ '' اوراس کا جواب</u>

اور لیجے جانب خالف کو بیرہ ہم ہوا کہ کوئی عام ایسانہیں ہے جو خاص نہ کرلیا گیا ہواور المام شافعي رحمه الله كامقولة وما من عام الا وقد خص منه البعض "أ[1] استدلال ميل پيش کیا^[2]اس سے معلوم ہوا کہ متدل صاحب کو کتب دینیہ کے دیکھنے کا بھی اتفاق نہیں ہوااورا گر ہوا بھی تو تعصب نے بھیے سے محروم رکھا اس کئے کہ کتب اصول فقہ میں جہاں بیر قاعدہ مذکور ہے وہیں اس کاردبھی ہےاور بیمصرح ہے کہ خفیوں کے نزویک بیرقاعدہ معتبر نہیں اور نہ شافعیوں کے نزدیکاس کی کلیت سیجے اس کئے کہ کہ اگر ہر عام خاص ہوجائے تو ضع کیا معتبر اور لغت کیا قابل اعتبار ہے جس صیغہ کو واضع نے عموم کے لئے وضع کیا وہ اگر بھی عموم کے لئے استعمال نہ کیا جائے تو واضع کی ضع کس کام آئے۔ تمام صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیم اجمعین عمومات قرآن سے استدلال کرتے آئے ہیں ذرانورالانوار صفحہ ۲۸ ملاحظہ ہو'و قولہ: قطعا رد علی الشافعي (رحمه الله تعالى) حيث ذهب الى ان العام ظنى لانه ما من عام الا وقد خص عنه البعض فيحتمل ان يكون مخصوصا منه البعض وان لم نقف عليه[3] فيوجب العمل لا العلم كخبر الواحد والقياس ونقول هذا احتمال ناش بلا دليل وهو لا يعتبر واذا خص عنه البعض كان احتمالا ناشيا عن دليل فيكون معتبرا فعندنا العام قطعي فيكون مساويا للخاص "[4] اور قمرالا قمار مين مسطور

[1]....نور الانوار في شرح المنار،بحث حكم العام فيما يتناوله قطعا،صفحه76، مكتبة رحمانية،لاهور ترجمہ: ہرعام میں سے بعض افراد کوخاص کیا گیا ہوتا ہے۔

[2]... بیشبه مولوی محمدادر کیس صاحب نے رسالہ حقیق الحق میں اور مولوی عبد المجید بریلوی نے سہم الغیب میں اور دیگر حضرات نے اپی تصانیف میں کیا ہے۔ (نوٹ: بیحاشیداز ہر بک ڈیو، آرام باغ، کراچی کے نسخہ میں درج نہیں۔) [3]...وان لم نتن عليه

[4]....نور الانوار في شرح المنار،بحث حكم العام فيما يتناوله قطعا، صفحه 76,77، مكتبة رحمانية،لاهور ترجمہ: اور ماتن کا قول ' قطعا' 'امام شافعی رحمة الله علیه پررد ہے کیونکہ آپ کی رائے کے مطابق عام ظنی ہے اور بیاں لئے کہ ہرعام میں ہے بعض افراد مخصوص ہوتے ہیں پس اگر چہ نمیں مخصیص پر اطلاع نہ ہوگریہ اختال موجود ہے کہ اس عام میں سے بھی بعض افراد مخصوص ہوں ،الہذاخبر واحد اور قیاس کی طرح عام بڑمل کرنا

ے''(قوله هذا احتمال الخ) توضيحه ان دلالة صيغ العموم على العموم بحسب الوضع فانه قد تواتران الصحابة رضوان الله عليهم يستدلون بالعمومات ولا يحتاجون الى القرائن فلولم يكن تلك الالفاط موضوعة للعموم لاحتيج فى فهم العموم الى القرائن ودلالة اللفظ على المعنى بدون ظهور القرينة الصارفة قطعى واما هذا اى احتمال الانصراف عن المعنى الموضوع له فهو ناش بلا دليل فلا يعتبروالا يلزم ان لا يقطع بمطلوب فى جميع العقود والفسوخ وان يرتفع الامان عن اللغة والحس فيقال لا يجوز اكل ما فى بيتك لا حتمال ان يكون غير ملكك ولا يحكم على شيئى لشيئى لا حتمال ان يكون هو غيره وما ابصرناه يحتمل ان يكون غير مبصرنا وهذا كله سفه فاحتمال التخصيص فى العام كاحتمال المجاز فى كل خاص [1] ثم اذالم يضر هذا فى قطعية الخاص كمامر لم يضر ذالك فى قطعية العام ايضا ''انا اورتوشخ مطبوء مطبح تو قطعية الخاص كمامر لم يضر ذالك فى قطعية العام ايضا ''انا اورتوشخ مطبوء مطبع تو قطعية الخاص كمامر لم يضر ذالك فى قطعية العام ايضا ''انا هو قطعيق مساور

تعد المعد ا

[2]...قمر الاقمار على هامش نور الانوار،بحث حكم العام فيما يتناوله قطعا،حاشية نمبر25، صفحه 76، مكتبة رحمانية، لاهور

ترجمہ: ماتن کے قول (هذا احتمال ناش بلا دلیل النے) کی وضاحت بیہ کے عموم کے صیغوں کی معنی عموم پر دلالت باعتباروضع ہے کیونکہ بیہ بات متواتر ہے کہ صحابہ کرام کیبیم الرضوان عمومات سے استدلال کیا کرتے تھے اور انھیں قرائن کی بھی حاجت نہیں ہوتی تھی ، پس اگر بیدالفاظ معنی عموم کے لئے موضوع نہ ہوتے تو پھر صحابہ کرام کوان الفاظ سے معنی عموم بچھنے کے لئے قرائن کی حاجت ضرور ہوتی ۔ اور کوئی قرید صارفہ کی عدم موجود کی میں صیغ کی دلالت اس کے معنی موضوع لہ پر قطعی ہوتی ہے (لہذا نتیجہ بیا لکا کہ '' قرید کی صدم موجود گی میں صیغ کے موضوع کہ جانفراف کا احتمال (بلفظ دیگر عام میں عموم کی دلالت معنی عموم پر قطعی ہوگی۔'') بہر حال معنی موضوع کہ سے انفراف کا احتمال (بلفظ دیگر عام میں شخصیص کا احتمال) تو یہ ایک ایسا احتمال ہے جس پر کوئی دلیل نہیں اور ایسا احتمال معتبر نہیں ہوتا کیونکہ اگر ۔۔۔

لِلْخَاصِّ وَسَيَجِيءُ مُعْنَى الْقُطْعِیِّ فَلا يَجُوزُ تَخْصِيصُهُ بِوَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا لَمْ يُخَصَّ بِقَطْعِیْ؛ لِأَنَّ اللَّفُظ مَتَى وُضِعَ لِمَعْنَى كَانَ ذَلِكَ الْمَعْنَى لَا زِمَّا لَهُ إِلَّا أَنْ تَدُلَّ الْقَرِينَةُ عَلَى خِلَافِهِ، وَلَوْ جَازَ إِرَادَةُ الْبُعْضِ بِلَا قَرِينَةٍ يَرْتَفِعُ الْأَمَانُ عَنْ اللَّغَةِ وَالشَّرْعِ بِالْكُلِّيَةِ، لِأَنَّ خِطَابَاتِ الشَّرْعِ عَامَّةٌ وَالاِخْتِمَالُ الْعُيْرُ النَّاشِئِ عَنْ دَلِيلٍ وَالشَّرْعِ بِالْكُلِيَّةِ، لِأَنَّ خِطَابَاتِ الشَّرْعِ عَامَّةٌ وَالاِخْتِمَالُ الْعُيْرُ النَّاشِئِ عَنْ دَلِيلٍ لَا يُعْتَبِرُ ، فَاخْتِمَالُ الْخُصُوصِ هُنَا كَاخْتِمَالِ الْمَجَازِ فِي الْخَاصِّ فَالنَّا كِيدُ يَخْعُلُهُ مُخْكُمًا ''ااوراس كَ تحت لُوحَ مِي مُطُور بُ مُنْذَا جَوَابٌ عَمَّا قَالَهُ الْوَاقِفِيَّةُ أَنَّهُ مُحْكُمًا ''الوراس كَ تحت لُوحَ مِي مُطُور بُ مُنْذَا جَوَابٌ عَمَّا قَالَهُ الْوَاقِفِيَّةُ أَنَّهُ مُحْكُمًا ''الوراس كَ تحت لُوحَ مِي مُصَلِّ فَي الْمُعَانِ فِي الْحَرَابُ عَمَّا قَالَهُ السَّافِعِيُّ حَرَّمَهُ اللَّهُ حَلَيْهُ الْقَالِقُ السَّافِعِيُّ حَرَّمَهُ اللَّهُ حَلَيْهُ الْمُعَانِ الْمُعَانِ الْمُعَلِي فَي أَنَّ الْعَامَ لَا الْحَيْمَالُ فِيهِ أَصُلًا فَالَهُ السَّافِعِيُّ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْمُعَانِ الْمُعَلِي فَى الْخَاصِّ، فَإِذَا أُكِدَ يَصِيرُ مُحُكَمًا أَيْ ذَلِيلٍ وَلا غَيْرُ نَاشِئَ عَن دَلِيلٍ وَلاَ غَيْرُ نَاشِئَ عَن دَلِيلٍ وَلِا فَيْلُ وَلاَ أَيْدُولُولُ وَلا غَيْرُ نَاشِئَ عَن دَلِيلٍ وَلِا فَانُ قِيلًا وَالْمُ فِي الْمُعَالِ الْمُعَانِ الْمُعَانِ الْمُعَانِ وَلا غَيْرُ نَاشِئَ عَن دَلِيلٍ وَلَا أَيْدُولُ الْمُعَالَى الْمُعَانِ الْمُعَانِ الْمُعَانِ الْمُعَانِ الْمُعَانِ وَلا غَيْرُ الْفَيْهُ وَالْمُعَالِلُ الْمُعَالِقُولُ الْمُعَلِي وَالْمُعَالِي الْمُعَالِ الْمُعَانِ اللَّهُ الْمُعَانِ اللَّهُ عَلْمُ الْمُعَالِقُولُ الْمُعَالِقُولُ الْمُعَلِي وَالْمُعَالِقُولُ الْمُعَلِي وَالْمُعَلِيلُ الْمُعَالَى اللَّهُ الْمُعَالِلَهُ الْمُعَلِي الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ اللَّهُ الْمُعَلِيلُ الْمُعَا

अविश्ववेश्ववेश्ववेश्ववेश्व 🕸 🤀 🤀 🕸 अवेश्ववेश्ववेश्ववेश्ववेश्व

___السے احتمالات بھی معتر ہوں توسب عقو دونسوخ کے مقصود کاغیر قطعی ہونالازم آئے گااور لغت وحس دونوں سے امان اٹھ جائے گی اور یوں کہا جائے گا کہ جو چیز تیرے گھر میں ہے تجھے اس کا کھانا جائز نہیں کیونکہ ریجی اخمال ہے کہ وہ تیری ملک نہ ہواور کسی شے پراس شے کے ہونے کا تھم بھی نہ لگایا جاسکے گا کیونکہ رہمی اخمال ہے کہ بیکوئی اور چیز ہواور جے ہم و مکورے ہیں محمل ہے کہ وہ چیز ہمیں نظرات والی چیز کاغیر ہواور بیسب ماقت ہے ہی عام میں تحصیص کا احمال ایسے ہی ہے جیسے ہر خاص میں مجاز کا احمال پھر جب بیاحمال مجاز خاص كى قطعيت مين معزنېين جيسا كه ماقبل مين كزراتوبيا حمال تخصيص بھي عام كى قطعيت مين معزنېين ہوگا۔ [1]...التوضيح (في متن "شرح التلويح على التوضيج")،القسم الاول من الكتب في الادلة الشرعية و هي على اربعة اركان، اركان الاول في الكتاب اي القرآن، الباب الاول في افادته المعنى،قسم اللفظ بالنسبة الى المعنى اربع تقسيمات، التقسيم الاول باعتبار وضع اللفظ، فصل الحكم العام، الحزء1، صفحه73، مكتبة صبيح بمصر ترجمہ: عام ہمارے نزد کی قطعی اور خاص کے مساوی ہے ۔ اور قطعی کامعنی آ کے آئے گا۔ لہذا جب تک کسی دلیل قطعی کے ذریعے اس کی تخصیص نہ کی گئی ہوخبروا صدیا قیاس کسی کے ذریعے بھی اس کی تخصیص کرنا جا ترجیس، كيونكه جب لفظ ايك معنى كے لئے موضوع ہے تو جب تك كوئى قرينداس معنى كے خلاف يردلالت ندكرےوہ معنی اس لفظ کولازم ہے۔اور اگر بغیر کسی قرینہ کے لفظ عام سے بعض مسمیات مراد لینا جائز ہوجائے تو لغت اور شرع سے امان بالکل اٹھ جائے گی کیونکہ (اکثر) خطابات شرع عام ہیں۔ پس بغیر دلیل کے پیدا ہونے والا اخمال معترنہیں لہذالفظ عام میں خصوص کا اخمال ایسا ہی ہے جیسے لفظ خاص میں مجاز کا احمال ہے (کہ دونوں نا معتبر ہیں) اور (لفظ كل وغيره كے ساتھ لگائى جانے والى تاكيد كامقصد عام كوظنى سے قطعى بنانانہيں ہوتا بلكه يه) تا کیدعام کومحکم کردی ہے۔

احْتِمَالُ الْمَجَازِ الَّذِى فِى الْحَاصِّ ثَابِتْ فِى الْعَامِّ مَعَ احْتِمَالِ آخَرَ، وَهُوَ احْتِمَالُ التَّخْصِيصِ فَيكُونُ الْخَاصُّ كَالنَّصِّ وَالْعَامُّ كَالظَّاهِرِ، قُلْنَا لَمَّا كَانَ الْعَامُّ مُوْضُوعًا لِلْكُلِّ كَانَ إِرَادَةُ الْبَعْضِ دُونَ الْبُعْضِ بِطَرِيقِ الْمَجَازِ، وَكَثْرَةُ احْتِمَالَاتِ الْمَجَازِ لِلْكُلِّ كَانَ إِرَادَةُ الْبُعْضِ دُونَ الْبُعْضِ بِطَرِيقِ الْمَجَازِ، وَكُثْرَةُ احْتِمَالَاتِ الْمَجَازِ الْمُكِلِّ كَانَ إِرَادَةُ الْبُعْضِ دُونَ الْبُعْضِ بِطَرِيقِ الْمَجَازِ، وَكُثْرَةُ الْحَكْمَ فِيمَا يَتَنَاوَلُهُ الشَّافِعِيِّ وَحِمَهُ اللَّهُ -) قَدْ سَبَقَ أَنَّ الْقَائِلِينَ بِأَنَّ الْعَامَّ يُوجِبُ الْحُكْمَ فِيمَا يَتَنَاوَلُهُ مِنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ قُطْعِيْ بِمَعْنَى أَنَّ لَوَلِيلِ اللَّهِ بِكُلِّ الْمَعْقِيلِ الْمَعْنِي اللَّهُ عَلَى الْقَالِيلِ الْمَعْنِي اللَّهُ الْمُكَا الْفُولِيقِ الْمَعْنَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الْفُولِيقُ الْالْوَلِ مَا فَى يَخْتَمِلُ الْخُصُوصَ احْتِمَالًا نَاشِئًا عَنْ اللَّلِيلِ تَمَسَّكَ الْفُرِيقُ الْأَوْلُ بِأَنَّ كُلَّ عَامً لِي عَلَيْ فِي اللَّهُ بِكُلِّ الْمَعْنِي الْمَامِّ لَا يَخْدُو عَنْهُ إِلَّا لَيْكُولُ الْمَعْنِي اللَّهُ مِكُلِّ الْمَعْنِي الْمَالِ الْمُعْلِ الْمَعْنِي الْمُعَلِي اللَّهُ مِكُلِّ الْمَعْنِي الْمُؤَلِ الْمُعْلِ الْمَعْلِ الْمُعْلِ الْمُعْلِ الْمُعْلِ الْمُولِ الْمُعْلِ الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِ الْمُعْلِى الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى الْمُعْلِى ال

अविक्रवेक्षवेक्षवेक्षवेक्षवेक्षवेक्षके 🛞 🤀 🏶 क्षि क्षि क्षावेक्षवेक्षवेक्षवे

[1] ... شرح التلويح على التوضيح القسم الاول من الكتب في الادلة الشرعية و هي على اربعة اركان، اركان الاول في الكتاب اى القرآن، الباب الاول في افادته المعنى قسم اللفظ بالنسبة الى المعنى اربع تقسيمات، التقسيم الاول باعتبار وصع اللفظ، فصل الحكم العام، المحزء ا، صفحه 73، مكتبة صبيح بمصر ترجم: بيواقفيه كي اس دليل كا جواب ب كرعام كو كل اور اجمع كرماته موكد كما جاتا ب (البذا يقطى تبين) اور يونمى الم مثافى رحمة الله عليه كى اس دليل كا مجى جواب به كرعام تخصيص كا احتمال ركهتا بي (البذا يقطى تبين) و بم كتبة بين كريم اس بات كرعي المراب التي المن بي بي جيب فاص بين باز كا احتمال (كرقطيت كرما في احتمال إليا جاتا بي اس كرما تعرف المنافي الله يل بي الله بين المنافق الله يل بي المنافق الله يل بي المنافق بين بين بين اب اس على كل طرح كاكوئي احتمال بايا جاتا به عام بين الدليل نه فيرنا في الدليل نه فيرنا في الدليل بين احتمال بين احتمال بي اجات كرفاص بين جوياز كا احتمال بايا جاتا به عام بين الدليل نه في الدليل بين احتمال بي اجات المنافق المن

التَّخْصِيصِ [1] فِي الْعَامُ حَتَّى يَنْشَأَ عَنْهُ احْتِمَالُ الْمَجَازِ فِي كُلِّ خَاصٌ، فَإِنْ قِيلَ، بَلْ لَا مَعْنَى لِاحْتِمَالِ الْمَجَازِ عِنْدَ عَدَمِ الْقَرِينَةِ؛ لِلْآنَّ وُجُودَ الْقَرِينَةِ الْمَانِعَةِ [^[2] عَنْ إِرَادَةِ الْمَوْضُوعِ لَهُ مَأْخُوذٌ فِي تَعُرِيفِ الْمَجَازِ قُلْنَا احْتِمَالُ الْقَرِينَةِ كَافٍ فِي احْتِمَالِ الْمَجَازِلُ^{2]} وَهُوَ قَائِمٌ، إذْ لَا سَبِيْلَ لِلْقَطْعِ بِعَدَمِ الْقَرِينَةِ إِلَّا نَادِرًا، وَلَمَّا كَانَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْمُصَنِّفِ أَنَّ مُوجِبَ الْعَامِّ قَطْعِي اسْتَدَلَّ عَلَى إِثْبَاتِهِ أَوَّلًا وَعَلَى بُطُلَانِ مَذْهَبِ الْمُخَالِفِ ثَانِيًا وَأَجَابَ عَنْ تَمَسُّكِهِ ثَالِثًا أَمَّا الْأُوَّلُ فَتَقْرِيرُهُ أَنَّ اللَّفُظَ إِذَا وُضِعَ لِمَعْنَى كَانَ ذَلِكَ الْمَعْنَى لَازِمًا ثَابِتًا بِذَلِكَ اللَّفُظِ عِنْدَ إطْلَاقِهِ حَتَّى يَقُومَ الدَّلِيلُ عَلَى خِلَافِهِ وَالْعُمُومُ مِمَّا وُضِعَ لَهُ اللَّفُظُ فَكَانَ لَازِمًا قَطْعًا حَتَّى يَقُومَ دَلِيلُ الْخُصُوصِ كَالُخَاصِّ يَثْبُتُ مُسَمَّاهُ قَطْعًا حَتَّى يَقُومَ دَلِيلُ الْمَجَازِ. وَأَمَّا الثَّانِي فَتَقُرِيرُهُ أَنَّهُ لَوْ جَازَ إِرَادَةُ بَغْضِ مُسَمَّيَاتِ الْعَامُّ مِنْ غَيْرِ قَرِينَةٍ لَارْتَفَعَ الْأَمَانُ عَنْ اللَّغَةِ؛ لِأَنَّ كُلَّ مَا وَقَعَ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ الْأَلْفَاظِ الْعَامَّةِ يَحْتَمِلُ الْخُصُوصَ فَلَا يَسْتَقِيمُ مَا يَفُهُمُ السَّامِعُونَ مِنْ الْعُمُومِ وَعَنُ الشَّارِعِ؛ رِلَّانَّ عَامَّةَ خِطَابَاتِ الشُّرُعِ عَامُّةٌ فَلَوْ جَوَّزُنَا إِرَادَةَ الْبَعْضِ مِنْ غَيْرِ قَرِينَةٍ لَمَا صَحَّ فَهُمُ الأحكام بصِيغَةِ الْعُمُومِ الخ [3] اورتلوج كي عاشيه صفح ٢٦ مين مسطور بي " (٣) قوله ما من

[2]... لا وُجُودَ الْقَرِينَةِ الْمَانِعَةِ ___انحتِمَالُ الْقَرِينَةِ كَانَ فِي احْتِمَالِ الْمَحَاز

[3]... شيح التلويح على التوضيح،القسم الاول من الكتب في الادلة الشرعية و هَي على اربعة اركان، اركان الأول في الكتاب اي القرآن، الباب الاول في افادته المعنى،قسم اللفظ بالنسبة الى المعنى اربع تقسيمات، التقسيم الاول باعتبار وضع اللفظ، فصل الحكم العام، الجزء1، صفحه 72، مكتبة صبيح بمصر

ترجمہ:جوحضرات اس بات کے قائل ہیں کہ عام جن افراد کوشامل ہوتا ہے ان میں علم کوثابت کرتا ہے۔ 'ان میں سے بعض کی رائے رہے کہ عام کا موجب طنی ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عام کا موجب ان معنوں میں قطعی ہوتا ہے کے تصیص کا کوئی ایساا حمال نہیں رکھتا جودلیل سے پیدا ہو۔فریق اول کا تمسیک اس دلیل سے ہے كه برعام تخصيص كااخمال ركهنا ہے اور أس ميں تخصيص بہت شائع ہے مطلب بدكه عام تخصيص سے خالى تبين ہوتا سوائے ان چندایک صورتوں کے جن میں کوئی قرینہ موجود موجیے فرمان باری تعالی ﴿إِنَّ اللَّهَ مِكُلَّ شَيء عَلِيمٌ اور ﴿ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ﴾ يهال تك كدجملة مامن عام الا وقد خص منه البعض" (برعام میں سے کچھند کھافراد مخصوص ہوتے ہیں۔)ضرب المثل بن چکا ہے،اور عام ___

عام الا وقد خص منه البعض قيل هذا المثال لا يخ اما ان يكون مخصصا اولا فعلى الاول لايكون حجة وعلى الثانى يكون مناقضا واجيب عنه باختيار الشق الاول لانه مخصص بعدم التخصيص مع انه مخصص من بين العموم بانه لا تخصيص بخلاف سائر الفاظ العموم وهومردود بان هذا المثال ايضا مخصص بالمعنى المتعارف لخروج مثل قوله تعالى ﴿إنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْء مِ عَلِيْم ﴾ وقوله تعالى ﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوٰتِ وَالاَّرْضِ ﴾ عن عمومه والحق في الجواب ان يقال انه محمول على المبالغة والحاق القليل بالعدم فيصح موئد الدليل وان لم يصلح للاستدلال بالاستقلال ''[1] اورمسلم الثبوت على مئ عن عمومه منه المتهرما من عام إلا وقد خص منه

වසරිසරිසරිසරිස් ම ම ම ම ම රසරසරිසරිසරිසරිසරිස

۔ میں تحصیص کا اختال موجود ہونے پریمی دلیل کافی ہے نیزیداختال، خاص میں پائے جانے والے مجاز كيا حمال سے مختلف ہے كيونكه خاص ميں پايا جانے والا مجاز كا احمال، عام ميں موجود احمال تحصيص كى طرح شائع ذائع نہیں کہ ہرخاص میں درآئے ، پھراگر بیر کہا جائے کہ 'لفظ سے معنی موضوع لہ مراد لینے سے مانع قریند کی عدم موجود گی کے وقت احمال مجاز کے پائے جانے کا کوئی معی نہیں ، کیونکہ "معنی موضوع لدمراد لینے ے مانع قرینہ کا موجود ہونا' مجاز کی تعریف کا حصہ ہے۔' تو جوابا ہم کہتے ہیں کہ احمال مجاز کے لئے قرینہ کا احمال بھی کافی ہے، اور وہ قائم ہے کیونکہ قرینہ کی غیر موجود کی کا یقین شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اور مصنف کا ندہب مخارجب عام کے موجب کافطعی ہونا ہے تو اولا انہوں نے اس کے اثبات پر اور پھر مخالف کے مذہب کے بطلان پراستدلال کیااور تیسرے نمبر پر خالف کے حمسک کا جواب دیا۔اول (اینے ندہب کے اثبات) کی تقریر بیہے کہ افظ جب معنی کے لئے وضع کیا جائے توجب تک اس لفظ سے وہ معنی مراد لینے کے خلاف کوئی دلیل قائم نہ ہواس لفظ کے اطلاق کے وقت اس کے لئے وہی معنی ثابت ولازم ہوتا ہے اور عموم بھی انہی معانی میں سے ہے کہ جن لئے لفظ کووضع کیا جا تا ہے ہی جب تک تحصیص پرکوئی دلیل قائم نہ ہوتو إنظاعام کومعنی عموم قطعي طور برلازم ہوگا جبیما كەلفظ خاص كامعامله ہے كەجب تك مجاز پردليل قائم نە ہولفظ خاص إپ يمشميٰ كو قطعی طور بر ٹابت کرتا ہے۔ 'اور ٹانی (مخالف کے ندہب کے بطلان) کی تقریر یہ ہے کہ 'آگر بغیر کسی قرینے . کے عام کے بعض مسمیات مراد لینا جائز ہوجائے تو لغت سے امان اٹھ جائے گی کہ کلام عرب میں واقع تمام الفاظ عام مخصيص كااحمال ركهت بي پس سامعين نے ان الفاظ سے جوعموم مجھادہ غلط قرار يائے گا يونهي شرع ہے بھی امان اٹھ جائے گی کدا کثر خطابات شرع عام ہیں ہیں اگر ہم بغیر سی قرینے کے بعض مسمیات مراد لینے, كوجائز قراردي تو بهاراعموم كصيغول سالحكام كالمجمناتي ندرب كا-

[1]...محموعة الحواشي النادرة على "التوضيح و التلويح"، حاشية الفنرى، القسم الاول من الكتب في الادلة السرعية و هي على اربعة اركان، اركان الاول في الكتاب اي القرآن، الباب الاول في افادته....

البعض وقد خص بنحو ﴿ وَ اللّهُ بِكُلّ شَيْء عِلِيم ﴾ ''اأ اورائ مسلم الثبوت مِن قطعين عام كى بحث مِن مسطور ہے' لنا أنه موضوع للعموم قطعافهو مدلول له وثابت به قطعاكالخاص إلا بدليل واستدل لو جاز ارادة البعض بلا دليل لارتفع الامان عن اللغة والشرع الخ "'^[2] اورشرح مسلم الثبوت مِن علامہ بح العلوم عبارت اول مے متعلق مي اللغة والشرع الخ "قد اشتھر (ما من عام إلا وقد خص منه) البعض (وقد خص) هذا العام (بنحو) قوله تعالى ﴿ وَ اللّهُ بِكُلّ شَيْء مِ عَلِيم ﴾ حتى صار مثلا هذا العام (بنحو) قوله تعالى ﴿ وَ اللّهُ بِكُلّ شَيْء مِ عَلِيم ﴾ حتى صار مثلا

___المعنی، قسماللفظ بالنسبة الی المعنی اربع تقسیمات، التقسیم الاول باعتبار وضع اللفظ، فصل الحکم العام، ،تحت قوله "ما من عام الا وقد حص منه البعض "،جلد 1،صفحه 201,202، دارالکتب الشرعیة والادبیة، کانسی رو ق، کو تنه (دونون تول می چنرالفاظ کم اور تنف تیم نیمابت درست وکمل کردی ہے۔) ترجمہ: "ما من عام الا وقد حص منه البعض "پراعتراض کیا گیا ہے کہ بیمثال دوحال سے خالی تهیں، یا تو تو وخصوص البعض ہے یا تہیں، بصورت اول (عام کے موجب کی قطعیت کے خلاف) جمت تبیں اور بصورت فانی خوداینے مفاد کے تالف ہے اور تی اول کو اختیار کرتے ہوئے اس کا ایک جواب بید یا گیا ہے کہ "بیمثال فانی خوداینے مفاد کے تالفظ عموم کے برخلاف عموم سے بایں طور مخصوص ہے کہ اس میں کی قسم کی مخصوص ہونے کے باوجود دیگر الفاظ عموم کے برخلاف عموم سے بایں طور مخصوص ہے کہ آل میں کی قسم کی مخصوص ہے کہ وزات معنی متعارف کے لحاظ سے بھی مخصوص ہے کہ وزات اللہ بنگل شیء یا گیائی ہو دور کی السمون و الارض کی جیسے فرامین باری تعالی اس کے عموم سے خصیص نہیں۔ اور حق بیہ ہو اس کے جواب میں یوں کہا جائے کہ بیمثال مبالغہ آرائی اور قبل کو معدوم سے مائی کرنے مرجمول ہے پس بیمثال اگر چہ متقل دلیل بنے کی صلاحیت نہیں رکھتی پراسے کی دلیل کی تا تدیک کے دار ورکر نا تھے جے۔

[1]...مسلم النبوت،المقالة الثالثة ،الفصل المحامس في المحاص والعام ،مسئلة للعموم صيغ،صفحه 73،مطبع انصارى،دهلى ["قد اشتهر"كافظ مسلم الثبوت مين درج نبين بين البته فوائح الرحوت مين موجود بين -] ترجمه مشهور مي كه ثر برعام مين سے بحق نہ بجھ افر ادمخصوص ہوتے بين -" اور يہ جمله خود ﴿وَ اللّهُ بِكُلّ شَيء مِلْمَ مِن سے بحق نہ بجھ افر ادمخصوص ہوتے بين -" اور يہ جمله خود ﴿وَ اللّهُ بِكُلّ شَيء مِن سے بَحْمَ نَه بِحَدِي اللّهُ بِكُلّ شَيء مِن اللهُ بِكُلّ شَيء مِن سِن سِن مِن سِن سِن مِن سِن اللهُ اللهُ

[2]...مسلم الثبوت؛المقالة الثالثة ،الفصل النحامس في النحاص والعام ،مسئلة موجب العام قطعي، صفحه

74، مطبع انصاری ، دھلی ترجمہ: ہار ہے نزدیک لفظ عام معنی عموم کے لئے وضع کیا گیاہے پی معنی عموم اس کا مدلول اور اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے ہاں اگر لفظ عام سے معنی عموم مراد لینے کے پر ثابت ہوتا ہے ہاں اگر لفظ عام سے معنی عموم مراد لینے کے فلاف کوئی دلیل قائم ہولتو معاملہ جدا ہے اور ہار ہے موقف پر دلیل ہیہ ہے کہ اگر لفظ عام سے بلا دلیل بعض مسیات مراد لینا جائز ہولتو لغت وشرع دونوں سے امان انھ جائے گی۔

فالعموم مغلوب والخصوص غالب (والمغلوب هو المجاز فالعموم مجاز وفي قوله وقد خص دفع لما يتوهم التشكيك بأن هذه القضية مبطلة لنفسها فإنها أيضا مشتملة على العموم و وجه الدفع أن هذا العام مخصوص فلا يبطل "اا اور يبي علامه عبدالعلى بحرالعلوم عبارت دوم كي شرح مين فرماتے ہيں: (لنه أنه موضوع للعموم قطعا) للدلائل القطعية التي مرت (فهو) أي العموم (مدلول له وثابت به قطعا) لأن اللفظ لا يحتمل غير الموضوع له (كالخاص إلا بدليل) صارف عنه وحينئذ لا نزاع في الخصوص اعترض عليه أن ثبوت المدلول للفظ قطعا مطلقا ممنوع وإنما يثبت لو لم يحتمل الانصراف عنه بدليل وههنا قد دل كثرة التخصيص حتى صار ما من عام إلا وقد خص منه البعض مثلا على أن احتمال التخصيص قائم في كل عام وأن أريد أن الدلالة على العموم لازمة قطعا فلا كلام فيه إنما الكلام في الإرادة وليست لازمة قطعا للكثرة المذكورة والجواب عنه أن من ضروريات العربية أن اللفظ المجرد عن القرينة الصارفة الظاهرة يتبادر منه الموضوع له ولا يحتمل غيره في العرف والمحاورة ومن أراد منه غير الموضوع له ينسب إلى المكروه وأما كثرة وقوع التخصيص हार हास हास हास हास हम कि कि कि कि हमस्य हास हास हमस्य हास

[1]...فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت،المقالة الثالثة ،الفصل الحامس في الحاص والعام مسئلة للعموم صيغ،الحزء 1،صفحه 251،قديمي كتب حانه، كراحي

ترجمہ بمشہورہ کرد ہمرعام میں سے بعض افراد مخصوص ہوئے ہیں۔ "اور بید ہملہ عام خود فرمان باری تعالی ﴿ وَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْء عِلَیہ ﴾ جیسی مثالول کے سبب مخصوص ہے۔ (اورعام میں تخصیص بہت شائع ہے) حتی کہ جملہ "مامن عام الا و قد حص منه البعض "ضرب المثل بن گیا ہے ہیں عموم مغلوب ہے اور خصوص غالب ہوا ہور مغلوب ہی مجاز ہوتا ہے البداعموم مجاز ہے۔ اور ماتن کے قول" و قد حص "میں ایک وہم کا دفعیہ ہوتا ہے کہ دیہ جملہ خود اپنے مفاد کو باطل کررہا ہوتا ہے کہ دیہ جملہ خود اپنے مفاد کو باطل کررہا ہوتا ہے کوئکہ نے جملہ مجی تو جموم پر شہل ہے اور اس کا دفعیہ ہوں کہ بیعام بھی مخصوص البعض ہے لہذا اپنے مفہوم کو باطل خبیں کرتا۔ (اس کے بعد علامہ بحرالعلوم نے مغلوب (عموم) کومجاز قر اردینے کی بھی تر دید فرمائی ہے، لکھتے ہوں معلوب کومجاز قر اردینے کی بھی تر دید فرمائی ہے، لکھتے ہیں مغلوب کومطلاقا مجاز قر اردینا ممنوع ہے کوئکہ اقل یعنی مغلوب بھی دلیا ہے لازم ہوتا ہے اور یہاں عموم ہیں مغلوب کومطلاقا مجاز قر اردینا ممنوع ہے کوئکہ اقل یعنی مغلوب بھی دلیا ہے لازم ہوتا ہے اور یہاں عموم ہیں۔ دلالت کرنے کودلیل (وضع) موجود ہے۔)

بالأنواع المختلفة حسب اقتضاء القرائن الصارفة لا يورث الاحتمال في العام المجرد أصلا والكلام ههنا في العام المجرد عن القرائن فلا مجال للاحتمال كالخاص فإن قلت كثرة وقوع التخصيص قرينة على احتماله قلنا إنما تصح الكثرة قرينة لو كانت أأ بحيث يكون كثير الاستعمال في بعض معين بحيث يفهم مع عدم الصارف كما إذا صارت الحقيقة مهجورة أو المجاز متعارفا وليس الأمر ههنا كذلك فإن كثرة التخصيص في العام ليست إلا بأن يراد في استعمال بعض بقرينة وفي بعض آخر بقرينة أخرى فلا تكون هذه الغلبة قرينة وهل هذا إلا كما يكون للفظ خاص [2] معان مجازية يستعمل في كل منها مع قرينة ولا تصلح هذه الكثرة قرينة وأيضا نقول لو كان الكثرة قرينة للتخصيص لما صح إرادة العموم أصلا في عام ما وهذا خلاف رأيكم أيضا فاحفظ هذا فإنه بالحفظ حقيق [3] ور بحد ايك تقريط وليل كاست بين وثالثا أن غاية ما أزم منه أن

විසුවසටසටසටසට 🏶 🏶 🏵 🏵 වෙසටසටසටසටසටස

[1]...إنما تصح الكثرة لو كانت (م، 184)

[2]...دونون شخول ميل "وهل هذا إلا ما يكون للفظ خاص "مقامم في كروى -

[3]...فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت،المقالة الثالثة ،الفصل الخامس في الخاص والعام،مسئلة موجب العام قطعي، الجزء1، صفحه 252,253، قديمي كتب خانه، كراچي

ترجمہ: ہمارے بزویک ماسبق میں مذکور ولائل قطعیہ کے باعث لفظ عام معنی عموم کے لئے وضع کیا گیا ہے ہیں معنی عموم اس کا مدلول ہے اور جس طرح عاص کا مدلول اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے اسی طرح عام کا مدلول (معنی عموم) بھی اس سے قطعی طور پر ثابت ہوگا کیونکہ کوئی لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے علاوہ کا احتمال نہیں مرکعتا ہیاں اگر لفظ عام سے معنی عموم مراد لینے کے خلاف کوئی دلیل قائم ہوتو یہ ایک جدا امر ہے اور اندریں صورت شخصیص کے معاملہ میں کوئی نزاع نہیں۔

اس پر بیاعتراض کیا گیا ہے کہ لفظ کے لئے اس کے مدلول کا ثبوت مطلقاً قطعی ہوناممنوع ہے بلکہ لفظ کے لئے اس کا مدلول اسی صورت قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے جب وہ لفظ اپنے معنی موضوع لہ (مدلول) سے انھران کا کوئی پُر دلیل اخمال نہر کھے اور یہاں اس کی دلیل شخصیص کی کثر ت ہے تی کہ جملہ 'مامن عام الاوقد خص منہ البعض ''ضرب المثل بن گیا ہے مزید بید کہ تخصیص کا اخمال ہر عام میں قائم ہے پس اگر بیمراد ہے کہ لفظ عام کی عموم پر دلالت لازمی اور قطعی ہے تو اس میں تو کلام ہی نہیں کلام تو عموم مراد لینے میں ہورہا ہے اور کشرت نہ کورہ کی وجہ سے عموم مراد لینالازم قطعی نہیں ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ عربی کے قواعد ضروریہ میں سے ایک یہ ہے کہ لفظ جب قریمنہ ۔۔

بقاء العموم مغلوب من المخصص و (المغلوب إنما يحمل على الأغلب إذا كان مشكوكا) وليس العام الواقع في الاستعمال المجرد عن القرينة الصارفة مشكوكا في عمومه كيف وقد دلت الأدلة القاطعة على انه موضوع للعموم والضرورة العربية شهدت بأن اللفظ المجرد عن القرينة يتبادر منه الموضوع له ولا يخطر بالبال معناه المجازى البتة (فتأمل) فإنه دقيق لا يتجاوز الحق عنه "أا اورعاية التحقيق شرح صامى كصفح الشرم مطور عني ثم صيغة العموم موضوعة الموحقيقة فيه فكان معنى العموم ثابتا بها قطعا حتى بقوم الذليل على خلافه "أدا

ක්ටකටකටකටකට ෯෯෯෯෯ නටකටකටකටකටකට

سرے الرا ال طور پر ہو لہ ایک نفظ میں میں ہوں کا ال اور سیر الاستعال ہو لہ فرید صارفہ کی غیر موجود کی میں بھی ہی مغہوم ہوتا ہو جیسا کہ حقیقت کے مجود یا مجاز کے حتعارف ہونے کی صورت میں ہوتا ہے تواس صورت میں کثر ت کا قرید ہوتا بالکل مجے ہے لیکن یہال معالمہ ایسائیس کیونکہ عام میں تخصیص کی کثر ت فقلاس کے معدد مجان کم طرح سے ہے کہ بعض الفاظ کے استعال میں ایک قرید کے باعث تخصیص مراد ہوتی ہے تو دیگر بعض میں کی دوسرے قرید کے باعث تخصیص الفاظ کے استعال میں ایک قرید کے باعث تخصیص مراد ہوتی ہے تو دیگر بعض میں کہ محدد مجازی دوسرے قرید کے باعث ہو، تو ایک افتا خاص کے متعدد مجازی معانی ہوں اور وہ ان میں سے ہر معنی میں کئی قرید کے ساتھ متعمل ہو، تو یہ کثر سے قرید نے کی صلاحیت نہیں معانی ہوں اور وہ ان میں سے ہر معنی میں کئی قرید ہوتو کی بھی عام سے عموم مراد لینا صفح نہ ہوگا حالا نکہ یہ بات تمہاری دائے کے بھی خلاف ہے لیں اس بحث کو حفظ کر لوکونکہ یہ حفظ تی کے لائق ہے۔

[1]...فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت المقالة الثالثة الفصل الخامس في المعاص والعام المسئلة موجب العام قطعي، المحزء 1، صفحه 254، قديمي كتب خانه، كراجي

ترجمہ: سوم بیک اس تقریر سے غایت درجہ یکی لازم آتا ہے کہ "عموم کا باتی رہا تخصیص کی نبیت مغلوب ہے اور مغلوب جدد مغلوب جدب مخلوک ہوتو اسے اغلب پرمحمول کیا جاتا ہے۔ "کین قرینه صارفہ کے بغیر استعال ہونے والا عام ایخ عموم میں مخلوک ہوہمی کیے؟ کہ اس کا معنی عموم کے لئے وضع کیا جاتا اولہ تطعیہ سے جاور ضرورت عربیہ شاہد ہے کہ قرینہ سے خالی لفظ کے اطلاق سے اس کا معنی موضوع لہ بی مقبادر ہے بلکہ معنی مجازی کا تو خیال بی نبیں گزرتا ہی اس میں غوروفر کروکہ یہ بحث دقت ہے پرحق اس سے متجاوز نبیں۔ ا

<u>قاعده "ما من عام النح" علما ب حنفيه كيزويك درست نه شافعيه كيزويك شجيح</u>

برتو حفیوں کی تقریریں تھیں جن سے بخو بی ثابت ہوگیا کہ عام اپنے عموم پررہیگاجب تک کہ دلیل اس کے خلاف پر قائم نہ ہو۔اب شافعیوں سے سنئے کہ وہ بھی اس امر کوشلیم نہیں کرتے کہ ہرعام میں مخصیص کا اختال ہے۔ بلکہ انھوں نے اس بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ بیہ قاعدہ احکام فرعیہ کے بارے میں ہے اور احکام فرعیہ کے سوا ہر جگہ بیہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔ جِنانجِه علامه جلال الدين سيوطي رحمة الله عليه في انقان كے صفح ٢٣٣ ميں فرمايا' الْعَامَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَام: الْأُوَّلُ الْبَاقِي عَلَى عُمُومِهِ قَالَ: الْقَاضِي جَلَالُ الدِّينِ الْبُلْقِينِيُّ وَمِثَالُهُ عَزِيزٌ إِذْ مَامَنْ عَامَّ إِلَّا وَيُتَّخَيَّلُ فِيهِ التَّخْصِيصُ فقوله: ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبُّكُم ﴾ قَدْ يَخُصَّ مِنْهُ غَيْرُ الْمُكَلَّفِ وَ ﴿ حُرِّمَتُ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ ﴾ خُصَّ مِنْهَا حَالَةُ اللاضْطِرَارِ وَمَيْتَةُ السَّمَكِ وَالْجَرَادِ و﴿ حَرَّمَ الرِّبُوا﴾ خُصَّ مِنْهُ الْعَرَايَا وَذَكَرَ الزَّرْكَشِيُّ فِي الْبُرْهَانِ أَنَّهُ كَثِيرٌ فِي الْقُرْآنِ وَأُورَدَ مِنْهُ ﴿ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا﴾ ﴿وَلا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً﴾ و﴿اللهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ﴿ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابِ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ﴾ ﴿ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَاراً ﴾ قُلْتُ : هَذِهِ الْآيَاتُ كُلُّهَا فِي غَيْرِ الْأَحْكَامِ الْفَرْعِيَّةِ فَالظَّاهرُ أَنَّ مُرَادَ الْبُلْقِينِيِّ أَنَّهُ عَزِيزٌ فِي الْآحُكَامِ الْفَرْعِيَّةِ وَقَلِهِ اسْتَخْرَجْتُ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ التَّفَكُّرِ آيَةً فِيهَا وَهِيَ قَوْلُهُ ﴿خُرِّمَتُ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ ﴾ الْآيَةَ فَإِنَّهُ لَا خُصُوصَ اب روش ہو گیا کہ قاعدہ" وما من عام

විය විය විය විය විය විය ම ම ම ම ම විය විය විය විය විය විය

[2]...كتاب التحقيق شرح الحسامي المعروف بغاية التحقيق، بحث العام، تحت قوله "وحكمه انه يوجب الحكم"، صفحه 13، حان محمد بستى كتب حانه ، آرك بازار گندهار، افغانستان

ترجمہ عموم کا صیغہ معنی عموم کے لئے موضوع ہے اور اس معنی میں اس کا استعمال حقیقت ہے لہذا جب لفظِ عام سے معنی عموم مراد لینے کے خلاف کوئی دلیل قائم نہ ہوتو اس کے لئے معنی عموم کا ثبوت قطعی ہوگا۔

[1]...الإتقان في علوم القرآن،النوع الخامس و الاربعون في عامة و خاصة الحزء3، صفحه 48، الهيئة المصرية العامة للكتاب،الطبعة 1394 :هـ/ 1974 م

ترجمہ: عام کی تین قسمیں ہیں۔ان میں سے پہلی تشم وہ عام ہے جوا پینے عموم پر باقی رہے،اور قاضی جلال۔۔۔

الاوقد خص منه البعض" جس سے جانب مخالف نے آیة کریمہ ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ ﴾ [1] كي ما "كے عام مخصوص البعض ہونے برخمسك كيا ہے نہ علمائے حنفيہ كے نزديك درست ہے نہ شافعیہ کے نزدیک است حتی کہ بیقاعدہ احکام فرعیہ میں بھی کلینہیں جیسا کہ اویر کی عبارت سے ظاہر ہے ہیں اس موقع پر بیآ بیشریفہ علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مثبت ہے اور اس آیۃ سے وہ مسکلہ دریافت ہوتا ہے جواحکام فرعیہ کاغیر ہے تو یہاں اس میں شافعیوں کے نزدیک بھی اختال تخصیص کانہیں ہے بلکہ اوپر کی عبارت سے ثابت ہوا کہ عام افادہ عموم میں قطعی ہاں گئے اس آیئشریفہ سے آنخضرت سرایا رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے جمیع اشیاء کا علم قطعی طور بر ثابت ہوا۔اب ضرور ہوا کہ جانب مخالف اس آیت کا ناسخ لائے مگر نہ لاسکے گااور مرگزندلا سکے گاس کئے کہا خبار کانٹن نامکن ہے۔

اب ذراغورفرمايي كه جانب مخالف اين اس قاعده ومامن عام النع "ركهال تك جمتا ہے جس سے آیت كوخاص كر كے تنقيص علم نبي صلى الله تعالى عليه وسلم كرتا تھا۔ ہال ذرا كوئى بے تو مرد ميران - قرآن شريف ميں ہے۔ ﴿ لِلهِ مَا فِي السَّمُوٰتِ وَمَا فِي الارض المرص المانعنی خداہی کا ہے جو کھے کہ آسانوں اور زمینوں میں ہے کیا جانب مخالف کو جرأت

فرمان بارى تعالى ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبُّكُمُ ﴾ سے غيرمكلف خاص بے ﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيَّةُ ﴾ سے اضطراری کیفیت خاص ہے اور ﴿حُرَّمُ الرَّبُوا﴾ سے عرایا خاص ہے۔ لیکن علامہ زرکشی نے "البر ہان مين فرمايات كور آن كريم مين اس عام كي مثاليس بكثرت بين اور پرورج ذيل آيات ذكري بين ﴿وَأَنَّ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظُلِمُ النَّاسَ شَيْنًا ﴾ ﴿ وَلا يَظُلِمُ رَبُّكَ أَحَدا ﴾ ﴿ وَاللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِينَكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ﴿ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابِ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ﴾ ﴿ وَاللَّهُ اللَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَرَادِ اللهُ مِن عبدالرحن بن ابو بكرسيوطي شافعي) كبتاً مول كريسب كي سب آیات احکام فرعید کے علاوہ سے متعلق ہیں اور ظاہر بیہ ہے کہ تقینی کی مرادا حکام فرعیہ میں اس کی مثالوں کا نادر ہونا ہے اور میں نے غور وفکر کے بعدا حکام فرعیہ سے متعلق ایک ایسی آیت کا استخراج کیا ہے، اور وہ آیت یہ ہے ﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَا مُكُمْ ﴾ بساس آيت ميس كسى فرد كي تخصيص نبيل_

[1]...القرآن الكريم ، پاره 5 ، سورة النساء (4) ، آيت 110 ترجمه كنز الايمان: اورتمهين سكهاد ياجو يجميتم ندجاني تنهيه

[2]...القرآن الكريم ، پاره 3،سورة البقرة (2)،آيت 284

ہے کہ یہال بھی ماکواپنے قاعدہ مامن النے سے فاص کر کے کہدد ہے کہ بعض چیزیں اللّٰہ کی بیں الحق نہیں (نعو ذ بالله من ذالك) الله سے کیا ہمت ہے کہ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِکُلّ شَیْء عَلِیْم ﴾ اللّٰه بِکُلّ شَیْء عَلِیْم ﴾ اللّٰه بیک شی ای قاعدہ سے فاص کر کے لکھ ڈالے کہ اللّٰہ کو بھی بعض چیزوں کا علم نہیں (معاذ الله) پس جب قرآن شریف میں وہی ' ما' کا کلمہ اس قاعدہ سے فاص نہیں کیا جاسکتا تو آنخضرت علی الله تعالی علیہ وسلم سے کیا دشمنی ہے کہ ان کا علم گھٹانے کو وہی کلمہ مااسی قرآن شریف میں اسی مردود قاعدہ سے فاص کیا جاتا ہے جو بالکل نامعتر ہے اور جس کی کلیت کسی طرح ٹھیک نہیں جوخود باطل ہے جس کو قرآن شریف ہی میں جاری نہیں کیا جاتا رہا آیا ﴿ وَمَا عَلَّمْنَهُ الشَّعْرَ ﴾ اللّٰ یہ اسلام کے جس کو قرآن شریف ہی میں جاری نہیں کیا جاتا رہا آیا ﴿ وَمَا عَلَّمْنَهُ اللّٰمَعْرَ ﴾ بیا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے اب جانب خالف کا یہ کہنا کہ آئخضرت علوم ضارہ کے ساتھ کیوکر مصف ہو سکتے ہیں اسکا جو اب جانب خالف کا یہ کہنا کہ آئخضرت علوم ضارہ کے ساتھ کیوکر مصف ہو سکتے ہیں اسکا جو اب جانب خالف کا یہ کہنا کہ آئخضرت علوم ضارہ کے ساتھ کیوکر مصف ہو سکتے ہیں اسکا جو اب جانب خالف کا یہ کہنا کہ آئخضرت علوم ضارہ کے ساتھ کیوکر مصف ہو سکتے ہیں اسکا جو اب جانب خالف کا یہ کہنا کہ آئخضرت علوم ضارہ کے ساتھ کیوکر

مديث تع برجانب خالف كاشيراوراس كاجواب

اورجانب خالف نے اپنی کتاب کے سفحہ ۹ سر بکھا ہے۔

قَوْلُهُ: آنخضرت عليه الصلوة والسلام نے خود زبان فیض ترجمان سے صحابہ کو مخاطب کر کے۔ فرمایا کہ دنیا کے امور میں تم مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو۔

اُقُولُ: یہ سی حدیث میں نہیں بلکہ جانب مخالف نے اپنی طبیعت کے زور سے، ایجاوکر دیا عالبًا حدیث تلقیح کے ترجمہ میں تصرف بے جاکیا۔ اب میں وضاحت کے لئے اس حدیث کومع شرح ملاعلی قاری رحمہ اللہ کے قال کرتا ہوں۔ شرح شفا قاضی عیاض کے صفحہ ۲۲ کے جلد اول میں علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے روشن مجزات میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کے واسطے تعالی علیہ وسلم کے روشن مجزات میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کے واسطے

විසිරිස්ට්සට්සර්සර්ස් 🔀 🤀 🛱 🍪 ව්සර්සර්සර්සර්සර්ස

معند المسلمة المسلمة الملاحظة الملاحظة الملاحظة الملاحظة الملاحظة المسلمة المسلمة المسلمة المسلمة الملاحظة الم فـــــ جانب مخالف كے قاعد بے 'مامن عام المخ'' سے لازم آتا ہے كہ بعض چیزیں اللہ كی ہوں اور بعض غیر كی اور اللہ تعالى كو بعض اشیاء كاعلم ہواور بعض كانہ ہو۔ (معاذ اللہ)

[1]...القرآن الكريم، باره10، سورة الانفال (8)، آيت 75

[2]...القرآن الكريم ، پاره23،سورة يس (36)،آيت69

معارف جزئيها ورعلوم كليهاور مدركات ظينه اوريقينيه اوراسرار باطنه اورانوار ظاهره جمع کئے اور آپ کو دنیا و دین کی تمام صلحتوں پر اطلاع دے کر خاص کیا اس پر پیہ اشکال [1] وارد ہوسکتا ہے ایک مرتبہ حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ انصار تیج نخل کررہے تصے یعنی خرما کے نرکی کلی کو مادہ کی کلی میں رکھتے تھے تا کہوہ حاملہ ہواور پھل زیادہ آئے أتخضرت صلى التدتعالى عليه وسكم نے منع فر مايا اور ارشا دفر مايا كه اگر ايبيانه كرتے تو شاید بہتر ہوتا۔لوگوں نے چھوڑ دیا پس پھل نہ آئے یا کم اور خراب آئے تو آنخضرت صلی الله تعالی علیه وسلم نے فرمایا کہتم اینے دنیوی کاموں کوخوب جانتے ہو۔اس اشكال كے جواب میں كہا گيا كہ آنخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم نے خود گمان فر ماليا تھا اور کوئی وجی اس بارہ میں نازل نہ ہوئی تھی۔ شیخ سنوسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ أتخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم نے ان كوخرق وخلاف عوائد ير برا الليخة كرنے اور باب تو کل کی طرف پہنچانے کا ارادہ کیا تھا۔انہوں نے اطاعت نہ کی اور جلدی کی تو حضرت صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرما دیا كە" تم اپنے دنیا کے كام كوخود ہى جانو_" اگروه سال دوسال اطاعت كرتے اور تقے نه كرتے اور امر نبي صلى الله تعالى عليه وسلم كا ا متثال کرتے تو انہیں تلقیح کی محنت نہ اُٹھانی پڑتی چنانچہ وہ عبارت پیہ ہے۔'' (و من معجزاته الباهرة) أى آياته الظاهرة (ما جمعه الله له من المعارف) أى الجزئية (والعلوم) أى الكلية والمدركات الظنية واليقينية أو الاسرار الباطنية والأنوار الظاهرية (وخصّه مِنُ الِاطَّلَاع عَلَى جَمِيع مَصَالِح الدُّنيَا والدِّين) أي ما يتم به إصلاح الأمور الدنيوية والأخروية واستشكل بأنه صلى الله تعالى عليه وسلم وجد الأنصار يلقحون [2] النخل فقال لو تركتموه فتركوه فلم يخرج شيئا أو أخرج شيئا فقال أنتم اعلم بامر دنياكم وأجيب بأنه كان ظنا منه لا وحيا

 وقال الشيخ سيدى محمد السنوسى أراد أنه يحملهم على خرق العوائد في ذلك إلى باب التوكل وأما هنالك فلم يمتثلوا فقال أنتم أعرف بدنياكم ولوامتثلوا وتحملوا في سنة اوسنتين لكفوا أمر هذه المحنة "ال

ابعلامه سنوی رحمة الله علیه کی تقریر سے ظاہر ہوگیا کہ آنخضرت سلی الله تعالی علیه وسلم نے جیسا فرمایا تفاوہ تن اور بجا تھا اگراس کے موافق عمل کیا جا تا تو بے شک تمام تکلیفیں رفع ہوجا تیں جوقتے میں اٹھانی پڑتی ہیں چنا نچہ علامہ علی قاری رحمہ الباری اسی شرح شفا کی جلد ثانی میں صفحہ ۳۳۸ پر تحریفرماتے ہیں 'وعندی أنه علیه الصلاة والسلام أصاب فی ذلك الطن ولو ثبتوا علی كلامه لفاقوا فی الفن و لارتفع عنهم كلفة المعالجة فإنما وقع التغیر بحسب جریان العادة ألا تری أن من تعود باكل شیء أو شربه یتفقده فی العادة ألا تری أن من تعود باكل شیء أو شربه یتفقده فی

_حضور کودنیاودین کاعلم مرحمت ہوا۔

وقته وإذا لم يجده يتغير عن حالته فلوصبروا على نقصان سنة أو سنتين لرجع النخيل إلى حاله الأول وربما أنه كان يزيد على قدره المعول وفى القضية إشارة إلى التوكل وعدم المبالغة فى الأسباب وغفل عنها أرباب المعالجة من الأصحاب والله تعالى اعلم بالصواب "أ[1]

شخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بیفر ماکر کہ آنخضرت سلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرف النفات نہ تھا بیفر مایا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم حانا تو ست از همه حدد همه کادهائے دنیا و آخرت [2] فصل الخطاب میں علامہ قیصری نے قال کیا ہے کہ آنخضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر زمین و آسان میں کچھ ڈرہ بھر بھی پوشیدہ نہیں اگرچہ بشریت کے اعتبار سے یہ فرماویں کہ تم ونیا کا کام خوب جانتے ہو وہ عبارت فصل الخطاب کی بیہ ہے"ولا یغرب عن علمه صلی اللہ تعالی علیه وسلم مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبة وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیا کم "[3]

නවනවනවනවනවනම 安安安安 (安安) නවනවනවනවනව

[1] ... شرح الشفا لملا على القارى القسم النالث فيما يحب للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم وما يستحيل في حقه وما يستنع، الباب الثانى فيما يحصهم في الامور الدنيوية، فصل (هذا حاله عليه الصلاة والسلام في حسمه ، الحزء 2، صفحه 338، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولى ، 1421هـ ترجمه: ميراموقف بيه كه حضورا كرم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم كايه كمان درست تعااورا كروه لوگ اس بر ثابت قدم رجة تواس فن ميس ترقى پات اور معالجت كى مشقت ان سے الله جاتى ، كونكه ايك فى عادت (تلقيح فل) جارى ، بوجانے كى وجه سے ان درختول كى حالت متغير ، بوچكى تقى ، كياتم و كميتے نہيں كه ايك في كى چيز كے كھانے جارى ، بوجائے اور پحركى وقت اسے وہ چيز نہ طيقواس كى حالت متغير ، بوجاتى ہے ۔ پس اگروه لوگ ايك وسال كا نقصان برداشت كرتے تو درخت ابنى پہلى حالت برلوث آتے اور مقدار معول سے بھى زيادہ پھل لاتے اور اس واقعہ ميں الله تعالى برتو كل كرنے اور اختيار اسباب ميں مبالغہ نہ كرنے كى جانب اشارہ ہے كه درختوں كى معالجت كرنے والے اصحاب اس سے غافل شھے۔

[2]...اشعة اللمعات، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الاول، تحت حديث رافع بن خديج قال ((قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهم يأبرون النَّخُل....الخ)، الحزء 1، صفحه 129، كتب خانه محيديه ، ملتان

ترجمد : حضور صلى الله عليه وسلم و نيوى واخروى بركام كاعلم تمام انسانول سين ما وهر كمت تقيد (در من عليه وسلم و نيوى واخروى بركام كاعلم تمام انسانول سين من المعان منه و المعان و منه و المعان و منه و المعان و الم

پھرکسی سادہ لوح کا بیہ کہنا کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ ' دنیا کے امور میں تم مجھ سے زودہ جانے والے ہو' بالکل ناانصافی ہے۔ بھلا (مجھ سے) کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ جانب مخالف نے اس کو قریبۂ تخصیص بنایا ہے۔ کوئی پوچھے کہ کتاب کے عموم کی شخصیص خبر واحد سے ہوسکتی ہے اور خبر واحد بھی ایسی جس سے وہ مراد حاصل نہیں جس کے لئے جانب مخالف نے اس کوفقل کیا۔

ابر كل ديگر مشكفت: جانب فالف كوخصيص عام مين وه جوش آياكه آية كريمه ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقَطَعُوا آيْدِيَهُمَا جَزَآء " بِمَا كَسَبَا نَكُلاً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ [1] مين بحي "ما" كوخاص كردُ الااور كهدديا:

قَوْلُهُ: اگراس عام گوظاہر سے نہ پھیریں اور خاص کسب سرقہ مراد نہ لیں لازم آتا ہے کہ جس سارق نے سرقہ کے ساتھ زنا بھی کیا اور شراب خمر وغیرہ مختلف منہیات شرعیہ کا مرتکب ہوا۔ سب کی جزامیں فقط قطع بدکا فی ہوجائے۔ انہی ملخصاً

اُقُولُ: کی اسلامیددرسہ کا ایک چھوٹا سالڑ کا جواصول شاشی شروع کرچکا ہوسنتے ہی کہہ دے گا کہ اس آیہ میں ماکواصولیوں نے عام کہااوراس کے عموم سے استدلال کر کے مسائل دیدیہ نکالے ہیں مجھے تعجب ہے کہ جانب خالف کیسے تقلند ہیں جنہوں نے الی لچر بات کصی سنوصا حب سارق کے معنی شاید آپ کو معلوم نہیں ہیں وہ اسم فاعل ہے اور اسم فاعل اس اسم شتق کا نام ہے کہ جومن قام بدافعل کے لئے وضع کیا گیا ہوتو سارق کا مدلول مطابقی " من قام بہ السرقة "ہوادراس کو سارق صرف سرقہ ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں ہیں" سارق من حیث ھو

වස විස විස වස වස

[3]...فصل الخطاب

ترجمه: نی کریم صلی الله تعالی علیه وآله وسلم اگرچه "انتم اعلم بامور دنیا کم" (تم این دنیاوی امورخوب جانته ہو۔) فرما کی لیکن زمین وآسان میں مجھوزرہ بھر بھی آپ کے علم سے خارج نہیں۔

[1]...القرآن الکریم ، پارہ6،سور ہ النساء(5)،آیت38 ترجمہ کنز الایمان:اور جومرد یاعورت چورہوتو ان کا ہاتھ کا ٹو ان کے کئے کا بدلہ اللہ کی طرف ہے سز ااور اللہ ۔

غالب حكمت والاہے۔

قَوْلُهُ: ﴿ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمُوٰتِ وَ الْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ وَمَا يَشْعُرُونَ كَهُ اَيَّانَ يَبْعَثُونَ ﴾ [3] لين كبوائ محمصلى الله تعالى عليه وسلم كه نبيس جانتا جوكوكى كه آسانون اور زمين مين ہے غيب كى بات كومگر الله تعالى جانتا ہے اور وہ نبيس جانئے كرك اٹھائے جائين گے۔ [4][5]

[1]...اصول الشاشي، البحث الاول في كتاب الله تعالى، فصل في الخاص والعام، بحث عموم كلمة "ما"، صفحه 9، مكتبة المدينة، كراجي، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م) ترجمه: چورنے جو پچھ (عمل سرقه) كياس سبكي سزا ہاتھ كا شاہے۔

[2]...القرآن الكريم ، پاره 3،سورة اُلبقرة (2)،آيت284

[3]...القرآن الكريم ، باره 20، سورة النمل (27) ، آيت 65

[4]... بیشه مجموعه فنادی مطبوعه طبع صدیقی ص۵۲ اورمسئله علم غیب از مولوی بخیی مصدقه مولوی رشید احمد گنگو بی ص۲۰ اورغیبی رساله ص۲۰،اورکشف الغطاص ۸۵ وغیر هارسالول میس کیا ہے۔سب حضرات جواب بیهال ملاحظ فرما ئیس (۱۲) نوٹ: بیرجاشیه مکتبه مشرق، بریلی اوراز هر بک ڈپو، آرام باغ، کراچی کے نسخه میں درج نہیں۔ [5]... مسئلہ درعلم غیب مطبوعه مع علم غیب از قاری محمد طیب مص 154 ،ادار ہ اسلامیات 190 انارکلی ، لا بور ، بار دوم ، مارچ 1981 اَقُولُ: اس آیہ شریفہ میں بھی نفی علم ذاتی ہی کی ہے اور بہی مطلب ہے کہ خود بخو دہیں جانب جائے یہ مطلب نہیں کہ بتائے ہے بھی نہیں جان سکتے جیبا کہ بجیب الفہم جانب خالف نے سمجھا ہے چنا نچہ روض العقیر شرح جامع صغیر ہیں امام مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں 'واما قولہ ﴿لَا يَعْلَمُهُمّا إِلّا هُو ﴾ فمفسر بانه لا يعلمها احد بداته ومن ذاته إلا هو ''اا امام نووی کے فاوی ہیں ہے ''مسئلة ما معنی قول الله تعالٰی ﴿لَا يَعْلَمُ مَنُ فِی السّمُوٰتِ وَ الْارْضِ الْغَیْبَ اِلّا الله ﴾ واشباه ذالك مع انه قد علم ما فی غد من معجزات النبی علیه الصلوة والسّلام وفی كرامات اولیاء رضی الله عنهم الجواب معناه الصلوة والسّلام وفی كرامات اولیاء رضی الله عنهم الجواب معناه الله لا استقلالا و اما المعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله لا استقلالا و اما المعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله لا استقلالا و اما المعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله لا استقلالا و اما المعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله لا استقلالا ''انا

اور امام ابن جر کی رحمہ اللہ کے فاوے صدیثیہ میں ہے 'مُعْنَاهَا لَا يعلم ذَلِك

වසරසරසරසරසරස 🕸 🏶 🏶 🏗 වසරසරසරසරසරසර

[1]...فيض القدير شرح الحامع الصغير،حرف الميم،تحت رقم الحديث10824، الجزء5، صفحه525، المكتبة التحارية الكبرى -مصر،الطبعة :الأولى، 1356

[2]...فتاوى الامام النووى المسمى المسائل المنثورة،باب في التفسير،آيات علم الغيب المعجزات و الكرامات،صفحه 173،انصار السنة المحمدية،المركز الرئيسي: 11كليا رود رستم پارك نوال كوت الكرامات،صفحه (مسألة)ما معنى قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الاالله وقول النبي صلى الله عليه وسلم ((لا يعلم ما في غد الا الله))و اشباه هذا من القرآن والحديث مع انه قد وقع علم ما في غد من معجزات الانبياء صلوات الله عليه وسلامه وفي كرامات الاولياء رضى الله عنهم (الحواب) معناه لا يعلم ذالك استقلالاً واماالمعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله للانبياء والاولياء لا استقلالاً

ترجمہ: مسئلہ: فرمان باری ﴿ قُل لا یَعْلَمُ مَنْ فِی السّمُوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلّا الله ﴾ (ترجمہ کنز الایمان: تم فرما وغیب نبیں جانے جوکوئی آ سانوں اور زمین میں ہیں گراللہ) اوراس جیسی ویگر آیات کا کیامعنی ہے؟ کیونکہ انبیا ہے کرام کے مجزات اور اولیاء عظام کی کرامات سے آئندہ کی باتوں کاعلم ہوجانا ایک امرواقی ہے۔ جواب: اس کامعنی یہ ہے کہ (اللہ تعالی کے سوا) کوئی بھی مستقل اور ذاتی طور پرغیب کاعلم نبیں رکھتا، رہی بات مجزات وکرامات کی تو انبیاء واولیاء کو جاصل ہونے والاعلم مستقل نبیں بلکہ اللہ کے بتائے سے ہے۔

عند من المعنى بير معروب معروب المعنى بير معروب المعروب المعروب المعروب المعروب المعروب المعروب المعنى بير معروب معلوب المعروب المعنى بير معروب معلوبات المعنى بير معروب معلوبات المعروب المعر

[2]...نسيم الرياض في شرح الشفا للقاضي عياض، القسم الاول في تعظيم العلى الاعلى لقدر النبي المصطفى...الخ، الباب الرابع فيما أظهره الله على يديه...الخ، الفصل الرابع والعشرون ما اطلع عليه من الغيوب وما يكون، المحزء 3، صفحه 151، اداره تاليفات اشرفيه، ملتان [هذا لا ينافي الآيات المدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير فان المنفى علمه من غير واسطة واما اطلاعه عليه باعلام الله له فامر متحقق بقوله تعالى ﴿فَلَا يُظُهِرُ عَلَى غَيْبِهُ اَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنُ رَّسُولٍ ﴾] اطلاعه عليه باعلام الله له فامر متحقق بقوله تعالى ﴿فَلَا يُظُهِرُ عَلى غَيْبِهُ اَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنُ رَّسُولٍ ﴾] رونو ل خول عن آيت طيب "فلا يظهر على غيبه احداثك مذكرهي ، ثم في الحكمات بحي شافل كرديج بين.) من في تبيل جواس بات يدولالت كرتي بين كم الله تعالى حواكم غيب كي المائد تعالى حوالي المنافي المنافي المنافي المنافي المنافي المنافي المنافي المنافي المنافية والمنافية والمن

[3]...القرآن الكريم، بارہ 29،سورة الحن (72)،آيت 26,27 ترجمه كنز الايمان؛ تواپيغ غيب بركسي كومسلط نبيس كرتا سوائے اپنے پند يده رسولوں كے۔ ہے، حق تو بحد اللہ تعالی واضح ہے مگر منکر متعصب کی چھم بصیرت وانہیں۔
قولُه: ﴿ إِنَّ اللهُ عِنْدُه عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثُ وَ يَغْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ
وَمَا تَدُرِي نَفُسُ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدُرِي نَفْسُ بِاَئِي اَرْضِ تَمُوْتُ
إِنَّ اللهَ عَلِيْم خَبِيْرٌ ﴾ [1] بينك الله جو ہے ای کے پاس ہے قيامت کی خبر اور
برساتا ہے بينداور جانتا ہے جو بچھر حمول میں ہے لڑکالڑکی، پوراناقص، اور نہیں جانتا
کوئی فس کہ کیا کمائی کرے گاکل اور نہیں جانتا کوئی فنس کہ سن میں مرے گاکل اور نہیں جانتا کوئی فنس کہ سن میں میں مرے گاگل اور نہیں جانتا ہے خبر دار۔ [2]

اُقُولُ: یہ آ یہ شریفہ مکرین کی بڑی دستاویز ہے کہ اس کو ہمیشہ ہے سمجھے پڑھ دیا کرتے ہیں ان کے خیال میں یہ ہے کہ یہ آ یہ حضور اقد س صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عالم جمیع اشیاء نہ ہونے پرنص ہے فقیر جیسا کہ بار بار کہہ چکا ہے کہ قر آن شریف میں اور نیز احادیث میں جہاں کہیں ایسے کلام ہیں ان سے نفی اس علم کی مقصود ہے کہ جس پر دلیل نہیں اور جوش سجانہ تعالی نے خو تعلیم فرمائے ہیں ان کی فی کیوں کر ہو سکتی ہے دلیل نہیں اور جوش سجانہ تعالی نے خو تعلیم فرمائے ہیں ان کی فی کیوں کر ہو سکتی ہو کہ ملک ہو کہ مسکتا ہے کہ ان آیات کا یہ مطلب ہے کہ کسی مخلوق کو غیب کا علم خداوند عالم جل شانہ کے بتانے پر بھی نہیں نعوذ باللہ یکوئی ہر گر نہیں کہ سکتا بیشک اس خداوند عالم جل شانہ کے بتانے پر بھی نہیں تو مسلم اور اگر یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ کے بتانے ہے بھی کسی کو معلوم نہیں ہو تا تو یہ خت بید بی ہوار اگر یہ مشکوۃ شریف کے بتانے ہے بھی کسی کو ان اشیاء کا علم عطابی نہیں فرمایا تو بھی غلط ۔ چنا نچہ مشکوۃ شریف کی کتاب الا یمان کی پہلی حدیث میں ہے کہ جب جرئیل علیہ السلام نے سرور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وقت قیام قیامت دریافت کیا تو آئی خضرت سرایا رحمت کی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وقت قیام قیامت دریافت کیا تو آئی خضرت سرایا رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وقت قیام قیامت دریافت کیا تو آئی خضرت سرایا رحمت مسلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وقت قیام قیامت دریافت کیا تو آئی خضرت سرایا رحمت

[1]....القرآن الكريم، باره 21،سورة لقنن (31)،آيت 34

بر با معمد و معمولیا برود می مورد اور می بارد کیا ہے۔ [2] ... قریب قریب سب مخالفین نے بیشبہ کیا ہے سب صاحب یہاں جواب بغور ملا حظہ فر مالیں۔ **خوت**: بیرحاشیہ طبع شمس المطالع ،مرادآ باد کے سواکسی نسخہ میں درج نہیں۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ((ما الْمَسُؤُولُ عُنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِل)) الارت مریک آیہ شریفہ جو جانب مخالف نے نقل کی طاوت فرمائی اور شخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے افعۃ اللمعات میں بیتر برفرمایا 'مواد آنست که بے تعلیم اللهی بحساب عقل هیچ کس اینها دانداند و آنها از امور غیب اند که جز خدا کسے آنوا نداند مگر آنکه امور غیب اند که جز خدا کسے آنوا نداند مگر آنکه وے تعالی از نزد خود کسے دا بداناند بوحی و الهام [2] اب ایک فاری وال بھی سمجھ سکتا ہے کہ مس کو جناب می سمانی نے یم تعلیم فرماویا اس سے اس آیت میں علم کی فی نہیں ہے بلکہ صرف ای شخص سے ہے جوانگل سے ان علوم کے جانے کا مری ہو۔

علامه ابرائيم يجورى رحمة الشعلية شرح قصيدة برده صفي ٢٥ مين فرمات بين ولم يخرج صلى الله تعالى عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى بهذه الامور الخمسة "[3] كتاب ابريز صفح ١٥٨ مين عين قلت للشيخ رضى الله عنه فان علماء الظاهر من المحدّثين وغيرهم اختلفوا في النبي صلى الله عليه وسلم هل كان يعلم الخمس المذكورات في قوله ﴿إنّ الله عِنْدُه عِلْمُ السّاعَةِ الاية

[1]....مشكوة المصابيح، كتاب الإيمان، الفصل الاول، رقم الحديث 1، صفحه 11، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

ترجمه: جس سے سوال کیا جار ہاہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جا نتا۔

[2]...اشعة اللمعات، كتاب الايمان، الفصل الاول، تحت حديث ابى هريرة (وَإِذَا رَأَيُتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَالخ) [رقم 3]، الحزء 1، صفحه 44، كتب خانه محيديه ، ملتان

ترجمہ: مرادیہ ہے کہ بے تعلیم الہی محض عقل کے ذریعے ان مذکورہ چیزوں کو کوئی نہیں جان سکتا اوریہ ان امور غیبیہ میں سے ہیں جن کاصرف خدا تعالی کوئی علم ہے ہاں اگر اللہ تعالی کوئی والہام کے ذریعے بتاد ہے تو یہ امرد میر ہے۔

(شرح مشكوة ترحمه اشعة اللمعات حلد 1، صفحه 210 فريد بك سنال ، لاهور ، الطبع الثانى : صفر 1424هـ/ابريا 2003) و المستقة الباحورى على البردة ، شرح بيت (فان من حودك الدنيا وضرتها) ، صفحه 92 ، شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابى الحلبى و او لاده بمصر الطبعة الرابعة 1370هـ/1951م ترجمه : التدتعالى ني آپ وان امور فمسم كاعلم عطافر ما يا تواس كے بعد بى آپ اس و نيا سے تشريف لے كر محتے ہيں۔

فقال كيف يخفى امر المحمس عليه صلى الله عليه وسلم والواحد من اهل التصرف من امته الشريفة لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذه المحمس "الين على التصرف من امته الشريفة لا يمكنه التصرف لا بمعرفة هذه المحمس ألا ين عبره كاس من في البيغ عبد العزيز عارف رحمه الله عبد والم كوان باخ چيزون كاعلم تقاكه فن من مسلم مسلم من اختلاف م كرة مخضرت على الله تعالى عليه والم كوان باخ چيزون كاعلم تقاكه فن من الله عندكه علم الساعة الله المنافقة الساعة الله عندكه علم كن الله عندكه علم كن الله عندكه علم كن الله عندكم كنه الله عندكم كن الله كندكم كن الله كندكم كن الله عندكم كن الله عندكم كنه كن الله كندكم كنه كن الله كندكم كن الله كندكم كناكم كن الله كندكم كنه كندكم كنه كندكم كنه كندكم كنه كندكم ك

اس عبارت نے واضح کردیا کہ حضور اور حضور کے خدام ان پانچوں کے عالم ہیں خلاصہ یہ ہے کہ سرور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس عالم سے تشریف لیجانے کے بل ان پانچوں چیزوں کاعلم عطا ہو گیا تھا چونکہ اب اختصار پرنظر ہے اس لئے اس موقع پرصرف ان تین گواہوں پر کفایت کر کے مزید اطمینان کے لئے جدا جدا ثابت کیا جا تا ہے ان پانچوں میں سے ہراک کا علم سرور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہے اور سوائے قیامت کے اور چیزوں کی خبریں لوگوں کو اکثر حضرت نے سائی ہیں تفییر روح البیان، جلد اکے صد ۱۳۸۹ پر آبیہ شینسٹاؤنک کے نو السّاعة آیّان مُردسها کے ان النبی صلی اللہ تعالی و هو لا ینافی صلی اللہ علیہ و سلم کان یعرف و قت الساعة باعلام اللہ تعالی و هو لا ینافی الحصر فی الآیة کما لا یخفی ''آڈا نوحات وہیہ شرح اربعین نوویہ کے صفح ۱۲ میں ہے'' فان قبل قولہ صلی اللہ علیہ و سلم بعث انا والساعة کھاتین یدل علیٰ ان

^{[1]...}الابريز من كلام سيدي عبد العزيز الدباغ الباب الثاني في بعض آيات القرآنية ،صفحه 247,248 دار صادر بيروت الطبعة الاولى :1424هـ/2004م

^{[2]...}القرآن الكريم ، پاره 9، سورة الاعراف (7) ، آيت 187

^{[3]...}روح البيان ، پاره 9، سورة الاعراف (7)، تحت الآية ﴿ يَسُلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ آيَّانَ مُرُسْهَا ﴾ (آيت 187)، الحزء 3، صفحه 293، دار الفكر -بيروت

ترجمہ بعض مشائخ کی رائے میہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بتائے سے وقت قیامت کا علم بھی رکھتے ہیں اور بیر بات آیت قرآنی میں وار دحصر کے منافی نہیں جیسا کم فی نہیں۔

عندة منها علما والأيات تقتضى ان الله تعالى متفرد بعلمها فالجواب كما قال الحليمي ان معناه انا النبي الا خير فلا يليني نبي اخروانما تليني القيمة والحق كما قال جمع ان الله سبحانه وتعالى لم يقبض نبينا عليه الصلوة السلام حتى اطلعه على كل ماابهمه عنه الا انه امرة بكتم بعض والاعلام ببعض "الاان عبارتول سي ثابت مواكرة تخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كو دفت قيامت بتعليم اللي معلوم تها بلكه أتخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كوالله تعالى نے ان تمام چيزوں كاعلم ديكراس عالم سے اتھايا كه جن کوآپ سے مبہم رکھا تھا اور بعض علوم کے پوشیدہ رکھنے اور بعض کے ظاہر کرنے کا حکم دیا۔ اور مینہ کے بارے میں بھی آیت کے بیمعن نہیں کہ تعلیم الہی بھی کوئی مینہ برسنے کا وقت نہیں جان سکتامشکوۃ شریف صفحہ ۲۵۳ میں ایک طویل حدیث تر مذی کی نواس بن سمعان کی روایت سے، باب العلامات بین یدی الساعة میں رسول اکرم صلی الله تعالی علیه وسلم کے بیالفاظ مروى بيل-((ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًّا لَا يَكُنَّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَر وَلَا وَبَر))[2] جس عصاف ظاہر ہے کہ بعد فتنہ یا جوج و ماجوج کے اللہ تعالی ایک عالمگیر مینہ جیجے گاجش ہے کسی شہریا گاؤں كاكوئى مكان خالى نېيى رىپى گا اوراسى مشكوة شريف كے صفحه ا ٢٨، باب لاتفوم الساعة الاعلى شرار

^{[2] ..} مشكوة المصابيح كتاب الفتن،باب العلامات بين يدى الساعة و ذكر الدحال، الفصل الاولى، رقم من المحديث 5238 ومنفحه 486 مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

به سنن الترمذي ابواب الفتن، رقم الحديث 2 4 2 2 الحزء 4، صفحه 3 8، دار الغرب الإسلامي، بيروت، سنة النشر 1998م

الناس میں عبداللہ بن عمرو کی روایت میں بیالفاظ مروی ہیں ((فُتَم یُوسِلُ اللَّهُ مَطَوًّا كَأَنَّهُ الطُّلُّ فَينبتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ))[1] ال حديث معلوم موتا ب كه جب سب آدمي مر جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ مینہ کو بھیجے گا گویا کہ وہ شبنم ہے پس اس مینہ سے آ دمیوں کے جسم اکیں گے۔اب خوب ثابت ہو گیا کہ مرورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مینہ برسنے کی خبر قبل از وقت سنائی اور قبل از وقت بھی کیسی سینکٹر وں سال پہلے اب ریجی خیال رکھئے کہ آنخضرت صلی الله تعالی علیہ وسلم کی بدولت بید دولت آپ کے خادموں کو بھی میسر ہے چنانچے تفسیر عرائس البیان مين اسى آية شريفه كے تحت مين فرمايا ہے"ولكن كثيرا ماسمعت من الاولياء يقول يمطرالسماء غدا او ليلا فيمطر كما قال كما سمعنا ان يحيى بن معاذ كان على راس قبرولي وقت دفنه وقال لعامة من حضر وا ان هذا الرجل من اولياء الله الهي ان كنت صادقا فانزل علينا المطر قال الراوى فنظرت الى السمآء وما رأيت فيها راحة سحاب فانشأ الله سبحانه سحابة مثل ترس فمطرت فرجعنا مبتلین "افا خلاصہ بیر کہ میں نے اولیاء سے بیر بہت سنا ہے کہ کل کو مینہ برسے یا رات کو پس برستا ہے، لینی اسی روز کہ جس روز کی انہوں نے خبر دی ہے اور ہم نے سناہے کہ بیخی بن معاذ ایک ولی کے دن کے وفت قبر برموجود تھے اور انھوں نے عام حاضرین سے کہا پیخص کیعنی جو دفن کئے گئے ہیں ولی ہیں اور یا البی اگر میں سچا ہوں تو مینہ برسادے راوی نے کہا کہ میں نے آسان کی طرف دیکھاتوبادل کا پندندتھالی اللہ نے بادل بیدا کر کے مینہ برسایا کہ ہم لوٹ کر بھیکے ہوئے آئے۔ (س) اور اس طرح آ مخضرت صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم في مافي الارحام کی بھی خبردی لیعن قبل پیدا ہونے کے بتادیا کہ لاکا ہوگایالاکی چنانچہ امام مہدی کے بیدا ہونے کی خبر جوآ مخضرت نے سنائی ہے اور سیجے حدیثوں میں مذکور اور عام لوگوں کی زبانوں پر

^{[1]...}مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب لاتقوم الساعة الاعلى شرار الناس، الفصل الاول، رقم الحديث 5283، صفحه 492، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

^{[2]....}تفسير عرائس البيان، في حقائق القرآن، باره 21، سورة لقنن (31)، تحت الآية ﴿ وَ يُنَزَّلُ الْغَيُثَ ﴾ [آيت34]، الحزء 3، صفحه 126، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م

ہے صاف بتارہی ہے کہ آپ کولڑ کا پیدا ہونے کی خبراس وفت سے ہے کہ جب نطفہ بھی باپ کی پیٹے میں نہیں بلکہ اس سے بھی بہت پہلے ایسے ہی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کے پیراہونے کی خبردی چنانچ مشکوة شریف کے صفحہ اے ما قب اہلیت میں بروایت ام فضل وارد ہے کہ 'ام فضل نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں نے آج شب ایک نہایت ناپندخواب و یکھا ہے فرمایا حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم نے وہ کیا؟ عرض کیا کہوہ بہت شخت ہے ،فر مایا کیا ہے؟ عرض کیا میں نے دیکھا ہے کہ گویا ایک مکڑ احضور کے جسم كا كانا كيا اورميري كودمين ركها كياحضرت صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمايا كه بيخواب تو اچھا ہان شاء الله تعالی فاطمه رضی الله تعالی عنها کے لڑکا ہوگا اور وہ تیری گود میں ہوگا۔ 'چنانچہ ایہ ای موا _ الفاظ صديث كے يہ بي ((تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاء اللَّهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكِ) [1] ذرالفيرعراس البيان مين ﴿ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَام ﴾ كے تحت صفحه ١٣٨ ميل ملاحظه يجي فرمات بين 'وسمعت ايضا من بعض اولياء الله انه اخبر ما في الرحم من ذكر وانشى ورأيت بعينى ما اخبر "أعاصل بيك ميس في بعض اولياء الله سے بيكى سناك انہوں نے مافی الرحم کی خبر دی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور میں نے اپنی آ تھے سے دیکھ لیا کہ انھوں نے جیسی خبر دی ویہا ہی وقوع میں آیا۔ ذرابستان المحد ثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کی ملاحظہ ہوکہ وہ صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں۔ نقل می کنند كه والد شيخ ابن حجر را فرزند نه مي زيست كشيده خاطر بحضور شیخ رسید شیخ فرمود ازپشت تو فرزند مے خواهد بر آمد که بعلم خود دنیا رابر کند [3] لین تین تیخ ابن جرعسقلانی کے والد ماجد کی اولا درندہ نہیں رہا کرتی

^{[1]...}مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم، الفصل الثالث، وقم الحديث5917، صفحه 580، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

^{[2]....}تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، باره 21، سورة لقنن (31)،، تحت الآية ﴿ وَ يَعُلُّمُ مَا فِي الْارْحَام ﴾ [2]... تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، باره 14، سفحه 14، الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م

^{[3]...}بستان المحدثين (اردو،فارسي)، (بيان)فتح البارى شرح على البحارى، صفحه304،ايچ ايم سعيد كمپنى، كراچى

تھی۔ایک روز رنجیدہ ہوکراپنے شیخ کے حضور میں پہنچ۔شیخ نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایسا فرزندار جمند پیدا ہوگا کہ جس کے علم سے دنیا بھر جائیگی چنانچہ ابن حجر پیدا ہوئے۔اب ذرا انصاف فرمایک کہ ایک ولی کوتو خبر ہے کہ بیٹا ہوگا اور اس کا عالم ہونا بھی معلوم مگررسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہی کوخبر نہ ہوگی کہ بیٹ میں کیا ہے صاحبو! للدانصاف۔

"اوراس طرح كل كى بات كاجاننا" اس كمتعلق بهى تفسير عرائس البيان صفحه ١٣٩

جلام میں یول مسطور ہے ' رہما سمعت و اقعة غد منهم قبل المجیء ''اا لینی میں نے اولیاء ہے اکثر اگے روز کا واقع آبل اس ون کے سنا ہے اور رسول اکرم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تو قیامت تک کی خبریں دیدیں چنا نچے مشکوہ شریف صفح ۱۳۳۸ باب مجوزات میں بروایت عمر و بن اخطب انصاری مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم کو ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امام ہو کر نماز فجر پڑھائی پھر منبر پر پڑھ کر ظہر تک خطبہ کیا پھر اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر پڑھ کر ظروب تک خطبہ کیا اور جو پھھ قیامت تک تک خطبہ کیا۔ پھر اتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر پڑھ کر غروب تک خطبہ کیا اور جو پھھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کی خبر دے دی۔ پس ہم میں وہی سب سے زیادہ عالم ہے جوسب سے زیادہ یو وکھ والا ہے الفاظ حدیث کے یہ ہیں ((صلّی بنا رسُولُ اللّه صلّی اللّه عکلیہ وَسلّم یور منبولُ اللّه عکلیہ وسلّم منبول اللّه عکلیہ وسلّم منبول اللّه عکلیہ وسلّم منبول اللّه عکلیہ المونیو کو اللّم اللّه عکلیہ وسلّم عمر منبول اللّه عکلیہ المونیو کو اللّم منبول اللّه عکلیہ المونیو کو اللّم منبول اللّه عکلیہ وسکتی اللّه عکلیہ وسکتی منبول عکر کرتے الشّم منبول اللّه عکلیہ کو منبول کے قبال اللّه عکلیہ کو اللّم منبول نے قیامت عکر کہتوں اللّه منہ کی کہ منبول نے قیامت کے جاویں کین منافین کی تی دیے کر اس موقع پر ایک اور کی کے احوال بتاد یے تو کہاں تک کے جاویں کین منافین کی تی دیے کراس موقع پر ایک اور کے دور ایک کے احوال بتاد یے تو کہاں تک کے جاویں کین منافین کی تی دیے کر اس موقع پر ایک اور کی کر ایک موقع پر ایک اور کی کر ایک موقع پر ایک اور کی کہ کا دور کی جب انہوں کے خوال کی کر دی جب انہوں کے جو کہ کی کہ دور کی جب انہوں کے خوال کی کر دی جب انہوں کو کر ایک موقع پر ایک اور کی کی کر دی جب انہوں کو کر ایک دور کی جب انہوں کے حوالے کی کر دی جب انہوں کو کر ایک دور کی جب انہوں کی کر دی جب انہوں کے کی کر ایک دور کی جب انہوں کے کر ایک دور کی جب انہوں کے کی کر ایک دور کی کر ایک دور کی جب انہوں کے کی کر ایک دور کی جب انہوں کے کر ایک دور کی جب انہوں کے کی کر ایک دور کی جب انہوں کے کر ایک دور کی جب انہوں کو کر ایک دور کو کر کر کر کر کر ایک دور کی کر ایک دور کر کر کر کر کر ایک دور کر کر کر ک

විසිටිසට්සට්සට්ස් ම ම ම ම ම ම්සට්සට්සට්සට්ස

[1]...تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، پاره 21، سورة لقنن (31)، تحت الآية ﴿ وَ يَعُلَمُ مَا فِي الْأَرْحَام ﴾ [1]...تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، پاره 21، سورت، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م [آيت34]، الحزء 3، صفحه 126، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى: 3429هـ/2008م

[2]...مشكوة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الثالث ، رقم الحديث5936، الحزّء3، صفحه 1670، المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة الثالثة، 1985 الحزّء3، صفحه 1670، المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة الثالثة، 1985 المسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب احبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون الى الصحيح المسلم، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب احبار النبي صلى الله عليه وسلم فيما يكون الى

الصحيح المسلم، كتاب الفتن واسراط الساحة به المباركة الصحيح المسلم، كتاب الفتن 1424هـ/2004م قيام الساعة، الرقم المسلسل 7161م صفحه 1415، دار الفكر للنشر والتوزيعيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م

حدیث جس میں صاف لفظ ''عد'' موجود ہے 'قل کی جاتی ہے تا کہ پھرکسی طور پرا نکار کی مجال نہ ہووہ یہ ہے کہ حضور اقدس سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یوم خیبر میں فر مایا کہ میں کل کوضر وربیہ جھنڈا آلیہ فضی کو دونگا کہ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح کرے گا۔ [2] اور وہ فخص اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہیں چنا نچا الفاظ اس حدیث کے دوست رکھتا ہیں چنا نچا الفاظ اس حدیث کے دوست رکھتا ہیں جنانی الفاظ اس حدیث کے کہ بروایت بہل ابن سعد سرورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مروی جی اور مشکوۃ شریف کے صفح ۱۲ میں ایس مناقب علی بن افی طالب میں موجود جیں یہ جیں ((قال یَوْم حَدِیث لَا عَظِینَ هَذِهِ اللّهُ وَرَسُولَهُ وَیُوجِیّهُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَیُوجِیّهُ اللّهُ وَرَسُولُهُ) [3]

اور بہیں خالفین کے اس شبہ کا بھی جواب من لیمنا چاہئے کہ آنخضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کو جنہوں نے اپنے آباء مقولین یوم بغاث کا مرثیہ گانے میں 'و فینا نہی وسلم نے ان لڑکیوں کو جنہوں نے اپنے آباء مقولین یوم بغاث کا مرثیہ گانے میں 'و فینا نہی عکم منافی غیر ''الله کہ دیا تھا یہ فرمایا کہ اس قول کو چھوڑ دے اور جو پچھے کہہ رہی تھی وہی کیم جاؤ۔ یہ بھی وہا بیوں کا ایک برا اعتراض ہے اس کو ایکے مرشد نے تقویۃ الایمان میں بھی لکھا ہے۔ الایمان میں بھی لکھا ہے۔ الله ومولوی غلام محمد را ندہیری نے تیبی رسالہ میں اور خالفین نے اپنی اپنی تحریروں میں لکھا

अरो अरो अरो अरो अरो अरो कि कि कि कि कि अरो अरो अरो अरो अरो अरो

[2]... چنانچالیا بی ہوا جیبا کہ حدیث میں موجود ہے۔ منہ اا منوف : بیرحاشیہ جمال پریس دہلی مطبع تعیمی مراد آباد، مکتبہ شرق، بریلی اوراز هر بک ڈیو، آرام باغ کراچی کے تنوں میں درج ہے۔

[3]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب مناقب على بن ابى طالب، الفصل الاول، رقم الحديث 5827، صفحه 571 مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح البخارى، كتاب الحهاد والسير، باب فضل من اسلم يديه رحل برقم الحديث 3009، صفحه 735، دار الفكر للنشر والتوزيع جيروت، الطبعة: 1425,1426هـ/2005م الفظ:قَالَ النّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ : الْأَعُطِينُ الرَّايَةُ غَدًّا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَلَى الله تعالى الصحيح المسلم، كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم، باب فضائل على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنهم المبدد المسلسل 1424هـ/1424هـ/2004 عنه الرقم المسلسل 1424هـ/1424هـ/2004

[3]...مشكوة المصابيح، كتاب النكاح، باب اعلان النكاح والخطبة والشرط، الفصل الاول، وقم المحديث 3002، صفحه 279، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

ترجمہ:اورہم میں وہ نبی موجود ہیں جنمیں علم ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ مرجمہ جن برم میں اور ایس غیر الرام میں کو میں اور الرام میں الرام میں کا میں الرام میں کا میں الرام میں کا میں

[4]... بیشه مجموعه قباوی صدیقی الا مور بیبی رساله صسااور کشف الفطا صد ۱۰ میں ہے۔ خوت: بیرحاشید مکتبه مشرق ، بریلی اوراز هر بک ڈیو، آرام باغ ،کراچی کے نسخ میں درج نہیں۔

ہے ہر چند کہ اوپر کی منقولہ عبارات سے منصف مزاج آ دمی دریا فت کرسکتا ہے کہ آنخضرت صلی الله تعالی علیہ وسلم نے ما فی غدبتا دیا اور آپ کواس کاعلم تھا پھر بیاعتراض قابل جواب نہیں ۔گھر وثوق کے لئے مرقاۃ المفاتیج سے اس کی شرح بھی نقل کی جاتی ہے۔ 'وَإِنَّمَا مَنَعَ الْقَائِلَةَ بِقَوْلِهَا وَفِينَا نَبِيٌّ إِلَخُ رِلكُرَاهَةِ نِسْبَةِ عِلْمِ الْغَيْبِ إِلَيْهِ رِلَّانَّهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّمَا يَعْلَمُ الرَّسُولُ مِنَ الْعَيْبِ مَا أَعْلَمَهُ أَوْ لِكُرَاهَةِ أَنْ يَذْكُرَ فِي أَثْنَاء ِ ضَرْب الدُّفِّ وَأَثْنَاء مِرْثِيَّةِ الْقَتْلَى لِعُلُو مُنْصِبةِ عَنْ ذَلِكَ ''[1] ال عا ثابت مواكر آخضرت صلی الله تعالی علیه وسلم نے ان لڑ کیوں کواس واسطے منع کر دیا کہ انہوں نے غیب کی نسبت مطلقاً أتخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كي طرف كردي تقى درآل حاليكه آنخضرت عليه الصلوة والسلام بتعليم اللي جانة بي يااس واسطے كه آنخضرت صلى الله تعالى عليه وسلم نے اس بات كومكروہ جانا كه دف بجانے میں آپ کا ذکر کیا جائے یا مقتولین کا مرثیہ گانے میں آپ کی ثناء کی جائے اس کئے كرية ب كعلوئ منصب كے خلاف ہے۔

ربی بی بات کہ وئی بیں جانتا کہ کہاں مرے گااس کے متعلق بھی تفسیر عرائس البیان مِن المراط كَيْجَةُ وربما قالوا اني اموت بموضع كذا ومنهم ابو غريب الاصفها نى قدس الله رُوحه مرض في شيراز في زمان الشيخ ابي عبدالله بن حنيف قدس روحه وقال اذامت في شير از فلا تدفنوني الا في مقابر اليهو دفاني سالت الله ان اموت في طرطوس فبرأ و مضى الى طرطوس ومات بها رحمة الله علیہ ''^[2] حاصل بیرکہ اولیاءاللہ نے اکثر کہاہے کہ میں فلاں جگہ مرونگا اور انہی میں سے ابوغریب اصفهانی رحمه الله بھی ہیں کہ وہ بھی شیراز میں ابوعبدالله بن حنیف رحمہ الله کے زمانہ میں مریض ہو کر کہنے لگے کہا گرمیں شیراز میں مروں تو مجھ کومقابر یہود میں دن کرنامیں نے اللہ سے

විසුවසුවසුවසුවසුම ම ම ම ම වසවසුවසුවසුවසුවසුවසුවසු

[2]....تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن،پاره21،سورة لقمن(31)،،تحث الآية ﴿ وَ يَعُلُمُ مَا فِي الْأرُحَام [آيت34]،الحزء3، صفحه126،دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الاولى:1429هـ/2008م

^{[1]....}مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح،كتاب النكاح،باب اعلان النكاح و الخطبة و الشرط،الفصل الاول، تجت رقم الحديث3140، الحزء5، صفحه2065، دار الفكر، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1422هـ 2002م[وفيه: "ما احبره" مقام "ما اعلمه"]

سوال کیا ہے کہ میں طرطوس میں مروں پس وہ اچھے ہو گئے اور طرطوس جا کروفات یائی^[1] کیا اب بھی کسی مسلمان کوشک ہوسکتا ہے کہ آنخضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیعلم بعطائے الہی حاصل نہ تھا ابنو آپ کے امتوں کے لئے بھی ثابت ہوگیا۔خود ہمارے حضرت نے این و فات کی جگه بتا دی چنانچه معاذ رضی الله عنه کویمن کی طرف جیجتے وقت حضور صلی الله تعالی علیه وسلم خودان کے ساتھ وصیت فر ماتے ہوئے تشریف لائے اور جب وصیت فر مانچکے تو فر مایا اے معاذ! قریب ہے کہاس سال کے بعد ہماری تمہاری ملاقات نہ ہواور شاید کہتم میری اس مسجداور قبر پرگزرو۔ بیکلمہ جانگزاس کرمعاذرضی الله تعالی عنه فراق رسول اکرم صلی الله تعالی علیه وسلم کے خیال سے بیقرار ہوکررونے لگے۔مشکوۃ شریف میں ہے: وعین معافد بن جبل ریضی الله عَنْهُ قَالِ ((لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذُّ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِى هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمُسْجِدِى هَذَا أَوْقَبْرِى"فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) [2]

اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں ان مضامین کو ثابت کرتی ہیں جن کے قال کی اس مخضر میں مخبائش نہیں اولیا کے احوال بھی بکثرت ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حق سجانہ تعالی نے ان کوریملوم عطافر مائے ہیں سے ولی الدین ابوعبداللہ محدین عبداللہ خطیب تبریزی ا کمال فی اساء الرجال ص ٢٣ ميں امام شافعی رحمه الله تعالی کے حال ميں لکھتے ہيں:" قال المؤنى دخلت على الشافعي في علته التي مات فيها فقلت كيف اصبحت قال اصبحت

تو مجھے بہود یوں کے گورستان میں دن کرنا یعنی مجھے شیراز میں برگزموت ندائے گی۔مندسلماللہ تعالی ۱۲ نوت: بيرحاشيه جمال بريس د بلي مطبع تعيى مرادآ باد، مكتبه مشرق، بريلي اوراز هربك ژبير، آرام باغ كراچي سے سخوں میں درج ہے۔

[2]...مشكوة المصابيح، كتاب الرقاق، الفصل الثالث، رقم الحديث4996، صفحه 459مكتبه رحمانيه، لاهور،الطبعة:2005م

من الدنيا راحلا ولا خواني مفار قاو لكأس المنية شارباوبسوء اعمالي ملاقيا وعلى الله واردا الخ"[العِيْرُ من في نے كہاكہ جس مرض ميں امام شافعي رحمه الله فات یائی اس میں میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا آپ نے کس حال میں صبح کی؟ فرمایا: اس حال میں کہ میں دنیا سے سفر کرنے والا ہوں اپنے بھائیوں سے جدا ہونے والا ہوں موت کا جام پینے والا ہوں اپنے سوء اعمال سے ملنے والا ہوں ، اللہ پر وار دہونے والا ہوں۔ ' کہتے صاحب یہاں تو امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی وفات کی خبر دی اور آپ کو ابھی سرور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم میں بھی شبہ ہےاب بخوبی ثابت ہو گیا کہ اس آیت سے نفی علم عطائی کی سمجھنا مخالفین ہی کا کام ہے۔ اوراسی مضمون کے قریب قریب ایک دوسری آیت جو ہردم مخالفین کی زبانوں پررہتی ہاورجس سے بحل استشہاد کیا جاتا ہے یہ ہو و عِندہ مَفَاتِحُ الْعَیْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا بھی تفی علم عطائی کی ثابت کرناظلم ہے تفسیر عرائس البیان میں اسی آیت کے تحت میں مسطور ہے "قال الجريري ﴿ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ﴾ ومن يطلعه عليها من صفى وخليل و حبیب وولی ''^{[3] بع}نی جریری نے کہا کہ مفاتح غیب کوکوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ صحص جس کو الله تعالی ان براطلاع دے خواہ وہ صفی ہوں یا خلیل یا حبیب یا ولی اور اس سے چند سطراو پر اسی تَفْسِرُ مِيں لَكُمَا ہِے 'وقو له ﴿ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ﴾ اى لا يعلم الاولون و لآخرون قبل اظهاره تعالى ذالك لهم "إفالين اس أيت كابيمطلب م كدالله تعالى كظامر كرنے ك سلے کوئی نہیں جان سکتا۔اب خیال فرمائے کہ کیااس آیت سے ثابت ہوگیا کہ اللہ کی تعلیم سے بھی ان علوم کا کوئی عالم نہیں ہوسکتا نہیں ہر گرنہیں بلکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ

^{[1]...}الاكمال في اسماء الرحال للتبريزي المطبوع في آخر مشكوة المصابيح، الباب الثاني في ذكر اثمة الاصول،محمد ابن ادريس الشافعي،صفحه 641،مكتبه رحمانيه ،الاهور

^{[2]...}القرآن الكريم ، پاره7،سورة الانعام (6)،آيت 59

^{[3]...}تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، پاره 7، سورة الانعام (6) ،، تحت الآية ﴿ وَ عِنْدَه مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعُلَمُهَاۤ إِلَّا هُوَ ﴾ [أيت 59]، الحزء 1، صفحه 369 دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م [4] ... تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، پاره 7، سورة الانعام (6) ، ، تحت الآية ﴿ وَ عِنْدَه مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعُلَمُهَاۤ إِلَّا هُوَ ﴾ [آيت 59] ، الحزء 1، صفحه 368 دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م

کے اظہار کے بعداس کے اولیاء واصفیاء تک کوان مفاتیج غیب کاعلم حاصل ہوجا تا ہے چہ جائے کے سیدالانبیاء سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو۔

<u>الياب الثاني</u>

ہر چند کہ گزشتہ تحریم نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وسعت ثابت کرنے میں کافی ہے اور غور کرنے والے کواس میں محل انکار نہیں لیکن وہا بیہ کی عادت ہے کہ وہ لوگوں کو چھوٹے جھوٹے جھوٹے نئے نئے شہرے بتاتے رہتے ہیں اس لئے اس باب میں ان کے شبہات کے مختصر جوابات کھے جاتے ہیں تا کہ سلمانوں کو آگاہی ہواور وہا بیہ کے اعتقادات سے بچیں۔

شهاول:

قرآن شریف کی بعض آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوغیب نہ تھا چنانچہ ﴿ قُلُ لَا اَقُولُ لَکُمْ عِنْدِی خَزْ آئِنُ اللهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ ﴾ [1][2] دوسری آیت ﴿ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكُنُّوتُ مِنَ الْخَیر ﴾ [3][1] اس پردال ہے۔[5]

<u> جواب:</u>

ان آینوں سے حفرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم نہ ہونے پردلیل لانا خود قرآن سے جاہل ہونے کی دلیل ہے۔ یہال حضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کاری رمانا کہ میں غیب جائے کا مری نہیں تواضع ہے۔ جمل حاشیہ جلالین ، جلد ۲۵۸ میں تفییر خازن سے قل کیا ہے 'فإن قلت قد آخبر صلی الله علیه وسلم عن المغیبات وقد جاء ت أحادیث فی الصحیح بذلك وهو من أعظم معجزاته صلی الله علیه وسلم فكيف الجمع

- [2]... کہددوائے محمصلی اللہ علیہ وسلم کہ میں تم سے بینیں کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ریہ کہ میں غیب جانتا ہوں۔(۱۲)
 - [3]...القرآن الكريم ، باره 9 ، سورة الاعراف (7) ، آيت 188
 - [4]...ا أكر مين غيب جانتاتو خيرزياده كرليتا ١٢ الشفقت حسين تلميذ حضرت مصنف مدظله
- [5]... بیشبه نیبی رساله ص ۲ کشف الغطاص 55 اور نصیحة المسلمین ص 28 تنزیة التوحید ص 6 الل حدیث کا غد بب ص 11 میں ہے۔ ۱۲

نوت: بیرهاشیه مکتبه مشرق، بریلی اوراز هربک و بو، آرام باغ، کراچی کے نسخه میں درج نہیں۔

بينه وبين قوله ﴿ وَلَوْ كُنْتُ آعُلُمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيرِ ﴾؟ قلت يحتمل أن يكون قاله على سبيل التواضع والأدب والمعنى لا أعلم الغيب إلا أن يطلعني الله عليه ويقدره لي. ويحتمل أن يكون قال ذلك قبل أن يطلعه الله عز وجل على علم الغيب "أ[] اس عبارت كا حاصل مضمون بيه ب كه حضور اقدس عليه الصلوة والسلام نے بکثرت مغیبات کی خبریں دیں اور بیچے احادیث سے ثابت ہے اور غیب کاعلم حضور كاعظم مجزات ميں سے بھرآية ﴿ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْعَيْبِ ﴾ الاية كيامعنى بينان كاجواب ييه ب كه حضور نے اپنی ذات جامع كمالات سے علم كی فی تواضعاً فرمائی اور معنی آيت كے یہ ہیں کہ میں غیب نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ کے مطلع فرمانے سے اور اس کے مقدر کرنے سے۔ دوسراجواب بیہ کے علم غیب عطا ہونے سے پہلے ﴿ وَكُو حُدْثُ ﴾ الآیة فرمایا ہوا ورعلم اس کے بعدعطا بواغرض كدبيآيات حفرت محرصلى التدتعالى عليه وعلى آله واصحابه وسلم كي غيب نه جانع بر دلیل نہیں یا آیات ندکورہ کا بیمطلب ہے کہ بالذات اور بالاستقلال غیب کاعلم سی کوہیں ہارے حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم کو ہے تو بعظیم البی ہے، چنانچ تفسیر نیٹا پوری میں ہے 'أی قل لا أعلم الغيب فيكون فيه دلالة على أن الغيب بالاستقلال لا يعلمه إلا الله" أعلم الغيب خلاصہ بیہ ہے کہ بیآیت اس امر کی دلیل ہے کہ بالاستقلال کوئی غیب کا عالم نہیں سواے خدائے تعالی کے علامہ شہاب خفا جی نتیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں "وقوله ﴿ وَلُوْ كُنْتُ اعْلَمُ الْعَيْبُ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْحَيْرِ ﴾ فان المنفى علمه من غير واسطة واما اطلاعه عليه باعلام الله تعالى فامر متحقق قال الله تعالى 西路西路西路西路西路 伊 伊 伊 伊 西路西路西路西路西路西路西路西路西路西路

[1]...الفتوحات الالهية بتوضيح تفسير الحلالين للدقائق الحنفية (حاشية الحمل على الحلالين) باره 9، سورة الاعراف (7)، تحت الآية ﴿وَلَوْ كُنْتُ آعُلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرُتُ مِنَ الْخَيرَ ﴾ [آيت 188]، الحزء 2، صفحه 217، قديمي كتب حانه، كراچي

﴿ لَالْهَابُ التَّاوِيلُ فَى مَعَانَى التَّنزِيلِ (تَفْسَيْرِ الْحَازِنَ)، بِاره9،سُورة الاَعْرَافُ(7)،تحت الآية ﴿ وَلَوُ كُنْتُ الْعَلْمِيةَ اللَّهِ عَلَى الْعَلْمِيةَ اللَّهِ عَلَى الْعَلَمِيةَ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمِيةَ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمِيةَ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمِيةِ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمِيةِ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمِيةِ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمِيةُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلِي الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ اللَّهُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَمُ عَ

[2]...غرائب القرآن ورغائب الفرقان (تفسير نيسابورى)، پاره7،سورة الانعام (6)، ،تحت الآية ﴿ لا آقُولُ لَكُمُ اللهِ وَلا أَعُلَمُ ﴾ [آيت 50]، الحزء 3، صفحه 81،دار الكتب العلميه، يروت، الطبعة الأولى 1416 هـ

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ آحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَّسُولِ ﴿ ١١١عِنَ آیہ ﴿وَلَوْ تَحْنَتُ ﴾ النح میں اس علم کی نفی ہے جوبے واسطہ ہولیکن بواسطہ علیم البی کے بیں بیشک جارے حضرت کے لئے ثابت ہے جبیا کہ باری تعالی نے فرمایا ﴿ عٰلِمُ الْعُیْبِ فَلَا يُظْهِرُ ﴾ الأية بيربات بهي قابل لحاظ ہے كه آية شريفه ميں لفظ ﴿ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ ﴾ اور ﴿ لاستخفرت کا اور ﴿ مَا مَسَّنِي ﴾ سب صغے ماضی کے ہیں۔ جوز ماندگزشتہ پر دلالت کرتے ہیں،آیت شریفہ کا صاف مطلب رہے کہ اگر میں زمانہ گزشتہ میں غیب کو جانتا تو بہت سی خیرجمع كرليتا اور مجھ كو برائى نە يېنچى _اگر جملەعبارات مسطورة بالاسے قطع نظر كر كے حسب مدعائے مخالف بيفرض كرليا جائے كهاس آية شريفه سے انكارغيب معلوم ہوتا ہے تو بھی ہميں کچھ مصرتہيں اس کئے کہ اگر بالفرض آیت میں انکار ہے تو زمانہ گذشتہ میں حاصل ہونے کا انگار ہے کہ اگر میں ملے غیب جانتا تو بہت سی خیر جمع کر لیتا اور برائی مجھے نہ پہنچتی اس آیت میں اس امریر دلالت نہیں كه ميں اب بھی غيب نہيں جانتا يا آئندہ بھی مجھاں كاعلم نه ہوگاليں اگر آيت ميں بيان ہوتو اس وفت كابيان ہے كه جس وفت حصرت محمصطفے صلى الله تعالى عليه وسلم كوغيب براطلاع شدى تی تھی نہاں کے بعد کا جیسا کہ اوپر حاشیہ مل کی عبارت سے واضح ہو چکا۔

شهروم

قرآن شریف میں ہے ﴿ مِنْ هُمُ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصَصْ عَلَيْكَ ﴾ [2] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ق سجانہ تعالی نے ہمارے حضرت محرمصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بعضا نبیاء کا قصہ بیان نبیس کیا پھروہ تمام چیزوں کے عالم کیونکر ہوئے؟

جواب:

آییشریف کی بیمراد ہے کہم نے بواسط وی جلی کے قصہ بیس کیا بیام نہونے کی ولیل

تعدق من الرياض في شرح الشفا للقاضي عياض القسم الاول في تعظيم العلى الاعلى لقدر النبي المصطفى ___الخو [1] ____نسيم الرياض في شرح الشفا للقاضي عياض القسم الاول في تعظيم العلى الاعلى لقدر النبي المصطفى ___الخوب وما الباب الرابع فيما أظهره الله على يديه منه ___الخوالفصل الرابع والعشرون ما اطلع عليه من الغيوب وما الباب الرابع فيما أظهره الله على يديه منه أشرفيه، ملتان إوفيه: "امر متحقق بقوله تعالى الخ" مقام قوله يكون الحزء 3، صفحه 151 اداره تاليفات اشرفيه، ملتان إوفيه: "امر متحقق بقوله تعالى الخ" مقام قوله

"امر متحقق قال الله تعالى النخ"] [2]...القرآن الكريم ، پاره24،سورة المؤمن(40)،آيت78 نہیں اس لئے کہت سجانہ تعالی نے حضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بواسطہ وی خفی کے اس پر مطلع فرمایا ہے، چنانچہ ملاعلی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ جلدا، صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں ' کھذا کا یُنافِی قُولُکہ تعالی ﴿ وَلَقَالُ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ مَنْ قَصَصْنا عَلَیْكَ وَمِنْ لُمُ مَنْ لَمُ مَنْ لَمُ مَنْ لَمُ مَنْ لَکُمْ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَالتّفَی مُقَیّدٌ وَالتّفَی مُقیّدٌ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَالتّفی مُقیّدٌ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَالتّفی مُقیّدٌ وَالتّفی مُقیّدٌ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْکَ وَالتّفی مُقیّدٌ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهُ وَالتّفی مُقیّدٌ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہِ عَلْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہُ عَلَیْ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰ

<u>شهروم:</u>[2]

کلام الله میں ہے ﴿ لَا تَعْلَمُهُم نَحْنُ نَعْلَمُهُم ﴾ [3] اس آیت ہے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کومنافقین کے حال کی خبرہیں۔

<u> جواب:</u>

اول تواس آیت سے یہ معلوم ہی ہیں ہوتا کہ سروراکرم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہتعلیم الہی بھی منافقین کے الہی بھی منافقین کے حال کاعلم ہمیں بلکہ مراد ہیہ کہ اے محرصلی اللہ تعالی علیہ وسلم تم منافقین کے حال کو ابنی فراست اور دانائی سے نہیں جانتے چنانچہ بیضاوی میں ہے 'انحفی علیك حالهم مع کمال فطنتك وصدق فراستك ''الا گر حضرت بتعلیم اللی ضرور جانتے ہیں مع کمال فطنتك وصدق فراستك ''الا گر حضرت بتعلیم اللی ضرور جانتے ہیں

医亲后亲后亲后亲后亲 優 優 優 優 多的亲后亲后亲后亲后

[1]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب الايمان، الفصل الاول، تحت رُقم الحديث2، الجزء1، صفحه 58، دار الفكر، بيروت -لبنان، الطبعة : الأولى، 1422هـ 2002 -م

[2]...ريشبهم الغيب صد ١٨ مين بهي ٢-١٢

نوت: میحاشیه کتبه مشرق، بریلی کے علاوہ سب نسخوں میں درج ہے۔

[3]...القرآن الكريم ، باره 11 ،سورة التوبة (9) ،آيت 101

[4]....أنوار التنزيل وأسرار التأويل(تفسير البيضاوى)،پاره11،سورة التوىة(9)، تحت الآية ﴿لَا تَعْلَمُهُمُ ___

چنانچ جمل جلرم، صفح ۱۸ ایس بے 'معنی الآیة وانك یا محمد لتعرفن المنافقین فیما یعرضون به من القول من تهجین امرك و امرالمسلمین و تقبیحه والا ستهزاء به فكان بعد هذا لا یتكلم منافق عندالنبی صلی الله تعالی علیه وسلم الا عرفه بقوله ویستدل بسفحوی كلامه علی فساد باطنه و نفاقه ''اا

وم به كه به آیت بهلے نازل هوئی اس كے بعد علم عطافر مایا گیا چنا نجائی جمل میں تحت آیت ﴿ لَا تَعْلَمُهُمْ ﴾ [2] كے مسطور ہے" فان قلت كيف نفى عنه علمه بحال المنافقين هنا واثبته في قوله تعالى ﴿ وَلَتَعْرِفَنَهُمْ فِي لَحْنِ الْقُول ﴾ فالجواب ان آیة الاثبات فلا تنافی كرخی "[3] پس اب ثابت ہو گیا كه آیة الاثبات فلا تنافی كرخی "[3] پس اب ثابت ہو گیا كه آیة الاثبات فلا تنافی كرخی "آگا سام نافقین كے حال كے جى عالم ہیں۔

شرچارم:

﴿ وَ يَسْلُونَكَ عَنِ الرَّوْحِ قُلِ الرَّوْحُ مِنْ آمُر رَبِّي ﴾ الخ [4] مخافين كي

[1]...الفتوحات الالهية بتوضيح تفسير الحلالين للدقائق الحنفية (حاشية الحمل على الحلالين)، باره 26، سورة محمد (47)، تحت الآية ﴿وَلَتَعُرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقُول ﴾ [آيت 30]، الحزء 4، صفحه 153، قديمي

ترجمہ: آیت کامعنی یہ ہے کہ 'اے محد (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) تم ضرور منافقوں کوان کے ایسے اقوال سے بہتان لوگے جن میں وہ تمہارے اور عام مسلمانوں کے معاملہ کی تحقیر و برائی کریں گے اور نداق بنائیں گے۔ 'بین اس کے بعد جب بھی کسی منافق نے آپ کے سامنے کلام کیا تو آپ نے اُسے اس کی گفتگو سے بہتان لیا اور فحوا ہے کلام سے اس کی بدباطنی اور منافقت پراستدلال کیا۔

[2]...القرآن الكريم، باره 26،سورة محمد (47)،آيت 30

[3]...الفتوحات الالهية بتوضيح تفسير الحلالين للدقائق الحنفية (حاشية الحمل على الحلالين)، باره 11، سورة التوبة (9)،تحت الآية ﴿لَا تَعُلَمُهُمُ نَحُنُ تَعُلَمُهُم ﴿ [آيت109]،الجزء2،صفحه 313،قديمي كتب خانه، كياجه

حدب الحامة عراق الله تعالى في اس آيت طيبه مين حضورانور صلى الله تعالى عليه وآله وسلم سے احوال منافقين كے علم كي نفى كيسے فرمادى حالانكه ﴿ وَكُنتُ فُو فَنَهُمْ فِي كَحْنِ الْقُول ﴾ ميں اس كا اثبات فرمايا ہے تو اس كا جواب يہ علم كي نفى كيسے فرمادى حالانكه ﴿ وَكُنتُ فَنِهُمْ فِي كَحْنِ الْقُول ﴾ ميں اس كا اثبات فرمايا ہے تو اس كا جواب يہ ہے كہ آيت نفى ، آيت اثبات سے پہلے نازل ہوكی تقی البذابيا يک دوسرے كي منافى نہيں - كرخى -

[4]...القرآن الكريم ، پاره15 ،سورة بنتي اسرآئيل(17)،آيت85

خوش فہمیوں نے انھیں اس امر پر آمادہ کردیا کہ وہ یہ کہتے بھرتے ہیں کہ حضرت سرا پارحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوروح کاعلم نہ تھا۔

<u> جواب:</u>

سجان الله جانب خالف كس درجه عقبل بين بهلابية بت كي كس لفظ كانز جمه بكه رسول اكرم صلى الله تعالى عليه وسلم كوروح كاعلم نه تفا آيت كا ترجمه بيه ب (اح محم صلى الله تعالى علیہ وسلم) تم سے روح کی نسبت سوال کرتے ہیں تم کہدوکہ روح میرے رب کے امرے ہے۔ اس سے بہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کواس کاعلم نہ تھا اب محققین کا فيصله اس امر ميس كيا بوه ملاحظة فرماية المام محمر غزالى رحمه اللداحياء العلوم ميس فرمات بين ولا تظنن أن ذلك لم يكن مكشوفاً لوسول الله صلى الله عليه وسلم فإن من لم يعرف الروح فكأنه لم يعرف نفسه ومن لم يعرف نفسه فكيف يعرف الله سبحانه ولا يبعد أن يكون ذلك مكشوفاً لبعض الأولياء والعلماء "العني كمان ته كركه رسول خداصلى الله تعالى عليه وسلم كوبيظا برنه تقااس لنع كه جو مخص روح كوبيس جانها وه ايخ نفس كونبيس بهجانيا اورجوابي نفس كونبين بهجإنيا وه الله سحانه تعالى كو كيونكر بهجإن سكتا ہے اور بعيد نہیں ہے کہ بعض اولیاء اور علماء کو بھی اس کاعلم ہو۔ شیخ عبدالحق محدث و بلوی رحمة الله عليه مدارج النوة جلدوم من قرمات بن "جه الكونه جرأت كند مومن عارف كه نفي على بحقيقت روح از سيد المرسلين و امار العارفين صلى الله عليه وسلم كند وداده است اوداحق سبحانه تعالى علم ذات و صفات خود و فتح كرد٧ بروك فتح مبين از علومر اولين و آخرين روح انسانی چه باشد که درجنب حقیقت جامعه ور قطر ۱ ایست ازدریا و ذری ایست از بیضائے "ال سے صاف ظاہر ہے کہ روح کاعلم حفرت کے

[2]....مدارج النبوة نقسم دوم:در ولادت و رضاعت....، وصل ايذا رساني كفار آنحضرت را صلى الله ___

^{[1]....}إحياء علوم الدين، ربع العبادات، كتاب قواعد العقائد، الفصل الثاني في وجه التدريج إلى الإرشاد و ترتيب درجاب الاعتقاد، الحزء 1، صفحه 100, 100، دار السعرفة ، بيروت

وریائے علم کا ایک قطرہ ہے اور حق تعالی نے حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم کومرحمت فرمایا۔

شيخم

کافروں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پرتہمت با ندھی تھی حضرت کونہا بیت رنج ہوا تھا جب بہت روزوں کے بعد خدا نے قرآن میں فرمایا کہ عائشہ پاک ہے کا فرجھوٹے ہیں تب حضرت کوخبر ہوئی اگرآ کے سے معلوم ہوتا تو کیوں غم ہوتا۔ (ازتصیحۃ المسلمین ،خرم علی بلہوری)

<u> جواب:</u>

معدات المسلم المستروع المسلم المستروي المستروي

، برر ن مسارج النبوة (اردو ترحمه)،باب سوم،مسلمانون كو اذبتين بهنجانا وصل، ج2،ص 68،ضياء القرآن يبلي كيشنز).

أَعُرَفَ النَّاسِ بِامْتِنَاعِهِ وَلَوْ عَرَفَ ذَلِكَ لَمَا ضَاقَ قَلْبُهُ، وَلَمَا سَأَلَ عَائِشَةً كَيْفِيَة الْوَاقِعَةِ قُلْنَا الْجُوَابُ عَنِ الْأُوّلِ أَنَّ الْكُفُرَ لَيْسَ مِنَ الْمُنفِّرَاتِ، أَمَّا كُونْهَا فَاجِرةً فَمِنَ الْمُنفِّرَاتِ وَالْجُوابُ عَنِ النَّانِي أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثِيرًا مَا كَانَ يَضِيقُ قَلْبُهُ مِنْ أَقُوالِ الْكُفَّارِ مَعَ عِلْمِهِ بِفَسَادِ تِلْكَ الْأَقُوالِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدُرُكَ بِما يَقُولُونَ فَكَانَ هَذَا مِنْ هَذَا الْبَابِ ''أَأَ أَا إِللهُ تَعَالَى وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدُرُكَ بِما يَقُولُونَ فَكَانَ هَذَا مِنْ هَذَا الْبَابِ ''أَأَ أَا أَعَلَى وَلَقَدُ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ مَا يَقُولُونَ فَكَانَ هَذَا مِنْ هَذَا الْبَابِ ''أَأَ أَقَالَ عَلَيْهِ اللّهُ لَكُولُونَ فَكَانَ هَذَا مِنْ هَذَا الْبَابِ ''أَأَ أَقُولُونَ بَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ فَالَّالِهُ عَلَيْهِ اللّهُ وَلَا عَلَيْهِ اللّهُ اللهُ اللهُو

صاحب تفسیر کبیر کی بی تقریر نہایت معقول ہے ہروہ مخص جس کولوگ زناوغیرہ کی تہمت سے متہم کریں اور ہر جگہ اس کا چرچا اس کا ذکر ہوتو وہ شخص اور نیز اس کے اقارب باوجود

हिस्स हिस

[1]...مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، الحكم الخامس: قصة الأفك، بارد18 ،سورة النور (24)، تحت الآية ﴿إِنَّ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل

[2] ... پس آگر کہا جاوے کہ یہ کیونرمکن ہے کہ انبیاعلیم السلام کی بیبیاں کافرتو ہوں جیسے کہ حضرت لوط اور نور حملیما

السلام کی مگر فاجرہ اور بدکار نہ ہوں اور آگر میمکن نہ ہوتا کہ انبیاعلیم السلام کی بیبیاں فاجرہ ہوں تو رسول اللہ سلی

اللہ تعالی علیہ وسلم کواشر ور معلوم ہوتا اور جب حضرت کو یہ معلوم ہوتا کہ نبیوں کی بیبیاں فاجرہ ہوہی نبیل سکتیں تو

حضور تنگدل نہ ہوتے اور حضرت عائشرضی اللہ تعالی عنہا سے واقعہ کی کیفیت دریافت نہ فرماتے۔ تو پہلی بات

کاجراب تو یہ ہے کہ گفر فرت دینے والی چیز نہیں ہے اور مگر بی بی کا فاجرہ (بدکار) ہونے نفرت دلانے والی چیز

ہے اہذا ممکن نہیں کہ انبیاعلیم السلام کی بیبیاں فاجرہ (بدکار) ہوں دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ اکثر ایسا ہوتا

قالہ حضور اقد س صلی اللہ تعالی عالیہ وسلم کا فروں کے اقوال سے تکدل اور مغموم ہوجایا کرتے تھے باوجود یکہ

حضور کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کڑار کے اقوال بالکل فاسدہ ہیں چنا نچہ اللہ تعالی نے فرمایا ﴿ وَلَقَدُ نَعْلَمُ انْكَ

میوات کے بھی ایسا ہی ہے لئی تھو گوئون کی لیعن ہم جانتے ہیں کہ آپ ان کی بہودہ باقوں سے تک دل ہوتے ہیں تو

بواس کا باطل اور جھوٹا ہونا معلوم تھا۔ المنہ

بواس کا باطل اور جھوٹا ہونا معلوم تھا۔ المنہ

نوت: مظیم بنس المطالع ،مرادآباد کے علاوہ سب ننوں میں اس حاشیہ کے بعد '' ۱۲منہ' درج ہے جس کا مطلب ہے کہ میر حاشیہ مصنف کی طرف ہے ہے۔ جبکہ مطبع منس المطابع ،مرادآباد کے نسخہ میں اس حاشیہ کے بعد '' غلام احمد منبطی ۱۲'' کھا ہے۔

[3]...القرآن الكريم، باره 14، سورة الحجر (15)، آيت 97

اس کی یا کی کے اعتقاد کے بھی سخت مغموم و پر بیثان ہوں گے یہی وجبھی کہ حضرت کوعم ہوا مگر مخالف عدید یا بد بخت پلیدنہیں مانے گا جب تک دوالزام رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم پر بھی نہ لگائے ایک عدم علم کا اور ایک بیر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر بد گمانی کی جوشر عانا جائز ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تقوے اور متہمین کے منافق ہونے کی طرف کچھ توجہ نہ فر مائی۔ جا ہے تو تھا گمان نیک اور کی بد گمانی معاذ اللہ تفسیر کبیر جلا ميں ہے:وَثَانِيهَا أَنَّ الْمَعْرُوفَ مِنْ حَالَ عَائِشَةً قَبْلَ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ إِنَّمَا هُوَ الصُّونُ وَالْبُعْدُ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الْفُجُورِ، وَمَنْ كَانَ كَذَلِكَ كَانَ اللَّائِقُ إِحْسَانَ الظُّنِّ بِهِ وَثَالِثُهَا :أَنَّ الْقَاذِفِينَ كَانُوا مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَأَتْبَاعِهِمْ، وَقَدْ عُرِفَ أَنَّ كَلَامَ الْعَدُوِّ الْمُفْتَرَى ضَرْبٌ مِنَ الْهَذَيَانِ، قَلِمَجُمُوعِ هَذِهِ الْقَرَائِنِ كَانَ ذَلِكَ الْقَوْلُ مَعْلُومَ الْفُسَادِ قَبْلَ نُزُولِ الْوَحْيِ الْأَكَا الرَّجِيْنِير كِيتَركي عبارتون سَي بيبات يقيني موجكي م كاس قصدا فك يدعد علم نبي صلى الله تعالى عليه وسلم براستدلال كرناسخت بيميائي ہے اور حضرت كوبل از نزول وجي علم تھا كەصدىقە باك بىن چرحضرت كا ظاہرنەفر مانا بالكل عقل كےموافق كەكوئى اينے قضیہ اور معاملہ کا خود فیصلہ نہیں کر لیتا۔ دوسرے وی کا انتظار کہ فضیلت اور براءة صديقه رضى الله تعالى عنهاكى قرآن ياك سے ثابت ہوتا كماس تهمت كاجتنار نج مواہوه سب کالعدم ہوکرمسرت تازہ حاصل ہو۔

مگراب ہم ایک ایسی مضبوط دلیل لائیں جس کے بعد مجال گفتگونہ ہو حدیث افک جو

[1]...مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، الحكم الحامس: قصة الافك، پاره18 ،سورة النور (24)، تحت الآية ﴿إِنَّ اللهِ اللهِ اللهِ عَصُبَةٌ مِنْكُمُ ﴾ [آيت 1]، الحزء 23، صفحه 37 دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثالثة 1420هـ

[2] ... ترجمہ: بعنی دوم یہ کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے پیشتر کے حالات سے ظاہر تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مقد مات فجور سے بہت دوراور پاک ہیں اور جوابیا ہوا اس کے ساتھ نیک گمان کرنا چا ہے سویہ کہ تہمت رگانیوا لے منافق اور ایکے اتباع سے اور یہ ظاہر ہے کہ مفتری دشمن کی بات ایک بذیان ہے پس بنا بران جمتح قرائن کے یہ قول بدتر از بول جس سے مخالفوں نے مدد چاہی ہے نزول دحی سے قبل سے معلوم الفساد تھا۔ ۱۲ امنہ فول بدتر از بول جس محالفوں نے مدد چاہی ہے نزول دحی سے قبل سے معلوم الفساد تھا۔ ۱۲ منہ فول بین اس حاشیہ کے بعد '' ۱۲ منہ' درج ہے جبکہ مطبع فوس نہ مراد آباد کے علاوہ سب نسخول میں اس حاشیہ کے بعد '' ۱۲ منہ' درج ہے جبکہ مطبع شمس المطابع ، مراد آباد کے علاوہ سب نسخول میں اس حاشیہ کے بعد '' ۱۲ منہ' درج ہے جبکہ مطبع شمس المطابع ، مراد آباد کے نام اشیہ کے بعد '' غلام احم' ککھا ہے۔

بخاری کی کتاب الشہا دات، باب تعدیل النساء بعضہن عن بعض میں ہے اس میں ہے: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ رَجُل بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذَكُرُوا رَجُّلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا بحيرًا))^[1] اس سے صاف ظاہر ہے کہ رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کو حضرت صدیقہ رضی الله عنہا کی پاکی پریفین تھا اور کفار کی تہمت ہے شبہ تک نہیں ہوا اس واسطے آپ نے تسم کھا کرفر مایا کہ خدا کی شم مجھے اپنی اہل پر خیر کا یقین ہے اب بھی اگر کوئی انکار کرے اور کہے کہ ہیں حضرت کو علم نه تقا تو اس منكر متعصب كا دنيا مين تو كيا علاج مگر ميدان حشر مين ان شاءالنداس بيباك كو ضروراس بیبا کی میزاملے گی کہ سرورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جس چیز پرتشم کھا کرفر مادیا كرميں خيرجانتا ہوں۔ بيرتمن دين اس كو كہے كہوہ نبيں جانتے تقے معاذ الله مومن كامل كے لئے تواتناى كافى تقاكه جب بدمًانى شرعاً جائز نبين توسرورا كرم صلى الله نتعالى عليه وسلم كو هر گزشبه بھى نه تھااس لئے کہ آپ معصوم ہیں میمکن ہی نہیں کہ آپ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریانسی پر بدگانی کریں مگراب تو معاند کے لئے بھی بحداللہ تعالی حدیث وتفییر سے ثابت ہوا کہ حضرت کو اس واقعہ سے ناوا تفیت نہ تھی نہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت کوئی برگمانی اور آپ کے پر توفیض ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے سینوں میں جلوے نظر آئے اور انہوں نے بوقت مشاورت بیان فرمائے اس مخضر میں گنجائش نہیں کہ مذکور ہو تکیں اور حضرت سرورا کرم صلى الله تعالى عليه وسلم كاحضرت صديقه رضى الله تعالى عنها كي طرف ايك مدت تك توجه نه فرمانا بھی ان کی طرف بدگمانی کی دلیل نہیں ہوسکتا بلکہ حالت عم کا منشاء بے التفاتی ہے اور اگر خداحق میں آئھ عطافر مائے تو حضرت عائشہ صدیقه رضی الله عنہا کی طرف چندروز توجہ نہ فر مانے میں وہ بھیدنظر آئیں جومومن کی روح کے لئے راحت بے نہایت ہوں انتظار وحی میں محبوبہ کی طرف

සටසටසටසටසටසට ම ම ම ම ම සටසටසටසටසටසට

ترجمہ: کون ہے جواس محص کے مقابلہ پرمیرے مدد کریے جس نے میری ہوی کے معاملہ میں مجھے افیت پہنچائی ہے، اللہ کی تتم میں اپنی بیوی میں خیر کے سوا پھینہیں جا متا اور جس آ دمی کا لوگ ذکر کرتے ہیں میں اس میں بھی خیر و بھلائی ہی دیکھتا ہوں۔

^{[1]...}الصحيح البخارى، كتاب الشهادات، باب تعديل النساء بعضهن بعضاءرقم الحديث 2661، صفحه 1425.1426 ملك النشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1425,1426هـ/2005م

توجه نه فرمانا ۔ وی در میں آئی اگر فورا آجاتی تو کا فروں کی اتنی شورش نه ہوتی حضرت عائشہ رضی الله تعالى عنها كوصبر پر ثواب زياده موتار بإاورامتخان بھی ہوگيا كەيسى صابره ہيں ادھرحضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كالمتحان كملم سے سينه جرديا۔واقعه سامنے كرديا جمله حالات حق سجانه تعالى نے حضرت کے پیش نظر فر مادیئے ادھر کا فروں نے جھوٹی تہمت لگائی۔اب دیکھنا ہے کہ مجبوب رب ا بن محبوبه بعنی عائشه رضی الله تعالی عنها کی تهمت پر باوجودعلم کے صبر کر کے اللہ جل شانه پر معامله تفویض کرتے ہیں جولائق شان کامل کے ہے یا کفار کے طعن سے بے قرار ہوکر سینہ کاخزانہ کھول ڈالتے ہیں۔شایدتھوڑی دبرصبر ہوناممکن ہواور زیادہ دبریتک صبر نہ کرسکیں اس واسطے عرصہ تك تووى بى نهيس آئى كەاس مىس ايك دوسرايدامتخان تھا كەان كى محبوبە بريشان بيس ان كى تسكين فرماتے ہیں یا وی کلام محبوب حقیقی میں دریہونے سے بے قرار ہوئے جاتے ہیں۔اگر حضرت كے معاملہ ظاہر نہ فرمانے اور وى دير ميں آنے كى حكمتوں پرغوركر كے لكھا جائے تو برے برے دفتر نا کا فی ہیں اس لئے اس مخضر میں اس پراکتفا کیا گیا۔سرورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوتو براءت صدیقه رضی الله عنها کایقین مونا ثابت موا مگران حضرات کا مرتبه دریافت سیجیج جنهول نے رسول صلى الله تعالى عليه وسلم بردوبد كمانيال كيس، ايك بيركه ان كوحضرت صديقه رضى الله عنها بر برگانی تھی اور ایک مید کہ آپ کوواقعہ کاعلم نہ تھا۔ عینی شرح بخاری ،جلد پنجم ،ص ۳۸ میں ہے 'فیی (التَّلُويح) بطن السوء بالأنبياء، عَلَيْهِم الصَّلَاة وَالسَّلَام، كُفُر "[1] لَعِنَ انبياء عليهم الصلوة والسلام پربد كمانى كرنا كفر ہے توجس نے دوبد كمانياں كيس اس كاكيا حال ہوگا جا ہے كہوہ

شيم [2]

حضرت عائشہ صنی اللہ عنہانے فرمایا کہ جوکوئی یہ کہے کہ محمصلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

[1]...عمدة القارى شرح صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب هل يخرج المعتكف لحوائحه الى باب المسجد، المزء 11، صفحه 152، دار إحياء التراث العربى بيروت

[2]... بیشبنیبی رسالی ۱ اورمجموعه فآوی مطبوعه لا مورص ۵۲ کشف الغطاص ۱۲۳ اورفتوی علما به دیو بند میں ہے اور جو

رسالہ اہل حدیث کا ہے اس کے صدامیں ہے۔ فوف: میرحاشیہ مکتبہ مشرق، بریلی اور ازھر بک ڈیو، آرانم باغ، کراچی کے نسخہ میں درج نہیں۔ ا پن رب کود یکھا ہے یا کی علم کو چھپایا یا ان پانچ چیزوں کو جانے تھے جن کا ذکراس آیت میں ہے وات اللہ عِنْدَہ عِلْمُ السَّاعَةِ الله الله الله عِنْدَه عِلْمُ السَّاعَةِ الله الله الله عِنْدَه عِلْمُ السَّاعَةِ الله الله الله عَنْدَه عِلْمُ السَّاعَةِ الله عَنْدَه عَائِمَ الله عَنْدَه عَائِم الله عَنْدَه عَنْدَه عَائِم الله عَنْدَه عَنْدَه عِلْمُ السَّاعَة مِمَّا أُمِرَ بِهِ، أَوْ يَعْلَمُ الخَمْسَ الَّتِي قَالَ الله تَعَالَى ﴿إِنَّ اللّه عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَدِّلُ الغَيْدَ عَنْدَه عَلْمُ السَّاعَة وَيُنَدِّلُ الغَيْدَ عَنْدَه عَنْدَه عَلْمُ السَّاعَة وَيُنَدِّلُ الغَيْدَ عَنْدَه عَلْمُ الفِرْيَة) رواه الترمذي [2]

<u> جواب:</u>

اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے تین باتیں فرمائیں۔ ایک تو یہ کہ آنخضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے رب کوئیں و یکھایہ بات ہرگز قابل قبول نہیں بیصرف رائے تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جواور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین نے نہیں مانی نہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہانے کوئی حدیث مرفوع ذکر کی بلکہ صحابہ کرام نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے خالف وقوع رویت کا اثبات کیا اور اب تک جمہور علاء اسلام اس کو مانے جلے آتے ہیں چونکہ مجٹ سے خارج ہے اس لئے اس کی بحث نہیں کی جاتی۔

ووم بيكرآب ني كم كالم كوليال جهايا الى سے بيمراد ہے كہ جن كى تبلغ كاظم تھا ان ميں سے كھنيں جهايا اور جن كے جهيانے كاظم تھا وہ بيتك جهيائے الوار التزيل ميں ميں سے كھنيا اور جن كے جهيانے كاظم تھا وہ بيتك جهيائے الوار التزيل ميں ميں المين المين المين ما يتعلق به مصالح العباد و قصد بانزاله إطلاعهم عليه فإن من الأسرار الإلهية ما يحرم افشاؤه "الا

[1]...القرآن الكريم ، پاره 21،سورة لقلن (31)،آيت 34

[2]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب روية الله تعالى، الفصل الثالث، رقم الحديث 5415، صفحه 512، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

سنن الترمذي، ابواب تفسير القرآن، بَاب : وَمِنُ سُورَةِ وَالنَّحُمِ، رقم الحديث 3278، الحزء5، صفحه 248، دار الغرب الإسلامي، بيروت، سنة النشر: 1998م

[3]...أنوار التنزيل وأسرار التأويل(تفسير البيضاوى)، پاره6، سورة التوبة (5)، تحت الآية ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغُ مَّا أَنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ [آيت67]، الحزء2، صفحه136، دار إخياء التراث العربي، بيروت ، الطبعة الأولى 1418 هـ

ترجمہ: ﴿ بَلِّغُ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ﴾ سے مراد بیہ کہ جن باتوں كاتعلق بندوں كى مصلحتوں سے ہواد۔۔۔

روح البيان، جلد الله على مِهُ وَفِي الْحَدِيْثِ (سَأَلَنِي رَبِّي) أَيْ لَيْلَةَ الْمِعْرِاج (فَلَمُ أَسْتَطِعُ أَنْ أَجِيبُهُ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَى بلا تَكْييُفٍ وَلا تَحْدِيْدٍ)أَى يَدَ قُدْرَتِهِ رِلْأَنَّهُ سُبْحَانَهُ مُنَزَّهُ عَنْ الْجَارِحَةِ (فَوَجَدُتُ بَرْدَهَا فَأُوْرَثَنِي عُلُومَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِيْنَ وَعَلَّمَنِي عُلُومًا شَتَّى فَعِلْمُ أَخَذَ عَهْدًا عَلَى كَتْمَانِهِ إِذْ هُوَ عِلْمُ أَنَّهُ لَا يَقُدِرُ عَلَى حَمْلِهِ غَيْرِي وَعِلْمٌ خَيَّرَنِي فِيهِ وَعِلْمٌ أَمَرَنِي بِتَبْلِيْغِهِ الِّي الْخَاصِ وَالْعَامِ مِنْ أُمَّتِيْ)وَهِيَ الْإِنْسُ وَالْحِنُّ وَالْمَلَكُ كُمَا فِيْ إِنْسَانِ الْعَيُّوْنِ ''[1] خلاصه بيه عكم حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے میرے رب نے شب معراج میں مچھ پوچھامیں جواب نہ دے سکالی اس نے اپنا دست رحمت وقد رت بے تکیف و تحدید میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا میں نے اس کی سردی یائی پس مجھے علم اولین و آخرین کے دیئے اور کئ قتم کے علوم تعلیم فرمائے ایک علم تو ایسا ہے جس کے چھیانے پر مجھ سے عہد لے لیا کہ میں سے نہ کہوں اور میرے سوائسی کواس کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے اور ایک ایباعلم جس کے چھیانے اور سکھانے کا مجھے اختیار دیا اور ایک ایباعلم جس کے سکھانے کا ہرخاص وعام امنی کی نسبت تھم فر مایا اور انسان اور جن اور فرشتے پیرسب حضرت کے امتی ہیں۔ ھکذا فی مَدارج النبوة [2] اب حدیث وتفیر سے ثابت ہوا کہ امرمحقق یہی ہے

بعض وہ بھی ہیں کہان کانشر کرنا حرام ہے۔

[1]...روح البيان، باره 12، سورة يوسف (12)، تحت الآية ﴿إنا أنزلناه قرآنا عربيا لعلكم تعقلون ﴾ [آيت 2]، الحزء4،صفحه208،دار الفكر،بيروت

﴿إِنسان العيون في سيرة الأمين المأمون(السيرة الحلبية)،باب ذكر الإسراء والمعراج وفرض الصلوات النحمس، الحزء 1، صفحه 566، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية 1427هـ

[2]...مدارج النبوة،قسم اول :فضائل و كمالات،باب پنجم در ذكر فضائل أنحضرت صلى الله عليه وسلم، وصل رويت الهي الجزء 1، صفحه 168 مكتبه نوريه رضويه ،سكهر، طباعت اول 1397هـ/1977م [مدارج شریف کی فاری عبارت ورج فیل ہے: " ہر سبد اذ من ہرودد محاد من جیزے ہے ، نوانسسر که جواب کویمریس نهاد دست قدرت خود درمیان دو شانه من بے تکیف و بے تحدید پس یافتن برد آل دا در خود سينهبس داد مرا علمراولين و آخرين و تعليم كرد انواع علمردا علمي بود كه عهد الكرفت ازمن كندان آن را که بامیچکس نگویر ومیچکس طاقت برداشتن آن ندارد: جزمن وعلمی بود که مخبر گردانید مرادر اظهار و كتمان آن علمي بود كمامر كرد مرابه تبليخ آن بخاص وعامر از امت من -"]

کہ اسرارالہی کاعلم جوحضرت کومرحت ہوا ہے اس کا افشاء حرام ہے۔

سوم به كر (إنّ الله عِندَه عِلْمُ السّاعَةِ وَ يُنزّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدُرِى نَفُسْ بَاكَ الْمُ عِندَه عِلْمُ السّاعَةِ وَمَا تَدُرِى نَفُسْ بِاكَ الْمُ الْاَرْحَامِ وَمَا تَدُرِى نَفُسْ بِاكَ الْمُ اللهِ اللهِ مَا وَكُورِ عَلَيْ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ الله

عَلَمِ قَيَامَت بِالنَّرِح مَقَاصِدِ مِعْدِهِ ٢٥ ، طِلَاثَانَ " أَنَّ الْغَيْبَ هُهُنِا لَيْسَ عَلَى الْعُمُومِ بَلَ مُطْلَقُ أَوْ مُعَيَّنَ هُو وَقُتُ وَقُوْعِ الْقِيَّامَةِ بِقَرِينَةِ السَّيَاقِ وَلَا يَبْعُدُ أَنْ الْعُمُومِ بَلَ مُطْلَقُ أَوْ مُعَيَّنَ هُو وَقُتُ وَقُوْعِ الْقِيَّامَةِ بِقَرِينَةِ السَّيَاقِ وَلَا يَبْعُدُ أَنْ

සම්සම්සම්සම්සම්සම්සම් මේ මී මී මී සම්සමසම්සම්සම්

[1]...القرآن الكريم ، باره 21، سورة لقمن (31) ، آيت 34

[2]...تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، پاره 7، سورة الانعام (6) ، ، تحت الآية ﴿ وَ عِنْدَه مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعُلَمُهَا إِلَّا هُوَ ﴾ [آيت 59]، الحزء 1، صفحه 368، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى:

[3]... فیبی رساله صد محاو ۹ اوکشف الغطا مین علم ساعت کا انکار کیا ہے، یہاں اس کا جواب ملاحظہ ہو۔ نوف: بیحاشیہ مکتبہ مشرق ، بریلی اور از هر بک ڈیو، آرام باغ ، کراچی کے نسخہ میں ورج نہیں جبکہ مطبع مشس المطابع مراد آباد کے نسخہ میں اس حاشیہ کا آخری جملہ ' یہاں اس کا جواب ملاحظہ ہو۔' نہ کورنہیں۔ يَّطُّلِعَ عَلَيْهِ بَعْضَ الرَّسُلِ مِنَ الْمَلْئِكَةِ وَالْبَشَرِ ''اللَّسَے ظاہر کہ علم قیامت کی اطلاع محال نہیں نہ آیت میں اسکی تعلیم کا انکار بلکہ علم ذاتی کا انکار ہے۔ ھگذا فِی التَّفْسِیْرِ الْگِبِیْرِ اللَّاذِی تَحْتَ قُولِهِ تَعَالَی ﴿ عَلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلَی غَیْبِهِ آحَدًا اِلَّا مَنِ الْکُبِیْرِ الْکُبِیْرِ اللَّامِنِ اللَّامِنِ اللَّامِنِ اللَّامِنِ اللَّامِنِ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

رہا مینہ برسنے کاعلم کہ کب برسے گا تو اس کا ذکر بالنفصیل ماسبق میں گررااور کتاب اللہ بینہ میں اس شبہ کے جواب میں لکھتے ہیں ''و کیٹف یکخفی عکیہ ذالیک و الاقطاب السّبعة من امّیہ السّبعی و مِنه کُل شیئی و مِنه کُل مَنه کُل مِن الله تعالی الله تعالی الله تعالی الله و است میں اور و می مصطفی صلی الله تعالی علیہ و کی آلہ و اصحابہ و سلم الله تعالی علیہ و کی الله و است میں اور عالم کی ہر شی کا وجود حضور ہی کی بدولت اور حضور ہی کی الله تعالی علیہ و کی بدولت اور حضور ہی کی الله تعالی علیہ و کی کی می دولت اور حضور ہی کی الله تعالی علیہ و کی کی می کی میں اور عالم کی ہر شی کا وجود حضور ہی کی بدولت اور حضور ہی ہی ایک سے ہے۔

[1]...شرح المقاصد، المقصد السادس في السمعيات، الفصل الاول في النبوة، المبحث الثامن : الولى هو عارف بالله، الحزء 330مفحه 330، دار النور، النورية الرضوية ببلشنك كمبني، لاهور، الطبعة الاولى: ربيع الاول 1434هـ/2013م

ترجمہ: آیت کریمہ ﴿ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهِ آحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُولٍ ﴾ میں لفظ غیب عام نہیں، بلکہ مطلق ہے یامعین، اوربصورت ٹانی یہاں قرینهٔ سیاق سے وقوع قیامت کا وقت مراد ہے اوراللہ تعالیٰ کا سل ملک اورسل بشر میں ہے بعض کو وقوع قیامت کے وقت پرمطلع فرمانا بھی کچھ بعیرنہیں۔

[2]... ترجمہ: آیت طیبہ ﴿ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلَی غَیْبِهِ آحَدًا إِلَّا مَنِ اَدْتَظٰی مِنْ رَسُولٍ ﴾ کے تحت امام رازی کی تفییر کبیر میں بھی ای طرح نہ کورہے۔

و كَيْصَة: (مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، باره 29، سورة الحن (72)، تحت الآية ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظُهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ ﴾ [آيت 26,27]، المحزء 30، صفحه 678، دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الثالثة 1420هـ)

[3]....الابريز من كلام سيدى عبد العزيز الدباغ،الباب العاشر في البرزخ وصفته وكيفيته،صفحه467،دار صادر بيروت،الطبعة الاولى 1424هـ/2004م

علم ما فی الارحام: اگریمعنی ہیں کہ بے تعلیم الہی کسی کومعلوم ہیں کہ پیٹ میں کیا ہے لر كا يالزكى جب تو مجه كلام ہى نہيں اور واقعی آیت نثر يفيه كا اور حضرت صديفه رضى الله عنها كا يہى مطلب ہے کیکن اگر حسب فہم منکرین علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیمراد ہو کہ تعلیم الہی بھی کسی کو علم نہیں یااللہ جل شانہ کسی کواس پراطلاع نہیں دیتا تو قطعاً غلط کثرت سے احادیث میں آیا ہے کہ ہر شخص کا ماد ہُ پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں بصورت نطفہ جمع ہوتا ہے پھروہ علقہ لیعنی خون بستہ ہوجا تا ہے پھرمضغہ لیعنی بارہ گوشت کی شکل میں رہتا ہے پھراللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتہ کو بھیجتا ہے وہ فرشتہ لکھتا ہے کہ کیاعمل کرے گا اور اسکی کتنی عمر ہے اور شقی ہے یا سعید چنا نجے الفاظ حدیث کے جومشکوة شریف، باب ایمان بالقدر میں بردایت ابن مسعود رضی الله عنه صفحه ۲۰ پرموجود ہیں بیر إِين ((ثمَّ يبعثُ اللهُ مَلَكاً بأرْبَع كَلِمَاتٍ فيكتب عَمله وأجله ورزقه وشقى أو سعید))^[1] اس سے ثابت کہ فرشتہ کومعلوم ہوتا ہے کہ کب تک زندہ رہے گا اور عمل کیا کرے گا كل تو دركنارتمام عمر كے احوال سے خبردار ہوتا ہے۔ طرفہ تربید كہ خود حضرت صدیقه رضى الله عنہا ہے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبررضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وفت انہیں بتا دیا کہ بنت خارجه حامله بین اور مین ایکے پیٹ میں لڑکی دیکھتا ہوں۔ چنانچہ تاریخ الخلفا کے صفحہ ۲۱ میں علامه جلال الدين سيوطى رحمة الله تعالى عليه لكصة بين وأخرج مالك عن عائشة رضى الله عنها أن أبا بكر نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة، فلما حضرته الوفاة قال يا بنية، والله ما من الناس أحد أحب إلى غنى منك، ولا أعز على فقرًا بعدى منك، وإن كنت نحلتك جداد عشرين وسقا، فلو كنت جددته واحترزته كان لك، وإنما هو اليوم مال وارث، وإنما هو أخواك وأختاك فاقسموه على كتاب الله، فقالت : يا أبت ! لو كان كذا وكذا لتركته، إنما هي أسماء فمن الأخرى؟ قال ذو بطن ابنة خارجة، أراها جارية، وأخرجه ابن سعد، وقال في آخره: قال ذات بطن ابنة خارجة، وقد ألقى في روعي أنها 可能可能可能可能可能可能 多 多 多 多 多 的 医克克格内格内格内格

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الأيمان، بَاب الْإِيمَان بِالْقدرِ، الفصل الاول، رقم الحديث 75، صفحه 20، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م جارية، فاستوصى بهاخيرًا، فولدت أم كلثوم^{،، [1][2]}

علامه كمال الدين دميري حيوة الحيوان ميس بيان فرمات بين وعن ابن لهيعة عن أبى الأسود، عن عروة قال لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من أهل البادية وهو متوجه إلى بدر، لقيه بالروحاء فسأله القوم عن الناس، فلم يجدوا عنده خبرا، فقالوا له:سلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :أو فيكم رسول الله؟ قالوا: نعم فجاؤو سلم عليه ثم قال: إن كنت رسول الله فأخبرني عما في بطن ناقتي هذه؟ فقال له سلمة بن سلامة بن وقش، وكان غلاماً حدثا لا تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأقبل على فأنا أخبرك عن ذلك إنزوت عليها ففي بطنها سخلة منك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مه. فخشيت على الرجل[1] ثم أعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكلم بكلمة واحدة حتى قفلوا واستقبلهم المسلمون بالروحاء يهنونهم فقال سلمة يا رسول الله ما الذي يهنئونك[3] والله إن رأينا إلا عجائز صلعا كالبدن المعتقلة فنحرناها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لكل قوم فراسة، وإنما يعرفها الأشراف رواه الحاكم في المستدرك و قال: هذا صحيح مرسل وحکا ہ ابن هشام فی سیرتہ [4] [5] اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے صحابہ

[1]....تاريخ الخلفاء للسيوطي،الخلفاء الراشدون،الخليفة الأول:ابو بكرالصديق رضي الله عنه، الجزء1، صفحه 67، مكتبة نزار مصطفى الباز، الطبعة : الطبعة الأولى 1425 : هـ 2004-م

[2]... عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضر سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کوایک در خت تھجور کا دے دیا تھا جس سے بیس وست مجوریں حاصل ہوتی تھیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے حضرت صدیقہ رضی الله عنها سے فرمایا کہ اے بنی خدا کی مم مجھے تیراعنی ہونا بہت پند ہے اورغریب ہونا بہت نا گوار، اس در خت ہے اب تک جو پھیم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھالیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے اور وارث تمہار مے صرف دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں اس تر کہ کوموافق حکم شرع کے تقسیم کرلینا حضرتِ عائشہر صنی الله عنهانے فرمایا ایسا ہوسکتا ہے لیکن میری تو صرف ایک بہن اساء ہی ہیں آپ نے دوسری کوئسی بتادی؟ حضرت صدیق اکبررضی الله عندنے کہا ایک تو اساء ہیں دوسری بہن اپنی مال کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہول كدوه الركى ہے بس ام كلثوم پيدا ہوئيں _١٢ _شفقت حسين _١٢ | [3]... دونوں شخوں ميں "افحشت الرجل" اور "يھنوك" درج تھا ہم في سيح كردى ہے -

[4]....حياة الحيوان الكبري للدميري،باب السين المهملة،السحلة، فرع، الجزء2، صفحه25،دار الكتب

کرام میں سے نوعمر صحابی نے پبیٹ کا حال بتا دیا اب جو کوئی کہے کہ مافی الا رحام کاعلم کسی کو علیم الہی سے بھی نہیں نووہ بیجارہ ان عبارات مذکورہ کا کیا جواب دے گا۔

علم مافی غد: رسالہ ہذائیں بہت ی اسی عبارتیں گررچی ہیں جن سے واقعات مافی غد ایمی کی ہو نیوالی با تیں انبیا علیم السلام اور صحابہ کرام کو معلوم ہونا ثابت ہوتا ہے گر پھر ملاحظہ ہو مشکوۃ شریف صفحہ ۲۵ میں ہے: قال (عُمَرُ) ((اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَرَعُ فَلَانِ عَدًّا إِنْ شَاءَ الله وَ الله عَلَيْهِ وَسلَم) الله عَدَّا اِنْ شَاءَ الله وَ الله عَلَيْهِ وَسلَم) الله عَلَيْهِ وَسلَم) الله عَدَّا وَنَ شَاءَ الله الله عَلَيْهِ وَسلَم) الله علام ہوئی اللّه عَلَيْهِ وَسلَم) الله علام ہوئی اللّه عَلَيْه وَسلَم) الله علی الله عَلَيْه وَسلَم) الله علی الله عَلَیْه وَسلَم) الله علی ا

ــــ العلمية، بيروت الطبعة : الثانية، 1424هـ

المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب سلمة ...، الجزء 3، صفحه 472، الحديث 5767، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: 1411هـ / 1990م

السيرة النبوية لابن هشام، ذكر رؤيا عاتكة بنت عبد المطلب، الرجل الذى اعترض الرسول وجواب سلمة له الخزء 1، صفحه 613، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى وأولاده بمصر الطبعة الثانية، 1375هـ 1955م

[5]... خلاصہ یہ کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے سلمہ نے کہا کہ ایسی بات رسول اللہ سے نہ پوچھو، میری طرف متوجہ ہو، میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں تیری حرکت نالائق کا نتیجہ ہے۔رسول اللہ نے فر مایا: خاموش! اور وہ اعرابی حسرت میں رہ گیا ۱۲ اے شفقت حسین تلمیذ حضرت مصنف مدخلنہ۔

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب في المعجزات، الفصل الثالث ، رقم الحديث5683، صفحه 552، مختبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح المسلم كتاب الحنة وصفة نعيمها واهلها، باب عرض مقعد الميت من الحنة او النار عليه____،_

تقویۃ الا یمان نے اس سے استدلال کیا ہے گراس سے بیکی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت کو مافی مافی مذکاعلم نہ تھا یا حسب مزعوم مخالف عدید رسول اکرم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے علم مافی عد ثابت کرنا شرک ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضرور سرورِ اکرم سلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان جواری سے تو بہ بلکہ تجدید اسلام کراتے ہیں جب حضرت نے تجدید اسلام نہ کرائی تو اس سے خود ظاہر ہے کہ نیا عقاد ہرگز شرک نہیں اور اس کا جواب ماسبق میں بوضاحت گزر چکا۔ زرقانی جلد اسفی میں بوضاحت گزر چکا۔ زرقانی جلد اسفی میں مضرت حسان کا ارشاد موجود ہے ۔

نبی یری ما لا یری الناس حوله ویتلو کتاب الله فی کل مشهد فون قال فی یوم مقالة غائب فتصدیقها فی ضحوة الیوم أو غد الله اس کوحفرت حمان سے من کررسول الله سلی الله تعالی علیه وسلم کا انکار نه فرما نااور جس طرح لا کیول کومنع فرمایا تقامنع نه فرمانا صحت مضمون پردال ہے علم مافی غدکا تو اس میں بھی اثبات ہے جبیبا کہ جواری کے کلام میں تھا کہ صاف فرمادہ ہیں 'فان قال فی یوم '' النے یعنی وہ اگر کوئی غیب کی بات فرما میں تو اس کی تقدیق کل ہوجائے گی یعنی حضور آج اور کل کے آئے والے واقعات قبل از وقت بتا دیتے ہیں پھر حضور اقدس صلی الله تعالی علیه وسلم نے حضرت حبان رضی الله عنه کواس سے منع نه فرمایا اگر میمضمون سے نہ ہوتا یا حسب مزعوم مخالف شرک ہوتا تو حضور کیوں سنتے اور منع نه فرمائے۔

اس کاعلم کرکہاں مرے گا اور کب مرے گا، ما ثبت بالنة بیں ہے کہ حفرت ملی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ سین میری ہجرت کے ساتھویں سال قبل کئے جا کیں گے 'عن بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ((یقتل صحف الله علیه و سلم ((یقتل صحف الله علیه و سلم () الله صحف الله علیه و سلم ((یقتل صحف الله علیه و سلم () الله صحف الله صحف الله صحف الله صحف الله صحف الله علیه و سلم () الله صحف الله صحف

....الرقم المسلسل 7116، صفحه 1406، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م

[1]...شرح الزرقاني على المواهب اللدنيه، المقصد الثامن في طبه صلى الله عليه وسلم لذوى الأمراض و العاهات و تعبيره الرؤيا وإنبائه بالأنباء المغيبات، الفصل الثالث في إنبائه صلى الله عليه وسلم بالأنباء المغيبات، الحزء 10، صفحه 114، دار الكتب العلمية، الطبعة : الأولى 1417هـ/1996م من المغيبات، المغيبات، الحريم من الدور الكتب العلمية، الطبعة : الأولى 1417هـ/1996م من المرتب العلمية الأوت فر مات بن اورا بوه بجمع جائت بن مرجم المناه على الأراب من ون غيب كى كوئى بات بنا بمن تواى روزيا الكروز الكرون المن تقديق موجوات من المراب الله كالمناه المناه المناه المناه الله كالمناه المناه ا

الحسين على رأس ستين سنة من مهاجرى))رواه الطبراني في الكبير[1] رسول اكرم صلى الله تعالى عليه وسلم يدخواب من كرصديق اكبررضى الله عنه في عرض كيا كه ميس حضور سلى الله تعالى عليه وسلم كے بعد و هائى برس زنده رمول گا''و اخرج ابن سعد عن ابن شهاب قال: رأى رسول الله -صلى الله عليه وسلم -رؤيا، فقصها على أبي بكر، فقال: "رأيت كأنى استبقت أنا وأنت درجة، فسبقتك بمرقاتين ونصف" قال: يا رسول الله يقبضك الله إلى مغفرة ورحمة،وأعيش بعدك سنتين ونصف "(از تاریخ الخلفاء صفحه ۲۷)[2] حضرت نے فر مایا کیسٹی علیہ السلام اتریں گے زمین پر پھر نکاح کریں گےاولا دہوگی پینتالیس برس مھبر کرانقال کریں گےاور میرے ساتھ قبر میں دن کئے جا کمنگے کی میں اور وہ ایک قبر سے آتھیں گے ابو بکر وعمر رضی الله عنہما کے درمیان میں چنانچے مشکوۃ شریف میں بُ عَن عبد الله بن عَمْرو قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَنْزِلُ عِيسَى بن مُرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزُوَّجُ وَيُولُدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدُفَنُ مَعِى فِي قَبْرِي فاقوم أَنا وَعِيسَى بن مَرْيَمَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبَى بَكْرِ وَعُمَرَ)) [3] حضرت عائشه رضى الله عنهانے خواب ديكھا كه ميرے گھر ميں تين جا ندگر پڑے ہیں۔ یہ خواب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہسے بیان کیا فرمایا کہ آپ

වස වස වස වස මස ම ම ම ම මස වස වස වස වස

[1]...ما ثبت بالسنة في ايام السنة (مومن كي ماه و سال)[اردو،عربي]، شهر المحرم، ذكر مقتل سيدنا الإمام الشهيد السعيد سبط رسول الله، صفحه 246، دار الاشاعت، كراچي، سن طباعت: 2005م الشهيد السعيد الكبير للطبراني، باب الحاء، حسين بن على بن ابي طالب، الحزء 3، صفحه 105، الحديث 2807، مكتبة ابن تيمية ، القاهرة، الطبعة الثالثة [وفيه عن ام سلمة رضى الله تعالى عنها] ترجمه: حضرت ابن عمر رضى الله تعالى عنها عمروى ب آب كتم بين كدرسول خداصلى الله تعليه وملم في ارشاو فرايا: حسين رضى الله عنه مرى بجرت كسائهوي سال كرس مديشهيد كيم عاسم على على على الله عنه مرى الله عنه مرى بحرت كسائهوي سال كرس مديشهيد كيم عاسم على الله عنه مرى الله عنه منه مرى الله عنه مرى الله ع

[2]...تاريخ الخلفاء للسيوطي، الخلفاء الراشدون، الخليفة الأول: ابو بكر الصديق رضى الله عنه، فصل: فيما ورد عنه من تعبير الرؤيا، الحزء 1، صفحه 87، مكتبة نزار مصطفى الباز، الطبعة الأولى 1425هـ/2004-م

[3]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، بَاب نزُول عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام، الفصل الثالث، رقم الحديث 5271، صفحه 491، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الطبقات الكبرى لابن سعد،القول في الطبقة الاولى، طبقات البدريين من المهاجرين، ومن بني تيم___،ابو بكر الصديق،الجزء3،صفحه132،دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى:1410هـ/1990م

کے گھر میں ایسے تین شخص دنن ہو گئے جو تمام زمین والوں سے بہتر ہیں جب رسول اگرم صلی اللہ تعالى عليه وسلم كى وفات موتى توكها كهاب عائشه! بيرتير عسب جإندول مين بهتر بين بيحديث تاريخ الخلفاء ، صفحه ٢ كيس م أخرج سعيد بن منصور عن سعيد بن المسيب قال: رأت عائشة -رضى الله عنها -كأنه وقع في بيتها ثلاثة أقمار، فقصتها على أبي بكر[1] وكان من أعبر الناس، فقال: إن صدقت رؤياك ليدفنن في بيتك خير أهل الأرض ثلاثًا، فلما قبض النبي -صلى الله عليه وسلم -قال: يا عائشة! هذا خير أقمارك" اب جويد بات يقيني اور بديبي موكئ كه امورخمسه مذكوره آيت ﴿إِنَّ اللَّهُ عِنْدُهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾ الآية [3] كاعلم معليم الهي انبياء اور صحابه اور اولياء كوحاصل ہے توبير كہنے والا كه حضرت كو تعليم الهي بھي امور خمسه كاعلم نه تھا ياكسي كومخلوقات ميں سے ان امور خمسه كاعلم نہيں ديا جاتا جاہل اورمخبوط الحواس اور دین سے بہرہ اور بدنھیب ہے کہ اپنی من گھڑت کے آگے خدا اور رسول التُدصلي التُدتعالى عليه وسلم كفر مان كو بھول گيا پس اس آيت سے بير مراد لينے والا كه امورخسه کاعلم سی کوحاصل نه ذا تأنه بواسط تعلیم الهی آیت کی تفسیر بدایمة کے خلاف کرتا ہے اور ریضلال ہے چنانچہ امام فخرالدین رازی کی تفسیر کبیر، جلد ۲ مطبوعه مصر (امیریہ) ص ۲۸۰ پر ہے ُ وَإِذَا كَانَ كَذَلِكُ مُشَاهَدًا مَحُسُوسًا، فَالْقَوْلُ بِأَنَّ الْقُرْآنَ تَدُلُّ عَلَى خِلَافِهِ مِمَّا يَجُرُّ الطَّعْنَ إِلَى الْقُرُ آن، وَذَلِكَ بَاطِلٌ ''[4]

یں بیے کہد دینا کہ خدا کے سواکوئی غیب کی بات نہیں جانتا نہ خود بخو دنہ علیم الہی سے اور اس کوقر آن سے ثابت ہوا پھر حضرت اس کوقر آن سے ثابت ہوا پھر حضرت

[2]...تاريخ الخلفاء للسيوطي، الخلفاء الراشدون، الخليفة الأول: ابو بكر الصديق رضى الله عنه، فصل: فيما ورد عنه من تعبير الرؤيا، الحزء 1، صفحه 87، مكتبة نزار مصطفى الباز، الطبعة الطبعة الأولى 1425هـ/2004-م

[3]...القرآن الكريم ، پاره21،سورة لقطن (31)،آيت34

[4] ...مفاتیت الغیب (التفسیر الکبیر)، پاره 29، سورة الحن (72)، تحت الآیة ﴿عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظُهِرُ عَلَی غَیْبِهِ

أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَی مِنُ رَسُول ﴾ [آیت 26,27]، الحزء 30، صفحه 679، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الثالثة 1420 - هـ [وفیه: واذا کان ذلك ... بان القرآن یدل الخ]

ترجمہ: جب ایک بات محسوس مشاہد ہے تو یہ کہنا کہ "قرآن اس کے خلاف پدولالت کرتا ہے: "ایک ایبا قول ہے جوقرآن کریم برطعن کا باعث ہے اور یہ باطل ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول سے ہاہ جو دٹھیک معنی بننے کے بیمراد لینا کورِ باطنی ہے گرمولوی رشید احمد گنگوہی نے بے دھڑک لکھ دیا کہ علم غیب خاصہ حق تعالی ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پراطلاق کرناایہام شرک سے خالی ہیں فقط دالسلام مور خدیم، ذی الحجہ بروز جمعہ روسرے کے اطلاق کرناایہام شرک سے خالی ہیں فقط دالسلام مور خدیم، ذی الحجہ بروز جمعہ رشید احمد احمد احمد اسلام

(از فناوي رشيد بيرحصه اول صفحه ۱۲۳)

ادرمولوی اسمعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان صفحہ امیں لکھاہے:''پھرخواہ یوں سمجھے کہ بیہ بات ان کواپنی ذات سے ہو طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔''ای

قطع نظراس سے کہ ان صاحبول کے اس تھم شرک سے اسلام کا کوئی ہزرگ اور امت کا کوئی عالم نہیں بچتا اور تمام دنیائے اسلام اساعیلی ورشیدی شرک میں مبتلا نظر آتی ہے لطف کی بات سے ہے کہ اس شرک کے بقہ سے ابنول کی گردنیں بھی نہ نے سکیس مولوی اشرف علی تھا نوی اور مرتضی حسن جا ند پوری بھی بھنس گئے کیونکہ وہ علم غیب کو نبی کے لئے لازم بتاتے ہیں چنا نچہ تو فیح البیان صفی میں ہے: '' حفظ الا بمان میں اس امر کوشلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم غیب با عطائے اللی حاصل ہے چنا نچہ اس عبارت سے کہ نبوۃ کے لئے جوعلوم لازم اور صفروری ہیں وہ آپ کو بتا مہا حاصل ہو گئے ہے الخ ''اڈا

اب مولوی مرتضی حسن اور مولوی اشرف علی تھا نوی دونوں مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اسمعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک ثابت ہوئے اور ممکن نہیں کہ وہ اس شرک کو اٹھا سکیں۔الحاصل اگران غیوب خسہ کے باب میں بسط کیا جاوے نوغالبًا دس گیارہ جز و کا ایک اور رسمالہ خاص اس بحث میں مرتب ہوجائے اس کے تطویل سے اعراض کیا اللہ جل شانہ اس مختصر کو مسالہ خاص اس بحث میں مرتب ہوجائے اس کے تطویل سے اعراض کیا اللہ جل شانہ اس مختصر کو

[1]... فأوى رشيد بير (من ب) مصداول مفحه 22 مطر 4 تا6 مير فحد كتب خانه ، كراجي

[2]... تقوية الايمان م فيد 22 ، آخرى سطر ، ميرمحد كتب خانه ، كراچي

[3]... توطیح البیان معفیه 4، مطبع قاسمی دیوبند/الینا معفیه 5، مثموله رسائل چاند پوری ، جلداول، صفحه 124، انجمن ارشاد السلمین D.6 شاداب کالونی، حمید نظانی روفی، لا مور، اشاعت 1978/الینا (جدید کمپوزنگ ایدیشن) مفیرساله 5 مفی جلد 115.

باعث مدایت خالفین فر ما دے۔

م بفتم.[1]

سفر میں حضرت فخر دو عالم صلی الله تعالی علیه وسلم کے ساتھ عائشہ رضی الله تعالی عنها تقیس _ان کا ہارگم ہو گیا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و ہاں تھہر گئے صحابہ کرام رضوان الله علیهم اجمعین نے ہار ڈھونڈ ااگر رسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کومعلوم ہوتا تو کیوں نہ بتاتے؟[2]

مخالفین کے دلائل کا دارومدار باطل وغلط قیاسوں بررہ گیاہے۔کسی آیت وحدیث سے جب وہ اپنا دعوی کسی طرح ثابت نہیں کر سکتے تو بجبوری و ناچاری اپنی غلط رایوں کو بجائے دلیل کے پیش کر دیتے ہیں نہ معلوم انھوں نے اپنی رائے کو دلائل شرعیہ میں سے کوسی دلیل قر ار دے رکھا ہے دینی مسائل اور حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے اوصاف زیدوعمرو اور ہر ماوشا کے منتشر خیالات پرموقوف نہیں ہیں جب آیات واحادیث اور کتب معتبرہ سے حضور اقدس علیہ الصلوة والسلام كا عالم جميع اشياء مونا ثابت مواتو مخالفين كا ومم كس شار و قطار ميس ب ايخ خیالات واہیہ کوآیات واحادیث کے مقابلہ میں انکاردکرنے کے لئے پیش کرنا مخالفین ہی کی جراً ت ہے اس سوال کا دارومدار صرف اس بات پرہے کہ حضرت نے نہ بتایا اول تو اس میں کلام ہے مخالف کو اس پر دلیل لا ناتھی ، کوئی عبارت پیش کرناتھی مگر وہاں اس کی ضرورت ہی نہیں جو بات منه میں آئی کہددی حضور کی جس فضیلت کا جا ہامحض بزور زبان انکار کر دیا بخاری ومسلم کی مديث ہے ((فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا))[3] امام نووى

[1].... بيشبه مسلطه غيب مصدقه مولوي رشيد احمر كنگوبي ص اور غيبي رساله ص ١٩ اور كشف الغطاص ٩ ١٥ ورسهم الغيب ص ۹۸ [مین کیا ہے۔] نوٹ: بیرجاشیہ طبع مشس المطالع ،مرادآ باد کے سواکسی نسخہ میں درج نہیں۔

[2]... مسئله درملم غيب مطبوء مع علم غيب از قاري محمر طبيب، صد 156 ،اداره اسلاميات 190 اناركلي ، لا بور ، باردوم ، ماري 1981

[3]...الصحيح البخاري، كتاب التيمم،باب اذا لم يحد ماء ولا ترابا،رقم الحديث336،صفحه95،دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة:1425,1426هـ/2005م

وفي رواية مسلم: "فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاسًا مِنُ أَصُحَابِهِ فِي طَلَبِهَا"

الصحيح المُسلم، كتاب الحيض، بَابُ التّينشم، الرقم المسلسل703، صفحه 183، دار الفكر___

فرمات بين يحتمل أن يكون فاعل وجدها، النّبي "اااس معلوم موتاب كمضور خوداس کے داجد ہیں وہ ہارخودحضور نے پایا پھرنہ بتایا کے کیامعنی اور فرض بیجئے کہنہ بتایا تو نہ بتانا ۔ تسی عالم کا نہ جاننے کو کب منتلزم ۔ بیرکہاں کی منطق ہے آگریہی قیاس ہےتو خدا خیر کرے کہیں آپ علم الہی کا اسی قیاس سے انکار نہ کر بیٹھیں کہ کفار نے وقت قیامت کا بہتیرا سوال کیا اور ﴿ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيلِمَةِ ﴾ [2] كما كئم الله سجانه نے نه بتايا معلوم موتاتو كيوں نه بتا تا معاذ الله نه بتانا کسی حکمت سے ہوتا ہے نہ کہ اس کے لئے عدم علم ضروری ہو۔اس نہ بتانے میں جو حکمتیں ہیں وه آپ کوتو کیا نظر آئیں گی آئکھ والوں ہے بوجھتے شیخ المشائخ قاضی القصناة اوحد الحفاظ والرّواة شهاب الدين ابوالفضل ابن حجرعسقلاني رحمة الله عليه فتخ البارى شرح سيح بخارى جلداول صفحه ٢١٥ مِين فَرَمَاتُ بَيْنُ وَاسْتُلِلَّ بِذَلِكَ على جَوَازِ الاقامه فِي الْمَكَانِ الَّذِي لاماء فِيهِ ''أَذَا لعنی اس ا قامت سے بیونائدہ حاصل ہوا کہ جس جگہ یانی نہ ہو وہاں تھبرنے کا جواز معلوم ہوا اگر حضور فورأى بتادية توبيمسائل كيونكر معلوم موسكة مع بذابيهي معلوم مواكه امام كوسفر ميس مومكر اس كومسلمانول كے حفظ حقوق كا خيال كرنا جائے فتح البارى ميں ہے 'و فيد اغتناء 'الإمام بحِفْظِ حُقُوق الْمُسلمين وَان قلت "الاستعلاء في كتن مسائل نكالے كرون ميت کے لئے اور اس کے مثل رعیت کی ضرورتوں اور مصلحتوں کے لحاظ سے امام کو قیام کرنا چاہئے فتح البارى مين هُ وَيَلْتَحِقُ بِتَحْصِيلِ الضَّائِعِ الْإِقَامَةُ لِلْحُوقِ الْمُنْقَطِعِ وَدَفْنُ الْمَيِّتِ وَنَحُو ُ ذَلِكَ مِنْ مَصَالِحِ الرَّعِيَّةِ ''^[5] اس ميں بيبھى اشاره فرمايا كه مال كوضائع كرنا نه

___للنشرو التوزيع،بيروت،الطبعة:1424هـ/2004م ترجمه: رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم في ايك مردكو (بار تلاش كرف) بهيجا تو بارياليا

[1]...عمدة القارى شرح صحيح البحاري، كتاب التيمم الحزء 4، صفحه 6، دار إحياء التراث العربي، بيروت [ولفظه: وقال النووى: يحتمل أن يكون فاعل وحدها، هُوَ النَّبِي]

ترجمہ: ایک اختال بیہ ہے کہ 'و جد'' کا فاعل نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔ (اس صورت میں معنی بیہوگا کہ 'رسول الله صلی الله تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ایک مردکو ہار تلاش کرنے بھیجا تو خود ہارکو پالیا۔'') [2]...القرآن الكريم، پاره29،سورة القيامة (75)،آيت6

[3]....فتح البازي شرح صحيح البحاري ،باب التيمم البسملة قبله،الحزء1، صفحه433،دار المعرفة، بيروت، 1379 ر- المعرفة، بيروت، 1379 البحاري ،باب التيمم البسملة قبله،الحزء 1، صفحه 433،دار المعرفة، بيروت، 1379 [4] فتح الباري شرح صحيح البحاري ،باب التيمم البسملة قبله،الحزء 1، صفحه 433،دار المعرفة، بيروت، 1379 ترجمہ: اور اس میں تعلیم ہے کہ حقوق بھلے چندا یک ہی ہول امام حفظ حقوق مسلمین کا اہتمام کرے۔

عابي وفيه إشَارَةٌ إلَى تَرُكِ إضَاعَةِ الْمَالِ "(السح البارى)[1] اور بيكيا مرے كى بات معلوم ہوئی کہ اس اقامت کی وجہ سے پانی نہ ملا اور صحابہ کونماز کی فکر ہوئی کہ کہاں سے وضو کیا جائے گائس طرح وضو کیا جائے گا تو وہ ہے چین ہوئے لامحالہ ان کوسوال کرنا پڑا تو حضرت صديق اكبررضى الله عنه يصوال كيا اورحضورا قدس عليه الصلوة والتسليمات كوايسي ضروري سوال کے لئے بھی بیدار کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی اور کسی نے گوارانہ کیا اس ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی الله تعالی علیہ وسلم کوخواب سے بیدار کرنے کاکسی کوئی نہیں ہے ' إِنَّمَا شَكُو ا إِلَى أَبِي بَكْمِ لِكُوْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَائِمًا وَكَانُوا لَا يُوقِظُونَهُ''(فتح الباري)[2] حضرت صدّ بق اكبررضى الله عنه نے اس فكر ميں كه نماز كس طرح پڑھيں گے حضرت صديقه رضى الله عنها کی کو کھ میں (کمر میں) انگلیاں مازیں بیضرب ایسی ہے کہ انسان بے اختیار احجل پڑتا ہے گر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کے زانو پر آرام فرمار ہے تھے اس وجہ سے آخیں جبنی نہ ہونے پائی اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ادب اس درجہ ہونا جا ہے کہ الیسی طبعی حرکات بھی نہ ہونے یا تیں جن سے خواب ناز میں فرق آنے کا اندیشہ ہو 'فید استِ حباب الصَّبْرِ لِمَنْ نَالَهُ مَا يُوجِبُ الْحَرَكَةَ أَوْ يَحْصُلُ بِهِ تَشْوِيشُ النَائِمِ ''(فتح البارى)[3] نضيات حضرت صديقة رضى الله عنهاكا اظهار وفيه دَلِيلٌ عَلَى فَضْلِ عَائِشَةً

වසටසටසටසටසටස 🏶 🏶 🏶 🏵 වසටසටසටසටසටස

[5]...فتح الباری شرح صحیح البحاری ،باب التیمم البسملة قبله،الحزء 1، صفحه 433،دار المعرفة، بیروت، 1379 ترجمہ:اور قافلے سے جدا ہو جانے والول کے آملنے،میت کے دنن کرنے اور رعایا کی صلحوں کے اس جیسے دیگرامور کے لئے قیام کرنا بھی، سی گمشدہ چیز کی تحصیل کے لئے قیام کرنے کی صورت سے کمحق ہے۔

[1]... فتح البارى شرح صحيح البحارى ،باب التيمم البسملة قبله الحزء 1، صفحه 433 دار المعرفة ،بيروت ، 1379 ترجمه : حضور انورصلى الله تعالى عليه وآله وسلم كاس من اشاره م كه مال كوضائع ندكيا جائد -

[2]...فتح الباری شرح صحیح البحاری ،باب النیمم البسملة قبله،الهزء 1، صفحه 433،دار المعرفة، بیروت، 1379 ترجمه: سحابه کرام ملیهم الرضوان نے پانی نوطنے کی شکایت حضرت ابو بکرصد بق رضی الله تعالی عنه کی بارگاه میس کی ، کیونکہ حضورا نورصلی الله تعالی علیه وآله وسلم محوخواب تصاور صحابه کی عادت تھی کہ حضورا کرم صلی الله تعالی علیه وآلہ وسلم محوخواب تصاور صحابه کی عادت تھی کہ حضورا کرم صلی الله تعالی علیه وآلہ وسلم کونیندے بیدار نہیں کرتے تھے۔

[3]...فتح الباری شرح صحیح الم مجماری ،باب التیمم البسملة قبله ،الحزء 1 ، صفحه 433 دار المعرفة ،بیروت ، 1379 ترجمہ: اس میں بیان ہے کہ جب کسی کوکوئی الی بات پنچے جو حرکت یا کسی ایسے امر کی مقتضی ہوجو (اس کی گود میں) سونے والے کے لئے باعث تشویش ہوتو اسے صبر کرنامتحب ہے۔ [1]...فتح الباری شرح صحیح البحاری ،باب التیمم البسملة قبله ،العزء 1 ، صفحه 434 ،دار المعرفة ، بیروت ، 1379 مر ترجمہ: اس حدیث میں سیدہ عاکثر صدیقدر منی الله تعالی عنها اور آپ کے والدِمختر م کی فضیلت کا بیان ہے اور الن دونوں سے مرر برکت کے ظہور کی دلیل ہے۔

[2]...الصحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله وفکم تَجدُوا مَاءً فَتَهَمَّوا صَعِیدًا طَیبًا ﴾ (النساء 43)، رقم الحدیث 4608، صفحه 1133، دار الفکر للنشر والتوزیع، بیروت، الطبعة: 1426, 1425هـ/2005م فتح الباری شرح صحیح البخاری ،باب التیمم البسملة قبله الحزء 1، صفحه 434، دار المعرفة، بیروت، 1379 ترجمہ: الله تعالی نے تم المل فان شرع وام کے لئے برکت رکی ہے۔

[3]....فتح الباري شرح صحيح البخاري مهاب التيمم البسملة قبله الحزء 1، صفحه 434 دار المعرفة، بيروت، 1379

[4]...فتح البارى شرح صحيح البحارى ،باب التيمم البسملة قبله ،الحزء 1، صفحه 434 ،دار المعرفة ، بيروت ، 1379 ...فتح البارى شرح صحيح البحارى ،كتاب التيمم ،باب اذا لم يحد ماء ولا ترابا ، رقم الحديث 336 ، صفحه 96 ، دار الصحيح البحارى ،كتاب التيمم ،باب اذا لم يحد ماء ولا ترابا ، وقم الحديث قوالله مَا نَزَلَ بِلُ مِن أَمْرِ الفكر للنشر والتوزيع -بيروت ، الطبعة :1425,1426هـ/2005م [ولفظه :قَوَ الله مَا نَزَلَ بِلُ مِنْ أَمْرِ تَكْرَهِينَ فِيهِ خَيْرًا]

فتَح البارى شرح صحيح البخارى،قوله باب قول النبى صلى الله عليه وسلم (لَوَ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا)،تحت رقم الحديث3656،الحزء7،صفحه34،دار المعرفة،بيروت، 1379

[6]...فتح الباري شرح صحيح البخاري ،باب التيمم البسملة قبله،المنزء 1، صفحه 435،دار المعرفة، بيروت، 1379

ا ے صدیقہ تم بقیبنا بیٹک بڑی برکت والی ہو۔اہل ایمان کوتو نظر آتا ہے کہ حضرت صدیقہ کے ہار
کی وجہ سے شکر اسلام کوا قامت کرنا پڑے اور پانی نہ ملے تو ان کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ
تیم کو جائز فر مائے اورمٹی کو مطہر کردیے لیکن جہاں آٹکھیں بند ہوں اور بھیرت کا نور جاتا رہا ہو
وہاں سوائے اس کے بچھن معلوم ہوکہ حضرت کو کم نہ تھا

چشمرید اندیش که برکنده باد

عیب نماید هنرش در نظر [۱]

خلاصہ بیر کہ مخالفین کا بی قیاس فاسد باطل محض اور سرایا لغو ہے اور ان کے مدعائے باطل کواس سے کوئی تا ئیز ہیں پہنچ سکتی۔

شيم

قاضی خان میں ہے''رجل تزوج امرأة بغیر شهود فقال الرجل والمرأة خدائے دا و پیغمبر دا گوالا کردیم قالوا یکون کفرا لانه اعتقد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب وهو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت''آثا ترجمہ: ایک مردنے ایک عورت ہے بغیر گواہوں کے فکل کیا پس مرداور عورت نے کہا خدااور رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیب کواہ کیا کہتے ہیں کہ یہ کم روگاس لئے کہاس نے یہا عقاد کیا کہرسول اللہ تعالی علیہ وسلم غیب کوجانے ہیں اور حال یہ کہ وہ ذندگی میں بھی غیب کوجین جانے میں بعد وفات کے کوئر جان سکتے ہیں۔

<u> جواب:</u>

معترض كامنشاء بيه يه كمعتقد علم غيب نبي صلى التد تعالى عليه وسلم كى تكفير فقه عن ثابت

[1]... ترجمہ: چشم بداندیش کو پھوڑ ڈ الوکہ پیتوان کے ہنرکوبھی عیب دکھاتی ہے۔ (محمد مررضا المدنی)

[2]... بيشبغيبي رسالي ١٢ اور كشف الغطاص ٢٣٠ ميس ہے۔

نوت: بيه اشيه طبع مش المطابع ، مرادآ باد كے سوائسي نسخه ميں درج نہيں -

[3]....فتاوى قاضى خاذ (فتاوى خانية)، كتاب السير،باب ما يكون كفرا من المسلم وما لا يكون، العزء 4، صفحه 883،مطبع نو لكشور، لكهنو، 1331هـ/1913م

کرے مرابھی اس کو پیز نہیں کہ اس نے بیکفراینے ذمہ لے لیا ہے کہ قاضی خان کی عبارت سے اگر کفر ثابت ہوتا ہے تومعتقدِ علم غیب نبی بھی (معاذ اللہ) کا فراور تمام مخالفین یعنی وہابی بھی کیونکہ وہ قائل ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت کوبعض غیوب کاعلم عطا فر مایا ہے بیں ہمو جب عبارت قاضی خان کے ان کے کفر میں ان کی قہم کے ہموجب شبہیں ۔آپ بیکہیں گے وہا بیول نے حضورا قدس صلی الله تعالی علیه وسلم کے لئے بعض غیوب کے علم کا بھی کب اقر ارکیا ہے۔ملاحظہ ہو اعلاء كلمة الحق صفحه ١٤ ' اور بهت چيزي اورامورغيب كے ق تعالى في آپ كوتكيم فرماے كهان کی مقدار حق تعالیٰ ہی کومعلوم ہے۔'اور فیصلہ علم غیب صفحہ ۱۳ میں مولوی ابوالو فا ثناء اللہ امرتسری کے بیلفظمسطور ہیں۔" بھلاکوئی مسلمان کلمہ گواس بات کا قائل ہوسکتا ہے کہ حضرات انبیاء میہم السلام کوامورغیبیہ پراطلاع نہیں ہوتی ہے۔مسلمان کہلا کراس بات کے قائل ہو نیوالے پر خدا اور فرشتوں اور انبیاء اور جنوں بلکہ تمام مخلوق کی لعنت ہو۔''[1] اور منکرین کے اقر ار ابتداء رسالہ میں مذکور ہو چکے ہیں۔الحاصل ہمارے خالفین بھی بعض غیوب کا اقر ارکررہے ہیں اور ہم بھی بعض غیوب ہی کا اثبات کررہے ہیں^[2] (کیونکہ جمیع اشیاء بھی بعض مغیبات ہیں) تو اگر معاذ الله قاضی خان کی عبارت ہے ہم پرالزام آئے گا تو ہمارے خالفین ضرور کا فرکھبرینگے،

دیدی که خون ناحق پروانه شمع را

چندان مان نه داد که شب راسحز کند

اور اگر وہ کافر نہ تھہریں تو کیا ہم نے ہی خطا کی ہے اب عبارت قاضی خان پرغور فرمائیے کہ اس مسکلہ میں فرمائیے کہ اس مسکلہ میں

अविभवेभवेभवेभवेभवेभवेभवे कि कि कि कि भवेभवेभवेभवेभवे

[1]...فيعلم غيب،

[2]... فرق اتنا ہے کہ ہم ان بعض کوا تناوسی جانتے ہیں کہ جمع اشیاء کے علوم ان میں داخل ہیں اور مخالفین گنتی کے دو ایک حتی کہ یہ کھودیتے ہیں کہ' حضور کود یوار کے بیچھے کا بھی علم ہیں۔' معاذ اللہ اور بعض گتاخ تو یہاں تک بک اضحتے ہیں کہ'' انہیں اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہیں۔' استغفر اللہ۔ فوت: یہ ماشیہ طبع عمس المطالع ،مراد آباد کے نسخہ میں درج نہیں۔

[3].... ترجمہ توریج کی کم علی پروانہ کا خون ناحق ہوا، کہ اس نے اسے پچھ بھی نددیا یہاں تک شب کو حرکر دیا۔ (محمد شرر مناالمدنی) اختلاف ہاور قاضی خان وغیرہ فقہا کی عادت ہے کہ وہ لفظ 'قالوا''اس مسئلہ پرلاتے ہیں جو خوران کے زوریک غیر مستحسن ہواور ائمہ سے مروی نہ ہو چنا نچہ شامی جلد ۵ صفحہ ۲۵ میں ہے 'کفظة قالوا تُذکر فیما فید خولاف کما صرّحوا بد ''انا غینہ استملی شرح مدیۃ المصلی کشفظة قالوا تذکر فیما فید خولاف کما صرّحوا بد ''انا غینہ استملی شرح مدیۃ المصلی حلی علی النبی صلی علیہ وسلم فی القنوت قالوا لایصلی علیہ فی القعدة الاخیرة ففی قوله 'قالوا'' اشارة الی عدم استحسانه له والی انه غیر مروی عن الائمة کما قالناہ فان ذلك هو المتعارف فی عباراتهم لمن استقرأها والله تعالی اعلم ''انا ابمعلوم ہوگیا کہ قاضی خان کی عبارت خودقاضی خان کے نزدیک غیر مستحس اورغیر اعلم مروی اور جہل ہے درالحقار میں مروی اور جہل ہے درالحقار میں مروی اور حجل ہو درالحقار میں ہے'' ان الدی کم و المتعارف فی عباراتہم عنوع اور جہل ہے درالحقار میں مروی اور خیم و الفتیا بالقول المر جو جھل و خرق لیا خیماع ''انا الدی کماع و الاحتار میں کہ تاضی خان والامسئلہ ہو ہاں بھی لفظ 'فیل و خرق کی لیا موجود ہے۔

علم مالغیب کے اثبات میں فقیی عمارات

درالخاركاب النكاح مين مَ تُزَوَّجَ بِشَهَادَةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ

[1]....رد المحتار على الدر المختار،كتاب الاشربة،الجزء6،صفحه450،دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية، 1412هـ 1992م

ترجمه: لفظ " قالوا " ان مسائل میں ذکر کیا جاتا ہے جن میں اختلاف ہوجسیا کہ علاء نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے۔

[2]...غنية المستملي شرح منية المصلى(الحلبي الكبيري)،فروع في صلوة الوتر، تنبيه:القنوت في صلوة غير الوتر،صفحه366،مكتبه نعمانيه كانسي روذ،كوئته)العلامة الشيخ ابراهيم الحلبي

ترجمہ: امام فاضی خان کا کلام اس جانب مشیر ہے کہ بیقول ان کے نزدیک غیر مختار ہے کیونکہ انہوں نے (اپنے فاوی میں) فرمایا ہے کہ 'نمازی جب قنوت میں حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج لے تو علاء نے فرمایا کہ اب تعدہ اخیرہ میں حضور پر درود نہ بھیج۔'' پس امام قاضی خان کے فرمان'' قالوا''(یعنی علاء نے فرمایا) میں اس جانب اشارہ ہے کہ بیقول ان کے نزدیک غیر سخسن ہے اور ائمہ سے مروی نہیں جیسا کہ ہم نے فیرمایی کیونکہ استقراء سے واضح ہے کہ فقہاء کی عبارات میں بہی انداز متعارف ہے۔

[3]....در المختار شرح تنوير الابصار و حامع البحار،مقدمة،صفحه16،دار الكتب العلمية- بيروت، لبنان، الطبعة الاولى: 1423هـ 2002م

ترجمه: قول مرجوح پرتکم کرنااورفتوی دیناجہالت وخرق اجماع ہے۔

وَسَلَّمَ لَمْ يَجُوْرُ ، بَلُ قِيلَ يَكُفُّو ' ' ' ' الشامی میں ہے' (فَوْلُهُ: يكفو) يَلْانَهُ اعْتَقَدَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمُ الْعَيْبِ قَالَ فِي التَّعَارُ خَانِيَة . وَفِي الْحُجَّةِ ذَكْرَ فِي الْمُلْتَقَطِ أَنَهُ لَا يَكُفُّرُ لِآنَ الْاشْيَاءَ تَعْرَضُ عَلَى رَوْحِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وَأَنَّ الرَّسُلَ يَعْرِفُونَ بَعْضَ الْعَيْبِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (عَالِمُ الْعَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلَى عَلَيهِ أَحَدًا إلا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولِ) اهر '' ' الله تَعَالَى (عَالِمُ الْعَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلَى عَلَيهِ أَحَدًا إلا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولِ) اهر '' ' قال الله تَعالَى الله عَنْ الله عَنِ الله عَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولِ) الله عَلَى الله تعالى عليه وَلَمْ الْعَيْبِ كَا الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَلَى الله عَلَى الله عَنْ الله عَلَى الله عَلَيْهِ وَعَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَيْهِ وَعَلَى الله عَلَى الله عَلَيْهِ وَعَلَى الله عَلَى الله عَلَيْهِ وَالله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله عَلَى الله عَلَى الله وَالله عَلَى الله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله عَلَى عَلَى الله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله عَلَى الله وَالله عَلَى الله عَلَى الله وَالله وَالله عَلَى الله عَلَى الله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله الله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله الله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله الله عَلَى الله وَالله وَالله وَالله وَالله عَلَى الله وَالله وَال

[1]...در المحتار شرح تنوير الابصار و حامع البحار، كتاب النكاح، فروع:قال زوجني ابنتك على ان امرها بيدك، صفحه 179، دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، الطبعة الاولى: 1423هـ 2002م

ترجمہ: کسی خف نے اللہ اوراس کے رسول کی گواہی سے نکاح کیا توبینا جائز ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ كفر ہے۔

[2]...رد المحتار على الدر المحتار،كتاب النكاح،فروع:قال زوجني ابنتك على ان امرهابيدك، الجزء، مصفحه27.دار الفكر-بيروت،الطبعة :الثانية، 1412هـ 1992-م

[3]...القرآن الكريم، باره 29، سورة الحن (72)، آيت 26,27 ترجمهُ كنز الايمان: غيب كا جانن والاتواپي غيب بركسي كومسلط نبيس كرتا سوائ اپني بينديده رسولول كه كه ان كه آگ پيچي بهرامقرر كرديتا ہے۔

[4] ... خزانة الروايات ، كتاب النكاح ، باب ما ينعقد به النكاح، صفحه 241، مخطوطه مخزونه لائبريرى، جامعه نظاميه رضويه، لوهارى گيت، لاهور (3/2655) [ولفظه: في المضمرات من فتاوى الحجة اذا تزوج امرأة بشهادة الله ورسوله لا يصح النكاح بحكم الله ورسوله وحكى عن ابي القاسم انه قال كفر مخض لانه يعتقد ان النبي عليه السلا يعلم الغيب والصحيح انه لا يكفر لان الانبياء عليهم السلام يعلمون الغيب ويعرض عليهم الاشياء فلا يكون كفرا]

"معدن الحقائق"، جمين وستياب بين بوكل.

پیش کی جاتی ہیں پس کفر نہ ہو گا۔شامی باب المرتد میں مسئلہ بزاز ہے ذکر کر کے فرماتے ہیں "كَاصِلُهُ أَنَّ دَعُوى عِلْمِ الْغَيْبِ مُعَارِضَةٌ لِنَصَّ الْقُرْآنِ فَيَكُفُرُ بِهَا، إِلَّا إِذَا أَسْنِك ذَلِكَ صَرِيحًا أَوْ ذَلَالَةً إِلَى سَبَبِ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى كُوحِي أَوْ إِلْهَامِ "العِنْ غيب كالْجُولُ نص قرآن کے معارض ہے ہیں اس کا مدعی کا فرہوجائے گالیکن اگراس نے صریحاً یا دلالتہ کسی سبب کی طرف نسبت کرلی ہے جواللہ کی جانب سے ہوشل وی والہام وغیرہ کے تو کا فرنہیں در الخاريس بُ وفيها كُلُّ إنْسَان غَيْرِ الْأَنْبِيَاء لِلا يُعْلَمُ مَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ وَبِهِ ا إِلَّانَّ إِرَادَتُهُ تَعَالَى غَيْبٌ إِلَّا الْفُقَهَاء ۖ فَإِنَّهُمْ عَلِمُوا إِرَادَتُهُ تَعَالَى بِهِمْ بِحَدِيثِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقُّهُ فِي الدِّينِ "[2]غاية الاوطار مين ال عبارت کے تحت مسطور ہے ' اوراشاہ میں ہے کہ ہرآ دمی سوائے انبیاعلیہم السلام کے جانتائبیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے اس کے ساتھ دارین میں اس واسطے کہ تق تعالیٰ کا ارادہ غیب ہے مرفقیہ اس کوجانے ہیں اس واسطے کہ وہ جان گئے ہیں حق تعالی کے ارادہ کوجوان کے ساتھ ہے رسول صادق مصدوق کی اس حدیث کی دلیل سے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالی خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کودین میں فقیہ کرتا ہے بعنی امردین میں فہم ملیم عطا کرتا ہے۔ اوا

اب خوب ظاہر ہو گیا کہ فقہ میں بھی جہاں انکار ہے اس کے بہی معنی ہیں کہ بے تعلیم اللی کے سی کو عالم غیب بتا نا کفر ہے اور تعلیم اللی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

[1]...رد المحتار على المع المحتار، كتاب الحهاد، مطلب توبة الياش مقبولة دون ايمان الياس، الحزء4، صفحه 243،دار الفكر-بيروت،الطبعة الثانية، 1412هـ 1992م

[2]...در المحتار شرح تنوير الابصار و حامع البحار،مقدمة،صفحه12،دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، الطبعة الاولى: 1423هـ 2002م

[3]... غاية الاوطارترجمهُ اردودر مختار، ديباچه، الجزء 1، صفحه 17,18 مطبع نا مي نشي نولكتور بكهنو الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ عَلَى مَلْعَبِ أَبِي حَنِيْفَةَ النُّعُمَانِ لابن نحيم ،الفن الثالث:الحمع والفرق، الفروق، فائدة: كل إنسان غير الأنبياء ...، ،صفحه 337، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان ،الطبعة الأولى: 1419هـ

1999م [ولفظ الاشباه: "فائدة : كل إنسان غير الأنبياء لم يعلم ما أراد الله تعالى له وبه؛ لأن إرادته غيب عنا، إلا الفِّمَهاء فإنهم علموا إرادته تعالى بهم بحبر الصادق المصدوق؛ بقوله صلى الله تعالى عليه

وسلم ((فسن يرد الله تعالى به حيرا يفقهه في الدين)) كذا في أول شرح البهجة للعراقي."]

شيم

جمیع اشیاءغیرمتناہی ہیں پھرحصرت کوغیرمتناہی کاعلم کیوں کر ہوسکتا ہے۔^[1]

جواب:

مولوى اشرف على صاحب كي تقريظ كارد

قَوْلُه: بعد الحمد والصلوة احقر الوراى اشرف على عنى عنه بتائيد مضمون رساله اعلاء كلمة الحق عرض كرتا ہے كم نبوى صلى الله تعالى عليه وسلم كے باب ميں جوآيات واحاديث وارد بين وہ تين فسم كى بين ايك وہ جويقيناً ايجاب جزئى كومفيد بين دوسرى وہ جويقيناً وارد بين وہ تين فسم كى بين ايك وہ جويقيناً ايجاب جزئى كومفيد بين دوسرى وہ جويقيناً

व्यस्त्र हास होस्स होस होस्स होस होस होस्स होस होस्स ह

[1]... خلاصة تحرير مولوى اشر تعلى تھا نوى وحليم بجنورى نوت: مطبع شمس المطابع ،مرادآ باد كے نسخه ميں'' خلاصة تحري'' كى بجائے'' خلاصة تقرير'' كے الفاظ مندرج ہیں۔

[2]...القرآن الكريم ، پاره29،سورة الحن(72)،آيت28

[3]...مفاتیح الغیب (التفسیر "الکبیر)، پاره 29،سورة الحن (72)،تحت الآیة فوق اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِم وَ اَحُصٰی [3]...مفاتیح الغیب (التفسیر "الکبیر)، پاره 89،سفره 680،دار اِحیاء التراث العربی، بیروت،الطبعة الثالثة 1420هـ کُلُّ شَیْء عددًا الله [آیت 28]، السزء 30،صفحه 680،دار اِحیاء التراث العربی، بیروت،الطبعة الثالثة 1420هـ ترجمه: هم کہتے ہیں: پچھشک نہیں کہ احصا عدد یعن گنتی کرنا امور متا ہید ہی میں ہوتا ہے۔ رہی بات لفظ "کل شرحه الله الله مارے نزویک موجودات شرحه العدد ہیں۔

مرجوتا ہے اور موجودات متا ہی فی العدد ہیں۔

سلب جزئی کومفیر ہیں اور ان دونوں قسموں میں کسی کوکوئی کلام ہیں۔'' اُفُولُ: سبحان الله بيرفقره كه ان دونول قسمول ميں تسى كوكوئى كلام نہيں كيسى جرأت ہے منجتين كا دعوى كل شيء معلوم لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم[1] ب اور بيموجبه كليه باس كي تقيض سالبه جزئيه به (مثاله بعض الاشياء ليس بمعلوم لنبينا)[2] جو تخص ايجاب كلي كامرى باس كوس طرح سلب جزئي ميس كلام نہ ہوگا؟ كيا مولوى صاحب كنزديك مدى كواسينے دعوے كى نقيض مسلم ہوتى ہے اور اس میں کوئی کلام نہیں ہوتا۔ یہ بھی خوش فہی ہے، ایک روسرے خصم خود کہتا ہے کہ بھلاکوئی ایک آیت یا حدیث توالی سناؤ کہ جس کامیضمون ہوکہ فلال چیز کاعلم سرور اكرم كوديا بى نبيس كيا چنانچيز بدة الخففين امام المناظرين جناب الحاج حضرت مولنا مولوى احدرضا خال صاحب دام يضهم في انباؤ المصطفى [3] كصفحه سم پر فرمایا'' ہاں وہاں تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی جنگلی وکوہی سب کو دعوتِ عام ہے ﴿ إِجْمَعُوا شُركاءً كُمْ ﴾ چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہوکرایک آیت قطعی الدلالة ما ایک حدیث متواتر بقینی الافاده حیمانث لائیں جس سے صاف صرح طور پر ثابت ہوکہ تمامی نزولِ قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے ذکورہ ماکان و مایکون سے فلال امرحضورا قدس صلى الله تعالى عليه وسلم م يخفى ر ما جس كاعلم حضور كوديا ہى نہ گيا۔ فيان لکم تَفْعَلُوا وَ لَنْ تَفْعَلُوا فَاعْلَمُوا أَنَّ الله لَا يَهْدِى كَيْدَ الْخَائِنِينَ " [5][6] اب ي

වසටසටසටසටසට අපි අපි අපි අවසටසටසටසටසටසට

[1]...ترجمه: مارے نبی صلی الله تعالی علیه وآله وسلم کو ہرشے معلوم ہے۔

[2] ... ترجمه: مثلًا دبعض اشياء جهارے نبی صلی اللہ تعالی عليه وآله وسلم کومعلوم نبيس-

بيرسال مباركة قاوى رضوي (مخرجه)، رضافا وَنَدُلِيْن، لا موركى جلد 29 كصفحه 1055 يرموجود ہے۔ [4]... إِنْبَآوَ الْمُصَطَفَى بِحَالِ سِرَّ وَاَنْحَفَى (١٣١٨ه)، صفحه 5، مطبع اهلسنت و جماعت، بريلى، هند، بار هفتم 1926ء العطايا النبوية في الفتاوى الرضوية (مخرجه)، رساله: انباؤ المصطفى بحال سر واخفى (١٣١٨ه)، ج29، صفحه 489، رضا فاؤن لليشن، لاهور

---نوث: سن 1926 ء كومولا نامحرابرا بيم رضا خان صاحب قاورى رضوى عليه الرحمة في مطبع ابلسنت و--- کہد ینا کہ ان دونوں قسموں میں کسی کو کلام نہیں کس درجہ کی دیا نت اور کیسانج ہے۔
قَوْلُهُ: '' تیسری وہ جو محتمل ایجاب کلی اور ایجاب جزئی دونوں کو ہے۔''
اُفْوُلُ: مناسب تھا کہ ان اقسام کی مثالیں لکھی جا تیں نہ معلوم کس مصلحت سے لکھی نہ گئیں یہ حصر جو تھا نوی صاحب نے تین قسموں میں کیا ہے غلط ہے اسلئے کہ جو مفید ایجاب کی حصر بین قسموں میں کیا ہے غلط ہے اسلئے کہ جو مفید ایجاب کلی ہے (مثالہ فَتَحَلَّی لِنی کُلُّ شَنی عِی) الحدیث وہ ایک چو تھی قسم ہے تو ان آیات واحادیث کا حصر تین قسموں میں باطل مظہرا۔

قُولُة: "اوراس ميں كلام ہے۔" أَقُولُ: چِنوش جومرى ايجاب كلى كاہوه چوشى سے كيوں نداستدلال كرے گا

قَوْلُه: جولوگ جناب رسول مقبول صلی الله تعالی علیه وسلم کے لئے جمیع مغیبات غیر متناجیه

کے علم کا اثبات کرتے ہیں۔

افغول: بی باں مضرور بتائے کہوہ کون لوگ ہیں جوحضرت سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے جمعے مغیبات غیر متنا ہیہ کے علم کا اثبات کرتے ہیں۔

مثنین علم نبی کریم سلی الله تعالی علیه وسلم حضرت کے لئے ہر گرجیج مغیبات غیر
مثنی ہیں کے علم کا اثبات نہیں کرتے روز بردسی آپ نے ان پر چپکائی وہ تو جمیج اشیاء
مثنا ہیں ہے علم کا دعویٰ کرتے ہیں اور جمیع اشیاء مثنا ہی ہیں جبیبا کہ جواب شبنیم میں فدکور ہوا۔
مؤللہ: اور اس قسم ثالث کو ایجاب کلی پرمحمول کرتے ہیں اور اس ایجاب کلی کو اپنا متمسک

برات بیات افغ ل: غلط انھیں ضرورت ہی کیا ہے کہ شم ثالث کو اپنامتمسک تھہرائیں جبکہ شم رابع

अवेशवेशवेशवेशवेशवेशवेशवेशवेशके कि कि कि कि शवेशवेशवेशवेशवेशवे

۔۔۔ جماعت بر یلی سے حضور اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کے دور سائل (۱) اِنْبَاؤُ الْمُصْطَفَى بِحَالِ سِوْ وَ اَخْفَى (۱۳۱۸) کا 32 صفات پر اَخْفَى (۱۳۱۸) اور (۲) اَنْوَارُ الْانْتِبَاهُ فِنْ حِلَّ نِلدَآءِ يَا رَسُولَ اللَّهُ (۱۳۰۵) کا 32 صفات پر مشتمل ایک مجموعہ شائع کیا جس کے سرور ق کے بعد صفحہ 2 تا 18 پر سالہ انباؤ المصطفى اور صفحہ 19 تا 32 تک رسالہ انوار الانتباہ موجود تھا کیونکہ متن میں فہ کور الفاظ بعینہ ای نسخ میں مسطور تھ لہذا اول الذکر حوالہ ای نسخہ سے درج کیا گیا ہے۔)

[4]... وونو نسخو ل میں آیت طیبہ کے چندالفاظ کم درج سے ہم نے کمل آیت نقل کردی ہے۔

موجود ہومو پداور چیز ہے۔

قَوْلَة: اور جو باوجود تسلیم آپ کے اعلم الخلق ہونے کے اس علم محیط کی نفی کرتے ہیں وہ ایجاب جزئی برمحمول کرتے ہیں۔

اُقُولُ: برا کرتے ہیں اگر بے قرینہ ایجاب جزئی پرمجمول کرتے ہیں اور جو باوجو دسلیم آپ کے علم الخلق ہونے کے ایسا کرتے ہیں تو بہت برا کرتے ہیں۔ ریمانہ میں کے ایسا کرتے ہیں تو بہت برا کرتے ہیں۔

قَوْلُهُ: اب بنوفیفته تعالی بیه احقر اولاً سائلانه کهتا ہے کہ جب ایجاب کلی بوجہ احداثتملین مونے کے قطعی الدلالہ نہیں ہے تو مقام اثبات عقائد میں جو کہ دلیل قطی الثبوت قطعی الدلالة برموقوف ہے [1] اس سے کب استدلال صحیح ہوگا؟

اُفُولُ: کیا خوب! بناء فاسد علی الفاسد - حضرت آب کی شم ثالث سے مثبتین کو احتجاج کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے جو ایجاب کلی احداثملین کھیرے مثبتین شم رابع سے استدلال کرتے ہیں جس میں مجال احتال خالف اصلانہیں ، اب آپ کی بیسب تارو پود کنسج العنکبوت [مکڑی کے جالے کی طرح] ٹوٹ گئ لہذا اس شم ثالث کو تفاذی صاحب ایجاب کلی پرحمل کریں یا ایجاب جزئی پر مجت سے خارج ہے کہ مصم کا احتجاج اس سے نہیں۔ البنة اگر بے قرینہ کل کریں گے تو لیافت علمی کی داد

یا نیں گے۔ قولہ: بعض روایات مفیدہ سلب جزئی کہ اس میں اختال عقلی بھی نہیں ہوسکتا کہ زمانہ تھم ایجاب کلی کواس سے تاخر ہو۔ مثلا یہ حدیث صحاح کہ قیامت میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعض لوگوں کو حوض کو ترکی طرف بلاویں گے ملائکہ عرض کریں گے ' اِنگ کا تکدری ما آخد مور ایکا کہ علیہ وسلم بعض الوگوں کو حوض کو ترکی طرف بلاویں گے ملائد کی منا اللہ عند ہور ہا تکدری ما آخد مفید ہور ہا

المعدد ا

[2]...الصحيح البخارى، كتاب الرقاق، باب في الحوض، رقم الحديث 6576، الحزء 8، صفحه 119، دار طوق النحاة ، الطبعة الأولى: 1422هـ طوق النحاة ، الطبعة الأولى: 1422هـ ترجمه: آينيس جائية كمانهول نے آپ كے بعد كيا كيا - ہے۔ سلب جزئی کواور چونکہ بیرواقعہ قیامت کا ہے اس میں اختال عقلی بھی نہیں کہ زمانہ وُرودِروایات متحملہ ایجاب کلی کواس سلب جزئی سے تاخر ہو۔

أَقْولُ: تقدم تاخركيها؟ سلب جزئى بى كہاں ہے جب فخرعالم عليه الصلوة والسلام دنيا ميں خود ہی خبر دے رہے ہیں کہ ہم بعض لوگوں کو حوض کوٹر کی طرف بلائیں گے اور ملائکہ بیہ عرض كريں مے "إِنَّكَ" المنع تو حضور كواس كاعلم ہونا تواسى حديث ہے ظاہر۔ واقعہ تو قیامت کو پیش آئے گا اور خبر آج دے دی لیکن تھا نوی صاحب کے زدیکے علم ہی نہیں بغیرعلم ہی کے اخبار ہو گیا۔اللہ عقل سلیم عنایت فرمائے تو انسان کو بیہ مجھنا کیا دشوار ہے کہ علم نہ ہوتا تو خبر دینا کیونکرممکن تھا پھر حضور کو دنیا ہی میں معلوم ہونا اور اس واقعه كانظر انور سے گزر جانا بخارى شريف كى حديث ميں بھى مروى "بَيْنَا أَنَا فَائِمْ فَإِذًا زُمْرَةً، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، فَقُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْت: وَمَا شَأْنَهُمْ؟ قَالَ إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمْ القَهْقَرَى "أَا حضور فرمات بي الل الثاء ميل كه ميل خواب میں تھا اچا تک ایک جماعت گزری حتی کہ جب میں نے ان کو پہچانا تو ایک شخص نے میرے اُن کے درمیان سے نکل کرکہا آؤ میں نے کہا کہاں؟ اس نے عرض کیا بخدادوزخ کی طرف میں نے کہاان کا کیا حال ہےاس نے عرض کیا کہ بہ حضور کے بعد النے یاؤں پیھے بلٹ گئے یہ بخاری شریف کی صدیث ہمولوی اشرف على صاحب كواب تومعلوم مواموكا كه حضورا نورعليدالصلوة والسلام ان لوكول كو دنیا میں پہیانتے اور ان کا مال جانتے تھے پھرسلب کہاں علاوہ بریں جائز ہے کہ'' إِنَّكَ لَا تَدُرِى " مِن مِن مِن استفهام مقدر موجيها كه ﴿ وَ يِلْكَ نِعْمَةٌ تَمْنَهَا ﴾ الآية[2] اور ﴿ هٰذَا رَبِّي ﴾ [3] ميس مقدر باوراس تقديرير صحيح

^{[1]...}الصحيح البحارى، كتاب الرقاق، باب في الحوض، رقم الحديث 6587، الحزء 8، صفحه 121، دار طوق النحاة ، الطبعة الأولى: 2 142هـ

^{[2]....}پاره19،سورة الشعراء(26)،آیت22

^{[3]...} پاره7،سورة الانعام(6)،آيت76

مسلم شریف کی حدیث جو اسی مضمون میں بدیں الفاظ وارد ہے قرید قویہ ہے (فَاقُولُ: یَا رَبِّ مِنی وَمِنْ أُمَّتِی فَیقَال أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟)) [1]
یعنی پس میں کہوں گا ہے پروردگار میرے بیمیرے ہیں اور میرے امتی پس فرمایا جائے گا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ابتقانوی صاحب فرما ئیں کہ وہ سلب کیا ہوا کیا تھانوی صاحب اتنا بھی نہیں جانے تھے کہ متعدد احادیث سے حضور پر اعمال امت کا پیش ہونا ثابت ہے سے مسلم وابن ماجہ میں احادیث سے حضور پر اعمال امت کا پیش ہونا ثابت ہے سے مسلم وابن ماجہ میں ہے (اعرف سے میکی مسلم وابن ماجہ میں امت مع اپنے نیک بداعمال کے پیش کی گئی۔

[1]...الصحيح المُسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته، الرقم المسلسل 5866، صفحه 1148، دار الفكر للنشر و التوزيع، بيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م

[2]...الصحيح المُسلم، كتاب المساحد ومواضع الصلاة، باب النهى عن البصاق في المستحد، الرقم المسلسل 1 1 2 1 مفحه 2 5 8 ، دار الفكرللنشر والتوزيع، بيروت الطبعة: 4 2 4 1 هـ/ 2004م [بلفظ: "عُرِضَتُ عَلَى أَعْمَالُ أُمِّتِي حَسَنُهَا وَسَيَّهُا"]

المسنن ابن ماجه، كتاب الادب، باب اماطة الاذى عن الطريق، وقم الحديث3683، الحزء2، صفحه المعرد المعرد العربية [بلفظ: "عُرِضَتُ عَلَى أُمَّتِي بِأَعُمَالِهَا حَسَنِهَا وَسَيَّعَهَا"]

[3]...سنن أبى داود، كتاب الصلاة، باب في كنس المسجد، رقم الحديث 461، الحزء 1، صفحه 126، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت

الترمذي، ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب: 19، رقم الحديث الترمذي، ابواب فضائل الغرب الإسلامي -بيروت، سنة النشر 1998م

پیش ہوتے ہیں پھر کس طرح حضور کو ان لوگوں کے اعمال معلوم نہیں۔ تھانوی صاحب نے کس طرح سلب جزئی سمجھا۔ کہیں اس کی رمتی بھی ہے ابھی ذرا توقف فرمایئے کس کس چیز ہے آئکھیں بند کر کے انکار پراڑے رہیں گے بخاری ومسلم کی مديث شريف م وَعَنْ أبي هُرَيْرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ((إِن أُمَّتِي يُدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوَضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ يُطِيلَ غرته فَلْيَفْعُل) [1] يعنى صوراقد سَ عليه الصلوة والسلام نے فرمایا کہ میری اُمت روز قیامت غروجل لیعنی اس شان سے بلائی جائیگی كهان كاسراور ہاتھ ياؤں آثار وضوے حيكتے ہونگے پستم ميں سے جس سے ہو سکے اپنی چک زیادہ کرے مسلم شریف کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور کے جو امتی ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں انھیں حضور روز قیامت کس علامت سے پہیانیں کے فرمایا کہ اگر کسی کے بنج کلیان گھوڑے ساہ گھوڑوں میں ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان نہ لے گاعرض کیا بیشک پہچان لے گافر مایا کہ میرے امتی اس شان سے عشر میں آئیں گے کہان کے یانچوں اعضا حیکتے جگمگاتے ہو نگے اور میں حوض پر انکا پیشوا ہونگا۔ حدیث کے الفاظ سے ہیں ((قَالُوا:كَيْفَ تَعْلَمُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَى خَيْلِ دُهُم بُهُم أَلَا يَعُرِفُ خَيْلَةً؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الطهارة، الفصل الاول، رقم الحديث269، صفحه 40، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح البخاري، كناب الوضوء، باب فضل الوضوء والغر المحجلون من اثار الوضوء، وقم المحجلون من اثار الوضوء، وقم الحديث 136، صفحه 54، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1425, 1426هـ/2005م المسلسل المسلم، كتاب الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة والتحجيل في الوضوء، الرقم المسلسل المسلسل المسلم، كتاب الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م [بلفظ: إن أمّتي يَأْتُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ عُرَّاد...]

مِنَ الْوَصُوءِ، وَأَنَّا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ) [1] كيامولوى اشرف على صاحب کے خیال میں ان مرتدین کے بنج اعضا بھی چیکیں گے جس سے حضور کوان کے مومن ہونے کا خیال ہو سکے۔لاحول ولا قوۃ الاباللہ۔س بنیاد پر تھانوی صاحب سلب ثابت كرنے بيٹے ہيں؟ بالفرض اگر حضور كو يہلے سے علم نہ ہوتا تو بھى اس علامت سے حضور پہچان سکتے تھے چہ جائیکہ پہلے سے معلوم ہومعرفت ہو چکی ہوجیسا کہ سلم شریف کی روایت سے معلوم ہو چکا مگر تھا نوی صاحب نے سلب کالفظ سیکھ لیا ہے تنی ہی حدیثوں کےخلاف ہوانھیں کسی کی برواہ ہیں ایک حدیث اور سنتے جلئے حضور سید عالم عليه الصلوة والسلام نے ارشادفر ماياروز قيامت پہلے مجھے کوسجدہ کی اجازت ملے گی اور پہلے سراٹھانے کا بھی مجھی کواذن دیا جائے گا پھر میں اپنے سامنے تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچان لوں گا اور اسی طرح اینے پس پشت اور دانے بائیں بھی ایک شخص نے عرض کیا نوح علیہ السلام کی امت سے حضور کی امت تک بہت امتیں ہونگی ان سب میں سے حضورا پنی امت کوئس طرح بہجان لیں گے فر مایا ان کے ہاتھ یاؤں چہرے آثار وضوے حیکتے اور روشن ہول گے اور کوئی دوسرااس شان یرند ہوگا (کیوں تھانوی صاحب پھر بھی آپ کے نزدیک حضور کوان مرتدین کا پہچاننا ناممکن ہی رہے گا اب فرمائے آپ کے سلب کا کیسا مزاج ہے؟) اور میں انہیں یوں بہجانوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھوں میں ہوں گے اور ان کی ذریت ان کے سامنے دوڑتی ہو گی (کیول تھانوی صاحب کیا مرتدین کے اعمالناہے بھی کیا ائے داہنے ہی ہاتھوں میں ہوں گے؟ ذرا اینے سلب کی نبض تو دکھا ہے اس میں کوئی رمق باقی تو نہیں رہی؟) حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہول ((أفا أُوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُّ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَّا أُوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُّ لَهُ أَنْ يرفع

[1]...الصحيح المُسلم، كتاب الطهارة باب استحباب اطالة الغرة والنحجيل في الوضوء، الرقم المسلسل 472.مفحه 1444هـ/2004 [وفيه: "كيف تعرف" مقام "كيف تعلم"]

قَوْلُهُ: روسرامحمل بعنی ایجاب جزئی متعین اور حق طهر ااوریبی مذہب ہے نفاۃ کا۔ اُقُولُ: یہ لیافت علمی سے بے گائی اور ذہانت کی ہائی ہے کہ نفاۃ کا مذہب ایجاب جزئی ہے خداجانے کیاسوچ کرلکھا ہے جس کا مذہب ایجاب ہے وہ کیونکر نفاۃ میں شار کیا گیا؟ ایک عنایت فرما کا شبہ: جب فقیر کوتح ریہ بالا سے فراغت ملی تو ایک عنایت فرمانے ایک شبہ اور پیش کر کے فرمایا کہ بیشبہ اور اس کا جواب جو تیرے خیال میں آئے اس رسالہ میں شامل کر چنا نچہ وہ شبہ عجواب حوالہ قلم ہوتا ہے۔

> ش<u>ير:</u> شي<u>د:</u>

بعدمعراج کے جب حضرت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم سے کا فروں نے بیت

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الطهارة، الفصل الثالث ، رقم الحديث278، صفحه 41، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

المسند الإمام أحمد بن حنبل، تتمة مسند الأنصار، حديث ابي الدرداء، رقم الحديث 21737، الجزء الجزء 63، صفحه 64، مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى: 1421هـ/ 2001م

[2]... بيمسئله لم غيب مصدقه مولى تنگونى صله ٢٨ [ميس ہے-] نوٹ: بيرحاشيه طبع مثمس المطابع مرادآ باد كے سواكسى نسخه ميں درج نہيں۔ المقدس کا حال دریافت کیا تو حضور متر دد ہوئے جب اللہ جل شانہ نے بیت المقدس حضور کے سامنے کیا تب حضور نے کیا تب حضور نے کا فروں کو اس کا حال بتایا اگر حضور کو پہلے سے معلوم ہوتا تو آپ تر دونہ کرتے اور فور آبتا دیتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر چیز کاعلم ہیں۔[1]

<u> بواب:</u>

سلمان کوصرف اتناسمجھ لینا کافی ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے جمیع شیاء کاعلم قرآن وحدیث سے ثابت ہے (جبیا کہ ابتدائے رسالہ ہذامیں مفصل گزرا) تو پھرایی طرف ہے شبہ نکالنا اور ہمیشہ اس فکر میں رہنا کہ کوئی اعتراض علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر گھڑیں گویااس چیز کاانکار ہے جوقر آن وحدیث سے ثابت ہےاور بیسخت مذموم وہیج ہےلہذا ببهم رسول اكرم صلى الله تعالى عليه وسلم كاعلم جميع اشياء برثابت كر چكے تو اب كسى كواعتر اض كا ت نہیں پہنچااور جوکوئی اعتراض کرے وہ آیت یا حدیث کا مقابلہ کرتا ہے اس ہے میری مرادیہ ہے کہ ہر تخص جاہل ہو یا عالم قرآن شریف وحدیث سے جو چیز ثابت ہے اس پراپی عقل ناقص ہے اعتراض کر کے اس کی مخالفت نہ کرے بلکہ بسر دچیثم تشکیم کرے۔اب اصل شبہ کے دفع کی مرف توجہ فرمایئے ہر ذی عقل اگر علم بھی نہ رکھتا ہوتا ہم اتنا ضرور جان سکتا ہے کہ کفار نے جو تیں بیت المقدس کے متعلق حضور سرایا نورصلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دریا فت کی تھیں وہ ضرور تضور کومعلوم تھیں اس کئے کہ اگر کفارا بسے امر کا سوال کرتے جس کے جانبے کا اقر ارحضرت صلی للد تعالی علیہ وسلم نے نہ کیا ہوتا تو حضور ہرگز متر دوقمکین نہ ہوتے بلکہ بیرصاف ارشاد فر مادیتے کہ ہم نے اس کے جاننے کا دعویٰ نہیں کیا چھرتم ہم سے کیوں اس کو دریافت کرتے ہو مگر حسب ان سأئل حضور صلی الله تعالی علیه وسلم نے بین فرمایا بلکه متر دوہوئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ضورصلی الله تعالی علیه وسلم نے صراحة یا اشارةٔ ان باتوں کے جاننے کا اقر ارفر مایا تھا جو کا فروں نے دریافت کیا اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان سراسرحق و بجاہے تو ضرور حضور صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم کو بیت المقدس کے متعلق ان ہاتوں کاعلم تھا جو کفار نے دریا فت کی تھیں پھران کا نہ بتانایا متر دوہونا کسی حکمت پربنی یااس طرف التفات نہ ہونے سے ناشی ۔

ووم: بدكه خود حديث شريف مين موجود بحضور صلى الله تعالى عليه وسلم بيت المقدس تشریف لے گئے اور یوں نہیں کہ سوار چلے جاتے تھے راستے میں بیت المقدس پر گزرے ال کو پورے طور پردیکھا بھی ہمیں بلکہ وہاں سواری لینی بُراق سے اُنز کرمسجد کے اندر تشریف لائے پھر وہاں دورلعتیں تحیۃ المسجد پڑھیں پھر ہاہرتشریف لائے پھر جبرتیل علیہ السلام ایک برتن شراب کا ا یک دودھ کا لائے ،حضور نے دودھ پیندفر مایا جبرتیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے فطرة کو اختیار فرمایا الفاظ اس حدیث کے جوبروایت انس مفکلوۃ شریف صفحہ ۲۲۸ میں مروی ہیں میر إلى عَن ثابتِ البُنانِي عَنْ أَنُس أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أُتيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةَ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنتهَى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاء _ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمُسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خرجتُ فَجَاء نِي جَبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبِن فَاحْتَرِتُ اللَّبِن فَقَالَ جِبْرِيلِ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ))[1] انتهى بقدر الحاجة _اب كه حضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كى سيراوربيت المقدس كاديكهنا، وبال تفهرنا، سواری ہے اتر نا ،سواری لیعنی براق کو باندھ دینا ، بیت المقدس میں داخل ہو کر دور کعتین ادا فرمانا مچرشراب جھوڑنا دودھا فتیار کرنا صاف بتار ہاہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وہاں کے حالات پرآگاہی تھی ، پھراگر حضور متر دوہوئے ہول تو اس کی وجہ بیہ ہے کہ اُس وفت اس طرف التفات ندتها جنانج الفاظ حديث كاس بردلالت كرتے بيل كه جوخطرت ابو هر مره رضى الله تعالى عند عمروى ب: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ((لَقَدُ رَأَيْتَنِي فِي الْحِجُو وَقُرِيشٌ تَسْأَلَنِي عَنْ مَسْرًاى فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِس لَمْ أَثْبِتَهَا

सार्व मार्व मार्व

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الفتن، باب في المعراج ، الفصل الأول ، رقم الحديث5610، صفحه 537، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

الصحيح المُسلم، كتاب الايمان، باب الاسراء بوسول الله صلى الله عليه وسلم الى السماواتو فرض الصلوات، الرقم المسلسل300، صفحه 98,99 دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م

فَكُوبِبُتُ كُوبًا) المالحديث المشكوة _اوراس حديث كے عاشيد پرہے لم اثبتها اى لم اضبطهاولم احفظها _ ١١ المعات) بلكه ايك روايت ميل توبدوارد ہے كه حضرت رسول مقبول صلى الله تعالى عليه وسلم سے بيت المقدس كے اوصاف حضرت صديق البروضي الله تعالى عنه في دريافت كے اور حضرت في سب بنا ديے اس حديث ميں ترود وفكركا نام تك نہيں، چنا نچه بدارج النبوة جلداول ميں ہے 'بس آمد ابو بكورضى الله عنه در حضرت رسول خدا صلى الله تعالى عليه و آله و سلم و كفت بارسول الله وصف كن آنوا بهن كه من دفته امر آنجا و ديد امر آنوا بهن وصف كود آنوا دسول الله صلى الله عليه و سلم بس گفت ابو بكر أشهد أنك رسول الله الله عليه وسلم بس كفت ابو بكر أشهد أنك رسول الله الله عليه و سلم بس كفت ابو بكر أشهد أنك رسول الله الله الله عليه و سلم بس گفت ابو بكر أشهد أنگ رسول الله الله الله عليه و سلم بس گفت ابو

西米西米西米西米西米西米 俄 俄 俄 俄 俄 西米西米西米西米西米西米

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المغراج الفضل الاول ارقم الحديث 5613، صفحه 539، مكتبه رحمانيه، لاهور الطبعة: 2005م

الصحيح المسلم، كتاب الايمان، باب ذكر المسيح ابن مريم و المسيح الدحال، الرقم المسلسل319، صفحه 106، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م

ترجمہ میں نے خودکو حطیم میں دیکھا، قریش مجھ سے میرے سفر معراج نے متعلق سوالات کررہے تھے، انھوں نے مجھ سے بیت المقدس کی ایسی چیزوں سے متعلق پوچھا جنہیں میں نے یا دندر کھا تھا سومیں بہت مگین ہوا۔

[2]...لمعات بحوالة حاشيه مشكوة، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعراج ، الفصل الاول، حاشية 11، صفحه 529، قديمي كتب خانه ، كراچي

ترجمہ لینی میں نے انہیں یادنہ کیا تھا۔

شيز

صدیت شریف میں ہے کہرسول الله سلی الله تعالی علیہ وسلم نے فرمایا (وَاللّهِ مَا أَدْرِی وَانَا رَسُولُ اللّهِ مَا يُفْعَلُ بِی وَلَا بِکُمْ) [1] یعنی خداکی شم میں نہیں جانتا درآ نحالیکہ میں الله کارسول اللّهِ مَا يُفْعَلُ بِی وَلَا بِکُمْ) [1] یعنی خداکی شم میں نہیں جانتا درآ نحالیکہ میں الله کارسول ہوں کہ میزے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ بیک تمہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ بیک تمہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا ور نہ بیک تمہمارے ما آدری مَا یَفْعَلُ بِی وَلَا بِکُمْ اللّهُ سُلِ وَمَا آدُرِی مَا یَفْعَلُ بِی وَلَا بِکُمْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

<u> جوان:</u>

कार्य साम विकास विकास की की की की विकास वि

[2]...القرآن الكريم ، باره 26،سورة الاحقاف (46)،آيت 9

ترجمه كنزالا يمان: تم فرما ويس كوكي الوكهار سول بيس إوريس بين جانتامير بسماته كيا كيا جائك كااورتهار بساته كيا-[3]...رد المحتار على الدر المعتار، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، الحزء 137، صفحه 1، دار الفكر، بيروت،

[3]....رد المحتار على الدر المعتار، كتاب الطهارة، سنن الوضوء الحزء 137، صفحه 1،دار الفكر، بيرور الطبعة الثانية، 1412هـ 1992م (دونول شخول مين "عَطُفًا عَنِ الْأَشُبَه "درج تقاء بهم نے سطح كردى ہے) حاصل بيكردزايت كامطلب و عقل كاسى بات كو تياس كے ذريعے جانتا''ہے۔

[4]...القرآن الكريم ، باره 30، سورة الضبخي (93)، آيبت 4,5

ترجمہ کنز الا بمان: اور بے شک بچھلی تیہارے گئے بہلی سے بہتر ہے اور بے شک قریب ہے کہ تہارا رب تہمیں اتنادے گا کہتم راضی ہوجاؤگے۔

وسلم کوآ خرت کی بہتری اور اللہ جل جلالہ کی رضا جوئی اللہ علی ہی معلوم ہونا آبت قرآنی سے ثابت اور حضرت صلى الله تعالى عليه وسلم كااس بريقين فرما كرييفرمانا' 'لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ: إِذًا لَا أَرْضَى وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ [2] (ازْتَفْيركبير، جلد٢، ص ٥٦٤) كميري امت کاایک شخص بھی دوزخ میں ہوگا تو میں راضی نہ ہوں گا۔صاف بتار ہاہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوخوب معلوم تھا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ الغرض معترض کا شبہ یا تعصب کی بنا پر ہے یا جہالت سے اس بیچارہ کو اب تک پیخبرہیں کہ بیآیت جس سے وہ حضرت صلی الله تعالی علیہ وسلم کاعلم نہ ہونا اس معاملہ کی نسبت جوآب کے اور آپ کی امت کے ساتھ کیا جائے گا ثابت كرتا ہے وہ آيت منسوخ ہے ملاعبدالرحمٰن بن محمد دمشقى رحمه الله رساله ناسخ ومنسوخ مِي لَكُتِ مِينُ وله تعالى ﴿مَا أَدُرِى مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ﴾ الآية نسخ بقوله تعالى ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتُحًا مُّبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ ﴾ الآية ''[3] اورائ صفح میں اس سے پھھ آ کے چل کر لکھتے ہیں 'سورة الفتح و فیھا ناسخ ولیس فیھا منسوخ فالناسخ قوله تعالى ﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَّنْبِكَ وَ مَا تُأْخَرُ ﴾ والمنسوخ قوله تعالى ﴿مَا آدُرِى مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ﴾ ' ان دونول عبارتوں سے ثابت ہوگیا کہ آیئر کریمہ ﴿مَاۤ أَدْرِیْ مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ﴾ [5] منسوخ ہے اور اس كا ناسخ ﴿ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مَّبِينًا ﴾ [6] ہے۔جس میں دنیا میں فتح مبین

[2]...مفاتيح الغيب(التفسير الكبير) ، پاره30،سورة الضخى(93)،تحت الآية ﴿وَ لَسَوُفَ يُعُطِيُكَ رَبُّكَ فَتَرُضَى ﴾[آيت5]، الحزء31،صفحه194،دار إحياء التراث العربي،بيروت،الطبعة الثالثة 1420هـ

[3]...رسالة الناسخ والمنسوخ المطبوع في آخر تفسير الحلالين مع حاشيته الكمالين،سورة الاحقاف، الحكم الاول،صفحه 513،مطبع فاروقي،دهلي

[4]...رسالة الناسخ والمنسوخ المطبوع في آخر تفسير الخلالين مع حاشيته الكمالين، سورة الفتح، الحكم الاول، صفحه 513، مطبع فاروقي، دهلي

ترجمہ: سورة فتح میں ایک ناسخ ہے اور منسوخ کوئی نہیں ، ناسخ بیفر مان باری ہے ﴿ لِیَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ ﴾ الآية اور اس سے منسوخ مونے والی آیت ﴿ مَآ اَدْرِیْ مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ﴾ ہے۔

كااورآ خرت ميں غفران كامژ ده ديا گيااور بيه بتايا گياہے كەسىد عالم صلى الله تعالى عليه وسلم كے ساتھ ان کا رب جل وعلا دنیا و آخرت میں کیا کرے گا اب مولوی عبدالعزیز کا بیقول بالکل باطل ہو گیا ''کہاس آیت کے اگر بیمعنی لئے جاویں کہاہیے خاتمہ اور عاقبت کی آپ کوخبر نہ می تو بیمنسوخ ہے اورمعاذ الله سیمسلمان کاپیمقیدہ ہیں اور دوسرے معنی پر بینی آپ ان واقعات اور معاملات سے جو دنیامیں آپ کو پیش آنے والے تھے بخبر تھے کسی کے نزدیک منسوخ نہیں۔ '(عیبی رسالہ س) ثانیا دوسرے معنی جومعترض نے نکالے بہت ضعیف ہیں سیجے معنی وہی ہیں جن پروہ خود آیت کومنسوخ مانتا ہے بخاری میں ہے تکن خار جد بن دید بن هشام أن أم الْعَلاء امْرَأَة من الْأَنْصَار، وكانت بايعت النّبي صلى الله عَلَيْهِ وسلم أخبرته أنه اقتسم الْمُهَاجِرُونَ قرعَة قَالَت فطار لنا عُثْمَان بن مَظْعُون فأنزلناه فِي أَبْيَاتْنَا، فوجع وَجَعِه الَّذِي توفَّى فِيهِ، فَلَمَّا توفَّى وَغسل وكفن فِي أثوابه دخل عليه رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، فَقلت رَحْمَة الله عَلَيْك أَبَا السَّائِب، فشهادتي عَلَيْك، لقد أكرمك الله فَقَالَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وُسلم "وَمَا يدُريك أَن الله أكرمه؟" فَقلت: بأبي أَنْت يَا رَسُول الله، فَمن يُكرمهُ الله؟ فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ

كال القرآن الكريم، باره 26،سورة الاحقاف (46)،آيت 9

[6]...القرآن الكريم ، پاره 26،سورة الفتح (48)،آيت 1 ترجمهٔ كنزالا يمان: بيشك مم في تمهار المكروش فتح فرمادي-

[1]...الحمع بين الصحيحين البحاري ومسلم، ام العلاء الانصارية رضى الله تعالى عنها، رقم الحديث3562، الجزء4،صفحه310،دار ابن حزم، لبنان/ بيروت،الطبعة الثانية، 1423هـ2002م) بلفظه[وفيه: عن خارجة بن زيد بن ثابت ان ام العلاء امرأة من الانصار بايعت النبي ــــالخ]

وَسلم! أما هُوَ فقد جَاءً أُهُ الْيَقِين، وَالله إِنِّي الأَرجو لَهُ الْخَيْر، وَالله مَا أَدُرى وَأَنا

رَسُول الله، مَا يفعل بي" قَالَتُ: فوَاللَّه لَا أَزكى بعده أحدا يَا رَسُول الله "[1] اور

كمالين حاشيه تفسير جلالين مطبوعه مطبع فاروقي صفيها الله المي آية كريمه

الصحيح البخارى، كتاب التعبير، ابب رويا النساء، رقم الحديث7003، صفحه 1760، دار الفكر للنشر والتوزيع،بيروت، الطبعة:1425,1426هـ/2005م

ترجمہ: خارجہ بن زید بن ہشام رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ام العلاء نامی ایک انصار بیعورت جس۔۔۔

﴿ وَمَا أَذْرِى ﴾ الآية كَا تَسِر كَمْ عَلَى لَكُمْ بِينَ قال ابن الجوزى الصحيح في معنى الآية قول الحسن وعن ابن عباس وانس وعكرمة وقتادة معناه لا ادرى حالى ولا حالكم في الاخرة ثم نزل بعده ﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَا تَقَدَّمَ فِي الاحرة ثم نزل المعناه ما يفعل الله تعالى بك ثم نزل ﴿ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللهُ تَعَالَى بِكُ ثم نزل ﴿ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللهُ وَاللهُ تَعَالَى بِكَ ثم نزل ﴿ لِيدُخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ عَالَى اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى عَلَى اللهُ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

ثالثاً اگرمولوی عبدالعزیز صاحب کے وہ ثانی معنی فرض بھی کر لئے جاویں توان کا بیکہنا سراسر باطل ہے کہسی کے نز دیک بھی منسوخ نہیں۔ کیونکہ اول تو اس آیت کو جہال منسوخ لکھا

ہے رہیں لکھا کہ اس معنی کے لئے تو منسوخ ہے مگر دوسرے معنی کے لئے منسوخ نہیں دوسرے جوآیت اس کی ناسخ ہے وہ خود بتارہی ہے کہ دوسرے معنی میں بھی آیت منسوخ ہے اسلئے کہ اس میں اس کی بھی صاف بشارت ہے کہ دنیا میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کہا جاوے گااوراس کی بھی کہ آخرت میں کیا ہفسیرلباب التاویل (خازن) جلدرابع صفحہ ۱۲۳ ملاحظہ سیجئے اس مي ہے "وقيل لا أرى إلى ماذا يصير أمرى وأمركم في الدنيا أما أنا فلا أدرى أخرج كما أخرجت الأنبياء من قبلي أم أقتل كما قتل بعض الأنبياء من قبلي وأما أنتم أيها المصدقون فلا أدرى أتخرجون معى أم تتركون أم ماذا يفعل بكم ولا أدرى ما يفعل بكم [1] أيها المكذبون أترمون بالحجارة من السماء أم يخسف بكم الله أى شيء يفعل بكم مما فعل بالأمم المكذبة ثم أخبره الله عز وجل أن يظهر دينه على الأديان كلها فقال تعالى ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسُلُ رَسُولُهُ بِالْهُدِى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَه عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ ﴿ وَقَالَ فَي أَمِنْهُ ﴿ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَاكَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿ فَأَعلمه ما يصنع به وبأمته قيل معناه لا أدرى إلى ماذا يصير أمرى وأمركم ومن الغالب والمغلوب ثم أخبره أنه يظهر دينه على الأديان وأمنه على سائر الأمم. [3] كيول

[1]... مكتبه شرق، بریلی کے نخمین ابھا المصدقون "سے ما یفعل بکم" تک کی ایک سطر چھنے سے رو گئے ہے۔ [2]... أم يخف بكم (م م 129)

[3] ...لباب التأويل في معانى التنزيل (تفسير المعازن)، پاره 26،سورة الاحقاف (46)، تحت الآية و ما آذري ما يُفعَلُ بِي وَلَا بِحُمُ الماسخة، 128 من 128 من 1415 من يُفعَلُ بِي وَلَا بِحُمُ اللهِ المعان المعان

صاحب كبواب بهى سمجھ كەحضور عليه الصلوة والسلام كوخن سلخنه تعالى في اس كى بھى خبرد بدى تقى كه دنیا میں آپ کے اور آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاوے گا اور اس معنی میں بھی ہی آیت منسوخ ہی ہے۔

ع جواس بربھی نہ سمجھے وہ تواس بت کوخدا سمجھے

رابعاً نہایت شرم کی بات توبیہ ہے کہ ہمارے مخالفین باوجود دعو ہے اسلام کے آج اس آیت سے خوشی خوشی ایباہی اعتراض نکال رہے ہیں جبیبا کہ عرب کے مشرکوں نے نکالا تھا اور اس کے جواب میں ہمیں وہی آیت پیش کرنی ہوتی ہے [1] جوان کفار نابکار کے جواب میں نازل ہوئی۔ بائے اسلام کا دعوی اور بیر کتیں 'لما نزلت هذه الآیة فرح المشر کون وقالوا واللات والعزى ما أمرنا وأمر محمد عند الله إلا واحد وما له علينا من مزية وفضل ولولا أنه ابتدع ما يقوله من ذات نفسه لأخبره الذي بعثه بما يفعل به فَانْزِلَ اللَّهُ عَزِ وَجَلَ: ﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ﴾ فقالت الصحابة هنيئا لك يا نبى الله قد علمت ما يفعل بك فماذا يفعل بنا فأنزل الله عزوجل: ﴿ لِلَّذَخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ جَنَّاتٍ تَجْرِى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ﴾ الآية وأنزل ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضَّلًا كَبِيراً ﴾ فبين الله ما يفعل به وبهم "ا[2] (خازن، ص١٢١، مطبوعهم)

تعد تعد المجالة الم کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں برغالب کرے۔) اور آپ کی امت کے بارے فرمایا: ﴿ وَمَا كَانُ اللَّهُ لِيُعَدِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَاكَانَ اللَّهُ مُعَدِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴾ (ترجمهُ كنز الايمان: اور الله كاكم تہیں کہ آہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہواور اللہ آہیں عذاب کرنے والانہیں جب تک وہ بخشش ما تک رہے ہیں۔) پس اللہ تعالی نے آپ کو بتادیا کہ آپ کے ساتھ اور آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا۔ اور ایک قول مدہے کہ آیت ﴿ مَا اَدْرِی مَا يَفْعُلُ مِي وَلَا بِكُمْ ﴾ كامعن بدہے كية مين بين جانتامير ااورتهاراكيا انجام موكاليني بم غالب ربيس مح يامغلوب بمحرالله تعالى في آب وخر دی کے وہ آپ کے دین کوسب دینوں براور آپ کی امت کوسب امتوں پرغلبددےگا۔

[1]...اس کے جواب میں ہمیں وہی آیت پیش کرنی ہوتی ہے (م م 129)

[2]...لباب التاويل في معاني التنزيل(تفسير إلحازن)، پاره26،سورة الاحقاف(46)، تحت الآية ﴿مَا أَدُرِيُ مًا يُفُعَلُ بِي وَلَا بِكُمُ ﴾ [آيت9]،الحزء4،صفحه128،دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولى1415 هـ ____

ش<u>يز</u>[1]

قرآن پاک میں وارد ہے ﴿ يَوْمَ يَجْمَعُ اللهُ الرِّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أَجْبَتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَمُ الْغَيُوبِ ﴾ [2] ليعنى جس دن جمع كرے گاالله رسولوں كو پھرفر مائے لا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَمُ الْغَيُوبِ ﴾ [2] ليعنى جس دن جمع كرے گاالله رسولوں كو پھرفر مائے گاكہ تم كيا جواب دياوہ كہيں گے كہ تميں گاكہ تم كيا جواب دياوہ كہيں گے كہ تميں علم نہيں تو ہى علام الغيوب ہے تو اگر رسولوں كو ہر چيز كاعلم ہوتا تو وہ ايسا كيوں كهددية ؟

<u> جواب:</u>

ایسے شبہات بخالفین کی کوتاہ اندیثی اور نادانی سے ناشی ہیں کیونکہ صرف آیت ہی سے
اتناتو ظاہر ہے کہ انبیاء کیہم السلام کواس چیز کاعلم ضروری ہے۔جس کی نسبت وہ ﴿ لَا عِلْمَ لَنّا ﴾
فرمادیں گے کیونکہ سوال میہ ہے کہ تمہاری امتوں نے تہہیں تبلیغ کے بعد کیا جواب دیا تو انبیاء کیہم
الصلاق والسلام کووہی فرمانا اور جواب دینا جا ہے جوان کی امت نے دیا تھا بجائے اس کے میہ کہہ

ترجمہ: جب آیت ﴿ مَا آدُرِیْ مَا یَفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ﴿ نازل بوئی تو مشرکین خوش بوکر کہنے گئے: ' لات و عزی کی شم اللہ کے ہاں ہمارااور محصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ یکساں ہے جم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا معاملہ یکساں ہے جم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو ہم پر پچھ فضیلت نہیں اور جو پچھ یہ کہتے ہیں اگر انھوں نے خود سے نہ گڑھا ہوتا تو انھیں مبعوث کرنے والا انھیں ان کے انجام کی خرضرور دیتا۔' تو اللہ تعالی نے ان مشرکین کی تردید کے لئے یہ آیت نازل فرمائی ﴿ لِیکُفُول لَکُ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمٌ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّر ﴾ (ترجمهٔ کنزالا یمان: تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشتہ ہمارے انگوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔) اس پرصحابہ کرام میسیم الرضوان عرض گر اربو کے: اے اللہ بخشتہ ہمارے مائی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! آپ کومبارک ہو کہ آپ کو اینے انجام کا علم ہو گیا اب بتا ہے کہ اللہ تعالی ہمارے ہو ہو کہ آپ کو بائوں علی والی نے کہ اللہ تعالی ہمارے ہو کہ آپ کو بائوں والی والی والی والی والی والی والی کو بائوں کے لئے اللہ کا نہ اللّٰہ فضلًا کو بائوں میں لے جائے جن کے نیج نہریں رواں۔) ﴿ وَبُسِّسِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضَلًا کُورِیْنَ مَا اللّٰہ اللّٰہ کے ان اللّٰہ فَصَلًا کہ وَ اللّٰہ اللّٰہ فَصَلًا کہ واللہ کیاں کے لئے اللہ کا اللہ اللہ فضلًا کہ بید انگی (ترجمہ کنزالا یمان: اور ایمان والوں کو قبی کی دو کہ ان کے لئے اللہ کا اللہ انظار انتخال ہو ۔)

خبیر انگهار رامند کرده یه می مردیدی می در ماری می می است میده بارت میں کچھ الفاظ مخدوش تنصان کی جگہ [1]... بیشبہ۔۔۔۔۔کتاب ریاض المرتاض ص ۲۸ میں کیا ہے۔[اس عبارت میں کچھ الفاظ مخدوش تنصان کی جگہ خالی حچھوڑ دی گئی ہے۔]

نوت: بيرهاشيه طبع نشس المطالع ،مرادآ باد كيسواكس نسخه مين درج نبين _

[2]...القرآن الكريم ، پاره 7، سورة المائدة (5) ، آيت 109

وینا کہ ہم نہیں جانے تو خود عالم الغیوب ہے صاف دلیل اس کی ہے کہ وہ بمقابلہ علم تی سبحانہ تعالی کا ہے نام کانفی کررہے ہیں اور بہی مقتضا ہا دب بھی ہے اور حقیقت میں تمام مخلوقات کا علم خال جل شانہ کے علم کے سامنے شل لا شہ ہے کے ہے فسیر خازن صفح ۲۰۵ جلداول میں تفسیر کیر سے نقل کیا ہے '' ان الوسل علیهم السلام لما علموا ان الله تعالی عالم لا یجھل و حلیم لا یسفه و عادل لا یظلم علموا ان قولهم لا یفید خیرا ولا یدفع شوا فراوا الأدب فی السکوت وفی تفویض الأمر إلی الله تعالی و عدله فقالوا لا علم لنا ''اا جہور مفسرین اس کو تو مقر بیں کہ انبیا جسلو ۃ الدعلی و مسلم کو یعلم تو ضرور ہے کہ ان کی امتوں نے انھیں کیا جواب دیا ہے لیس اس سے خالفین کے شبکا تو قلع وقع ہوگیا اور دم مارنے کی جگہ نہ رہی گر نہمیں کیا ہوا ب سے ایک کلتہ حاصل ہوا وہ سے کہ انبیا علیہم العلو ۃ والسلام کا سے فرمانا کہ ہمیں علم نہمیں مان کے عدم علم کی دلیل نہیں بلکہ یہ کہ ان کا مقتضائے اوب ہے کہ حضرت فرمانا کہ ہمیں علم نہمیں مان کے عدم علم کی دلیل نہیں بلکہ یہ کہ ان کا مقتضائے اوب ہے کہ حضرت من سیادہ تو تا گر دا سے علی القدر من سیادہ تو اب خلیل القدر استادوں کے سامنے وہ اپنے علم کو کھی شرار نہیں کرتے جیے لائق شاگر دا سے خلیل القدر استادوں کے سامنے وہ اب خلیل کریں کہا ہے انکار مؤ دویا ہے تعلق ہوتو آئندہ ایک علی میارات سے ہرگر استدلال نہ کیا کریں کہا ہے انکار مؤ دو بیں۔

[2]

ابوداؤد شریف میں ہے کہ سیدعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو پاپوش

الرَّسُلُ فَيَقُولُ ﴾ [آيت 109]، الحزء 2، صفحه 90، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى 1415 هـ) الرَّسُلُ فَيَقُولُ ﴾ [آيت 109]، الحزء 2، صفحه 90، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى 1415 هـ) (مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، پاره 7، سورة المائدة (5)، تحت الآية ﴿ يَوُمَ يَحُمَعُ اللهُ الرَّسُلُ فَيَقُولُ ﴾ [آيت 109]، المحزء 12، صفحه 57 4، دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الثالثة 1420 هـ) [آيت 109]، المحزء 12، صفحه 57 4، دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الثالثة 1420 هـ) [بلفظ: أنَّهُمُ لَمَّا عَلِمُوا أَنَّهُ سُبُحَانَهُ وَتَعَالَى عَالِمٌ لَا يَخُهَلُ، حَكِنَمٌ لَا يَسُفَهُ، عَادِلٌ لَا يَظُلِمُ، العَلَمُوا أَنَّ الْحَرِي عَدُلُ الْحَيْ اللهُ الْحَرِي عَدُلُ الْحَيْ الْحَيْ الْحَيْ اللهُ الرَّسُونَ اللهُ الْمُونِ اللهُ الرَّسُونَ اللهُ الْحَدَى اللهُ الْمُعَلِّمُ اللهُ الْمُونَ اللهُ الْحَدَى السُّعُونَ اللهُ الْمُعَلِّمُ اللهُ الْحَدَى السُّعُونَ اللهُ الْحَدَى اللهُ اللهُ الرَّسُونَ اللهُ الْحَدَى اللهُ الْحَدَى اللهُ الْحَدَى اللهُ الرَّسُونَ اللهُ الْحَدَى اللهُ اللهُ

ترجمہ: جبرسل کرام کیہم الصلوٰ قا والسلام کویفین ہے کہ اللہ تعالی عالم ہے ہے علم نہیں جلم والا ہے سفیہ نہیں اور عادل ہے ظلم نہیں کرتا اور وہ جانتے ہیں کہ ان کا قول نہ خیر کا افادہ کرے گا اور نہ شرکودور کرے گا تو وہ مجھے لئے کہ ادب خاموثی افتیار کرنے اور معاملہ اللہ تعالی کے عدل و کرم کے سپرد کرنے ہی میں ہے اس لئے انہوں نے کہا کہ ہم تیرے سامنے بچھ کم نہیں رکھتے۔ مبارک قدم سے اتاردی مید کی کر صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) نے بھی اپنی اپنی پاپٹیں اتاردیں سرورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بعد فراغ نماز صحابہ سے دریافت فر مایا کہتم نے کس سبب سے اپنی اپنی پاپٹی کواتاردیا عرض کیا کہ حضور نے قدم مبارک سے پاپٹی مبارک اتاردی ہے لہذا ہم نے بھی ایسا ہی کیا فر مایا حضور اقدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ ان میں نجاست ہے تو اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غیب دال ہوتے تو کیوں نجاست والی جو تیوں سے نماز پڑھتے ؟

جواب

معترض کاری کہد ینا کہ نجاست والے جوتے سے نماز پڑھی خلاف ادب اور اسکی نافہی

پر وال ہے پاپوش مبارک میں کوئی ایس نجاست نہ گئ تھی جس سے نماز جائز نہ ہوتی ور نہ سیدعا لم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پاپوش مبارک اتار نے پراکتفانہ فرماتے بلکہ نماز بی از سرنو پڑھتے مگر جب
ایسانہ کیا تو معلوم ہوا وہ کچھالی نجاست بی نہ تھی جس سے نماز درست نہ ہوتی بلکہ جرئیل علیہ
السلام کا خبر دینا ظہار عظمت ورفعت شانِ حضور اقدس سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے ہے کہ کمال
معظیف و تطبیر حضور کے حال شریف کے لائق ہے اس سے عدم علم آن سرور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
پراستدلال ایک خام خیال ہے۔ اللہ شخ عبدالحق محد شوم اوی رحمہ اللہ افعیت شرح مشکوۃ
شریف میں فرماتے ہیں '' و فذر بفت حفاف و خال معجمه در اصل آنجه
مریف میں فرماتے ہیں '' و فذر بفت حفاف و خال معجمه در اصل آنجه
مری و و بندار در آنوا طبع و ظاہرا نجاستے نبود کہ نماز بآن درست
نبا شد بلکہ چیزے ہو کہ مستقدر کہ طبع آنوا نا خوش دار د والا نماز
نبا شد بلکہ چیزے ہو کہ مستقدر کہ طبع آنوا نا خوش دار د والا نماز

فوت: بیماشیمطبع شمس المطابع ،مرادآ باداور جمال پریس دبلی کے سواکسی نسخہ میں درج نہیں۔ [1]... اگر چہ حدیث شرایف میں جوتے پہن کرنماز پڑھنے کا ذکرآ یا ہے گریہ صحابہ کے لئے اس وجہ سے درست تھا کہ ان کے جوتے نہایت پاک تتھے اور نیز اس وقت تک معجد میں فرش نہ بنا تھا گراب عام طور سے جوتے پہن کر معجد میں نماز پڑھنا کر دہ ہے کیونکہ اس میں معجد کی تلویث ہے اور اللہ تعالی نے معجد کی تطبیر کا تھم فر مایا ہے۔ کذا ز سرمیگرفت که بعض از نماز بآن گزار ۱۷ بود وخبر دادن جبرئیل بآن ویر آوردن از با بجهت کمال تنظیف و تطهیر بود که لائق بحال شریف وی بود

[2].

واقعہ بیرمعونہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ چندلوگ آپ میر ہے ساتھ کر دیں جو میری قوم کودین کی بلیغ کریں اگروہ مسلمان ہوجا کینگے تو میں بھی ہوجاؤں گا آپ نے ستر (۷۰) صحابہ جلیل القدر قاری قر آن اس کے ہمراہ کردیئے راستہ میں وہ سب نے سب غدراور بیوفائی کے ساتھ شہید کر ڈالے گئے جس پرآپ کو کمال حزن وملال ہوا گرآپ کو پہلے ہے معلوم ہوتا کہ یہ یوں شہید کر ڈالے جا کیں گے تو آپ انہیں کیوں روانہ فرماتے۔

<u> جواب:</u>

استمام قصد کے فال کرنے ہے معترض صاحب کا جومد عاہوہ بہی بچھلافقرہ ہے کہ استمام قصد کے فال کرنے ہے معترض صاحب کا جومد عاہوہ بہی بچھلافقرہ ہے کہ اگر آپ کو پہلے ہے معلوم ہوتا کہ یوں شہید کر ڈالے جائیں گے تو آپ انہیں کیوں روانہ فرماتے۔ بائے افسوس اے غریب تم کیا سمجھ گئے حضوراقد س صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باوجود علم کے فرماتے۔ بائے افسوس اے غریب تم کیا سمجھ گئے حضوراقد س صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باوجود علم کے

医原因的医内外内外 多多多多多的 医多种性性

[1]...اشعة اللمعات، كتاب الصلاة بهاب الستر، الفضل الثانى، تحت حديث أبى سعيد المُحدُرِى: قَال (بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى بِأَصْحَابِهِ إِذُ خلع نَعَلَيْه....الخ) [رقم 766]، الجزء 1، صفحه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى بِأَصْحَابِهِ إِذُ خلع نَعَلَيْه....الخ) [رقم 766]، الجزء 1، صفحه رسول الله صَلَّى الله عليه مميديه ، ملتان

ترجمہ قذر قاف اور ذال کے فتح کے ساتھ لیعنی پلیدی اور وہ چیز جس سے طبیعت نفرت کرے ظاہر ہے کہ تعلین مبارک کوکوئی الیی نجاست نہیں لگی ہوئی تھی جس سے نماز درست نہ ہو بلکہ کوئی الیی چیز لگی ہوئی تھی جس سے نماز درست نہ ہو بلکہ کوئی الیی چیز لگی ہوئی تھی جس سے طبیعت نفرت کر بے ورنہ آپ از سرنو نماز پڑھتے کیونکہ پچھ نماز ادا کر چکے تھے حضرت جریل کا آپ کو اطلاع دینا اور آپ کا طبیعت شریف کے اطلاع دینا اور آپ کا طبیعت شریف کے اطلاع دینا اور آپ کا طبیعت شریف کے اللاع دینا اور آپ کا تعلین شریف اللاع دینا کو کہ آپ کی طبیعت شریف کے دینا کو کہ آپ کی طبیعت شریف کے دینا کو کہ تھا دینا کو کہ تھا کہ دینا کو کہ تو کہ تو کہ کا تعلین شریف کے دینا کو کہ تو کہ کو کہ تو کہ تو کہ کو کہ تو کہ دینا کو کہ تو کہ تو کہ تو کہ تو کہ کو کہ تو کہ کو کہ تو کہ کو کہ کو کہ تو کہ کو کہ کی کو کہ کی کی کی کیا کہ کو کو کہ کو کو کہ کو کہ کو کہ کو کو کو کہ کو کو کو کہ کو کہ کو کو کو کہ کو کہ کو کو کہ کو کہ کو کہ

س ميات (شِرح مشكوّة ترجمه اشعة اللمعات، حلد1، صفحه 150، فريد بك ستال، لاهور، الطبع الثاني; صفر 1424هـ/اپريل 2003ء)

[2]... بیشبنیبی رساله صد ۲ میں کیا ہے۔ نوٹ: بیرحاشیہ طن منس المطابع ،مرادآ باداور جمال پریس دہلی کے سواکسی نسخہ میں ورج نہیں۔ کیوں انھیں روانہ دُفر ماتے آخر روانہ نفر مانے کا باعث کیا؟ صرف صحابہ کی حفاظت جان یا اور کی جو بھی ۔اب ذرا ہوش سے سنئے حضورا قدس سلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہ ماجعین کے حوصلے اور جمتیں معاذ اللہ آپ کی طرح نہ قیس کہ محض تن پروری مقصود ہوتی، جان کے لا کی میں دینی خدمت سے باز رہ سکتے اور اس خیال سے کہ یہاں جان عزیز نذر اشاعت اسلام ہوتی ہے درگذر کر جاتے۔

ع کار باکار دافیاس از خود منگیر^[1]
اے حضرت وہ تو ہردم جان نذر کرنے کو تیار رہے تھے۔^[2]

ع جانوا برانے دوست میدادیہ کے پیش آنیوالے جملہ واقعات ہر چند کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر صحابہ کرام کے پیش آنیوالے جملہ واقعات فلا ہر بھوں مگر یہ موقع درگر زئیں کہ ایک شخص اشاعت اسلام کے لئے عرض کرتا ہے کہ حضورا پنے نیاز مندوں کو اس کی قوم کی ہدایت کے واسطے بھی دیں اور آپ اسے یہ جواب دیں کہ جمیں اشاعت اسلام اور ہدایت خلق سے جان زیادہ محبوب ہے وہاں جو جا کیں گے وہ مارے جا کیں گے اس لئے بخوف جان اس موقع پر اعلاء کلمۃ اللہ میں ہی کوشش نہیں کی جاتی ۔ ولاحول ولاقو ۃ الا گالہ العلی العظیم ۔ یہ سب خرافات ہیں وہاں بمقابلہ اعلاء کلمۃ اللہ کے جان کی کچھ پر واہ نہ تھی ادھر خود صحابہ کرام کوشوق شہاوت گدگدار ہاتھا اور جوش میں بھرے ہوئے تھے۔شہاوت ایک بڑار تبہ نے چنا نچہ اس واقعہ ہر معونہ میں مقاتلہ کر نیوالے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیم اجمعین ہو سے چنا نچہ اس واقعہ ہر معونہ میں مقاتلہ کر نیوالے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیم اجمعین جب شہید ہو گئے اور ان میں سے حضرت منذر بن عمرورہ گئے تو کفار نے ان سے کہا کہ آپ چاہیں تو ہم آپ کوامن دیں مگر آپ کے آرز ومند شہادت دل نے ہرگز نہ مانا اور آپ نے بمقابلہ شہادت کے امن کو قبول نہ فرمایا (کذافی مدار ج النبو ق ، حلا ۲ ، صفحه ۱۸ ۸) الجابہ تو عرض کیا شہادت کے امن کو قبول نہ فرمایا (کذافی مدار ج النبو ق ، حلا ۲ ، صفحه ۱۸ ۸) الحمایہ تو عرض کیا

[्]र अचित्राचेत्राचेत्राचेत्राचेत्राचे क्षेत्र क्षेत्र क्षेत्र क्षेत्र क्षेत्र क्षाचेत्राचेत्राचेत्राचेत्राचे

^{[1] ...} ترجمه: نيكول كے كام كوخود پرقياس مت كرو_ (محمدر رضا المدني)

^{[2]...} بيسطرادراس سے قبل مذكور مصرع دونوں مكتبه مشرق، بریلی کے نسخه میں چھپنے سے رہ گئے ہیں۔

^{[3] ...} حرجمہ: ہم دوست کے واسطے جان دینے کوہمی دوست رکھتے ہیں۔ (محد مدثر رضا المدنی)

^{[4] ...} ترجمہ: اسی طرح مدارج النوة وجلدا کے صفحدا ۱۸ اپ ہے۔

گیاسیدعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دین پر جان تصدق کرنے ہی کے لئے روانہ فرمایا تھا اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم تھا کہ پر سب شہید ہوجاویں گے مگر جو شخص ہے ہتا ہے کہ حضور کے لئے قبل واقعہ علم شہادت صحابہ سلیم کر لینے سے حضور اقد سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف قل عمر کی نبیت کر ناپڑے گی تو کیا وہ منذرا بن عمر وصحابی رضی اللہ تعالی عنہ پر خودش کا الزام بنا کے گاکہ انھوں نے باوجودامن پانے کے شہادت ہی کو اختیار فر مایا اور اسی طرح حضرت عمرو بین امیضم کی اور حارث پر بھی کہ یہ حضرات اونوں کو چراگاہ میں لے گئے تھے جب والیس آئے اور لشکر گاہ کی طرف متوجہ ہوئے پر ندوں کو گر دلشکر کے دیکھا اور گردوغبارا ٹھا معلوم ہوا اور کا فرل کے سوار وں کو بلندی پر کھڑ ااور اصحاب رضی اللہ تعالی عہم کو شہید دیکھا تو آئیس میں مشورہ کر نے کے سام ہوگی جارت نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اب بہم پنجی ہوئی شہادت کے حارث نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اب بہم پنجی ہوئی شہادت بہت غذیمت ہے جنانچہ انھوں نے کھا رہے مقاتلہ کیا اور ان میں سے چار آدمیوں کو آل کر کے حارث خور بھی شہید ہوگئے۔ گذا فی صوحہ نے الموسلم و مقاتلہ کیا اور ان میں سے چار آدمیوں کو آل کر کے حارث خور بھی شہید ہوگئے۔ گذا فی صوحہ نے الموسلم و مقاتلہ کیا اور ان میں سے چار آدمیوں کو آل کر کے حارث خور بھی شہید ہوگئے۔ گذا فی صوحہ نے الموسلم و مقدار جو النہوں تو اللہ بیا کہ استحال کیا دور ان میں سے چار آدمیوں کو آل کر کے حارث خور بھی شہید ہوگئے۔ گذا فی صوحہ نے الموسلم و مقدار جور کھی شہید ہوگئے۔ گذا و فی صوحہ نے الموسلم و مقدار جور بھی شہید ہوگئے۔ گذا و فی صوحہ نے الموسلم و مقدار جور کھی شہید ہوگئے۔ گذا و فی صوحہ نے انہوں کو آل کی میں مقاتلہ کیا اور ان میں سے دور کھی شہید ہوگئے۔ گذا و فی صوحہ نے انہوں کو آل کے انہوں کو آل کے انہوں کو انہوں کو آل کو انہوں کو آل کی میں کو کھی کی مقاتلہ کیا دور ان میں کو کھی کو کھی کو کھی کو کھی کو کھی کی کی مقاتلہ کی کھی کو کھی کو کھی کو کھی کی کھی کی کھی کو کھی کے کھی کی کھی کو کھی کو کھی کو کھی کو کھی کی کو کھی کو کھی کی کھی کی کھی کو کھی کو کھی کو کھی کو کھی کو کھی کھی کو کھی کے کھی کو کھی کو کھی کی کی کھی کو کھی کو کھی کو کھی کو کھی کو کھی کھی کو کھی کو کھی کے کھی کو کھی

医多面多面多面多面多角 鲁 鲁 鲁 帝 西美国多面美国多面美国

دیکھئے: (مدارج النبوة،قسم دوم: در ولادت و رضاعت.....،باب چهارم:قضیهٔ هجرت ومبادی ،وصل قصهٔ قتل حمزه رضی الله عنه،سریه بیر معونه،الجزء2، صفحه 144، سطر 17 تا 190،مکتبه نوریه رضویه،سکهر،طباعت اول 1397هـ/1977م المراج النبوة کے الفاظ یہ این:مسلمانان با کفار در مقاتله چندان کشش و کوشش نمودند که تمامه اصحاب شهید شدند الا منذر بن عمرو با او گفتند الگر خواهی ترا امان دهیم او امان ایشان دا قبول نکرد و با ایشان مقاتله کرد تا شهید شد.]

[1]...مدارج النبوة،قسم دوم :در ولادت و رضاعت....،باب جهارم:قضیهٔ هجرت ومبادی ،وصل قصهٔ قتل حمزه رضی الله عنه،سریه بیر معونه،الحزه 2، صفحه 144،سطر 18 تا 24 که کمکتبه نوریه رضویه، سکهر، طباعت اول 1397ه [۱۹۳۸م [هراری النوق کے الفاظیم ی ای وعمر دین آمیه ضمری و حادث صمه که شتر آنوا بهجرا گالا بردلا بودند چون باز امدند و خواستند که با لشکر گالابیاند مرغان را دیدند که لشکر بر می آیند و غباری و گردی انگیخته شدلا است و سواران کافران ایستادلا بر بلندی دفتنند و نگالا کردند یادان را دیدند که همه کشته افتادند بایکیدیگر گفتند که مصلحت جیست عمرو گفتند که مصلحت آنست که بیش بایکیدیگر گفتند که مصلحت جیست عمرو گفتند که مصلحت آنست که بیش رسول صلی الله علیه وسلم رویم و حضرت را ازین حال خبردار گردانیم حادث اذین رای آبا نمودلا و گفت که شهادتی بهم رسیدلا بهم رسیدلا است وجود آن غنیمت رای آبا نمودلا و گفت که شهادتی بهم رسیدلا بهم رسیدلا است وجود آن غنیمت مشرکان هر دو دستگیر کردند و حادث باوجود آنکه از سر خون او در گذشته مشرکان هر دو دستگیر کردند و حادث باوجود آنکه از سر خون او در گذشته بودند بازجنگ آغاز کردتا دو کس دیگر را بقتل رسانید هشهد شد.]

سے صحابہ کرام رضوان الله علیهم کا شوق شہادت ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے امن وعافیت کو چھوڑ کر شہادت حاصل کرنے میں سعی کی اور کا میاب ہوئے اب جس طرح کوئی مسلمان میہیں کہ سکتا كە سى ابدكرام رضوان الله عليهم نے قصداً ديدهٔ و دانسته اپنی جان ہلاکت میں ڈالی اورخودکشی کی اس طرح بيكهنا بهى سي إيمان والے كا كام بيس ہے كەنخر عالم صلى الله تعالى عليه وسلم ديده دانسته صحابه كو روان فرما كرفل عمر كر كر مرتكب بوئ والعياذ بالله للكرسول الله الله تعالى عليه وسلم في صحابہ کرام کی جانیں راہ خدامیں نذر کیں اور ان جانوں کے اس سے عمدہ طور پر کام آنے کا کوئی موقع نه تفاجان کی بڑی قیمت یہی تھی کہ راہ خدامیں نثار ہوئٹی بیے کہنا کہ اس حادثہ کا اگر حضرت کوعلم بهوتا توصحابه كونه جيجة اورصحابه كوعلم بهوتا تؤوه ندجاتة صرتح فخرعالم صلى اللدتعالى عليه وسلم اورصحابه كرام برالزام لگانا ہے كہ جب جان تصدق كرنے كاموقع آتا اور يہ بجھتے كہ جان جاتى ہے تو درگذر کرجاتے اور ہم لوگوں کی طرح خیال کرتے کہ کون مفت خطرہ میں جان ڈالے۔ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم. توبيج صحابه اورسيدعا لم صلى الله تعالى عليه وسلم كى بيشان بيس کہ دین پر جان ٹارکرنے میں در یغ کر جا تیں جان جاتی دیکھیں تو اسلام کی اشاعت کے پاس تك نه آئيں بلكه بير حضرات جب سمجھ ليس كه اب جان نِذر كرنے كاموقع ہے تو بردى خوشى اور شوق سے جان نذر کردیں جیبا کہ میں او برصحابہ کے واقعات سے ثابت کرچکا ہوں ۔ میں پہلے ہی سرشوق سے مقتل میں جھکا دوں^[1] کے جان اگر حجرِ فولاد تمہارا

تو اس صورت میں جضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا معاملہ سے واقف ہوتا کس طرح مانع اللہ اوائی صحابہ ہوتا۔ اب بحمہ اللہ تعالی معترض کا اعتراض بالکل باطل ہوگیا اور حضور کا صحابہ کرام کو باوجود پیش آنیوا لے واقعات پر مطلع ہونے کے روانہ فرما دینا قابل اعتراض نہ رہا پھر حضور کا بیروانہ فرما دینا آگر چہ کسی طرح قابل اعتراض نہیں مگر اللہ عقل اور ایمان نصیب فرماو بوتو معلوم ہوکہ حضور کی اس میں بہت مصلحین اور حکمتیں تھیں کہ ان سب کا علم بھی خاصان خدائی کو ہے اور جس قدر کی اس میں بہت کی صلحین اور حکمتیں تھیں کہ ان سب کا علم بھی خاصان خدائی کو ہے اور جس قدر علم جمیں عنایت ہوا بقدر اس کے لکھ دینا بھی اس مختصر سالہ میں وشوار ہے لہذا میں حداث میں مشوار ہے لہذا میں میں بہت میں عنایت ہوا بقدر اس کے لکھ دینا بھی اس مختصر سالہ میں وشوار ہے لہذا میں جمادوں۔۔۔۔واقف ہونا کس مانع (م م م 134)

کچھ بطور نمونہ پیش کیا جاو ہے اسی واقعہ بیر معونہ میں صحابہ کا دلیری اور جواں مردی کے ساتھ حکم پنجمبر صلی الله تعالی علیه وسلم کی تعمیل میں پروانه وار جان نثار کرنا اور جان دینے میں خوش ہونا عجیب قابل یا دگاراور دل پراٹر کرنے والی بات ہے جس سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی قوت ایمانی اور محبت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کا اندازه موتا ہے اور خلق الله کوایسے پراثر واقعات سے ہدایت ہوتی ہے بخاری شریف میں ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ میں اجمعین بيرمعونه يرينج اورانهول نےحضورسرا يا نورمحرمصطفے صلى الله نعالى عليه وسلم كا مكتوب مرغوب حرام بن ملحان کودیا کہ عامر بن طفیل کے پاس لیجائیں حرام دو شخصوں کو ہمراہ لے کرروانہ ہوئے جب اس قوم کے نز دیک پہنچے ان دونوں شخصوں ہے کہا کہتم یہیں رہو میں جاتا ہوں اگر ان لوگوں نے مجھ کوامن دی تو تم بھی چلے آنا اور اگر مجھے مارڈ الاتو تم اصحاب کے ساتھ جاملنا پھر حرام ابن ملحان نے ان لوگوں سے کہا امن دوتو میں تہمیں خدا کے رسول محرصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا پیام پہنیاؤں حرام ابن ملحان گفتگو ہی کررہے تھے کہ ایک شخص نے جوان کے بیچھے تھا ان لوگوں کے اشارہ سے ان پر جملہ کیا اور نیز ہ مارا کہ وہ حرام کے بدن کے دوسری طرف نگل آیا اس حالت میں حرام بن ملحان کی زبان سے جو کلمے نکلے ہیں الارسول خداصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ محبت ر کھنے والوں کواس کا پچھ لطف آئے گا حالت تو ہیا کہ نیز ہسینہ سے یار ہو گیا اب خون چہرہ اور تمام بدن كورتكين كرر ما م، اورزبان بركيامبارك كلمه م الله اكبرفزت ورَب الكعبة رب كعبرى فتم میری آرز و بوری ہوگئی اورمطلب حاصل ہو گیا مرادمل گئی بینی رسول ا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حکم کی تعمیل بورے طور پر ہوگئی رتبہ شہادت ملاسجان اللہ ایک تو بیدول تھے جو یوں دلیرانہ سید عالم صلی الله تعالی علیه وسلم کے حکم کی تعمیل میں جان نذر کرتے تھے اور ایک بیز مانہ ہے کہ سید عالم صلی الله تعالی علیه وسلم کے علم کی تنقیص اور حضور اقدس کی صفت کمال کے انکار میں رات دن سركرم بين فلما نزلوها قال بعضهم لبعض أيكم يبلغ رسالة رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أهل هذا الماء فقال حرام بن ملحان أنا فخرج بكتاب رسول الله صلّى الله عليه وسلّم إلى عامر بن الطفيل وكان على ذلك الماء فلما أتاهم حرام بن ملحان لم ينظر عامر بن الطفيل في كتاب رسول الله صلّى الله عليه

وسلّم فقال حرام بن ملحان يا أهل بئر معونة إنى رسول رسول الله إليكم [1] وإنى أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله فآمنوا بالله ورسوله فخرج إليه رجل من كسر البيت برمح فضربه به فى جنبه حتى خرج من الشق الآخر فقال :الله أكبر فزت ورب الكعبة "ا[2] (كذا في الخاص ١٥٠١م ومدار حالم قام ١٥٠١م)

[1]...يا أهل بئر معونة إلى رسول رسول الله إليكم (م، م 135)

[1] ... الباب التأويل في معانى التنزيل (تفسير الخازن)، پاره 4،سورة آل عمران (3)، تحت الآية (وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا ﴾ [آيت 169]، الحزء 1، صفحه 318، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولى 1415هـ الذينَ قُتِلُوا ﴾ [آيت 169]، الحزء 1، صفحه 318، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولى وصل قصة المحدارج النبوة، قسم دوم : در ولادت و رضاعت، باب جهارم : قضية هجرت ومبادى ، وصل قصة قتل حمزه رضى الله عنه، سريه بير معونه ، الحزء 2، صفحه 143, 144 سكتبه نوريه رضويه ، سكهر، طباعت اول 1397هـ/1977م

المقارة، وعاصم بن ثابت وعبيب و اصحابه، وقد الرحيع ورغل وذكوان، وبئر معونة، وحديث عضل و القارة، وعاصم بن ثابت وعبيب و اصحابه، وقم الحديث 4091، صفحه 1001، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1425,1426هـ/2005م [ولفظه: حَدَّنَنَا مُوسَى بُنُ إِسُمَاعِيلَ، حَدَّنَنَا هَمَّامٌ، عَنُ إِسُمَاعِيلَ، حَدَّنَا هَمَّامٌ، عَنُ إِسُمَاقِيلَ، عَيْدِ اللّهِ بُنِ أَبِي طَلَحَة، قَالَ : حَدَّنَنِي أَنسٌ، أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَعَتَ حَالَهُ، أَخُ لَا السَّهُلِ وَلِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : يَكُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَكُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : يَكُولُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ : يَكُولُ اللهُ عَلَيْ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْقِ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أَمْ فُلَانَ، قَالَ : كُونَا قَرِيبًا حَتَّى ظَهِرَ فَعَلِ عَامِرٌ فِي اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَى ظَهْرِ فَهُولُ وَيُولِكُ بِأَنْهُ وَاللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَى ظَهْرٍ فَهُولُولَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَى ظَهْرٍ فَرَبُولُ المَدُونِ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَى طَهُمُ فَولُ المَنْونِي اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَمَعَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَمُولِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَمُولِي اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَاللهُ وَرَسُولُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهُ وَسَلَمْ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهُ وَسَلَمْ عَلَيْهُ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهُ وَسَلَمْ وَسَلَمْ وَسَلَمْ وَسَلَمْ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَسَلَمْ وَسُلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَسَلَمْ عَلَيْهُ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَى وَسُلَمْ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَى وَسُلُمُ وَسَلَمْ عَلَى وَسُلُمُ وَسَلَمْ عَلَى وَسُلُمُ وَسَلَمْ عَلَى وَسُلُمُ وَسَلَمْ عَلَى وَلُمُ وَسَلَمْ عَلَى وَسُلُمُ وَسُلُمُ وَسُلُمُ وَسُلُمُ عَلَى وَسُلُمُ وَسُلُمُ وَسَلَمُ وَسُلُهُ مَنْ وَسُلُمُ وَسُلُهُ وَسُلُمُ وَسُلُمُ وَلَهُ وَسُلُ

[2] ... ترجہ: جب محابہ کرام ہیرمعونہ پراتر نے وایک دوسرے سے کہنے گئے کہتم میں سے کون ان لوگول کورسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچائے گا؟ حرام بن ملحان ہوئے: میں پہنچاؤل گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا محتوب لئے عامر بن طفیل کی جانب چل دیئے جو ہیر معونہ کے پانی پر کھڑا تھا، جب حرام ان کے پاس پہنچ تو عامر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب نہ و یکھا۔ حرام نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فر مایا: اے ہیر معونہ کے باسیو! میں تہاری جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا قاصد ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے ساولو کی معبود نہیں اور محرصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہ کے فاص بندے اور رسول جی سواللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا ؤ۔ ای اثنا میں کی گھر کے کنارے سے ایک محض نیز ہ لئے بر اور براور یکھتے تی دیکھتے اس نے وہ نیزہ آپ کے پہلو میں پرود یا حتی کہ نیزہ دوسری جانب سے باہر نکل آیا اس برآپ نے فرمایا: اللہ اکبر، دب کعبہ کی میں کامیاب ہوگیا۔

صحابہ کی اس طرح جاں نثاریاں تو ایمان والوں کے دلوں میں محبت رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کی تخمیکاری کے لئے نسخدا کسیر ہیں علاوہ بریں حضور کی خبر نہ دینے اور تحل فرمانے میں اور بہت سى حكمتيں ہيں چنانچەاسى واقعه بيرمعونه ميں جب حارث رضى الله عنه خودا پيخ شوق سے مقاتله كر كے شہيد ہو محتے اور عمر و بن عمير ضمرى باقى رہ محتے اور عامر بن طفيل نے ان كوشهيد نه كيا بلكه پيشاني کے بال پکڑ کے چھوڑ دیا اور مدینه منورہ حاضر ہونے کی رخصت دی اور بیدریا فت کیا کہ ان شہدا ہے آپ واقف ہیں فرمایا کہ ہاں واقف ہوں تب وہ اُٹھ کرشہدا کے مقتل میں آیا اور ہرا یک کا نام ونسب دریافت کرنے لگا اور بیر کہنے لگا کہ کوئی صاحب ایسے تم میں تھے جن کی تعش یہال نہیں ہے۔عمرونے فرمایا کہ ہاں عامر بن فہیرہ جوصدیق اکبرضی اللہ تعالی عنہ کے بندہ آزاد کردہ شدہ تھےوہ ان میں نہیں ہیں کہا کہوہ کیسے آ دمی تنے فر مایا کہوہ بڑے فاضل اور پرانے مسلمان تنھے عامر بن طفیل کا فرنے کہا کہ ان کی شہادت کے وقت میں نے پچشم خود دیکھا کہ وہ آسان کی جانب اٹھالتے گئے (ف)عامر بن طفیل کا ایباعجیب وغریب واقعہ دیکھنااورخوداس کو بیان کرنا اور پھر اس جماعت کے تل سے پشیمان نہ ہونا اور ایمان سے محروم رہنا تعجب خیز اور اس کی کور باطنی اور شقاوت از لی کی صاف نظیر ہے گر پھر بھی وہ تو کا فرتھامسلمان صورتوں کا آیتیں اور حدیثیں اور عجیب عجیب واقعات کتابوں میں دیکھنے کے بعد بھی علم عظیم نبی کریم علیہ افضل الصلوة والتسلیم کا ا نکار ہی کئے جانا اورنصوص یا کربھی مطمئن نہ ہونا بلکہ اپنے قیاسات فاسدہ اور اوہام باطلہ سے ال علم عظيم براعتر اض كرنا حيرت انكيز ہے اللہ جل شانه مدايت فرمائے۔

بنی کلاب میں ایک اور شخص حیار بن سلمی بھی انھیں کفار میں تھا اس سے منقول ہے کہ جب میں نے عامر بن فہیرہ کے نیزہ مارا اور وہ دوسری طرف نکل آیا تو میں نے ان کی زبان سے پیکلمہ سنا'' فوز ت و الله 'آوالله کا میاب ہو گیا] اور بید دیکھا کہ وہ آسمان کی طرف اٹھا کئے گئے ، اس وقت مجھے یہ فکر ہوئی کہ اس لفظ سے کیا مراد تھی تو میں ضحاک بن سفیان کلا فی کیاس گیا اور انہیں تمام حال سنایا کہنے گئے کہ ان کی مراد بیھی کہ خدا کی تئم میں نے مراد پالی میں نے بین کرضاک سے کہا کہ مجھے مسلمان کر لیجئے اور میں مسلمان ہو گیا اور بیدواقعہ میرے اسلام لانے یہ بین کرضاک سے کہا کہ مجھے مسلمان کر لیجئے اور میں مسلمان ہو گیا اور بیدواقعہ میرے اسلام لانے کا باعث ہوا سبحان اللہ سعادت مندول کو جیسے اس حال کے مشاہدہ سے ایمان نصیب ہوا

ویسے ہی اس کے استماع سے بھی صد ہابر کات حاصل ہوئے مخالفین اب تو سمجھے ہوں گے کہ حضور کے اطلاع نہ دینے میں حکمتیں تھیں پھراطلاع نہ دیناعلم نہ ہونے کوسٹر منہیں۔ ہر چند کفار نے سوال کئے مگر حضرت حق سبحانہ تعالی نے انہیں وقت قیامت پر مطلع نہ فر مایا پھراگر بیراز تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کسے ظاہر فر مادیتے اس سینہ مبارک میں اللہ کے ہزاروں راز مخزون تھے حضور امین تھے بیشان محل کی ہے کہ ایسے ایسے موقعوں پر سکوت فر مادیں اور کام اللہ جواس کی مرضی مولا نائے روم رحمۃ اللہ علیہ فر ماتے میں منی مرکد دیں کہ وہ خود بھی تو عالم ہے جواس کی مرضی مولا نائے روم رحمۃ اللہ علیہ فر ماتے میں در دیں کہ وہ خود بھی تو عالم ہے جواس کی مرضی مولا نائے روم رحمۃ اللہ علیہ فر ماتے

عارفان که جامر حق نوشید اند راز هادانسته و پوشید اند

هر کرا اسرار کار آموختند مهر کردندو دمانش دو ختند^[1]

> برلبش قفل است و در دل داذما لب خموش و دل براز آوازها [2]

کوش آنکس کوشداسرار جلال کوچوسوسن صد زبان افتادلال

> تانگوید سر سلطان را بکس تا نه ریز د قند را بیش مگس^[4]

سر غیب آنوا سزد آموختن که زگفتن لب توانددوختن

[1]... مثنوی معنوی ، دفتر پنجم ، وآیک دلش باز بدآن گناهرغبت می کند...، بیت 2239,2240 مفحه 1145، 1145 منحه 1145 منتوی معنوی ، دفتر پنجم ، وآیک دلش باز بدآن گناهرغبت می کند...، مثنوی معنوی ، دفتر پنجم ، دار منتح 2004

[2]...مثنوی معنوی ، وفتر پنجم ، وآک دلش باز بدآل گناهر غبت ی کند...، بیت 2238 مفحه 1145 ،سنگ میل پهلی کیشنز ، لا مور بلیغ 2004

[3]...مثنوى معنوى ، دفتر سوم ، بيت 21 منحه 488 ،سكميل بلي كيشنر ، لا بور طبع 2004

[4]...مثنوى معنوى ، وفتر سوم ، بيت 20 منحه 488 ،سكميل ببلي كيشنز ، لا مورطبع 2004

درخور ودربانشد جزمرغ آب فهر كن والله اعلم بالصواب [2]

باین جمد مرورا کرم سلی الله تعالی علیه وسلم نے اس پیش آنے والے عادثہ کی طرف صحابہ کرام رضوان الله تعالی علیه م اجمعین کے روانہ فرمانے سے قبل اشارہ فرما دیا تھا چنا نچہ یہ الفاظ صحاح ستہ کی کتابوں میں مروی ہیں۔"فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ((انی اخشی علیه م اهل نجد))"[3][4]

<u>شہ:</u>

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھڑ ہے کے دروازے پر جھڑ ہے کوسنا آپ نے باہرتشریف لا کرفر مایا کہ سوائے اس کے بیں کہ میں آ دمی ہول - میرے

अये अये अये अये अये अये की की की की की अये अये अये अये अये

[1]... مثنوی معنوی مثنوی مولوی معنوی ، دفتر سوم ، دعا کردن موسی آل را تا با بمان رود از دنیا، بیت 2287 2288, مسفحه 677 ،سنگ میل پبلی کیشنز ، لا ہور طبع 2004

[2] ... ترجمہ: عارفوں نے جام حق نوش کیا ، کی رازوں کو جانے کے باوجود انہوں نے پوشیدہ رکھا، ہرجس کوراز کی

ہاتیں سکھاتے ہیں تو اس کومبر کردیتے ہیں اور اس کا دبئن کی دیتے ہیں، ان کی زبان پر قفل اوردل میں راز

ہیں ،لب خاموش اوردل اس ہے پُر آ واز ہے ،اللہ تبارک و تعالیٰ کے رازاس خفس کا کان سنتا ہے ،جوسون کی

طرح سوز بانوں کے باوجود گونگاہے ، تا کہ وہ شاہ کاراز ہرکی خفس سے نہ بیان کر بیٹھے ،اورتا کہ وہ قند کو کھی کے

آ مے نہ کراد ہے ، غیب کاراز سیکھنا اس کے لئے مناسب ہے جو بولنے سے اپنے لب کوی لے ،وریائی پرندہ کے

علاوہ کسی دوسرے کے لئے روانہیں ہے کہ وہ دریا میں کور پڑے ،اس بات کو مجھو، درست بات کو اللہ ہی بہتر

جانتا ہے۔ (محمد مرشر رضا المدنی)

[3]... بیرمعوندوالے واقعہ میں ان محابد رضوان الله علیم کونجد یول نے صدے پہنچائے اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمادیا تھا ، مرنجدی ند ہب والوں کواب اس نجد یوں والے واقعہ سے خوب استدلال کرنے کا موقع ماتھ آیا مربحہ و تعالی الل حق کی طرف سے بھی خوب خوب جواب پائے۔ شفقت حسین سلمہ۔ ۱۲

[4]...لباب التأويل في معانى التنزيل (تفسير الحازن)، پاره 4،سورة آل عمران (3)، تحت الآية ﴿وَلا تَحْسَبَنَّ النّبِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمُواتاً ﴾ [آيت 169]، الحزء 1، صفحه 318، دار الكتب العلمية ،بيروت، الطبعة الأولى 1415هـ من محمد من معمل منام أنه من سوائه الله من

ترجمہ: بجھے میرے صحابہ پر المل نجد سے اندیشہ ہے۔ فوت: یمی الغاظ اسد الغابہ 3 1 1 / 3، تاریخ الطبری 4 6 5 / 2 ہفیر العلمی 2 0 2 / 3، تفیر البغوی 635 / 1، ہفیر خازن 318 / 1، جوامع السیرة لابن حزم 142 / 1، الدر فی اختصار المغازی والسیر لابن عبدالبر 162 / 1 اور تاریخ الجیس للدیار بکری 1/452 / 1 میں بھی ذکور ہیں۔ یاں خصم بعنی جھڑنے والے آتے ہیں شاید بعض تمہار ابعض سے خوش بیان ہواس کی خوش بیانی ہے میں اس کوسچا جانوں اور اس کے حق میں فیصلہ کر دوں پس جس کو میں حق مسلمان کا دلا وُں وہ سمجھے کہ جہنم کا ایک مکڑا میں دلاتا ہوں۔^[1] اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رسول خداصلی اللہ تعالى عليه وسلم غيب دال نه تصا كرغيب جانت توخلاف فيصله كاآب كوكيول خوف موتا-

ناظرين باانصاف كومخالفين كے شہبے و مكھتے و مكھتے بيتو خوب ظاہر ہو گيا ہو گا كہ بيہ حضرات اپنے مدعا کے ثابت کرنے سے عاجز ہوکراپ محض زبان درازی پرآگئے ہیں۔اور صرف اپنے قیاسات فاسدہ سے استدلال کرنے لگے ہیں بیصدیث جومعترض نے پیش کی ہے اس میں ایک حرف بھی ایبانہیں کہ جوحضور محرمصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم جمیع اشیاء کے ا نکار میں ذرا بھی مدد دے۔اسالیب کلام کی معرفت سے تو پیے حضرات بالکل پاک ہیں اس کا تو ان برسی طرح بھی الزام نہیں آسکتا۔ نہم مبارک نے اس حدیث سے کیاسمجھا کہ مصطفے صلی اللہ تعالى عليه وسلم كوامورغيب كاعلم تعليم نبيس موا - سبحان الله بينم قابل تحسين وآفري ہے سرورا كرم صلی الله تعالی علیه وسلم کامقصوداس تمام کلام سے تہدید ہے کہ لوگ ایساارادہ نہ کریں کہ دوسروں کا مال لینے کے لئے زبانی تو تیں خرچ کریں صدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: رواہ التومذی، ((فَإِنْ قَضَيْتُ لَآحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقَّ أَخِيدٍ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ))[2] لعنی اگر میں تم میں سے سی کو دوسرے کی چیز دلا دوں تو وہ اس کے لئے آگ کا مکڑا ہے مراد تو سے ہے کہ تم جو باتیں بناؤ تو اس سے حاصل کیا بفرض محال اگر میں تمہاری تیز زبانی اور شیریں بیانی سن

මත් මත් මත් මත් මත් මේ මේ මේ මේ වන වන වනට මත් වන

[1]...الصحيح البخاري، كتاب المظالم والغصب، بأب اثم من خاصم في باطل وهو يعلمه، رقم الحديث 2458،صفحه588،دار الفكر للنشر والتوزيع،بيروت، الطبعة:1425,1426هـ/2005م[بلفظ:عَنُ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابٍ حُيْحَرَتِهِ، فَعَرَجَ إِلَيْهِمُ فَقَالَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٍّ، وَإِنَّهُ يَّأْتِينِي الخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمُ أَنْ يَكُونَ أَبُلغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَق، فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَلَّى مُسُلِمٍ، فَإِنَّمَا هِي قِطُعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُلُهَا أَوُ فَلْيَتُر كُهَا]

[2]....سنن الترمذي، ابواب الاحكام، باب ما جاء في التشديد على من يقضى له بشيء ليس له ان ياخذه، رقم الحديث1339،الحزء3، صفحه 17،دار الغرب الإسلامي، بيروت،سنة النشر 1998م

كرتمهين دوسرے كاحق ولا دوں تو بھى فائدہ كيا وہ تمهارے كام كانہيں بلكہ تمهارے ہى كئے وہ دوزخ کی آگ کا مکڑا ہے تو تم دوسرے کاحق لینے میں کوشش ہی نہ کرومقصود تو بیرتھا معترض صاحب نے اس سے انکارعلم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ وانسلیم پر استدلال کیا اگر حضرت کسی کاحق (معاذ الله) کسی دوسرے کو دلا دیتے تو بھی کچھ جائے عذر ہوتی کہاب تو کچھ شبہ کا موقع ہے کہ حضرت نے کسی کاحق تھا کسی کو دلا دیا مگریہاں شبہ کو پچھ بھی علاقہ نہیں کہ حضور نے ایک کاحق دوسر ہے کودلا نہ دیا بلکہ جولفظ فرمائے وہ بھی قضیہ شرطیہ جوصدق مقدم کو مقتضی نہیں ایک فرض محال ہے بعنی ایک نامکن بات کومخض تہدید کی غرض سے فرض کرلیا ہے اگر بالفرض ایسا ہوتو بھی مہیں ميجه فائده بين معترض صاحب ذرامهر باني سيجئه اوراييخ اجتها دكوزياده نهصرف فرماييخ ورنه ايسا ى شرطيه قرآن شريف ميں بھي وارد ہے ﴿ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَكُلُّ فَأَنَا أَوَّلُ العبدين العبدين العنى فرما و يحيّ المحصلي الله تعالى عليه وسلم كه الررحين كولد موتو ميس بهلا عبادت کرنے والا ہوں کہیں اس اجتہا د کی بنا پر بینہ کہنا حضرت کوخدا تعالیٰ کے بیٹا ہونے کا بھی خطرہ تھا (معاذ اللہ) پیشرطیہ ہے اور شرطیات مقدم کے صدق کوستلزم نہیں ہوتے بلکہ فرض محال یک بھی ہوتا ہے چنانچہ اس آیت میں ایک محال فرض کیا گیا ہے اورعلیٰ ہذا اس حدیث میں بھی جس سے آپ اینے مدعائے باطل پرسندلا ناجا ہتے ہیں مقدم میں فرض محال ہے بیناممکن ہے کہ سرورا کرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فیصلہ ہے کسی کاحق کسی دوسرے کو پہنچ جائے ادب کرواور رسول كامرتنبه مجھو (صلى الله تعالى عليه وسلم)

اب زرا شرح مشارق كا مطالعه كرو وان قوله عليه السلام فمن قضيت له بحق مسلم الخ شرطية وهى لا تقتضى صدق المقدم فيكون من باب فرض المحال نظراً الى عدم جواز قراره على الخطاء ويجوز ذالك اذا تعلق به غرض كما فى قوله تعالى ﴿قُلُ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَانَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴾ والغرض فيما نحن فيه التهديد والتفزيع على اللسن والاقدام على تلحين

الحجج في آخذ اموال الناس "ا[]

شر

حضرت کوشہد بہت پہند تھا اور آپ حضرت زبنب کے پاس اکثر تشریف فر ما ہوکر شہد
نوش فر ماتے تھے حضرت عائشہ اور حضرت هفعہ نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس اول
حضرت تشریف لائیں وہ آپ سے یہ کہہ دے کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے آپ
فرمائیں گے کہ میں نے تو شہد پیا ہے تو یہ جواب دے کہ شہد کی کھی مغافیر پر بیٹھی ہوگی ہیں چونکہ
آپ کو بد بوسے نفرت ہے آپ شہد پینا ترک فرمادیں گے اور حضرت زبنب کے پاس نشست کم
ہوجائیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سرور عالم نے قتم کھائی کہ اب بھی شہد نہ بیوں گا اس پر بی آیت
اتری ﴿ یَا یَیْهُ النّبِی لِمَ قَدَورٌ مُنَ آکُلُ اللّهُ لَكُ ﴾ [2] اگر حضرت غیب دال ہوتے تو کیوں
ایک بنائی ہوئی بات پرشہد چھوڑنے کی شم کھالیے ؟

<u> جواب:</u>

ہزارفکریں کیں اور بیچارے خالفین لکھتے لکھتے پریشان ہو گئے مگر آج تک اتنا ثابت نہ کر سکے کہ دسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوفلاں چیز کاعلم حضرت حق سجانہ تعالیٰ نے مرحمت ہی نہیں فر مایانہ اِس مضمون کی کوئی آیت بیش کرنے کی جرأت ہوئی نہ صدیث وکھانے کی ہمت

නත් නත් නත් නත් නත් නත් ලිදි ලිදි ලිදි ලිදි නත් නත් නත් නත් නත් නත්

[1]... شرح مشارق

ترجمہ: نی مختص ملی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا قول ((فعن قصیت له بحق مسلم النے) جملہ شرطیہ ہے جومقدم کے صدق کوسلز نہیں ہی چونکہ قضائے نبوی کا خطا پر ستنقر ہونا نامکن ہے اس لئے یہ کلام ایک محال بات کوفرض کرنے کے صدق کوسلز نہیں ہی چونکہ قضائے نبوی کا خطا پر ستنقر ہونا نامکن ہوتو یوں کلام کرنا جائز ہوتا ہے بسیا کرنے تعالی کے فرمان ﴿ قُلْ إِنْ کَانَ لِلرَّ حُمٰنِ وَلَدٌ فَانَا اَوَّلُ النَّهٰ بِدِیْنَ ﴾ (تم فرماؤیفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بوتا تو سب سے پہلے میں بوجنا۔) میں ہواورجس بارے ہم کلام کررہے ہیں اس میں غرض یہ ہوگوں کے مال جھیا نے کے لئے جین قائم کرنے اورجھ ٹر نبر بر بہدید وقو لیے کی جائے۔

[2]...القرآن الكريم ، باره 28، سورة التحريم (66) ، آيت 1

ترجمهٔ كنز الايمان: اعفيب بتانے والے (نبی) تم استے اوپر كيوں حرام كے ليتے ہووہ چيز جو الله نے تمہارے لئے حلال كى۔ ماں قیاس فاسد سیننگڑوں ایجاد کرڈالے تو ایسے فاسد قیاس کیا عقلاء کے نزدیک قابل التفات ہیں؟ بوں تو شیطانی قیاس والون کو کلام الٰہی پر شہبے سوجھیں گے اور وہ بیر کہہ سکیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو ہروقت ہر چیز کاعلم حاصل نہیں ہے جب جا ہتا ہے سی ترکیب سے سی چیز کاعلم حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ خدائے تعالی کو بیخبر ہی نتھی کہرسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کا کون اتباع کرے گا اور کون نه کرے گا جب تو اس نے نماز میں قبلہ بدل دیا اور رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم نماز ر خصتے میں پھر گئے اس سے معلوم ہو گیا کہ جنہوں نے اس میں حضرت کی موافقت کی اور کچھ چون و چرانہ کیا نہ کوئی بحث کی تو وہ اتباع کرنے والے ہیں باقی غیر متبع چنانچہ اللہ تعالی فرما تا ہے ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَتَنْقُلِبُ عَلَى عَقِبَيْه ﴾[1] اس آیت مین و آلا لِنعْلَم " کے لفظ سے صاف شبہ پیدا ہوتا ہے مگر یہ وہی شیطانی شبہ ہے کیا قابل التفات ہوا یسے ایسے قرائن عدم علم کے ہرگزنہیں ہوتے اللہ جل شانہ کیم وخبیر ہے اس نے اب علم حاصل نہیں کیا ہے مگرا یسے نفظوں سے بیہ معنے سمجھ لینااورا نکارعکم میں سندلا ناکو ر باطنی اور نابینائی ہے ورنہ قرآن پاک میں ایسے ایسے ہزاروں شہے کے طبع لوگوں کی طبعیتیں پیدا كرين كى اوروه سب ان كى كوتاه بمي كا نتيجه موكا جوايك مجذوب كى برميا بزيان سے زياده وقعت نہیں رکھتا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم عظیم کے انکار میں مخالفین رات دن حیلہ ڈھونڈتے رہتے ہیں اور شبہ تلاش کرتے ہیں اور ان کواینے اس مدعا کی سند بناتے ہیں مگر اس سے کیا نتیجہ بیسب کوششیں بے سود ہیں بہی شبتر میم والا جو ہمارے مخالفین نے پیش کیا ہے ابیالچرہے جس سے کوئی داناعدم علم نہیں نکال سکے گاحضور نے اگر شہد چھوڑ دیا تو اس کوعلم سے کیا علاقة قرآن یاک کے مبارک لفظ یہ ہیں ﴿ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ أَزُوٰ جِكَ ﴾ [2]جس سے ظاہر ہے کہ پاس خاطر ازواج مطہرات کامنظور خاطر اقدس تھا اس لئے شہد چھوڑ دیا اس کوعلم سے کیا

医成员成员成员成员成员 《安安安安 《安安氏》

[1]...القرآن الكريم، پاره 2،سورة البقرة (2)،آيت 143 ترجمهُ كنز الايمان: اورام محبوبتم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا كەدىكى كون رسول كی پیروی كرتاہے اوركون الٹے پاؤں پھرجا تاہے۔

[2]...القرآن الكريم ، باره 28، سورة التحريم (66)، آيت 1 ترجم كرالا يمان: ابني بيبول كي مرضى حالية مو-

واسطه حضور خوب جاننة تنصے که اس میں بد بونہیں ہوتی حمرازانجا کہ طبع شریف میں کمال محل و برد باری تھی اور حضور کے اخلاق کریمہ ایسے نتھے کہ سی کوناراض اور شرمندہ کرنا سمحوارانہ فرماتے تھے بناءعلیہ اس وقت از واج سے اس معاملہ میں تختی نہ فر مائی اور ان کی رضامندی کے لئے انہیں شہد چھوڑنے کا اطمینان دلا دیا پھراس پر ہے جمی منع فرمادیا کہاس کا کہیں ذکرنہ کیا جاوے مدعا پیتھا كدحضرت زينب رضى الله تعالى عنها جن كے ياس شهد پياتھا أتھيں شهد چھوڑنے كى اطلاع نه و بیجائے کیونکہ اس سے ان کو ملال ہو گا اور منظور ہی نہیں کہ سی کی بھی کشکنی ہو چنانچے حدیث شریف کے الفاظ جوامام بخاری ومسلم نے حضرت صدیقه رضی الله عنها سے روایت کئے ہیں ہیہ إِي فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَال: لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْبَ بِنْتِ جَخْشِ فَكُنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِى بِذَلِكِ أَحَدًا يَبْتَغِى مرضاة أَذِ وَاجِهِ ^{[1] لِعِنَى} حضرت عا نَشه وهفصه رضى الله تعالى عنهما ميں سے سى كے پاس جب سرورا كرم صلى الله تعالى عليه وسلم تشريف لائے اور انھوں نے اپنا منصوبہ کہا کہ ہم حضور کے منہ سے مغافیر کی بویاتے ہیں توحضور نے فرمایا کچھمضا تقنہیں کیونکہ ہم نے توزین بنت جحش کے یہاں شہد پیا ہان تقریروں سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کوخوب معلوم تھا کہ ہمارے منہ سے بوئے مغافیر کو کوئی علاقہ نہیں مگریہ بھی معلوم تھا کہان کا منشابہ ہے کہ حضور شہد پینا ترک فرمادیں اس واسطے ان كى رضامندى كے لئے ارشادفر مايا كه اب ہم ان كى طرف چرعودنه كريں سے يعنی

කර නව නව නව නව ම ම ම ම ම ම වන වනව නව නව නව

[1]...مشكوة المصابيح، كتاب النكاح، باب النعلع و الطلاق، الفصل الاول، وقم الحديث3135، صفحه 292، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

المسحيح البعارى، كتاب الطلاق، باب (لم تُحَرِّمُ مَا أَحَلُ اللهُ لَكَ (التحريم: 1] وقع الحديث (5267، صفحه 1353، دار الفكر للنشر والتوزيع -بيروت، الطبعة: 1425, 1426هـ/2005م ولَنُ وَلَنُ اللهُ فَذَخَلَ عَلَى إِخْدَاهُمَا، فَقَالَتُ لَهُ ذَٰلِكَ، فَقَالَ: لاَ، بَلُ شَرِبُتُ عَسَلًا عِنُدَ زَيُنَبَ بِنُتِ جَحْش، وَلَنُ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتُ: (يَا أَيُهَا النّبِي لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلُ اللهُ لَكَ) إِلَى (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ) لِعَائِشَةً وَحَفُصَةَ: (وَإِذُ أَسَرُّ النّبِي إِلَى بَعْضِ أَزُوا حِدٍ) لِقُولِهِ: بَلُ شَرِبُتُ عَسَلًا]

المسلسل 6 5 5 5 مسفحه 7 0 2 مدار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 4 2 4 1 هـ / 1 0 0 م المسلسل 6 5 5 مسفحه 7 0 0 مدار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 4 2 4 1 هـ / 2 0 0 م المسلسل 6 5 5 مسفحه 7 0 0 مدار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 4 2 4 1 هـ / 2 0 0 م والمن المنظر: فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: بَلُ شَرِبُتُ عَسُلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنُتِ جَحُش، وَلَنُ أَعُودَ لَهُ، فَنَزَلَ (لِمَ تُحَرَّمُ مَا أَحَلُ اللهُ لَكَ) إِلَى قَوْلِهِ: (إِنْ تَتُوبَا) لِعَائِشَة وَحَفُصَة، (وَإِذُ أَسَرُ النَّبِيُّ إِلَى بَعُضِ أَزُواجِهِ حَدِيثًا)، لِقَوْلِهِ: بَلُ شَرِبُتُ عَسَلًا]

قتم کھاتے ہیں پھر شہدنہ پئیں گے اور تم کسی کواس شہد چھوڑنے کی خبر نہ دینا بیاس لئے فر مایا کہا گر حضرت زیب کواس کی خبر پنچے گی تو ان کی دشکنی ہوگی چنا نچہ علامہ علی قاری رحمہ الباری مرقا ق المفاتیح میں اسی' لَا تُخبِرِی '' کے متعلق فر ماتے ہیں' والظّاهِر اُنّه لِنگلا یَنگیسو خاطِلُو الله المفاتیح میں اسی' لَا تُخبِرِی '' کے متعلق فر ماتے ہیں' والظّاهِر اُنّه لِنگلا یَنگسو معطف صلی الله زَیْنَ مِن امْتِنَا عِهِ مِنْ عَسَلِهَا ''ااغرض کہ اس حدیث شریف سے انکار علم مصطفے صلی الله تعالی علیہ وسلم کو پچھ مد زنہیں پہنچ سکتی نہیں معلوم کہ معرض کس نشہ میں ہے اور اس نے کیا سمجھ کر اعزاض کیا حدیث میں ایک لفظ بھی تو ایسانہیں جس سے کسی طرح یہ ثابت ہو سکے کہ حضور اقد س صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کوفلاں امر کاعلم نہیں ملا۔

<u>شہ:</u>

بخاری شریف میں ہے حضرت جابر کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے باپ کے قرضہ کے باب میں گیا اور دروازہ پر کھٹکا کیا حضور نے فرمایا کون ہے میں نے عرض کیا کہ میں حضور نے فرمایا کہ میں تو میں بھی ہوں گویا یہ کلمہ حضور کونا پسند ہوا اگر حضرت غیب داں ہوتے تو کیوں دریا فت کرتے کہم کون ہوجضور کوخودہی معلوم ہوجا تا۔

<u> جواب:</u>

ریشبہ بھی ابیا ہی واہی ہے جیسے اور اوپر گزر چکے کلام کی مراد بھی لینا کیا معنی معترض کو عبارت کا سیح ترجمہ کرنانہیں آتارسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا '' قرمانا یعنی بیکون ہے؟ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم نہ ہونے کی دلیل نہیں ورنہ خود حضرت حق سبحانہ تعالی نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ﴿ گُیفَ تُحی الْمُوتَّلَی ﴾ [2] تو کیونکر مردے جلائے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ﴿ گُیفَ تُحی الْمُوتَّلِی ﴾ [2] کے جواب میں فرمایا ﴿ اَو کُمْ تَوْمِنْ ﴾ [2] کیا تم ایمان نہیں لائے تو معترض یہاں بھی کہہ

[1]...مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح،كتاب النكاح،باب الخلع والطلاق، الفصل الاول،رقم الحديث 3278، الحزء 5، صفحه 2136، دار الفكر، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، 1422هـ 2002م[وفيه:"والاظهر" مقام "الظاهر"]

ترجمہ: اور ظاہر بیا ہے کہ 'لَا تُنجیرِی'' اس کے فرمایا کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کا شہد ترک کرنے کے باعث ان کی دل تھنی نہ ہو۔

[2]...القرآن الكريم ، پاره 3، سورة البقرة (2) ، آيت 260

دےگا کہ (معاذ اللہ) اگر اللہ جل شانہ عالم الغیب ہوتا تو یہ کیوں فرما تا کہ 'کیاتم ایمان نہیں لائے؟''ہر جگہ سوال کی علت بے علی نہیں ہوتی گر جو حکمتیں نہ بچھتے ہوں اور کلام کی مراد سے ناواقف ہوں وہ ایسے ہی واہی شہرے بیان کر سکتے ہیں ورنہ کسی مسلمان کوتو ہمت ہونہیں سکتی، علی هذا احادیث میں جابجا فدکور ہے کہ حضرت تن سجانہ تعالی فرشتوں سے دریافت فرما تا ہے کہ میرے بندے کیا کرتے ہیں تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ ا ہے ہمارے معرض میاحب سے قبل آج تک کسی نے ایسے سوالات کوعدم علم کی دلیل نہ مجھا گر بجیب الفہم معرض صاحب ہیں کہ بجیب ایجادیں کرتے ہیں ۔

قتل عاشق کسی معثوق سے پچھ دور نہ تھا بر ترے عہد کے آھے تو یہ دستور نہ تھا

یہاں تو حضور کے دریافت فرمانے بیں جو حکمت ہے ایمان والوں کی آتھیں اس سے بنرنہیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم علیہ الصلوۃ والسلام کو جواب تعلیم فرما نامقصود تھا کہتم کسی کے مکان پر جا دُاوروہ دریافت کرے کہ تم کون ہوتو '' میں' نہ کہد یا کرو بلکہ نام بتلایا کر واورایک لفظ میں کہد ینا جس سے تمیز نہ ہو سکے کہ کون صاحب ہیں، ناپند ہے۔ آپ کو ابھی اس میں ہی شبہ ہے کہ مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیالم نہ تھا کہ دروازہ پر کون ہے۔ استغفر اللہ۔ اب حضرت ان کے صحابہ کوان کے آل اطہار کو ایکے اولیاء امت کو ایکے ملاز مان بارگاہ کو یہ سب علوم روشن ہیں گر ہماری آنکھیں کھلی ہوں تو ہمیں کچھ خبر ہوسنے:

(۱) جب حضرت مولاعلی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ سے نشکر طلب فر مایا اور بہت ی قبل وقال کے بعد وہاں سے نشکر بھیجا گیا۔ نشکر کے آنے سے قبل حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خبر دی کہ کوفہ سے بارہ بڑار ایک مرد آتے ہیں آپ کے ہمراہیوں میں سے ایک صاحب نشکر کی گزرگاہ پر آن بیٹے جب نشکر آیا ایک ایک آدمی کو گننا شروع کیا ایک بھی تو کم وبیش نہ تھا (از شواہدالہ وہ کہ لولا ناعبدالرحمٰن الجامی قدس سرہ السامی)[۱]

西級西級西級西級西級西級 (金 会 会 会 会 会 会 の 西級西級西級西級西級西域 () منين على بن الى طالب كرم___

(۲) حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہ بعضے سفروں میں جب کر بلا ہوکر گزرے اور وہال کی خبر دی۔ (شواہد صفحہ ۱۲)¹¹ جھد در کھہرے داہنے بائیں دیکھا اور واقعہ کر بلاکی خبر دی۔ (شواہد صفحہ ۱۲)¹¹ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے مسجد کوفہ میں نماز فجر سے فارغ ہوکرا یک شخص سے فرمایا کہ فلاں مقام پر ایک مرد اور ایک عوت باہم لڑتے ہیں ان کو بلالا وُ وہ بلالا یا جب وہ حاضر ہوئے فرمایا کہ آج رات تم میں بہت نزاع رہا جوان نے عرض کیا کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا

___الله تعالى وجهه، صفحه 154 ، رخمن گل پبلشرز، قصه خوانی بازار، پشاور

شوابرالنبوة فاری کی عبارت بیہ وازاں جمله آنست که چون از کوفه لشکر طلبید واز قال و قبل بسیار لشکر فرستادند بیش ازانکه آن لشکر بوئے برسد فرمود که از کوفه دوازد ه هزار مرد ویك مرد مے ارندیکے از اصحاب وے گوید که جون من آن سخن را شنیدمر بزرگاه آن لشکر بنشستمر ویك یك دا بشمر دمر والله که ازانکه فرمود لا بود نه یك مرد کمر بود نه زیادت "ترجمه جن روزآپ نے کوفہ سے شکر طلب کیا تو اہل کوفہ نے بعد قبل وقال شکر بھیجا اس سے پیشتر کے شکرآپ کے پاس آتا آپ نے فرمایا کہ کوفہ سے بارہ بزارایک آدی آرے بین آپ کے ایک ماقی نے جب آپ کی بیات نی تو لئکر کی گزرگاہ پر بیٹھ گیا اس نے ایک ایک آدی گنا اورائے ہی آدی گئل جنے آپ نے بتائے تھان میں تو لئکر کی گزرگاہ پر بیٹھ گیا اس نے ایک ایک آدی گنا اورائے ہی آدی گئل جنے آپ نے بتائے تھان میں تو لئکر کی گزرگاہ پر بیٹھ گیا اس نے ایک ایک آدی گنا اورائے ہی آدی گئل جنے آپ نے بتائے تھان میں سے ایک کم لکا نہ ایک زیادہ۔ (شوابرالیم قراردو) منفہ 286 مکتبہ نویہ الا مور برارائیم وی اس کی سے ایک کم لکا نہ ایک زیادہ۔

[1].... شوابدالنبوة لتقوية يقين الل الفتوة ،ركن سادس دربيان شوابدو دلاك ،امير المؤمنين على بن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه صفحه 454 ،رخمن كل پېلشرز ،قصه خوانی باز ار ،پشاور

شوام الله ق فاری کی عبارت یوں ہے" در بعض سفر ها خود بکربلا رسید براست وجب نگریست و گریان از انجابگذشت بس گفت والله اینست محل خوابانیدن شنران ایشان وموضع مردن ایشان اصحاب گفتند اے امیر المؤمنین این چه موضع است فرمود که این کربلا است ابنجا فومی دا المؤمنین این چه موضع است فرمود که این کربلا است ابنجا فومی دا بکشند که بے حساب در بهشت در آنیذ بعد اذان برفت وهیجکس تاویل سخن و بندانست تا آن دور که واقعهٔ امیر المؤمنین حسین رضی الله عنه واقع شد "ترجمه: حضرت بیناعلی ضی الله عنه اور که واقعهٔ امیر المؤمنین حسین رضی الله عنه اور کور یکھتے ہوئے گزرے اور کہا: بخدا!ان کی شہادت اوران کے اونوں کے مرجانے کے یہی موضع وکل ہیں اور کی کون سامقام ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کربلا ہے یہاں ایک ایک جاعت کوشہید کیا جائے گاج بغیر صاب و کتاب جنت الفردوں میں داخل ہوگی یہ کہ کروہاں سے چلے آئے اور کی کوان باتوں کی تا ویل سمجھ میں نہ آئی یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کا واقعہ سامنے آیا۔

ریسواحد لنبو ذاردوں، صفحہ 286 سکته نبویه ، لاحور بہار مفتم 2013)،

اور جب سے میں اس کے سامنے گیا مجھے اس سے نفرت آنے لکی اور اس عورت نے مجھ سے لڑنا شروع کیا جب حضور نے طلب فر مایا تھا اس وفت تک نزاع ہور ہا تھا۔حضرت مولا نا شاہ علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ بہت با تیں ایسی ہیں جن کا سننا غیر کے سامنے ناپبند ہوتا ہے سب چلے گئے صرف وہ جوان اور عورت رہ گئے آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ تو اس جوان کو جانتی بھی ہے عرض کیا کہ ہیں فرمایا کہ میں بچھے اس کی معرفت کراتا ہوں مگرتو منکرنہ ہوجانا عرض کرنے لگی میں ہرگژ امرواقعی سے انکار نہ کروں گی فرمایا کیا تو فلال صخص کی بیٹی ہیں ہے؟ عرض کیا ہوں ،فر مایا کیا کوئی تیرے چیا کا بیٹا تھا جس کو بچھ سے محبت تھی اور تخھے اس سے ،عرض کیا بیٹک ایباہی تھافر مایا کہ تو ایک رات ضرورت کے لئے باہر گئی تھی اس نے تجھے پر لیا اور تیرے ساتھ مشغول ہواتو حاملہ ہوگئ تونے مال کواس کی خبر کی ، باپ سے چھیایا۔ جب وضع حمل كا وقت آيا تيرى مال تخفي كھرے باہر لے كئى جب لڑكا پيدا ہوا تونے اس كو كيڑے ميں لپیٹ کر گھوڑے پر ڈال دیا پھرایک کتااس کوسو تھنے لگا تونے کتے کے پھر مارااور بچہ کے سر پرلگا اُس کاسر بھٹ گیا تیری ماں نے ایک کپڑا بھاڑ کراس کے سرپر باندھااور پھرتم دونوں جلی کئیں اور تمہیں اس بچہ کا حال نہ معلوم ہوا اس عورت نے کہا بیٹک ایسا ہی واقعہ ہوا اور میرے اور میری ماں کے سوااسکی کسی کوخبر ہی نہھی پھر فر مایا جب صبح ہوئی فلان قبیلہ نے اس بچہ کو لے کر اس کی یرورش کی یہاں تک کہوہ بڑا ہو گیا اور اس قبیلہ کے ساتھ کوفہ میں آیا اور تیرے ساتھ نکاح کیا ہہ وہی جوان ہے پھر جوان کو تھم دیا کہ سر کھولے اس نے سر کھولا سر بھٹنے کا نشان موجود تھا فرمایا کہ كے جارية تيرابياً ہے الله نے حفاظت فرمائی اوراسے حرام سے بچایا۔ (شواہر النبو ق صفحہ ١٦١)[1]

ته الم المنوة والتوية يقين الل الفتوة ، ركن سادس در بيان شوامد ودلائل ، امير المؤمنين على بن الى طالب كرم الله تعالى وجهه، منحه 151, 152 ، رحمن كل پېلشرز، قصه خوانی بازار، پشاور 🖈 شواېدالنو ټا (أردو) مسخه 281 ، كمتيه نبوييه لا بور، بارمقتم 2013ء

شوابد النوة قاري كي عبارت بيه:" وإذاب جمله آنست كه جوب امير المؤمنين على رضى الله عنه بکوفه آمد مردمر بروئے حمع آمدیند درمیان ایشان جوانے بود از شیعه وے شد ودر پیشن و ی یا اعدا مقاتله می کرد نا محالا زنے خواست روزے حضرت امیر رضی الله عنه نماذ بامداد الكزارد، بود شخص را فرمود ك بفلار، موضع رو آنجا مسجد است و در پهلويي مسجد خانه ودر آن زي و مرد يا المرجنگ و نزاعي دارند ايشان را پيش من ---

امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ ایک مرتبہ بارادہ جج مکہ مکر مہ کو بیادہ روانہ ہوئے راہ میں چلتے چلتے پائے مبارک ورم کرآئے۔ایک غلام نے عرض کیا کہ حضور تھوڑ اساسفر تو سواری پر طے فرمادی کی ونکہ آپ کے بات مبارک پر ورم آگیا ہے فرمایا کہیں منزل پر پہنچ کرایک عبشی ملے گا اس کے پاس روغن ہے اس سے خرید لیناغلام نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو بھی کسی منزل میں نہیں و یکھا کہ کس کے پاس ایسی دوا ہواس منزل میں کہاں سے آئے گی منزل پر پہنچ کرایک عبشی نظر آیا فرمایا کہ ہیدوہی ہے جس کوہم نے کہا تھا جا کراس سے روغن خریداور قیت دے غلام نے جا کراس جبشی سے روغن خریداور قیت دے فلام نے جا کراس جبشی سے روغن ما نگااس نے دریافت کیا کہ س کے لئے درکار ہے کہا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کے لئے اس نے کہا کہ مجھے ان کی خدمت میں لے چل میں انکانیا ذمند ہوں جب ان کی خدمت میں کے چل میں انکانیا ذمند ہوں جب ان کی خدمت میں کہنے آپ سے قیت لے سکتا

ـــحاضر كرد آن شخص برفت وابشان را آوردے بابشان كرد وفرمود كه امشب نزاع شماد را از شدن آن جوان گفت اے امیر المؤمنین این زن را نکاح کردر وجوں بیش رے درآمدر مرا زوں ننرتے واقع شد الكر توانسمتے ممان لحظه ويرا از بيش خود دور كردم بامن آغاز جنگ و نزاع بنياد كرد تا آن زمان كه فرمان تورسيد بس امير كرم الله وجهه روي با حاضران مجلس كرد وفرمود كه بسيار سخنان مست كه آن كس كه بآن مخاطب می شود نخواهد که دیگرے بشنود همه برفتند وآن جوان و زن بماندند روے بالن زن 'سرد و گفت که این جوان زامی شناسی گفت که نے فرمود که ترا باگویس جنانكه ويرا بشناسي امامي بابدكه منكرنشور كفت نشور فرمود كه تو فلانه بنت فلان نیستی گنتر مستر فرمود که نو بسر عبی نداشتی کی مردویك دیگر دا دوست می داشتید گفت آرے بس فرمود که یك شب بقضائے حاجت بیرون امدی وے ترا بگرفت وہاتو مجامعت کرد وآبستن شدے وآنرا با ما در گفتی واز پدر بنهاں داشتی جون وقت وضع حمل آمد شب بود مادر تو ترا از خانه بیرون برد جون فرزند آمد وور رادر خرقه بیجیدی ودر بیرون دیوار ما که محل فضائے مرد مان بود بینداختی سکی آمد ووے را ہوئے مے کرد سنگے بسونے آن سگ انداختی ہر سر آن کودك خورد و بشكست مادر تو بارد ازار خود بدرید وبرسر وی بست بس وبرا بگذاشنید وبرفتید دیکر حال وبرا ندانستید آن زن گفت حال چنین بودانی امیر المؤمنین واین دا میج کس غیر از من و مادر من نمے دانست پس فرمود کہ جون بامداد شد فلاں قبیلہ آن کودك را گرفتند وترتیب کردند تا بزرگ شد و ممراه ایشان بکوفه آمد وترا زان کرد پس آن جوان دا فرمود که سرخود برهنه کرد اثر آن شکستگی برسروے ظاهر بود پس فرماد که این بسر تست خدائ تعالى وي دا زا آنجه بروي حزار بود نگاه داشت بسر خود دا بگيرد برد.

ہوں لیکن میری خاتون کے در دِزہ ہے دعافر مائے کہ خدا تعالی سی دسالم لڑکا عنایت فر مائے آپ نے فر مایا اللہ تعالیٰ نے تجھے ویساہی بچہ دیا جیسا تو جا ہتا ہے اور سے بچہ ہمارانیاز مند ہوگا جب وہ اپنی فرودگاه پر پہنچاتو حسب ارشادلر کا پایا۔ (شوابدالنبو ق صفحہ ۱۷۱)[1]

سلف میں سے ایک صاحب نے فر مایا کہ میں مکہ کرمہ میں تھا مجھے حضرت امام با قررضی اللہ عنہ کی زیارت کا شوق ہوا چنانچہ میں ان ہی کی قدمبوی کے ارادہ سے مدینہ منورہ حاضر ہوا جس شب میں مدینه منوره پہنچا ابرغلیظ جھایا ہوا تھا اور مینه زور سے برس رہا تھا سردی سخت تھی آ دھی رات كاوفت تهاجب ميں در دولت برپہنجااس ونت مجھے بیفر ہوئی كه میں ابھی اپنی اطلاع كرول يامبح جب امام باقر رضى الله عنه خود با هرتشريف لا وين اس دفت تك صبر كرون مين اسى فكر مين تفا کہ امام کی آوازمیرے کان میں آئی کہ باندی سے فرمائے ہیں کہ فلال محض بھیا ہوا آیا ہے اور اسے سردی معلوم ہوتی ہے دروازہ پر متفکر بیٹھا ہے دروازہ کھولدے چنانچہاس نے دروازہ کھول

المج الموالم النبوة التقوية يقين ابل الفتوة أركن سادس در بيان شوام و دلائل ،امير المؤمنين حسن رضى الله تعالى عنه، صغیہ 163 ،رخمن کل پبلشرز،قصه خوانی بازار، پیثاور ﷺ شواہرالنبو ة (اُردو) ،صغه 302 ، مکتبه نبوییه، لا ہور، بار مفعد

شوابرالنوة فارى كى عبارت يهدي "دربعض ازمواسمرحج كه بياده بمكه مى رفت بانى مبارك وي ودر كرديكي از موالي وال كفت كاش كه جندان سوار شوى كه ورمريائ تو فرو نشنيد آنوا قبول نكرداو محفت جون بمنزل برسى توا سيامي بيش خوامد آمد که مندارے روغن داشته باشد از وے بخر و مکاس مکن مولاے وے محنت بدر ومادرمن فداے تو باد و را میچ منزلے کسی ندیڈمر که وہوا این دوا باشد درين منزل از كحا خواهد آمد جون بمنزل رسيدند سيامي بيدا آمد فرمود که اینکه آن سیاه که میگفتر برو واز وی روغن بخردشن رے بوے وا جون آن مولی بیش آن سیالا آمد وروغن طلبید اگفت که اے غلامراین دا از براے که می حزيد كفت ا ذيرال حسن بن على رضى الله عنهما كفت مرابه بيش ول ببركه من مولاے وہر جون ہیش وے رسید گفت که من مولاے تو امر دشمن نسے محرر لهکن خوانون مواد ردزه محرفته است دعا کن خداے تعالی موا بسرے تمار اندار بدمد فرمود كه بمنزل خود باز كرد كه خدال تعالى ترا جنان بسرى كه خوستى داد دومى از شيعهٔ ما خواهد بود جون آن سيالا بخانهٔ خود رسيد حال را چنان دید که قرمود ۱ بود-

دیااور میں مکان میں چلا گیا۔ (شواہدالنبو قصفحہ۱۸۱)[۱] یہاں تو امام علی ابیدوعلیہ السلام کومعلوم ہوگیا کہ دروازہ پرکون ہے۔

(نمبر ۱): ایک اور محص سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر کھٹکا کیا ایک کنیز باہر آئی میں نے اس کی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اپنے آقا سے جا کرعرض کر کہ فلال شخص در دولت پر حاضر ہے امام باقر رضی اللہ عنہ نے مکان میں سے آواز دی کہ یہاں آتیری ماں مرے میں نے اندر جا کرعرض کیا کہ حضرت میری نیت میں بدی نہ تھی فر مایا سے ہے کہ یہ دیواریں ہماری نظروں کے لئے بھی پر دہ و جاب ہیں جس طرح تمہاری نظروں کے لئے اگر ایسا ہوتو پھر ہم میں تم میں کیا فرق رہا خبر دارا ایسی حرکت نہ کرنا۔ (شواہدالنبوق۔ صفح ۱۸۱) اور ایسی اللہ اللہ میں تم میں کیا فرق رہا خبر دارا ایسی حرکت نہ کرنا۔ (شواہدالنبوق۔ صفح ۱۸۱)

[1]... شوامدالنوة التقوية يقين ابل الفتوة ،ركن سادس دربيان شوامد ودلائل مجمد بن على بن الحسين رضى الله تعالى عنهم، صفحه 172 ،رحمن گل پېلشرز، قصه خواني بازار، پيثاور ۲۵ شوامدالنوة (اُردو) ،صفحه 320 ، مكتبه نبويه، لا مور، بار

شوام النوة فاری کی عبارت بیت: "یکی از سلف گوید که در مکه بودر اشتیاق محمد بن علی بن الحسین رضی الله عنهمر بر من غالب شد خاصة از برائی وی بمدینه رفتر در ان شبی که به مدینه رسیدمر باران گرف وسرمای سخت بود نیمر شب بود که بسر ای وی رسیدمر در فکر بودمر که همان سعت در بگویمریا صبر کنمر تا بامداد بیرون آید ناگاه آوازی آمد که گفت ای جاریه از برای فلان کس در بکشائی که وی در امشب سرما ویاران رسیده است جاریه آمد و در در ایکشاد و من در آمدم.

[2]... شوابد النبوة التقوية يقين الل الفتوة ،ركن سادس دربيان شوابد و دلائل محمد بن على بن الحسين رضى الله تعالى عنهم، صفحه 173 ، رحمن گل پېلشرز، قصه خوانی بازار، پشاور الله شوابدالنبوة (اُردو) ،صفحه 173 ، مكتبه نبويه، لا مور، بار

شوابرالع وقاری کی عارت ہے: "دیگرے گفته است که بدر خانه باقر رضی الله تعالی عنه رفتم و در را بکوفتم کنیز کے بیرون آمد که بستان و در آغاذ خاستن بود دست بر سر پستان و ن ذهر و گفتم مولائے خود را بگوئے که فلان برو راست از درون خانه آواز داد که درون آے که مادر مباد ترا درون رفتم و گفتم من بان بدی نیند نشیده بودم فرمود که راست می درون رفتم و گفتم من بان بدی نیند نشیده بودم فرمود که راست می اگوئی اما گار شما گمان مے برید که این دیوارها بیش ابصار ما حجاب مه شود جنانچه پیش ابصار شما پس میان ما و شما چه فرق باشد زنهار که دیگر چنین نه کنی۔"

ایک مخص نے کہا کہ ایک روز امام باقر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے ان کے ساتھ میں بھی سوار ہوا۔ راہ میں ایک اور مخص ملاءامام باقر رضی الله عندنے فرمایا کہان دونوں کو باندھ لویہ چور ہیں غلاموں نے باندھ لیا پھرامام نے اپنے معتمدوں میں سے ایک شخص سے فرمایا کہاس پہاڑیر آؤيهاں ايك غارب اس ميں جو كچھ ہے وہ لے آؤوہ كئے وہاں دوجامہ دان ملے وہ لے آئے اور ایک جامہ دان ایک اور جگہ سے ملا وہ بھی لیا امام نے فرمایا ان جامہ دانوں کے مالکوں میں سے ایک موجود ہے اور ایک غائب ہے جب مدینہ میں پہنچے اس جامہ دان والے نے ایک اور جهاعت برتبهت لگائی تھی اوروہ ماخوذ تھے حاکم نے آخیں گرفتار کیا تھا۔امام باقرنے فرمایا کہان کو سر امت دووہ دونوں جامہ دان اس کے مالک کودیئے چوروں کے ہاتھ کٹوائے ان میں سے ایک نے کہا کہ الحمد بلتدمیری توبہ اور قطع دست رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کے فرزند کے ہاتھ بربهوا _ امام باقرنے فرمایا که تیرا ہاتھ ہتھ ہے ہیں سال قبل جنت میں گیا وہ مخص صرف ہیں سال زنده رہاتین روز کے بعد دوسرے جامہ دان کا مالک بھی آیا امام باقرنے فرمایا کہ تیرے جامہ دان میں ہزار دینارتو تیرے ہیں اور ہزار دینار اور تخص کے اور اس طرح کے کیڑے ہیں وہ عرض كرنے لگا كەاسے حضوراس بزارديناروالے كانام بھى بتائيس تو درست ہے فرمايا كەاس كانام محمد ہے اور اس کے باپ کا نام عبدالرحن ہے وہ ایک نیک مرد ہے صدقہ بہت دیتا ہے نماز بہت پڑھتا ہے اور اب باہر تیرے انظار میں ہے بیانتے ہی اس مخص نے امام کی تصدیق کی اور وہ نُصراني تَمَا فُوراً "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُه " يُرْهَار مسلمان بوكيا_ (شوامدالنوة _صفحه ١٨٥)[1]

अविक्षविक्षविक्षविक्षक की की की की की कि विक्षविक्षविक्षविक्ष

[1] ... شوامد المنوق التقوية يقين الل الفتوق ، ركن سادى در بيان شوامد ولألى محد بن على بن الحسين رضى الله تعالى عنهم ، منى 174 ، رحمن كل ببلشرز ، قصد خوانى بازار ، پيثاور به شوامد النبوق (اُردو) ، صغه 324 ، مكتبه نبويه ، لا مور ، بار

جعم 2013ء

شوام الدي قارى كى عبارت بيه بن ديگر به گفته است كے دوذ باقر درضى الله درضى الله عنه سوار شد ومن نيز باوي سوار شدم جون اندا كے دالا برفتيم دو شخص بيش آمدند باقر درضى الله عنه فرمود كه اينها دز دان اند اينها دا بگيريد و محكم به بنديد غلامان وي آن دو شخص دا محكم به بستند بكي از معتمدان خود دا گفت به اين كولابر آئى بر بالائے آن غاريست بكے از معتمدان خود دا گفت به اين كولابر آئى بر بالائے آن غاريست

(نمبر ۸) کوفیوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں کوفہ سے پارادہ خراسان باہرآیا میں رے لئے فیروزہ خریدتے لانا جب میں مرد کے مقام پر پہنچا تو حضرت امام رضارضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام آئے اور کہنے لگے کہ ان کا ایک خادم فوت ہوگیا ہے جو حلہ تمہارے پاس ہے ہمارے ہاتھ فروخت کروتا کہ ہم اس کا کفن بنا دیں میں نے کہا کہ میرے پاس کوئی حلنہیں ہے وہ پلے گئے اور پھرآ کر کہنے لگے کہ ہمارے مولا دیں میں نے کہا کہ میرے پاس کوئی حلنہیں ہے وہ پلے گئے اور پھرآ کر کہنے لگے کہ ہمارے مولا نے تہمیں سلام کہا ہے اور بیفر مایا ہے کہ تمہارے پاس حلہ ہے جو تمہارے لڑے نے تہمیں فروخت کرنے کے لئے دیا ہے اور فیروزہ خرید نے کو کہا ہے لویداس کی قبت ہے پھر میں نے وہ حلہ آخیس دے دیا اور اپنے دل میں کہا کہ ان سے چند مسئلے دریافت کردیکھوں کہ کیا جواب دیتے ہیں وہ مسئلے میں نے لکھ لئے اورض کو دریافت کرنے کی نیت سے ان کے دروولت پر گیالوگوں کا اور دھام تھا مجھے یہ بھی میسر نہ ہوا کہ میں ان کی زیارت کر لیتا چہ جا نکیہ مسائل دریافت کرتا متحیر کھڑا کہ ان کا آیک غلام میرانام کھر کے گیا اور تھوڑی دریمیں ایک رفعہ مجھے دے گیا اس میں تریمی تیرے سوالوں کے یہ جواب بیں جب میں نے دیکھا تونی الحقیقت تریمی کو کہ تاتھا کہ ان کا ایک غلام میرانام کھر کے گیا اور تھوڑی دریمیں ایک رفعہ مجھے دے گیا اس میں تحریم تیرے سوالوں کے یہ جواب بیں جب میں نے دیکھا تونی الحقیقت

المعاد ا

ميرے تمام مسائل كے جواب تھے۔ (شوابدالنبو ة صفحه ١٩٩)[1]

﴿ تَمْبِر ٩) مولانا جلال الدين رومي نے مثنوي معنوى ميں فرمايا كه حضرت بايزيد بسطامی رضی الله تعالی عندایک روزمع اینے مریدوں کے جنگل میں گشت کررہے تھے کہنا گاہ آپ كوخوشبوآئى اورآب يرآ ثارمسى ممودار موئ ،ايكمريد فعرض كياكداس ونت كيا حال ب، جوضورکے چبرہ مبارک کارنگ بدل رہاہے بھی زردبھی سرخ بھی سفید؟ فرمایا کہ مجھے اس طرف ے ایک یار کی ہو پہنچ رہی ہے کہاتے سال کے بعدیہاں ایک دین کا بادشاہ پیدا ہوگا کہ آسان پر اُس کے خیمے ہوں گے۔ مریدوں نے نام دریافت کیا، فرمایا نام اُن کا ابوالحن ہوگا، ادر حلیہ وقد رتگ اور تمام باتیں بیان فرمائیں اور بیجی فرمایا کہ وہ میرے ہی سلسلہ میں مرید ہوگا اور میری مر بت سے اس کویض ہوگا۔ مریدوں نے اس کی تاریخ کھی لیے اپوالحس اس تاریخ کو پیدا ہوئے، اور جواوصاف حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ نے بیان فرمائے سب اُن میں موجود تھے۔چنانچہ مثنوی شریف کے اشعار میر ہیں

آن شنیدی داستان بایزید كه زحال بوالحسن از بيش ديد

صغه 187 ، رخمن كل پېلشرز ، قصه خوانی بازار ، پيثاور ۱۵ شواېدالمنو ة (اُردو) ، صغه 347 ، مكتبه نبويه ، لا مور ، بار

شوام النوة فارى كى عبارت يهدي:" بكي از كوفيان الكفته است كه از كوفه بعزيمت خراسان بیرون آمدر دختر من حله بمن داد که این دا بنروش وبرائے من فیروزا بخرجون بمرد رسيدر غلامان وضا رضى الله عنه آمدند كه يكى از خادمان وي فوت شديداست حله كه داري بما فروش تا كفن وي سازير من اكفته كه ميج حلة ندادم برفتند دیگر باز باز آمدیند که مولانی ما نوا سلام می دساندومی محوید که باتو حلهٔ مست که دختر تو بتو داده است کی بفروشی وفیروز، حزر اینك بهائی آنوا آورده امرحله دا بابشان دادمروبعد اذان با خود اکنتر که مسئله جند از و ہیروسر بینر کہ جے جواب مے دمل چند مسئلہ ہر نوشتر وہامداد بدر خانہ وہ رفتر از اندحام مردمان مجال آن نه شد که ویرا به بینر چه جائے آن که بهر سر متحبر الستادة بودمر نامكاه غلامي ببرون آمد ونامر من برو و نوشته بمن داد كه اسى فلان اين جواب مسائل تست جون ناگالا كردر جواب مسئلهائي من بود.

روزے آں سلطان تقوی میگذشت بامریداں جانب صحراودشت

> ہونے خوش آمد مراورانا کھاں درسواد رے زحد خارفاں

بس درآنجانالهٔ مشتاق کرد بوئے از باد استنشاق کرد

> بوئے خوش را عاشقانه می کشید جان اواز باد بادلا می چشید

جوں در و آثار مستی شد پدید یك مرید اور ادر آن در دررسید

> پس بهر سیدش که این احوال خوش که برونست از حجاب بنج و شش

گاه سُرخ و گاه زرد و گه سپید میشودرویت چه حال ست اونوید

گفت بوئے بوا لعجب آمد بمن محناں که مر نبی راازہمن

که محمد گفت بردست صبا اذبیمن می آیدم بوئے خدا

> ازاویس و از قرن بوئے عجب مرنبی رامست کردویر طرب

پیرمن در مصر دمن یك حریص پرشده کنعان ذبوی آن قمیص

> گفت زین سُوبوئے یارے میرسد کاندریں دلا شہر یارے میر سد

بعد چندیں سال می آید شہ

میز ند بر آسمانها خرکی

چيست نامش گفت نامش بوالحسن

حليه اش والكفت زابروتا ذقن

قداو ورنگ اووشکل او یك بیك و اگفت از گیسو ورو

که حسن باشد مرید و اُمتر

درس گیر و هر صباح از تربتر

رویش از گلزار حق گلگوں بود

ازمن اواندر مقامر افزوب بود

برنوشتند آن زمان تاریخ را

از کباب آراستندآن سیخ را

جور رسید آن وقت وآن تاریخ راست زان زمین آن شاه بیدا گشت و خاست.

همچنان آمد که اوفر موده بود

بوالحسن از مردمان آنوا شنود

هر صباحی تیز رفتی بی فتور برسر گورش نشستی باحضور

تامثال شیخ پیشش آمدے

تاکه بے گفتے شکالش حل شارے

تا یکے روزے بیامد باسعود

محورهارابرف نوپوشیده بود

توئے برتوبرفهاهمجوں عُلَمر قبه قبه دید شد جانش به غیر

شد جانس بہ عمر بانگے آمداء

بانگے آمداز حظیرہ شیخ حی هَا اَنَا اَدُعُوٰكَ كُي تَسُعٰی اِلَیَّ حال اوزان روز شد خوب و پدید آن عجائب را که اول می شنید

لوح محفوظ ست بيش اوليا ازجه محفوظ ست محفوظ از خطا

نے نجومر ست ور مل ست وخواب وحی حق والله اعلم بالصواب [1]

ه المارة المارة المارة المارة من المارة الم

النورىيالرضويه يبلشنك كميني، لاجور، ملتقطأ

ترجمه: تونے حضرت سیدنابایز بدرحمة الله تعالی علیه کاوه واقعه سناہے ، که جس میں انہوں نے حضرت سیدنا ابو الحن كا حال يبلي بى و كيوليا تها، ايك دن وه شاه تقوى (حضرت سيدنا بايزيدر حمة الله تعالى عليه) اليني مريدون كے ساتھ جنگل اور بيابان كى طرف جارہے تھے، اچاكك أنبين "رے"كے اطراف مين" خارقان"كى جانب ہے ایک جھینی خوشبوآئی، چنانچ آپ نے اس جگہ مشا قاندآ ہ وزاری کی ، ہواسے خوشبوکوسونگھا، آپ ان کی جھینی خوشبوکو عاشقوں کی طرح سو تھے تھے ،اور آپ کی جان ہوا سے جام پی رہی تھی ،جب آپ پر بےخودی کی كيفيت طارى موئى تو آپ كا ايك مريداى آن حاضر موا،تو اس في استفياركيا: كه مير بهترين احوال، جو پانچ (حواس)اور چھ (جہات) کے جاب سے باہر ہیں،آپ کا چہرہ مبارک بھی سرخ ، بھی زرد اور بھی سفید ہور ہا ہے کیا حال اور کیا خو خری ہے؟ آپ نے فر مایا: ایک عجیب خوشبومیری طرف آئی ہے، جس طرح نبي ريم صلى الله تعالى عليه واله وسلم كويمن كي طرف سے (آئی تھی) تو میٹھے میٹھے آتا جم مصطفیٰ صلی الله تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: صبا کے ذریعہ مجھے یمن کی طرف سے (مظہر) خداکی خوشبوآ رہی ہے، حضرت سیدنا اویس (رضی الله تعالی عنه) اور قرن کی عجیب خوشبونے نبی کریم صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم کوسرشار اورمسر ور كرديا،مصرميں پير بن ايك لا كى كے قصد ميں ہاوراس قيص كى خوشبوسے كنعان آراستہ ہے،آپ نے فرمایا: اس طرف سے ایک دوست کی خوشبوآر ہی ہے، کیونکہ اس شہر میں ایک شاہ آئے گا، پچھسال کے بعد ایک شاہ کی آمد ہوگی جوآ سانوں پر خیمہ زن ہوگا، (مرید نے عرض کی)اس شاہ کا نام کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کانام ابوالحن ہوگا، پھران کا حلیہ ابرو سے تھوڑی تک واضح طور پر بیان فرمادیا،ان کا قد ،ان کارنگ اورشکل وصورت اور گیسوسی ایک ایک کر کے صاف بیان فرمادیا، (اور فرمایا:) که حسن میرامریداور میراپیرد کار موگا، ہر منے کومیری قبرسے علیم حاصل کرے گا،اس کا چہرہ گلزار حق کے پھول کی طرح ہوگا نیز وہ مقام ومرتبہ میں مجھ ہے بردھا ہوا ہوگا،اس وقت انہوں نے بیتاریخ لکھ لی اور کہاب سے اس سے کوآراستہ کرلیا، جیسے بی وہ وقت اور تاریخ آئی تواس سرزمین سے وہ شاہ پیدا اور خمودار ہوئے ،حضرت سیدنا ابوالحن رحمة الله تعالی علیہ نے لوگوں سے بیسنا کہ جبیا انہوں (بعنی حضرت بایزیدر حمة الله تعالی علیه) نے فرمایا تفاویا ہی ہوا،آپ (بعنی حضرت ابوالحن رحمة الله تعالى عليه) بلا ناغه مرضح جلدى سے ان (حضرت بایزیدرحمة الله تعالی علیه) کی -

روزوه سب سے ممتاز ہوگی۔ آپ بیر بچھ گئے کہ حضور کی معرفت اس پر موقوف ہے آفریں ہے
آپ کی بچھ پرآپ کو ابھی یخرنیں کہ مولنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ نفی المعاء فتح العزیز پارہ الم صفح ۲۱۲ میں فرماتے ہیں 'و حیلمی از ابونافع دو ایت میں کند کہ آن حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمود ند مثلت لی امتی فی المعاء والطین بعنی تصویرات اُمتِ من حرآب و آگل ساخته همیں نمودند ''اایعنی دیلی نے ابونافع سے روایت کی ہے کہ سروراکرم سلی اللہ تعالی علیہ وکلی نمودند فرمایا کہ بچھ میری امت کی تصویر پانی اور مٹی میں بنا کردکھائی گئی۔ میں کہتا ہوں کہ بی حدیث اور فرمایا کہ بچھ میری امت کی تصویر پانی اور مٹی میں بنا کردکھائی گئی۔ میں کہتا ہوں کہ بی حدیث اور مختلف الفاظ سے بھی حدیث کی کتابوں میں مروی ہے اورایک روایت میں 'فعر فت حسنھا و سینھا'' بھی آیا ہے یعنی میں نے ان کے نیک وبد کو بچان لیا، اب کیا جائے شبہ ہے۔

شر:

درود وسلام حضور پر بواسطہ فرشتوں کے پیش ہوتا ہے اگر حضور غیب دال ہوتے تو بواسطہ فرشتوں کے پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

<u> جواب:</u>

کیا خوب، یہ حضوراقد س ملی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عدم علم کی دلیل ہے یا رفعت شان کی؟ مگریہ آپ کیوں سمجھنے گئے سے کہ بواسط فرشتوں کے پیش کرانا حضور کی رفعتِ شان ظاہر کرتا ہے۔ اگر یہی ذہن رسا ہے تو کیا عجب ہے کہ جو حضرت می سبحانہ تعالی پر بھی اعتراض کر ڈالئے کہ ذکر اللہ فرشتے ہی بیش کرتے ہیں جیسا کہ احادیث حیحہ سے ثابت ہے تو اگر یہی ذہانت ہے تو یہ بھی کہہ بیٹے گا کہ اللہ تعالی اگر عالم ہوتا تو فرشتے کیوں عمل لے جاتے ؟ حضرت ایسے واہی شبہات سے تو یہ جیجے گا۔ حضرت میں سبحانہ تعالی بیشک عالم عمل لے جاتے ؟ حضرت ایسے واہی شبہات سے تو یہ جیجے گا۔ حضرت میں سبحانہ تعالی بیشک عالم ہوتا تو فرشتے کیوں میں میں میں ماگر کوئی شبہ پیدا ہوا کر سے تو علاء کی خدمت میں عرض کر

[1]...تفسير فتح العزيز(تفسيرعزيزي)، پاره الم، سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿وَعَلَّمَ ادَمَ الْاَسُمَاءَ كُلَّهَا ﴾ [1]...تفسير فتح العزيز (تفسيرعزيزي)، پاره الم، سورة البقرة (2)، تحت الآية ﴿وَعَلَّمَ ادَمَ الْاَسُمَاءَ كُلَّهَا ﴾ [آيت32]، صفحه 167، مطبع محتبائي، دهلي، طبع جمادي الثاني 1311هـ

کے صاف کرلیا کرویہ بھی نہ ہوسکے تو اپنے قصور علم کا اعتراف کر کے اس کو اپنی نادانی سمجھا کرو۔ اور خدااور رسول پراعتراض کرنے سے زبان روکو۔

> سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار اب مان نہ مان تو ہے مختار

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا معبد واله واصعابه وبارك وسلم-تبت بالغير اب جناب کو بچھ پہتہ جلا کہ حضرت محمصطفی اسلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے غدام کے علوم کیسے وسیع ہیں۔

<u>شين</u>

رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا حضور قیامت میں اپنی امتوں کو کیسے بہجا نیس گے؟ فرمایا آثار وضو سے اُن کے ہاتھ یا وُں اور چہرے جیکتے ہوئے۔اگر حضرت غیب داں ہوتے تو کیوں بیفر ماتے؟

<u> جواب:</u>

یشبہ بھی محض لچر ہے اور خالفین کو ایسے شہے کرنا شرعاً جا تزنہیں کیونکہ بید حفرات اپنی زبانوں سے اسی مسلطم نبی کریم حلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں رات دن کہتے رہتے ہیں کہ دوشِ کوثر پر بچھ لوگ وار دہوئے ،حضور آنہیں اپنے صحابی کہہ کر پکاریں گے اور بلاویں گے، تب حضرت سے عرض کیا جائے گا کہ بیآپ کے بعد مرتد ہو گئے۔ آپ کوان کا حال معلوم نہیں۔ چنا نچہ اس کا جواب بھی او پر گزر چکا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جوآپ نے بیزبان سے نکالا ہے کہ حضورا پنی جواب بھی او پر گزر چکا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جوآپ نے بیزبان سے نکالا ہے کہ حضورا پنی امت کوآ خاروضو سے پہچا نیں گے۔ تو اُن مرتد وں کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چکتی اور دوشن ہو گئے جبکہ امت کوآ خاروضو سے برائی ہے کہ بیم ہے جواب ہیں، اور اگر بینہ چپکتی ہوں گی تو کیسے بلا کینگے جبکہ آپ بیس کہ حضور بیز فرما کی تو کیسے بلا کینگے جبکہ آپ بیس کہ حضور کو وہاں آ خار وضو معرفت کا ذریعہ ہے۔ سوچواور نادم ہو، اس موقع پر حضور کو بیانِ فضیا ہے وضوم خطور تھا اس واسطے بیفر مایا کہ ہماری اُمت کے اوپر خاص کرم اللی ہے کہ اس

۔ قبر انور پرتشریف لے جاتے اور حضور قلب کے ساتھ ان کی قبر کے سر ہانے تشریف فرما ہوتے ، یہاں تک کہ حضرت شخ سیدنا بایز پر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مثالی (صورت) ان کے سامنے آجاتی ، اور گفتگو کئے بغیر ہی آپ کے اشکال حل ہوجاتے ، یہاں تک کہ ایک روز آپ بڑی سعاد تمندی سے وہاں حاضر ہوئے لیکن قبروں کوئی برف نے چھیار کھا تھا ، جب آپ نے وہاں تہ بہتہ یہاڑ جیسے برف کے قدرے دیکھے تو غم سے آپ کی جان افسر دہ ہوگئی ، (آپ کی اس کیفیت کود کھر) آپ کوزندہ شخ کی قبر سے آواز آئی ، ادھر آؤیل تمہمیں پکار ہا ہوں تا کہ تم دوڑ کر میرے پاس آجا و، جو بجائی آپ نے پہلے سے تھاس روز سے آپ کی حالت خوب و نمایاں ہوگئ تھی ، لو دو کر میرے پاس آجا و، جو بجائی آپ نے سے اور دہ کس خفوظ ہے ، نہ یہ نجوم ہے ، نہ یہ رول ہے اور نہ کی بیڈوا ہے بہ نہ یہ نوم سے منہ یہ تر جانتا ہے ۔ (محمد مرز رضا المدنی) ہی ہے تھا ہی ہے دور اللہ جل جالالہ ہی بہتر جانتا ہے ۔ (محمد مرز رضا المدنی) ہی ہے دور اللہ جل جالالہ ہی بہتر جانتا ہے ۔ (محمد مرز رضا المدنی)

فهرس المصادر والمراجع

كتاب الربي

١ _القرآن الكريم

نرصية القرآن

٢-كنز الايمان في ترجمة القرآن، لشيخ الاسلام والمسلمين الشاه امام احمد رصا خان عليه
 رحمة الرحمن (المتوفى:1324هـ/1940م)

<u>کتب احادیث</u>

٣-الصحيح البخارى، لأبي عبدالله محمد بن إسماعيل البخارى الجعفى (المتوفى: 2005هـ)، التحقيق: صدقى حميل العطار، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1426هـ/2005هـ)، على الحسن مسلم بن الحجاج القشيرى النيسابورى (المتوفى: 261هـ)، التحقيق: صدقى حميل العطار، دار الفكر للنشر والتوزيع، بيروت، الطبعة: 1424هـ/2004م ٥-سنن الترمذى، لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك، الترمذى (المتوفى: 279هـ)، التحقيق بنشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامى، بيروت، سنة النشر 1998م ٢-سنن أبي داود، لأبي داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدى السَّحِستاني (المتوفى: 275هـ)، التحقيق: محمد محيى الدين عبد الحميد، المكتبة العصرية، صيدا بيروت ليروت المتوفى: 275هـ)، التحقيق: محمد محيى الدين عبد الحميد، المكتبة العصرية، صيدا بيروت المتوفى 273هـ)، التحقيق بمحمد بن يزيد القزويني، (المتوفى 273هـ)، التحقيق بمحمد فؤاد عبد الباقى، دار إحياء الكتب العربية -فيصل عيسى البابي الحلبي التحقيق بمحمد فؤاد عبد الباقى، دار إحياء الكتب العربية -فيصل عيسى البابي الحلبي المدين المدين

التحقيق : محمد قواد عبد الباقى، دار إحياء الحتب العربية -فيصل عيسى البابى الحلبى المحمد الدارمي، الدارمي، الدارمي، الله بن عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد الدارمي، التميمي السمرقندي (المتوفى: 55 2هـ)، التحقيق: حسين سليم أسد الداراني، دار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، الطبعة : الأولى، 1412هـ/ 2000-م المعنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، الطبعة : الأولى، عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نعيم بن الحكم الضبى الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ)، تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: 1411هـ/ 1990م . المستدالي من هلال بن أسد الشيباني المتوفى: 140هـ)، المحقق : شعيب الأرنؤوط _ عادل مرشد، وآخرون، مؤسسة الرسالة، الظبعة (المتوفى: 241هـ)، المحقق : شعيب الأرنؤوط _ عادل مرشد، وآخرون، مؤسسة الرسالة، الظبعة المسلة،

الأولى: 1421هـ/ 2001م

1 1 ـ المعجم الكبير للطبراني، لأبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبراني (المتوفى:360هـ)، التحقيق: حمدى بن عبد المحيد السلفي، مكتبة ابن تيمية ـ القاهرة، الطبعة : الثانية

١٢ ـ المُعُجَمُ الكَبِير للطبرائي المُحَلَّدان الثَّالِثُ عَشَرَ والرابع عشر، لأبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبرائي (المتوفى:360هـ)، التحقيق : فريق من الباحثين بإشراف وعناية دا سعد بن عبد الله الحميد و دا حالد بن عبد الرحمن الحريسي، المكتبة الشاملة

17 مسند الفردوس، لابي شجاع شيرويه بن شهرداربن شيرويه الديلمي (المتوفى:509هـ)، التحقيق: السعيد بن سيوني زغلول، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية 2020م

1. مسند البزار، مسند ابى ذر، ابو الطفيل عن ابى ذر، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد النحالق بن خلاد بن عبيد الله العتكى المعروف بالبزار (المتوفى: 292هـ)، المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، (حقق الأجزاء من 10 إلى 17) وصبرى عبد الله، (حقق الأجزاء من 10 إلى 17) وصبرى عبد النحالق الشافعى (حقق الحزء 18)، الناشر: مكتبة العلوم والحكم -المدينة المنورة، الطبعة الأولى، (بدأت 1988م، وانتهت 2009م)

١٥ صحيح ابن حبان، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن معاذ بن معبد، التميمي، أبو
 حاتم، النارمي، البستي (المتوفى: 354هـ)، المحقق: شعيب الأرنؤ وط الناشر: مؤسسة الرسالة
 -بيروت، الطبعة الثانية، 1993 - 1414

17 المنطقيات لابي طاهر المعلص محمد بن عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن ركوبا البغدادي المخلص (المتوفى: 393هـ)، المحقق: نبيل سعد الدين حرار الناشر: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية لدولة قطر، الطبعة الأولى، 1429هـ 2008م

١٧ ـ فوائدابن انحى ميمى الدقاق، أبو الحُسَيُنِ مُحَمَّدُ بنُ عَبُدِ اللهِ بنِ الحُسَيُنِ بنِ عَبُدِ اللهِ بنِ عَبُدِ اللهِ بنِ الحُسَيُنِ بنِ عَبُدِ اللهِ بنِ مَارُوُ ذَالبَغُدَادِيُّ الدَّقَاقُ المعروف بِابْنِ أَخِي مِيْمِي (المتوفى:390هـ)، تحقيق: نبيل سعد الدين حرار، الناشر: دار أضواء السلف، الرياض (ضمن سلسلة محاميع الأجزاء الحديثية (5))، الطبعة الأولى، 1426هـ 2005م

۱۸ مشكوة المصابيح، لولى الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحطيب العمرى التبريزي (المتوفى:741هـ)، مكتبه رحمانيه، لاهور، الطبعة: 2005م

19 مكنز العمال في سنن الأقوال والأفعال العلاء الدين على بن حسام الدين ابن قاضى حان القادري الشاذلي الهندي البرهانفوري ثم المدنى فالمكي الشهير بالمتقى الهندي(المتوفى: 75 وهـ)، التحقيق: بكرى حياني صفوة السقاء، مؤسسة الرسالة ، الطبعة الحامسة ، 1401 هـ/ 1981م

. ٢ ـ جامع الاحاديث (ويشتمل على جمع الجوامع للسيوطى والحامع الأزهر وكنوز الحقائق للمناوى، والفتح الكبير للنبهانى)،لحلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 191 هـ)،ضبط نصوصه و حرج أحاديثه :فريق من الباحثين بإشراف د على جمعة (مفتى الديار المصرية)، المكتبة الشاملة

۲۱_الحمع بين الصحيحين البخارى ومسلم،ام محمد بن فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حميد الأزدى الميورقي الحَمِيدى أبو عبد الله بن أبي نصر (المتوفى:488هـ)،المحقق:دعلى حسين البواب،دار ابن حزم، لبنان/ بيروت،الطبعة الثانية، 1423هـ2002م

۲۲_محمع الزوائد ومنبع الفوائد،أبو الحسن نور الدين على بن أبى بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى:807هـ)،المحقق:حسام الدين القدسي،مكتبة القدسي، القاهرة،

عام النشر: 1414هـ/ 1994م

٢٣_الجامع الصغير ،لجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى:911هـ)، المكتبة الشاملة

<u>کنب نفاسب</u>

٢٤ ـ تفسير معالم التنزيل (تفسير بغوى)، لمحيى السنة أبى محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوى الشافعي (المتوفى: 510هـ)، التحقيق: عبد الرزاق المهدى، دار إحياء التراك العربى -بيروت الطبعة الأولى، 1420هـ

٧٥ _ تفسير حسيني (قرآن محيد مترجم (فارسي) مع تفسير حسيني أملا كمال الدين حسين الواعظ الكاشفي (المتوفي 10 في)،مطبع محمدي،بمبئي،هند،طبع 1312هـ

۲۱_تفسیر قادری ترجمهٔ اردو تفسیر حسینی فخر العلما مولوی فخرالدین احمد حنفی رزاقی قادری مطبع منشی نولکشور،لگهنو،هند،بار دهم1347هـ/8 19 م

۲۷_تفسیر قادری ترجمه اردو تفسیر حسینی، فخر العلما مولوی فخرالدین احمد حنفی رزاقی قادری ، حافظ محمد دین ایند سنز (مکتبه مصطفائی، پنجاب پریس)، کشمیری بازار ، لاهور، بار دهم 1371هـ

۲۸ _ الفتوحات الالهية بتوضيح تفسير الحلالين للدقائق الحنفية (حاشية المحمل على الحلالين)، لسليمان بن عمر بن منصور العجيلي الأزهري، المعروف بالحمل (المتوفى:1204هـ)، قديمي كتب خانه، كراچي ٢٩ _ مدارك التنزيل وحقائق التأويل (تفسير النسفي), لأبي البركات حافظ الدين عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي (المتوفى:710هـ)، حققه و حرج أحاديثه: يوسف على بديوى، راجعه وقدم له: محيى الدين ديب مستو، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة : الأولى 1419هـ 1998 م

• ٣- لباب التأويل في معانى التنزيل (تفسير المحازن)، لأبى الحسن علاء الدين على بن محمد بن إبراهيم بن عمر الشيحى، المعروف بالمحازن (المتوفى: 741هـ)، التحقيق: تصحيح محمد على شاهين، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة : الأولى 1415 -هـ

٣١ ـ إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم (تفسير أبي السعود)، أبو السعود العمادي محمد بن محمد بن مصطفى (المتوفى: 982هـ)، دار إحياء التراث العربي -بيروت

٣٢ عِنَايةُ القَاضِي وكِفَايةُ الرَّاضِي (حَاشِيةُ الشَّهَابِ عَلَى تفُسيرِ البَيضَاوِي)، لشهاب الدين أحمد بن

محمد بن عمر الخفاجي المصرى الحنفي (المتوفى:1069هـ)، دار النشر : دار صادر -بيروت ٣٣_أنوار التنزيل وأسرار التأويل (تفسير البيضاوي)، لناصر الدين أبي سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازي البيضاوي (المتوفى:685هـ)، دار إحياء التراث العربي -بيروت، الطبعة : الأولى 1418 مد

74_غرائب القرآن ورغائب الفرقان (تفسير نيسابورى)،لنظام الدين الحسن بن محمد بن حسين القمى النيسابورى (المتوفى: 850هـ)،التحقيق:الشيخ زكريا عميرات،،دار الكتب العلميه -بيروت،الطبعة :الأولى 1416 -هـ)

٣٥ ـ تفسير عرائس البيان في حقائق القرآن، شيخ عارف بالله ابو محمد صدرالدين روز بهان بن ابي نصر البقلي (المتوفى: 606هـ)، التحقيق: احمد فريد المزيدي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الاولى: 1429هـ/2008م

٣٦ مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، لأبي عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازى الملقب بفخر الدين الرازى خطيب الرى (المتوفى:606هـ)، دار إحياء التراث العربى بيروت، الطبعة : الثالثة 1420 هـ

٣٧_روح البيان، لإسماعيل حقى بن مصطفى الإستانبولى الحنفى الخلوتي ,المولى أبو الفداء (المتوفى:1127هـ)، دار الفكر -بيروت

٣٨ التفسيرات الأحمدية في بيان الآيات الشرعية، اللحافظ الشيخ احمد بن عبد الله المعروف بملا حيون (المتوفى:1130هـ) المطبع الكريمي، بمبئي، سن طباعت:1327هـ

۳۹ تفسیر فتح العزیز (تفسیرعزیزی)،شاه عبد العزیز محدث دهلوی (المتوفی:1239هـ)، مطبع محتبائی، دهلی، طبع جمادی الثانی 1311هـ

. ٤ _كمالين حاشية حلالين المعلامة سلام الله بن شيخ الاسلام النهلوى (المتوفى:1233هـ) المطبع فاروقى، دهلى

كتب علىم القرآن

13_الإتقان في علوم القرآن، لجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى: 911هـ)، التحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، الهيئة المصرية العامة للكتاب، الطبعة: 1394هـ/ 1974 م ٢٤_معترك الأقران في إعجاز القرآن، لجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى: 911هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الأولى 1408هـ/ 1988م ٢٤ _رسالة الناسخ والمنسوخ المطبوع في آخر تفسير الجلالين مع حاشيته المسمى بكمالين، لملا عبد الرحمن بن محمد الدمشقى، مطبع فاروقى، دهلى

<u>کتب شروح اجادیث</u>

£ £ عمدة القارى شرح صحيح البحارى، لبدر الدين أبى محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابي الحنفي العيني (المتوفى: 855هـ)، دار إحياء التراث العربي -بيروت

٥٤ _ فتح البارى شرح صحيح البخارى ، لأبي الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى:852هـ)، دار المعرفة -بيروت، 1379

٤٦ فيض البارى شرح صحيح البخارى ، لأبي الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى:852هـ)، المكتبة الشاملة

٤٧ مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، لأبي الحسن نور الدين على بن (سلطان) محمد، الملا الهروى القارى (المتوفى:1014هـ)، دار الفكر، بيروت -لبنان، الطبعة : الأولى، 1422هـ 2002 -م الم عن حقائق السنن (شرح الطببي)، الامام الكبير شرف الدين حسين بن محمد بن عبد الله الطببي (المتوفى:743هـ)، ادارة القران والعلوم الاسلامية، كراچي لطبعة الأولى، 1413هـ المحدث المعات ترجمة مشكاة، بركة المصطفى في الهند الشاه عبدالحق المحدث

الدهلوى (المتوفى:1052هـ)، كتب خانه محيديه ، ملتان . و . المناه عبدالحق . و . المناه عبدالحق . و . المناه عبدالحق

المحدث الدهلوى (المتوفى:1052هـ)

۱ ٥ _ ترجمهٔ مشكواة شريف موسوم به مظاهر حق،قطب الدين الدهلوى (المتوفى:1176هـ)، مطبع منشى نو لكشور،لكهنو،بار پنجم

٢٥ فيض القدير شرح الحامع الصغير، الزين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين الحدادى ثم المناوى القاهرى (المتوفى: 1031هـ)، المكتبة التحارية الكبرى -مصر، الطبعة : الأولى، 1356

٣٥ ـ الفتوحات الوهبية بشرح الاربعين حديثا النووية المحدث المالكي الشيخ برهان الدين

ابراهيم بن مرعى بن عطية الشبر عيتى (المتوفى:1106هـ)، تحقيق و تعليق: احمد المداد، دارالصميعي للنشر والتوزيع، الطبعة الاولى:1428هـ/2007م

كتب عفائد وكلاح

٤٥ ـ شرح العقائد النسفية،لسعد الدين مسعود بن عمرالتفتازاني (المتوفى: 92 م.) مكتبة المدينة، كراتشي، الطبعة الاولى: 1430هـ/2009م

٥٥ ـ شرح المقاصد، لسعد الدين مسعود بن عمرالتفتازاني (المتوفى: 792هـ)، دارالنور، النورية الرضوية ببلشنك كمبني، لاهور، الطبعة الاولى: ربيع الاول 1434هـ/2013م

٢٥ ـشرح فقه اكبرلملا على القارى، لأبى الحسن نور الدين على بن (سلطان) محمد، الملا الهروى القارى (المتوفى:1014هـ

۷۰ انباء المصطفى بحال سر واحقى (۱۳۱۸ه)،،لشيخ الاسلام والمسلمين الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن (المتوفى:1324هـ/1940م)،مطبع اهلسنت و جماعت، بريلى،هند،بار هفتم 1926م

٥٨- حزاء الله عدوه بابائه حتم النبوة (1317هـ)،لشيخ الاسلام والمسلمين الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن (المتوفى:1324هـ/1940م)،حسني پريس محله سوداگراد، بريلي،هند،تاريخ طباعت 26 رمضان 1343هـ

9 - اعلام الاذكياع بإثبات علوم الغيب لنعاتم الانبياء (1902ء)، للعلامة محمد سلامت الله شاه رامفورى (متوفى: 1338هـ/1920ء) مطبع احمدى ، كوجة لنگر حانه رياست راميور، هند

٠٠ - اعلام الاذكياء بالبات علوم الغيب لحاتم الانبياء(1902ء)، للعلامة محمد سلامت الله شاه رامفورى (متوفى:1338هـ/1920ء)، تحقيق و تحريج: مفتى محمد اكرام المحسن فيضى، انحمن ضيائے طيبه، كراچى

كتب نامع وسرت وفضائل

71 - المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، لأبي العباس شهاب الدين أحمد بن محمد بن أبي بكر بن عبد الملك القسطلاني القتيبي المصرى (المتوفى:923هـ)،المكتبة التهفيقية، القاهرة مصر 77 ـ شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، لأبي عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن أحمد بن شهاب الدين بن محمد الزرقاني المالكي (المتوفى: 2211هـ)، دار الكتب العلمية، الطبعة : الأولى 1417هـ/1996-م

٦٣ شرح الشفا لملا على القارى، لأبي الحسن نور الدين على بن (سلطان) محمد، الملا

الهروى القارى (المتوفى:1014هـ)، دار الكتب العلمية -بيروت، الطبعة :الأولى، 1421هـ الهروى القارى (المتوفى:1014هـ)، دار الكتب العلمية -بيروت، الطبعة :الأولى، عمر عمر الشفا للقاضى عياض، لشهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر العفاجى المصرى الحنفى (المتوفى:1069هـ)، اداره تاليفات اشرفيه، ملتان

70 _إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون (السيرة الحلبية)، لأبي الفرج نور الدين ابن برهان الدين على بن إبراهيم بن أحمد الحلبي (المتوفى:1044هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية 1427 -هـ

77_الدرر في اختصار المغازي والسير،النمري، الحافظ يوسف بن البر (المتوفى:463هـ)، المحقق: الدكتور شوقي ضيف،دار المعارف -القاهرة،الطبعة الثانية، 1403هـ

77 حوامع السيرة النبوية،أبو محمد على بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى:456هـ)،دار الكتب العلمية -بيروت

٦٨ ـ مدارج النبوة،بركة المصطفى في الهند الشاه عبدالحق المحدث الدهلوى (المتوفى: 1052هـ)،مكتبه نورية رضوية،سكهر،طباعت أول 1397هـ/1977م

79_السيرة النبوية لابن هشام، عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميرى المعافرى أبو محمد سمنة الولادة اسنة الوفاة 213، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى وأولاده بمصر، الطبعة الثانية، 1375هـ 1955م

، ٧-الطبقات الكبرى لابن شعد،أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمى بالولاء ، البصرى، البغدادى المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ)،تحقيق:محمد عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى:1410هـ/1990

٧١ ـ تاريخ الحلفاء ،لحلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطى (المتوفى:911هـ)، المحقق : حمدى الدمرداش،مكتبة نزار مصطفى الباز،الطبعة الأولى 1425هـ/2004-م ٧٧ ـ شواهد النبوة،نور الدين،لنور الدين عبد الرحمن الحامى (المتوفى:898هـ)، رحمن گل ببلشرز،قصه حوانى بازار، پشاور

٧٣_معرفة الصحابة، لأبي نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى:430هـ)، التحقيق: عادل بن يوسف العزازى،، دار الوطن للنشر، الرياض، الطبعة الأولى 1419هـ 1998 -م

٧٤ أسد الغابة في معرفة الصحابة،أبو الحسن على بن أبى الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الحزرى، عز الدين ابن الأثير (المتوفى: 30 هـ)، المحقق: على .حمد معوض-عادل أحمد عبد الموجود،دار الكتب العلمية،الطبعة الأولى،سنة النشر 1415هـ/ 1994-م

٧٥ تاريخ الطبرى = تاريخ الرسل والملوك، وصلة تاريخ الطبرى، محمد بن حرير بن يزيد بن كثير بن غالب الأملى، أبو جعفر الطبرى (المتوفى:310هـ)(صلة تاريخ الطبرى لعريب بن سعد القرطبي، المتوفى:369هـ)،دار التراث -بيروت، الطبعة الثانية 1387هـ

٧٦_تاريخ مدينة دمشق، لأبى القاسم على بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى:571هـ)، التحقيق: عمرو بن غرامة العمروى، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر 1415هـ 1995 -م

٧٧ ـ تاريخ الحميس في أحوال أنفس النفيس، حسين بن محمد بن الحسن الدِّيار بَكْرى (المتوفى: 966هـ)، دار صادر -بيروت

٧٨ زيدة الاسرار، صفحه 66، بركة المصطفى في الهند الشاه عبدالحق المحدث الدهلوى (المتوفى: 1052هـ) مطبع بكسلنك كمينى

٧٩ قصيدة ام القرئ في مدح حير الورى المشهورة بالهمزية المعارف بالله شرف الدين ابى عبد الله محمد بن سعيد البوصيرى (المتوفى:694هـ) التعليق وتفسير الالفاظ: الامام الشيخ يوسف بن اسماعيل بن يوسف النبهاني (المتوفى:1350هـ) ، حزب القادرية ، لاهور ارجب 1418

. ٨ _ الفتوحات الاحمدية بالمنح المحمدية على متن الهمزية، لسليمان بن عمر بن منصور العجيلي الأزهري، المعروف بالحمل (المتوفى: 1204هـ)، مطبعة المعاهد بحوار قسم الحمالية بالقاهرة، ادارة: محمد عبد اللطيف حجازى، الطبعة الثانية: 1354هـ/1935م

1 1_قصيدة البردة و قصيدة اطيب النغم، شرف الدين محمد بن سعيد البوصيرى (المتوفى: 694هـ) مكتبة الاحباب ، دار العلوم المحمدية الغوثية، لاهور، طباعت: ديسمبر 1998م كلا حالة قال احدى عالما الدقال شفاله العلامة الماهم الماسم عالما الماسم عالماسم عالماسم

۸۲ حاشية الباحورى على البردة الشيخ العلامة ابراهيم الباخورى ابن الشيخ محمد الحيزاوى
 (متوفى:28 ذوالقعدة الحرام 1276هـ)، شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابى الحلبى واولاده بمصر الطبعة الرابعة 1370هـ/1951م

۸۳ الزبدة العمدة فى شرح البردة ، لأبى الحسن نور الدين على بن (سلطان) محمد، الملا الهروى القارى (المتوفى:1014هـ)، حمعية علماء سكندرية، پيرجو گوڻه، يحير پور، سنده، ربيع الثانى 1406هـ

٨٤ قصيدة غوثية (القصيدة الحمرية) اللشيخ عبد القادر الحيلاني المعروف بالغوث الإعظما (المتوفى: 561هـ)

كنب فقه حنف

٨٥ در المنعتار شرح تنوير الابصار وجامع البحار،للعلامة علاء الدين محمد بن على بن

محمد حصكفى (المتوفى: 88 0 1هـ)، دار الكتب العلميه -بيروت، لبنان، الطبعة الاولى: 1423هـ 2002 -م

٨٦ رد المحتار على الدر المختار، لابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقى الحنفى (المتوفى:1252هـ)، دار الفكر-بيروت، الطبعة الثانية:1412هـ 1992 م ٨٧ حاشية الطحطاوى على در مختار، للسيد احمد الطحطاوى (المتوفى:1302هـ)، المكتبة العربية، كانسى رود، كوئته، ناشر: حاجى عبد الملك

٨٨ الاشباه والنظائر على مذهب ابى حنيفة النعمان، لزين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نحيم المصرى (المتوفى:970هـ)وضع حواشيه وخرج أحاديثه: الشيخ زكريا عميرات، دار الكتب العلمية، بيروت البنان، الطبعة الأولى: 1419هـ 1999 -م

۸۹ خزانة الروايات ،قاضي حكن الحنفي،مخطوطه مخزونه لاثبريري حامعه نظاميه رضويه، لوهاري گيث،لاهور(3/2655)

• ٩ عنية المستملى شرح منية المصلى (الحلبى الكبيرى)، للعلامة الشيخ ابراهيم الحلبى (المتوفى:956هـ)، مكتبه نعمانيه كانسى رود، كوئنه

۹۱ _غایة الاوطار ترحمهٔ اردو درمختار سولوی عرم علی سطبع نامی منشی نو لکشور، لکهنو ۹۲ _معدن الحقائق

كتب فتاوى

٩٣ فتاوى قاضى خان(فتاوى خانية)،الامام فقيه النفس الحسن بن المنصور بن محمود الاوزجندى(المتوفى:592هـ)،مطبع نو لكشور،لكهنو،1331هـ/1913م)

٩٤ العطايا النبوية في الفتاوى الرضوية (مخرجه)،شيخ الاسلام والمسلمين الشاه امام احمد
 رضا خان عليه رحمة الرحمن (المتوفى:1324هـ/1940م)،رضا فاؤنديشن، لاهور

٥٠ _الفتاوى الحديثية،أحمد بن محمد بن على بن حجر الهيتمى السعدى الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (المتوفى:974هـ)،قديمي كتب بجانه كراچي

97 فتاوى الامام النووى المسمى المسائل المنثورة، لأبى زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووى (المتوفى 676 : هـ)، انصار السنة المحمدية، المركز الرئيسى: 11 كليا رود رستم پارك نوال كوث ، لاهور

كتب اصدا فقه

٩٧ اصول الشاشي،للامام نظام الدين الشاشي (المتوفى:344هـ)،مكتبة المدينة، كراجي، الطبعة الاولى:1429هـ/2008م

٩٨ ـ نور الانوار،للحافظ الشيخ احمد بن عبد الله المعروف بملا حيون (المتوفى: 1130هـ)، مكتبه رحمانيه،لاهور

٩٩ _قمر الاقمار على ذيل نور الانوار،للعلامة عبد الحليم الانصاري اللكنوي،مكتبه رحمانيه، لاهور

. ١٠٠ كتاب التحقيق شرح الحسامي المعروف بغاية التحقيق،للامام علاء الدين بن عبد العزيز بن

احمد البحاري(المتوفى:730هـ)، جان محمد بستى كتب خانه ، آرك بازار گندهار، افغانستان

۱۰۱_شرح التلويح على التوضيح السعد الدين مسعود بن عمرالتفتازاني (المتوفى:792هـ) مكتبة صبيح بمصر

۲ محموعة الحواشى النادرة على "التوضيح و التلويح"، حاشية الفنرى، دارا لكتب شرعيه
 والادبية، كانسى رود، كوئنه، ناشر: مولوى عنايت الله كاكرى

٣ . ١ _مسلم الثبوت، محب الله بهاري (المتوفى:1119هـ)،مكتبة محمودية ،سركي رود ،كوئته

١٠٤ مسلم الثبوت، محب الله بهاري (المتوفى:1119هد)، مطبع انصاري ، دهلي

٥٠١ ـشرح مسلم الثبوت مع شرح جملة المنهيات، للامام المحقق المولانا محمد عبد الحق المعير آبادى (المتوفى: 23 شوال 1316هـ/1899م)، المكتبة الفاروقية ، حيبر ماركيت ، كوئته عبر آبادى (المتوفى: 23 شوال 1316هـ/1899م)، العكبة الفاروقية محمد عبد العلى بن محمد نظام الدين السهالوى الانصاري اللكنوى الهندى (المتوفى: 1225هـ) قديمى كتب خانه، كراچى

كنب وهاسه و دماينه

۱۰۷ کشف المبهم شرح مسلم ،مولوی بشیرالدین ،مکتبة عربیة ،کانسی رو د،کوئته ا ۱۰۷ کشف المبهم شرح مسلم ،مولوی بشیرالدین ،مکتبة عربیة ،کانسی رو د،کوئته احمد کتب عانه ، کراچی

۱۰۹ براهین قاطعه، خلیل احمد انبیثهوی سهارنپوری (المتوفی: 6 4 3 1هـ)، مصدقه مولوی رشید احمد گنگوهی (المتوفی: 1323هـ) سطبع بالالی سادهوره

۱۱۰ براهین قاطعه، خلیل احمد انبیتهوی سهارنبوری (المتوفی: 1346هـ)، مصدقه مولوی رشید احمد گنگوهی (المتوفی: 1323هـ) ، کتب خانه امدادیه دیو بند یو پی اندیا ۱۱۱ تقویه الایمان، (محموعهٔ تقویهٔ الایمان مع تذکیر الاخوان و نصیحهٔ المسلمین)،اسماعیل دهلوی (المتوفی: 1246هـ)،میر محمد کتب خانه ، کرانجی

١١٢ كشف الغطاعن ازالة النعفاء مولوى محمد سعيد بنارسي

١١٣ _ صراط مستقيم،اسماعيل دهلوى (المتوفى:1246هـ)،المكتبة السلفية،شيش محل رود، لاهور

اسخاق، کتب خانه رحیمیه، دیو بند (یو پی)

۱۱۶_نصیحة المسلمین(محموعهٔ تقویة الایمان مع تذکیر الاخوان و نصیحة المسلمین)، حرم علی بلهوری، میر محمد کتب حانه ، کراچی

١١٥ يتوضيح البيان،مرتضى حسن جاند پورى،مطبع قاسمى ديوبند

117_توضیح البیان مشموله رسائل چاند پوری،مرتضی حسن چاند پوری، انجمن ارشاد المسلمین D.6 شاداب کالونی، حمید نظانی روڈ، لاهور، اشاعت 1978ء/ایضاً (جدید کمپوزنك ایدیشن)

۱۱۷ مسئله در علم غیب مطبوعه مع علم غیب از قاری محمد طیب، اداره اسلامیات 190 انار کلی، لاهور، باردوم، مارچ 1981

۱۱۸ ـ رد السيف، ، مولوی عبد الکرم کو چينی

١١٩ _ اعلاء كلمة الحق، حافظ واحد نور

١٢٠ ـ رساله غيبي،مولوي عبد العزيز

١٢١ ـ فيصله علم غيب

۱۲۲ _ تنزیه التو خید،مولوی محمد غلام نبوی

١٢٣ ا اهل حديث كا مذهب، ابو الوفا ثناء الله امرتسري

<u>منفرقات</u>

۱۲۶ کیمیائے سعادت، آبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (المتوفی 505هـ) ، النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی، لاهور، 1430هـ/2009م

٥٦٠ الحياء علوم الدين،أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي (المتوفى505هـ)،دار المعرفة، بيروت

177_الابريز من كلام سيدى عبد العزيز الدباغ،للحافظ احمد بن المبارك (المتوفى: 175هـ/1742م)،التخريج والتعليق:محمد بشير حسن الهاشمى،دار صادر بيروت،الطبعة الاولى:1424هـ/2004م

۱۲۷ مقدمة وتصحیح و تعلیقات: دکتور محمود عابدی، مؤسسه اطلاعات، تهران، حاب سوم 1375هـ مقدمة وتصحیح و تعلیقات: دکتور محمود عابدی، مؤسسه اطلاعات، تهران، حاب سوم 1375هـ ۱۲۸ مالکبریت الاحمر فی بیان علوم الشیخ الاکبر، الشیخ عبد الوهاب بن احمد بن علی الشعرانی المصری الحنفی (المتوفی: 7 3 هه) ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة

الاولى:1431هـ/2010م

179_الطاف القدس في معرفة لطائف النفس، للامام الشاه ولى الله المحدث الدهلوى (المتوفى: 6 7 1 1هـ)، اداره نشر اشاعت مدرسه نصرة العلوم، گوجرانواله، طبع اول 1384هـ/1964م

۱۳۰ ما ثبت بالسنة في ايام السنة (مومن كے ماه و سال)[اردو،عربي]،بركة المصطفى في الهند الشاه عبدالحق المحدث الدهلوى (المتوفى:1052هـ)، دار الاشاعت، كراجي، سن طباعت:2005م ١٣١ مالاكمال في اسماء الرحال للتبريزي المطبوع في آخر مشكوة المصابيح، لولى الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحطيب العمرى التبريزي (المتوفى:741هـ)، مكتبه رحمانيه ، الاهور

۱۳۲_بستان المحدثين(اردو،فارسي)،شاه عبد العزيز محدث دهلوى (المتوفى:1239هـ)

۱۳۳_مثنوی معنوی،مولائے روم مولانا خلال الدین رومی(المتوفی:722هـ)،مرتبه:آر اے نکلسن،سنگ میل پبلی کیشنز ،لاهور،طبع2004

۱۳۶ مثنوي مولوي معنوي،مولائے روم مولانا حلال الدين رومي (المتوفى:722هـ)،النوريه الرضويه پبلشنگ كمپني لاهور

170 _ العمدة في محاسن الشعر و آدابه، أبو على الحسن بن رشيق القيرواني الأزدى (المتوفى: 460 _ 1981م)، تحقيق: محمد مجيى الدين عبد الحميد، دار الحيل، الطبعة الخامسة 1401هـ/1981م ٢٣٦ حياة الحيوان الكبرى ، محمد بن موسى بن عيسى بن على الدميرى، أبو البقاء ، كمال الدين الشافعي (المتوفى: 808هـ)، العلمية، بيروت الطبعة الثانية، 1424هـ

۱۳۷ _ تقاريظ امام احمد رضاءللسيد صابر حسين شاه بخارى _ادام ظله_،اكبر بك سيلرز، لاهور ١٣٧ _ جمع النهاية في بدء الخير والغاية،للامام عبد الله الاندلسي (المتوفى: 699هـ) ١٣٩ _ فصل الخطاب

۱٤۰ ـ شرح مشارق